بہ من خالق کن فکاں و فضل خسروی اعلیٰ حضرت زماں

کتاب لاجواب یعنی عریضۂ طاہرہ صحیفۂ نادرہ دلچسپ سچا افسانہ محاورات اور روزمرہ کا
خزانہ فصاحت کا معدن سلاست کا مخزن قابل زیارت ہدیۂ جوان الموسوم بہ



جسکو طاہرہ بیگم الملقب نواب فخر النساء نادر جہاں بیگم صاحبہ نے کمال ذہانت و فطانت اور
بہ انشا پردازی سے مرتب فرمایا تھا اعتدال باہتمام منوہر لال بھارگو بی اے سپرنٹنڈنٹ

در مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ طبع ہوئی



خداے پاک کی حمد رسول مقبول کی نعت آل اطہار کی منقبت اصحاب کبار کی
تعریف یہ چارون ایسے مشکل کام ہین کہ بڑے بڑے عالم فاضل حیران و سرگردا
رہے ان مین سے ایک کو بھی شمہ بھر نہ ادا کر سکے نادان کے نادان رہے ہین تو عور
مانی ناقص العقل ہونے کے علاوہ بالکل ان پڑھ اگر شد بد جانتی یا نام چار کو پڑھ
ہون تو اس سے کیا ہوتا ہے چھوٹے منہ سے بڑی بات کیونکر کہون کیا جان جو چپ
نہ رہون ہین کیا میری حقیقت کیا میری فکر کیا میری طبیعت کیا لیکن زینت کلاہ
اور درستی انجام کے لئے اہل اسلام کے یہی دو چار سہارے ہین یہی نجات
بخشش کے اشارے محنت رائگان نہین ہوتی امید بر آتی ہے کام ابتر نہین
تمنا بات تمام ہو جاتی ہے عبد کو معبود کی بندگی خادم کو مخدوم کی یاد خرد کو بزرگ

دانا اور رشا ماپپیہا اوزبن چڑا ماچی اور اگن نہ اپنے گھرون سے سیکھے سکھائے آتے ہین نہ مان باپ سے تعلیم پاتے بیکن چارون کے بتانے ین کہین سے کہین ہو رہتے ہین جو کہو وہ کہتے ہین انسان کی صحبت سے بے زبانون کا صاحب زبان بنانا اپنی توانائی اور اخلاقی کا جلوہ دکھانا ہے آدمی کا تو درست کردینا اس کے نزدیک کوئی بات نہین کچھ عاجز اُس کی ذات نہین وہ سب کی بہتری چاہتا ہے اور سیدھے رستے سے دنیا پر لاتا ہے جس مین اینچ پینچ ہے نہ پھیر پھار نہ گھوم گھام ہے نہ چڑھاؤ اُتار خشکی مین اپنی ناؤ ڈبانے کا ہم کو اختیار ہے کیونکہ ہر شخص اپنے فعل کا مختار ہے گو ہمین عبادت ہی کے لیئے پیدا کیا مگر ذات اُس کی بے نیاز ہے ہمین نہ سمجھین تو بیحیائی کی عمر درازوہ قوی بھی ہے قادر بھی عادل بھی ہے قاہر بھی جس طرف نظر کیجیے اُس کی قدرت کے ہزارون کرشمے ہین جس طرف آنکھ اُٹھایئے اُس کی طاقت کے لاکھون جلوے ہین بچون کی ماتا مان کے پیٹ مین ڈالی گوشت کے لوتھڑے پلوانے کی یہ حکمت نکالی وہی کیڑے چارون مین انسانون کی قطار مین آئے اور آدمیون کے شمار مین - اگر چشم بینا ہو اور عقل رسا دنیا کے بکھیڑون سے الگ ہوکر آدمی ذرا غور کی نگاہ اور فکر کی نظر سے دیکھے تو مان کے پیٹ سے (جو نئی دنیا مین اس کے لیئے عبرت دلانے کو پہلی قید ہے) بے فکری کے زمانے اور وہان سے جوانی کے عالم پھر قبر سامنے آنے کے وقت تک خود اُسی پر کیا کیا نہین گذر جاتا اور کیا کیا نہین نظر آتا عالم اپنے حادثون سے حادث ہونے کی خبر دیتا ہے اور زمانہ نت نئے

انقلاب سے روز خبر لیتا ہے۔ ہر روز ایک نیا دن سامنے آتا ہے اور طرح طرح کے گرم و سرد دکھاتا ہے کبھی کالی ڈراؤنی کبھی تارون بھری سہاونی رات ہے کبھی مہتاب کی چاندنی بچھی ہے کبھی برسات کی ظلمات ہے کبھی غسل میت کبھی برات کے لئے نہانا دھونا ہے کبھی شادی کا ہنسنا کبھی ماتم مین رونا ہے کہین بچہ پیدا ہوا ہے چھٹی چلاّ ہے کہین پیٹ گرا ہے تو بہ تلا ہے وہی ایسا حاکم وقادر ہے کہ اگر چاہے ہے تو نو مہینے کی میعاد کاٹنے کے اندر ہی طلب فرمائے اور چاہے تو نو سو برس بعد بلائے نہ وہان چون وچرا کا محل نہ یہان دم مارنے کی مجال۔ ہزارون بے مان باپ کے بچے جنگل بیابان مین پال پوس کر اُسکی قدرت کاملہ نے یون پروان چڑھا دیے جن کے ذکر پر اپنے مان باپ کے چاہیتے اور اکلوتے بچے دل کھول کھول کر ہنس لیے کوئی بھیڑیے کے بھٹ سے نکلا کوئی فرعون کے گھر سے کوئی بحر سے صحیح سلامت آیا کوئی برسے کہین شیرنی نے دودھ پلایا شیر نے گود مین کھلایا صاحب تاب وتوان ہوئے جنگل مین شیر جوان ہوئے بیوی انا بنی میان دادا ہوا کہین ریچھ نے پالا نہ چھیڑا نہ چھوا ہتھیان کھلائی بن کر درختون مین جھولا جھلاتی پھرین خدا کا دیا سرپر دکھاتی پھرین حق یہ ہے کہ اُس کی قدرت کا اور چھور نہین اگر وہ چاہے تو کوئی جانور موذی نہین کوئی لگو نہین چیتے کو چیتے یار کر دے اور سانپ کو یار غار زہر کو امرت کر دے اور دشمنی کو محبت وہی مارے وہی جلائے وہی بھیجے وہی بلائے نہ اپنے اختیار سے آتے ہین نہ اپنی خوشی سے جاتے ہین اُس کی قدرت مجبور کر کے لاتی ہے اور اُس کی رحمت آکر لے جاتی ہے

سر سے پانؤن تک زمین سے آسمان تک مان کی گود سے آغوش قبر تک جو جو ہم نے پایا اُسی کے تفضل اور تصدق سے ہاتھ آیا یہی فضل وکرم اُس کا کیا کم ہے کہ عدل مجسم سرتاپا رحمت آدم کے فخر عالم کی زینت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اُس کے پیارے تھے حبیب تھے محبوب تھے قریب تھے اُنھین کو ہمارا بھی نبی بنایا اپنی محبت مین ہمین بھی شریک فرمایا جو اُسکا پیارا ہے وہی ہمارا پیارا ہے جو اُس کا پیغمبر ہے وہی نبی ہمارا ہے اگر کسی اور نبی کی امت ہوتے تو نہ خیر الامم ہونے کا شرف پاتے نہ اس کی شفاعت کے ذریعہ سے جنت مین جاتے اُس کے ایک ایک لطف وعنایت پر لاکھون جانین قربان اور اُس کی ہر ایک عطا ونعمت پر کرورون زبانین صدقے میرا تو منھ نہین جو اُس کی ایک عطا ونعمت کا بھی شکر ادا کر سکون جیسا مجھے نوازا عزت افزائی فرمائی سرفراز کیا آبرو بڑھائی اگر رویان رویان زبان ہو اور ہر رویان ہزارون تسبیحین روز پڑھے تو بھی اُس کا شکر ادا نہ ہو بالکل نہ ہو ذرا نہ ہو اے میری پیاری ہموطن بیویو (عریضۂ طاہرہ) نیک زنون کا دلچسپ قصہ جو تمھارے سامنے ہدیے کے طور پر مین نے پیش کیا ہے اس سے یہ میرا مطلب نہین کہ مین ایسی اور ویسی تالیف کے قابل اور تعریف کے لایق ہون یا تمھاری نصیحت اور اپنی فضیلت منظور ہے یا پیر مغان بن کر سمجھانے کو بیٹھی ہون بلکہ میری خاص غرض یہ ہے کہ میرے خاوند و مالک نے جیسا مجھے سرفرازا اور کنیز نوازی فرمائی وہ تم پر بھی ظاہر ہو تاکہ یہ بھی اک قسم کا شکر میرے نامۂ اعمال مین لکھا جائے اور خداوند عالم اس کے بدلے مین میرا

مرتبہ اور بڑھاپے یہ میری ساری عمر کی اپنی بیتی کہانی ہے جو انکسار و محبت کے ساتھ ہاتھ پھیلائے سر جھکائے تمھین نذر دے رہی ہون ہاتو تو دیوتا نہین پتھر چاہو اسکا چربہ دل پر اتار رہا ہو میرے منہ پر پھینک مارو اگر کچھ سمجھکر عمل کیا تو مجکو مول لے لیا تمھارے دل شاد کرنے کو مین نے یہ غم پالا ہے تمھین بلاؤن سے نکالنے کو اپنے تئین مصیبت مین ڈالا ہے تمھاری گلو خلاصی کے لیئے اپنا گلا پھنساتی ہون تمھین ٹھنڈا رکھنے کے لیئے اپنا دل جلاتی ہون جب کا لیا دو بہا اب کا لیپا دیکھو آگو مین ٹوٹی پھوٹی پڑھی لکھی تھی لیکن نہ تصنیف کے قابل اور نہ تالیف کے لایق سچ کہون یہ بوجھ مجھسے نہ اٹھ سکتا خدا بھلا کرے میرے اُستاد مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش کا جنھون نے تمھارے درد سے میرے دل کو دکھایا اور یہ نسخہ لکھوایا اُنھین کے تصدق سے مجھے غیرت آئی اُنھین کی بدولت تم نے یہ دولت پائی انصاف اور قدر سے دیکھو اور پرکھوگی تو ان دو رسالون کو دو خزانے پاؤ گی جن کے گرے پڑے جواہر (بھولی بسری باتین بھی) دل مین رہ جانے سے مالامال ہو جاؤ گی تمھاری محبت کی دھن مین لشتم پشتم مین نے یہ دونون حصہ تو لکھ ڈالے لیکن دیباچے پر پہونچ کے اٹک گئی منزل کے قریب تھک گئی جو لکھا تھا ترتیب دیا جوڑ گانٹھ کر مرتب کیا چوٹی کا مضمون جوڑی کی مول چیز (دیباچے) کو جو دیکھتی ہون بالکل کچھ نہین اُلٹ پلٹ کر کئی دفعہ لکھا مگر پسند نہ آیا اونچا نہ کر سکی ہزار زور لگایا آخر کو چپ نہ رہی اُستاد سے یہ دل کی بات کہی کہ لیجیے کتاب تو بن گئی مگر ہنر نہین سراسر عیب ہے ہنر نہین تک سک سے درست کر دیجیے تصویر مین رنگ بھر دیجیے اُنھون نے طلب فرما کر قلم اُٹھا کر کچھ کا کچھ بنایا

کی اطاعت شاگرد کو اُستاد کی تقلید فرض و واجب ہے اس لیے یہ بندی حق
کی طالب عنوان پر اللہ پاک کا نام ہے اپنے مطلب سے کام ہے اُسی کی دی
ہوئی زندگی نے وفا کی اُسی نے صحت و طاقت عطا کی اُسی کے صدقے سے
میرا ارادہ پورا اور قصہ تمام ہوا بخیر انجام ہوا اُسی کی دی ہوئی عقل نے رہبری کی
اُسی کی نیک توفیق نے جلوہ گری کی آنکھون نے نیک راہ پر لگایا انھین کے
ذریعے سے علم آیا پھر علم کو عمل ملا اور درخت کو پھل لکھنے مین ہاتھون نے کوتاہی
نہ کی میرے کہنے کے بموجب ساتھ دیا اُسی کی دی ہوئی بینائی اور دانائی سے
کام لیا بات کہنے کے لیئے زبان گویا کی اور سمجھنے کو فکر رسا و دماغ کو خزانۂ خیال
بنایا اور دل کو ٹکسال تصور و خیال سے کام لینے کو فرمایا ایک کو رَونہ ایک کو
ہرکارہ بنایا ذہن کو مخبری کی خدمت سپرد فرمائی اور شوق کو رہبری کی طبیعت مین
رنگ بھرنے کا مادّہ دیا بہزاد و مانی سے افضل کیا جو خیال نے چربہ اُتارا اُس نے
رنگ بھر کر سنوارا گویائی مین ہر طرح کی قدرت دی اور کلام مین تاثیر کی لذت جو
دل سے زبان پر آیا زمین سے آسمان پر آیا بات نے معراج پائی وہان سے دل
مین جا بیٹھی دوسری بزرگی ہاتھ آئی کہنے والے کو مرتبہ پیغامبر ملا اور اس کو خدا کا
گھر اپنی باتین وہ آپ ہی جانتا ہے دوسرا کب پہچانتا ہے ذرا سے ہونٹ ہلانے
مین کس کس کی مدد درکار ہے کون کون زور لگاتا ہے جب انسان ایک بات کہہ جاتا
ہے بے جان پہچان اتنون کا احسان ہوتا ہے جب کہین سمان بندھنے کا سامان
ہوتا ہے سچ ہے بے حکم پتا نہین ہلتا بے اُس کی مرضی کے کوئی پھول نہین کھلتا
وہی درخت کو پھل دیتا ہے وہی پھول کو بو وہی دہن مین زبان بنائے وہی

تقریر مین جادو کہین سرو بے ثمر ہے کہین صنوبر بے برگ چنار مین آگ بھر دی دہک رہا
ہے سبزے کو نہال کر دیا لہک رہا ہے شبنم کو بے ثباتی کی خبر دیکر نرم دل کیا رو رہی
ہے دنیا سے قیامت کا حال کہہ دیا چھپا چھپ تمام ہو رہی ہے روح اسی کے
حکم سے آتی ہے اور ہر ذی روح کی اسی کی طلب پر جان جاتی ہے شہرون مین
اسی کی صنعت نے دھوپ چھاؤن کا بچھونا بچھایا ہے اور جنگلون مین اسی نے
اپنی قدرت سے مشجر کا فرش کرایا ہے کہین دوب سبز مخمل پر طعنہ زن کہین سبزہ زار
رشک چمن کہین پھولون کے پیڑ بے پھل کے ہین مگر اس کے دین سے پھولون نہین
سماتے اہل دنیا انھین پھولون سے دنیا بھر کے مزے پاتے ہین گولر مین پھول
نہین فقط ثمر ہین گنبد بے در ہین جو بھنگون کے گھر ہین بے راہ پائے یہ کدھر
سے آتے ہین کیونکر سما جاتے ہین پھر ایک نہین ہزارون دس بیس نہین الغارون
آسمان ہیچو بہ سرکار ابد قرار ہے اور زمین اسی کی خزانہ دار ابر آبدار خانے کا مہتمم
ہے اور رعد نوبت خانے کا منتظم آفتاب باورچی ہے اناج پکاتا ہے ماہتاب
مشعلچی ہے روشنی دکھاتا ہے پانی سے ہر ایک چیز کو زندگی بخشی اور ہوا کو ہر جگہ
جانے کی طاقت دی اسی کے خوان کرم سے دوست دشمن وظیفہ پاتا ہے
اور اسی کے باورچی خانے کا سارا عالم نمکخوار کہلاتا ہے وہی پتھر مین کیڑے کو
رزق پہونچائے وہی پانی مین مچھلی کے بچے کو پیرنا سکھائے کہین صنعت دکھائی
ہے کہین قدرت کہین زور دکھایا ہے کہین طاقت جانورون مین نطق نہین
عطا فرمایا مگر انھین مین سے ایک کو ہزار داستان کر دکھایا طوطی ہو یا بلبل
توتا ہو یا مینا پڑھانے سے گویا ہو جاتے ہین۔ آدمی کی طرح باتین بناتے ہین

کچھ گھٹایا کچھ بڑھایا ابتدا کو خبر کیا ادھر کیا اُدھر سے آخور کی بھرتی نکالی فقرون
مین جان ڈالی طول کو کم کیا فضول کو قلم کیا کانٹے چھینٹ دیئے پھول چن لئے
جو کاٹا وہ چور کے ہاتھون کی طرح کٹنے ہی کے قابل تھا جو بنایا وہ نور وضیا مین
تصویر ماہ کامل۔ رنگ پھیر کر زور دکھایا طبیعت سے باغ لگایا اب خطا کی جگہ
صواب ہے اور چراغ کے مقام پر آفتاب وہ زنانی بات چیت تھی یہ مردانی
بول چال ہے وہ جادو تھا یہ سحر حلال ہے پہلے اُلجھی ہوئی عبارت تھی اب
سُلجھی ہوئی مسلسل فصاحت مین نے بگاڑا اُنھون نے بنایا ساری گتھی کو
سلجھایا نہ وہ اس طرح دیباچہ مین محنت فرماتے میرا بگڑا کام بناتے نہ میری
محنت ٹھکانے لگتی دل کی کلی کھلتی نہ وہ اپنا عزیز وقت میرے کہنے سے
دیتے نہ چار غیرون مین مجھے عزت ملتی نہ تم سے ہاتھ ملانے کی نوبت آتی
نہ دینے کے قابل یہ چیز ہوتی نہ دیجاتی سارے منصوبے زبرے کی طرح غنچۂ دل
مین رہ جاتے کسی کام نہ آتے ایک دن ایسا آتا کہ میرے ساتھ ان کا بھی
خاتمہ ہوجاتا مجھے اپنے اور جملہ جہان کے خدا سے امید ہے کہ وہ اپنے فضل وکرم
سے اس کو مقبولیت اور تاثیر کے ڈھیرے ڈھیرے خلعت عطا فرمائے گا اور
حق ڈھونڈھنے والون کو نفع پہونچائے گا اگر کوئی بات اچھی معلوم ہو دعائے خیر
سے یاد کر لینا کتاب بہت بڑی ہے بھولی چوکی ہون تو معاف کر دینا مین نے
تم صاحبون کے دل لگنے اور جی نہ گھبرانے کے خیال سے اس کتاب کے
دو حصے کر دیے پہلے کا تو نام تم سن چکی ہو دوسرے کا لقب صحیفۂ نادرہ ہے
پہلے حصہ مین میری ابتدائے عمر اور کنوارپنے کی باتین ہین جو اول سے آخر

تک طرح طرح کی خوبیون اور نیکیون سے بھری ہوئی ہین کسی حصے مین نہ مین نے تمھین مخاطب بنایا ہے اور نہ خطاب کرکے سمجھایا ہے کہ بہن خبردار تم وہ کام نہ کرنا اور میری بہن مین قربان یہ بات ضرور کرنا ہان راہین نیکی بدی عذاب ثواب خیر شر اونچ نیچ کی بخوبی دکھلادی ہین نہ تو میرا منھ نصیحت کرنے کے قابل تھا اور نہ کوئی نصیحت کے نام سے سنتا جسے کتاب کا نام دیکھکر پیار آتا وہ نصیحت سے بگڑ جاتا سیدھے دل کی ایک آدھ خدا کی نیک بندی ایسی بھی ہوتین جو نصیحت کے مزے کو کڑوا کسیلا نہ بتاتین ساری کتاب پڑھ جاتین میرا مقصود اصلی جو تھا کہ سب پڑھین یا دیکھین سُنین وہ فوت ہوجاتا اس لئے مین نے اپنے باغ مین کڑوے پھل کا درخت نہین لگایا مزید اسکے کوتے کے قابل نہین بنایا دوسرے جس عمر کا حال ہے وہ خود اس قابل نہ تھی جو کوئی نصیحت کا نام لے اور کمزوری کے زمانے مین اپنے سر اتنا بھاری کام لے دوسرے حصے مین بیاہ جانے اور تجربہ حاصل کر چکنے کے بعد البتہ مین نصیحت کرسکتی تھی لیکن وہان بھی مصلحتاً مین نے وہ رویہ اختیار نہین کیا فقط نام بدل دیا۔ پہلا عریضہ ہے جس سے انتہا کا چھٹاپا پایا جاتا ہے اور دوسرا صحیفہ ہے جو اپنا ٹراپا دکھاتا ہے۔ اس حصے مین پھول کھلنے کے روز سے پھل پانے کے دن اور پھر اولاد کے پروان چڑھانے تک کا رتی ریزہ حال لکھا ہے اُس کی بھی ویسی ہی حالت ہے اور قصہ کے پردے مین نصیحت سسرال جانے کا زمانہ اُس مین مشکلون کا پیش آنا طرح طرح کے غمون کا سامنا ایک ایک کا روکنا تھامنا کسی کی برائی نہ لینا دل پر آنچ نہ آنے دینا جی نہ جلانا غصہ نہ دکھانا عقل سے کام نکالنا مصیبت کے پہاڑ ٹالنا ایک خوبی

کے ساتھ لکھا ہے جو سچ ہونے کے علاوہ مختصر و بامزا ہے خدا میری اس تالیف کو تصنیف کا مرتبہ دے اور تم سب کا دستورالعمل کرے۔ اے میری منہ بولی بہنو! لو یہ نیا جوڑا پہنو تمھارے کپڑے پرانے اور میلے ہی نہین ہو گئے بلکہ داغ دھبے پڑنے سے کچھ نجس بھی معلوم ہوتے ہین انھین گھس پس کے اترنے دو اور یہ پاک صاف اجلی پوشاک بدلو اب مین تمھین خدا کو سونپتی ہون اور یہ دعا دیتی ہون کہ انجام بخیر ہو نہ کسی سے دشمنی ہو نہ بیر زندگی امی جمی سے گذارو دولت پر لات نہ مارو بے کھٹکے بسر کرو راحت سے سفر کرو پھولو پھلو عیش اٹھاو عقبیٰ مین جنت پاؤ سر پر سخت گھڑی نہ آئے افتاد منھ نہ دکھلائے وہم سے میل جول نہ ہو زبان پر برا بول نہ ہو شان مین جفتے نہ پڑین زبان سے پھول نہ جھڑین آبرو کے ساتھ بات رہے پالا تمھارے ہاتھ رہے شوہرون کی اطاعت سے کام ہو مرتے دم زبان پر خدا کا نام ہو ایمان کی دولت ساتھ لے جاؤ اپنی جگہ نیکی کو دے جاؤ اللہ بس باقی ہوس لو رخصت کی آخری بنا گی لو اور سرے سے میری کہانی سنو رباعی

لو کہتی ہے طاہرہ کہانی اپنی	دکھلاتی ہے آشفتہ بیانی اپنی
وہ ہو کہ نہ ہو تم سے ملے یا نہ ملے	چھوڑے جاتی ہے یہ نشانی اپنی

پیاری بیبیو! مین تمھاری نئی لونڈی ایک غریب خاندان کی لڑکی ہون میرا نام میری سگی مان نے نادر جہان اور عرف طاہرہ مقرر کیا تھا عزت دینے والے بزرگون نے جس کے ساتھ بیگم ملا کر طاہرہ بیگم اور نادر جہان بیگم کر دیا خدا بخشے میرے والد نے اولاد کی تمنا مین مدتون انتظار کرنے کے بعد دوسرا عقد ایک سید بزرگ کی صاحبزادی سے کیا اُن کی پہلی بیوی ہماری دوسری مان بڑے مالدار گھرانے

کی تھین خوب دان جہیز لائین سارا گھر بھر دیا میری مان امام ضامن کا پیسا لینے والے
کی بیٹی محتاج گھر کی لڑکی تھین تھوڑے دن تو اس دوسری شادی کی خبر ہماری
پہلی امان جان کو بالکل نہ ہوئی اور ابا جان نے راز چھپانے مین اُن کی خاطر
اور خیال سے کوشش بھی بڑی کی لیکن سال نہ پلٹنے پایا تھا کہ گل کھلا اور راز
کھلا جس کا خاص سبب یہ تھا وہ قدم تھی پھر تو رنجش اور بے لطفی بڑھی آخر کو لڑائی
پڑی سوت بری چون کی مشہور ہے بڑی امان سے سوتاپے کا دکھ نہ اٹھ سکا بگڑ کر
میکے چلی گئین لیکن میان کے منہ پر کچھ نہ کہا اسباب لے جانے مین راز کھلنے
اور بات بڑھنے کا اندیشہ تھا اس سے وہ سارا اٹالا اپنے ساتھ نہ لے گئین گھر
جا کر روٹھ کر بیٹھ رہین نہ ابا جان کے بلوانے سے آئین نہ جانے سے آخر کو وہ
بھی رک رہے بگاڑ پڑا دونون طرف دلون مین غبار آیا مجھ ناشاد کو دو برس
دنیا مین آئے گذرے تھے کہ تھوڑے تھوڑے وبا کی شدت ہوئی اور وہ ہمارے گھر مین
بھی گھسی سب مین سے امان جان کو چن لیا دو دست اور ایک قے مین چھوٹ
گئین تین پہر مین آنکھ بند ہو گئی دل کی دل مین رہی نہ کسی کی سنی نہ اپنی کہی
پورے دو عشرے دنیا مین نہ گذرے تھے کہ لہلہاتے باغ جنت مین پہونچین
دودھ چھٹنے کے ساتھ ہی ساتھ چھٹا اور ان کا سایہ ہمارے سر سے اٹھا انھین
جوانا مرگی ملی ہم کو بے پری کی بھیکتا ہوا بڑھتا ہوا پیڑ قلم ہوا انکھین پر ستم ہوا
ہم انھین کے سایہ سے نہال تھے انکے جدا ہوتے ہی بے حال چھوٹی امان جان
کی دوری بڑی امان جان کی جدائی کا ایسا دُہرا صدمہ نہ تھا کہ دو برس کی جان
پر دشوار نہ گذرے یا اس کی نازک حالت پر سختی نہ پہونچے نہ کوئی خبر گیران تھا

نہ حال پُرسان نہ اُلٹ پلٹ تھی نہ دیکھ بھال نہ پاس تھا نہ خیال لاڈ پیار کو کون کہے اور رکھ رکھاؤ کیا شے باپ کی محبت چھوٹے بچے سے اُس کے منھ نہ لگنے اور عدم تعلق سے ایک تو یون ہی کم ہوتی ہے قابل اولاد بیوی کا مرجانا تو اس پر بھی طرہ ہے اولاد کو دیکھکر اُس کی مان یاد آتی ہے خانہ بردی قطع اُمید دل دکھاتی ہے ہم تو ہم ایسے ہی خیال وملال نے ابّا جان کو بھی اسقدر افسردہ اور پژمردہ کردیا کہ دل قابو سے نکل گیا مزاج چل گیا۔ دو دو تین تین پہر اپنے یار دوستون مین باہر رہنے لگے اُن کے ساتھ ہماری جدائی کا بھی غم سہنے لگے نہ ہمارے پیٹ بھرنے کا خیال تھا نہ فاقے کرنے کا ملال ہم نادان دوستون کے ہاتھ پڑکر گیند دھڑکا ہوگئے اعجوبہ اور خیراتن نے ہم کو جس بیڈھنگے پن سے پالا وہ عبرت خیز کہانی ہے کھرّے کھٹولے پر پڑے اپنے ہاتھ پاؤن کے چُسنی جھنجھنے سے کھیلا کرتے تھے اور دنیا کی ابتدائی مصیبت جھیلا کرتے تھے بھستی اور چھچی کی شدت تھی اور میل کچیل کی کثرت ہزارون مکھیان دھوپ مین آکر بدن پر سایہ کردیتی تھین کبھی سوتے وقت منھ ڈھانک لیتی تھین چارپائی کے باہر ننگے بدن پر بدھیان ڈالتے تھے نازک کھال پر اپنا نقش جماکر حوصلہ نکالتے تھے تو کھلی اور واٹن کبھی جھولا جھلاتی تھی کبھی پاؤن کی زنجیرین جاتی تھی چین کے بدلے انجھی تھی اور سیروا پٹی تکلے تکلیفی کبھی چیخ کر بھیجہ مزاج پوچھتے تھے کبھی چپکے چپکے خبر لیتے تھے نہاتے پر نہال ہونے کے بدلے کمہلاتے تھے اور بیٹھنے کے عوض سوکھے جاتے تھے پھر یہی نہ تھا بلکہ ہر روز دو چار مرتبہ اس او نیچے پاؤن کے کھٹولے سے زمین

گر پڑتے تھے اُفتاد پر اُفتاد تھی اور چوٹ پر چوٹ دنیا جہان کے بچے پھول پان
ہوتے ہین اُلٹ پلٹ کی جاتی ہے یہان گر پڑکے ہم آپ اپنی اُلٹ پلٹ
کر لیتے تھے کبھی اوس ہم کو نہلاتی تھی اور کبھی دھوپ چوٹ کے مقام سینکتی تھی
سال بھر اسی کس مپرسی اور بے عنوانی سے ہماری زندگی بسر ہوئی آٹھ آٹھ
روز منھ پر پانی نہ پڑا طہارت کیسی ہچتے کے بدلے ہو کی کثرت تھی اور آسودگی
کے بدلے غفلت جب دونون مین کوئی اُدھر آنکلا ایک آدھ دھموکا اور
اپنی طرف سے دے کر چلا گیا دلداری کے بدلے دل آزاری تھی اور پیار
کے عوض مار چھوٹے بچے کھلونون سے کھیلتے ہین ہم اپنے گھر مین بوڑھون
کے کھلونے تھے لونڈی اور ماما دونون ہمارے ناسمجھ رکھوالے تھے جن کے
پیار اخلاص سے اچھی خاصی مار دھاڑ کی لذت و کیفیت نکلتی تھی گھرداری
سے دونون مین جس کو فرصت ہوئی اور اتفاق سے ہم اُس کے ہاتھ لگ گئے
پھر کیا تھا مرغی کے پٹے باز اور دھیلے کے لنگور کی طرح نچائے گئے خوب
خوب اُچھالے کدائے گئے کبھی اُن کے سر سے دو ہاتھ اونچے ہو جاتے تھے
اور کبھی اُن کے پیرون پر اپنا سر پاتے تھے کبھی دھوئی دال کی طرح شستہ ہوتا تھا
اور کبھی جامنون کی طرح بگھارے جاتے تھے دل بھر کر ہاتھ پاؤن توڑے مروڑے
ملا دلا کھڑے قد سے اُٹھا کر پلنگ پر پھینک دیا اگر پھول تھے تو ان دونون کی
بازی کے لئے تھے جب سوکھ جانے سے کانٹا ہو گئے تو اور نظرون مین کھٹکنے
لگے جن کے لال تھے اُن کو ہمارا یہ رنگ دیکھنے کی پروا نہ تھی جن کی جان
تھے اُن کو ہمارے نیم جان ہونے کی اعتنا نہ تھی بے درد ون کو ہمارا درد تھا

اور نا فہمون کو ہمارا خیال کبھی بھوک سے جان بلب ہو جاتے تھے مگر ایک ٹکڑا سوکھی روٹی کا نہ ملتا تھا جسے چچوڑ کر ننھے سے کلیجے کی آگ بجھاتے کبھی اس قدر ٹھونسا دیا جاتا تھا کہ نتھنون سے نکل جاتا تھا ہینگ ہگتے تھے دست آتے تھے ڈاک لگتی تھی پیٹ کے درد سے مرے جاتے تھے تھلیان دھرنے تک توخیریت تھی دانت نکلنے کے زمانے مین تو موت ہی کا سامنا تھا رُلنے گھلنے کا وقت گیا یہ وہ چم چچڑ روگ تھا کہ جینے ہی کے لالے پڑ گئے اس ہنگام مین اباجان اسی قلق و اندوہ کی حالت مین گھر سے دل برداشتہ ہو کر حج کو چلے گئے اب جو کھڑے تڑے آکر اُن کے دیکھنے اور پوچھنے کا ڈر تھا وہ بھی اُنہین کے ساتھ ساتھ سدھارا پھر کیا تھا بی خیراتن اور اَجو یہ نے رہا سہا کام تمام کر ڈالا ادھر تو دانت نکلنے کی تکلیفین اور ایذائین اُدھر اُن دونون کی بے غرضی اور خوشی خواہانہ حرکتین کچھ بدی کر کے کچھ اس طرح ہمارے پیچھے پڑین کہ ہمارے بھی خدا کے گھر چلنے کے سامان ہو گئے لیکن طلب تو تھی نہین تیاری کیا کیے چھ تھینے ایڑیان رگڑین گھریان گھسین دل کی تقویت اور سہارا باقی نہ رہنے سے اور بھی پتلا حال تھا جب اباجان حج سے پھر کر چھ مہینے بعد گھر آئے اور مجھے دیکھا دیر تک گلے لگا کر روئے دوست احباب ملنے کو آئے مجھے گود مین لئے باہر نکلے ایک ایک نے کہا کہ ہائین یہ اس لڑکی کا کیا حال ہو گیا پہچان نہین پڑتی ہم تو برابر دوسرے تیسرے خیر و عافیت پوچھنے آتے تھے ہم سے ایک دن نہ کہا کہ لڑکی ماندی ہے جب آئے خیر سلا کی آواز آئی آپ کے آدمی سخت نالائق اور انتہا کے بیہودہ ہین دیکھیے تو بیچاری بچی کی کیا حالت

کرواڈالی (چاربرس کے بچے کو بات بخوبی یاد رہتی ہے) اُن کے اس کہنے سے رحیم بخش نے جو کچھ کہا وہ مین اوپر لکھ چکی ہون۔ رحیم بخش داداجان کے وقت کا چیلا تھا اور کبھی جھوٹ نہ بولتا تھا اباجان کو اور زیادہ رنج ہوا یہ خبر سُن کر کہا کہ افسوس دیکھیے کیا مشکل پڑی ہے ہم اُٹھ پھر گھر مین ٹانگ توڑ کر بیٹھ نہین سکتے اور وہ دونون ہماری جان کے ساتھ ہین اُن کی حرکتین اُن کی جان کے ساتھ کیا کرین کیا نہ کرین ایک صاحب نے کہا کہ کسی عزیز کے پاس رکھ دیجیے میر شہامت علی صاحب نے کہا کہ صاحب خدا کے واسطے اب غصے کو تھوک دیجیے اور اس بن مان کی بچی پر رحم کرکے ہم کو اجازت دیجیے کہ آپ کی سسرال جاکر کچھ صلح کی گفتگو کرین خانہ بربادی کا تو رنج آپ کو اسقدر ان بلاؤن کا ایسا ڈر اور باوجود اختیار اس کی آبادی کی فکر نہین کرتے یہ کیا بات ہے وہ زمانہ گذر گیا سب فساد مٹ گیا یقیناً اب اُن لوگون کو بھی رنج نہ رہا ہوگا آپ کو چاہیے کہ خود جاکر انھین لے آئیے ایسے مین حج کرکے آپ آئے بھی ہین کچھ تبرکات ساتھ لیجیے اور ابھی چلیے یہ باتین ہو رہی تھین کہ نواب سبحان اللہ خان صاحب قادر جنگ (ہماری بڑی امان کے اباجان) کی بیماری کی خبر آئی پھر کیا پوچھنا تھا میر صاحب مجھے گود مین لیکر کھڑے ہوگئے اور کہا کہ لے جلدی سے کپڑے تو پہن آئیے ابھی چلین سب نے ہان مین ہان ملائے کی اور تبرک ایک قاب مین لگا کر رحیم بخش کو دیا اباجان کالی عبا اوڑھکر ساتھ ہوئے فی الحقیقت اس سے بہتر وقت میل ملاپ کا اور نہ ملتا۔ الغرض ہم وہان پہونچے پہلے خبر ہوئی پھر پردا ہوا کو سب اندر گئے نواب صاحب باہر رہتے تھے لیکن

اس وقت اتفاق سے زنانہ تھا ابا جان نواب صاحب کو تسلیم کرکے بیٹھ گئے مزاج پوچھا دعا پڑھی امام ضامن باندھا تبرک رحیم بخش نے سامنے لاکر کرسی پر رکھدیا نواب صاحب نے مجھے دیکھا نہ تھا میر صاحب سے پوچھا کہ یہ کس کا بچہ ہے میر صاحب نے کہا کہ حضور کی نواسی ہے دیکھنے کو آئی ہے اُنھون نے ہاتھ پھیلائے مین جھک کر اُن پر گر پڑی اِس محبت کا انداز دیکھکر خدا نے اُن کے دل مین نیکی ڈالی سینے پر بٹھائے دیر تک پیار کیا کیے ابا جان نے کہا بھی کہ حضور کے دشمنون کا مزاج ناساز ہے پہلو مین بٹھا کر باتین کیجیے سینے سے اُتار دیجیے نواب صاحب نے مُسکرا کر فرمایا کہ نواب دولھا تمھارے سر کی قسم اس کے بٹھا لینے سے میرے دل مین طاقت آگئی اور ماندگی جاتی رہی کیون بھئی تم اسے چھوڑ جاؤ گے؟ ابا جان نے سر جھکا کر کہا کہ حضور یہ کیا فرماتے ہین شوق سے رہنے دیجیے مین جانتا ہون اس کے دن پھرے قسمت راہ پر آئی جو یہ سبب پیدا ہوا میر شہامت علی صاحب نے وقت پایا اباجان کی خانہ بربادی کی تاب نہ لانا حج کو جانا مکان کا خالی رہنا میرا دُکھ پر دُکھ سہنا جو جو یاد آیا سب کہہ سنایا نانا جان نے اُٹھ کر داماد کو گلے سے لگایا رونے اور تبرک کو آنکھون سے لگایا روٹی اور خرمہ نوش فرمایا پھر رنجیدہ ہوئے کچھ سوچ کر آبدیدہ ہوے اور زیادہ مجھپر پیار آیا دوبارہ کلیجے سے لگایا یہ چوتھے سال کے خاتمے کا زمانہ تھا جو خداوند عالم نے میری تکلیفون کو راحت سے بدلا تھوڑی ایذا دُن کی لذت سے زبان آشنا ہوئی تھی کہ آرام کے سامان ہوگئے نواب صاحب کو فوراً خدا کی قدرت سے فرصت جو ہوئی تو ابا جان سے پھر فرمایا کہ بھئی مین اسے یون نہ لون گا

میری فرزندی مین دو ابا جان نے کہا کہ آپ کی کنیزی مین دینا فخر ہے فرزندی کیسی
نواب صاحب نے دانتون سے زبان دبا کر کہا کہ توبہ توبہ اس کی خدمت سعادت
بلکہ سبب نجات ہے یہ کیا کہا بھئی نواب دولھا یہ سیدانی ہے ابا جان چپ
ہو رہے نواب صاحب نے کہا کہ میر شہامت علی صاحب خدا جانتا ہے اسکے
بدن کی خوشبو سے دل کو طاقت اور دماغ کو قوت پہونچتی ہے مین جو خیال کرتا
ہون تو آدھا مرض اپنے مین باقی نہین پاتا اس وقت اس کا آنا میرے حق مین
اکسیر ہو گیا جو جو اس کے پھول سے جسم کی نکہت میرے دماغ مین آتی ہے
روح باغ باغ ہوتی جاتی ہے یہ لڑکی بڑی خوش نصیب معلوم ہوتی ہے
اس کا پیر القدول عورتون کے بہت ہی اچھا ہے وہان مکہ معظمہ کے تبرک
نے اُن کو صحت دے کر طاقت پہونچائی میری تقدیر راہ پر آنے سے نانا باوا کے
دل مین یہ بات آئی الغرض مجھے لیکر نواب صاحب اُٹھ کھڑے ہوئے اور ابا جان
کو جانے پر آمادہ دیکھکر رخصت کیا دیوان خانے سے محلسرا مین جا کر میری
بڑی امان کا نام عصمت آرا بیگم لیکر پکارا وہ مریض باپ کی آواز سن کر
بے اختیار دوڑی ہوئی آئین اور اُن کے چلنے پھرنے پر ایک اچنبھا سا ہوا
کہ ابھی تو دشمنون سے اُٹھا نہ جاتا تھا نانا باوا نے فرمایا کہ تردد نہ کرو خدا مین
سب طرح کی قدرت ہے لو اس بچی کو گود مین لو یہی میری صحت کا نسخہ اور
یہی میرے مرض کی دوا ہے وہ بھی انجان تھین میری بھولی صورت سادی
وضع سنا ہوا چہرا دُبلے ہاتھ پانْون دیکھکر دائی ہیہ یہ کس کی بچی ہے کہتی ہوئین
ہاتھ پھیلا کر گود مین لینے کو بڑھین مین ہمک کر اُن کی گودی مین جانے کو جھکی اسن

للک پر بے اختیار ہو کر انھون نے دل کھول کر مجھے پیار کیا یہ پہلی ملاقات امان ہوی سے مجھے بخوبی یاد ہے اور پھر نواب صاحب کا یہ فرمانا کہ عصمت آرا یہ تو ہو بہو تمھاری لڑکی معلوم ہوتی ہے آج تک دل پر لکھا ہوا ہے الغرض بیگم صاحب مجھے لے کر اپنی امان کے پاس گئین رئیسون مین بیگم کا خطاب بے سید ہوئے رواج پا گیا تھا جس کی دیکھا دیکھی اب سیکڑون محتاج گھرون مین شتابیان او مغلانیان بھی بیگمین بن بیٹھین پہلے عموماً بیگم سید زادی ہی کو کہتے تھے یہان معنون سے خانم اور بیگم کے کچھ بحث نہین ہے اس تقریر سے میرا یہ مطلب ہے کہ ہماری بڑی امان سیدانی نہ تھین خلاصہ یہ کہ امان جان نے یہ کہہ کر ہمین نانی جان کی گود مین دے دیا کہ دیکھیے یہ بہشت کا پھول دنیا کی ناساز ہوا سے کیسا کمھلایا ہوا ہے (نانی جان) عصمت یہ کس کی بچی ہے کیا چھوکری تھی (وہ) جی ہان کچھ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے (نانی جان) ای ہی بچی اور تج گئی ہا اس کی انگلیٹ ہی کچھ ضعیف ہے چھوئی موئی ہو رہی ہے دیکھو ہاتھ کے سائے سے مرجھائی جاتی ہے ابھی تک اُن کو یہ معلوم ہی نہین کہ مین اُن کی اکلوتی بچی کی سوت کی بیٹی ہون ورنہ وہ اور ایسے محبت کے کلمے کہتین خیر ہم گودیون ہی رہنے لگے رئیس کا گھر اولاد کی تمنا سارا گھر بچے کا بھوکا صبح سے رات کے بارہ بج گئے اور ہمین گودیون کی معراج سے اپنے بستر پر آنے کی نوبت نہین آتی پانچ چھ روز اسی طرح سے گذرے ایک دن نواب صاحب گھر مین آئے اور مجھے گود مین لیکر پیار کیا پھر بیوی بیٹی سے خطاب کر کے کہا کہ دنیا عالم اسباب ہے اور زمانے کو ہر گھڑی انقلاب جو خدا چاہے وہ ہوتا ہے انسان اور اُسکا ارادہ

لاکھ مضبوط ہو پھر بودا ہے دنیا غم کا گھر ہے نہ امیر کو اس سے نجات ہے نہ غریب کو مفر ہے نہ رنج کو بقا نہ خوشی کو ثبات نہ موت پر قابو نہ قبضہ مین حیات ہزارون حسرتین خاک مین مل جاتی ہین اور سیکڑون اُمیدین برآتی ہین ہر بات تقدیر سے تعلق رکھتی ہے اور تقدیر قادر مطلق کے دست قدرت مین ہے ہزار لکھا پڑھا آدمی ہو خط قسمت نہین پڑھ سکتا کیا معلوم کل کیا ہوگا اچھا یا بُرا ہم ہزار اپنی بہتری چاہین اگر خدا کو منظور ہے تو ہوگی ورنہ لاکھ سر ٹپکا کرین کچھ نہ ہوگا نہ کسی کی بُرائی چاہے بُرائی ہوتی ہے نہ کسی کی دشمنی سے کچھ بگڑتا ہے صرف اپنی سمجھ کا قصور ہے جو ہم اس کے خلاف تصور کرین بے حکم خدا اور اُس کی مشیت کے ایک پتّا نہین ہل سکتا انسان تو ایک بھاری چیز ہے کیا معلوم کس کے دل مین کیا ہی اور کس قصد سے اُس نے کوئی کام کیا ہے ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق اُس کا نتیجہ نکالتا ہے حالانکہ بعد چندے وہ نتیجہ بالکل غلط اور وہ خیال سراسر مہمل ٹھہرتا ہے جس سے اپنی جگہ پر ندامت ہوتی ہے اور یہ کہنا پڑتا ہے کہ چار روز اور صبر کرجاتے تو اچھے رہتے افسوس رنج بھی اُٹھایا بنی بنائی بات بھی بگاڑی اور اب پچھتا رہے ہین ایسی ہی کچھ کیفیت اس بچی کی بھی ہے یہ تو ظاہر ہے کہ ساری دنیا اس کو معصوم کہے گی اور جب معصوم ہے تو بے خطا ہے جب بے خطا ہے تو اس سے بہر بغض ہر مذہب و ملت مین حرام ہوگا اب رہا یہ خیال کہ جس کی وجہ سے یہ لڑکی پیدا ہوئی جو اس کے دنیا مین آنے کا باعث اور اُسکی دوسری مان کے دل جلانے کا سبب ہوا وہ تو ضرور ہی خطاوار ہے نہ ایسا کرتا نہ ایسا ہوتا میرے نزدیک یہ خیال نہین بلکہ وہم ہے اور کیا عجب ہے جو تم بھی ایسا ہی سمجھتی ہو

جس کو خدا نے تھوڑی سی بھی عقل دی ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ جب کھانا پینا مرض صحت موت زیست اُس کے قبضۂ قدرت مین ہے تو اولاد سی شے یا اُسکے اسباب کی درستی اور سامان کیون کسی کے ہاتھ مین دے گا ہم نے تمھارے یہان اولاد ہونے مین کوئی کوتاہی کی؟ یا تمھاری مان نے کچھ اُٹھا رکھا؟ نواب دولھا نے غفلت کی؟ کہو نہین پھر کیون نہ ہوئی یہی کہو گی نا کہ خدا کی مرضی اور جہان ہوئی یہی کہا جائے گا نا کہ اس کی دین پھر جیسا اور جگہ خیال ہوتا ہے ویسا ہی ہر شخص کو اپنے ہان بھی خیال کر لینا چاہیے اس کے خلاف عقل کے خلاف بلکہ حکم خدا کے خلاف ہوگا اگر میری خوشی چاہتی ہو اور میری اطاعت واجب جانتی ہو میری صحت منظور ہے ماندگی مین رنج کے درپے نہین ہو تو عصمت آرا کان کھول کر سُنو کہ " یہ لڑکی نواب دولھا کی ہے جسکو مین نے اپنی فرزندی مین لیا ہے اب تمھاری عقل و فراست اور جو میرے ساتھ محبت ہے اُس کا مقتضا یہ ہے کہ تم اس کو اپنے پیٹ کی لڑکی سمجھو اور جو کچھ پیٹ مین ہے اُسے نکال ڈالو سیدانی سمجھ کے اس کی خدمت سعادت جانو میرا کہا مانو خداوند عالم نے دوسری بیوی سے نواب دولھا کی تقدیر مین اولاد لکھ دی تھی اِس وجہ سے اُنھین مجبور ہو کر عقد کرنا پڑا جو جو امر شدنی تھے تر بتر واقع ہوئے اُن کا نیا رشتہ جوڑنا تمھارا ساتھ چھوڑنا اس معصوم کا پیدا ہونا اُن سیدانی کا جان کھونا خواب تھا یا خیال نہ اُن کو آتے کوئی روک سکتا تھا نہ جانے روک سکا۔ فرض کرو کہ وہ زندہ رہتین اور نواب دولھا خوشامد درآمد کر کے مجھے سمجھاتے اور میری سعی سے تم کو لے چلتے تو کیا تم نہ جاتین اور اپنا گھر

خاک مین ملائین ایمان کی تو یہ بات ہے کہ کچھ چارا نہ ہوتا اور جانا پڑتا نواب دولھا بے خطا وہ بیچاری جنت کو سدھارین یہ معصوم بن مان کی بچّی ہے جو طرح طرح کی تکلیف اور ایذا اُٹھا کے خدا خدا کرکے چار برس کی ہوئی ہے پورا پانچوان سال تم کو یہان آئے ہوئے کو ہے اس درمیان مین بیسیون مرتبہ نواب دولھا نے تنخواہ کے روپے اور کپڑے تمھارے لیے بھیجے جو مین نے بوجوہات نہین لیے اور نہ تمھارے غم و غصّے کی وجہ سے اُن کا ذکر تم سے کیا چونکہ وہ سب روپیہ نواب دولھا پاس رکھا رہا اُنھین حج کو جانا پڑا اُس روز بھی وہ کہتے تھے کہ وہ امانت منگوا لیجیے مین نے پھر ٹال دیا اُن کی نیکیان خوبیان خیال پاس مروت محبت دیکھو اور اپنی بیرخی طوطا چشمی پر نظر کرو ہماری تین بیبیان تھین چوتھی مرتبہ تمھارے سامنے عقد کیا چار مین سے ایک نہ سامنے سے ٹل گئی نہ گھر سے نکل گئی رنج ہوا ایک دوسرے سے جلا ہمارے سامنے نہ گلا ہوا نہ شکوا نہ کسی کو کچھ کہنے سننے کا ہوا اوپڑا اگر کہو کہ روپے کی وجہ یا نوابی کے سبب سے تو نواب دولھا کے ہان کبھی خارا نہ کرے کچھ خاک نہین اُڑتی تھی پچاس روپے مہینہ جو پہلے دن اُس نے کہا تھا وہ آج تک تمھارے نام سے جمع ہے ہم نے تمھین پچاس روپے مہینہ کب دیا اوّل تو چلے آتے کی تم نے نئی حرکت کی پھر بیٹھ رہنے کی دوسری جسارت چونکہ نازک امر تھا اور ہمارا تمھارا رشتہ نہایت مضبوط اس وجہ سے ہمین کوئی موقع کہنے سننے اور سمجھانے کا نہ ملا جب اس بچی کی مان نے انتقال کیا اور خبر آئی دوسرا خوش ہوتا مجھے نہایت رنج ہوا اور دل مین آیا کہ تمھین سوار کرکے بھیج دون تمھاری مان سے ذکر کیا انھون نے

وہ بیرخ ہوکر منع کیا کہ مجھے دوبارہ فہمائش کی جرأت نہ ہوئی گو میرے خلاف
گذرا لیکن صبر کرکے چپ ہو رہا آج اس بچی کی بُری حالت دیکھکر مجھے اپنے
اوپر لعنت کرنے کو جی چاہتا ہے کہ نہ مین اُس وقت تمھاری مان کے بگڑنے
سے طرح دیتا نہ تمھارا جانا رُکتا نہ اس کا یہ حال ہوتا افسوس کرتا ہون اور میری
لاعلمی سے خدا خوب واقف ہے اگر میری یہ خطا بخش دے تو کچھ دور نہین"
ہماری امان جان نے یہ سُنکر سکوت کیا اور سوا سکوت کے چارہ ہی کیا تھا
نواب صاحب کی یہ تقریر ایسی نہ تھی کہ کوئی اس کا جواب دے سکے سوا
نانی جان کے اُنھون نے ایک مرتبہ آنکھین بدل کر اور ماتھے پر بل ڈال کر
کہا کہ چہ خوش ع بازار ہم گئے تھے اک چوٹ مول لائے + کیا خوب یہ میری
بچی کی ناشاد سوت کی جنی ہے تیل تو اکا لا مُنھ نوج درگور خدا اس کی صورت
آگے نہ کہنے پائی تھین کہ نواب صاحب نے منھ بند کیا اور کہا کہ ہان ہے
تو سہی لیکن عصمت کی مری مٹی سوت کی نہ جیتی جاگتی تمھاری کسی سوت کی بھر تم
بدزبانی اور ہی ہی کھی کھی کرنے والی کون بس خبردار اب میرے سامنے کوئی کلمہ
ان بیگناہون کی نسبت نہ کہنا ورنہ مجھسے بُرا کوئی نہین نانی جان کچھ کہا چاہتی
تھین کیونکہ دونون ہاتھون سے زور لگاکر نواب صاحب کا ہاتھ اپنے چلنے
والے مُنھ پر سے ہٹایا تھا لیکن امان جان اُنھین ساتھ لے کر ٹل گئین نوابصاحب
ٹھہرے رہے پھر امان جان کو بُلاکر میرا ہاتھ اُن کے ہاتھ مین دے کر باہر گئے
محل والیون نے اپنی بیوی مالک گھر والی کی جو مرضی نہ پائی نگاہ پھیری اور
تیوری چڑھی دیکھکر طرح طرح سے مجھے ستانا اور ڈرانا شروع کیا ایک جلتی

گلکٹی دکھاکر کہتی تھی کہ یہان جو بچّہ موتتا ہے آگ سے داغا جاتا ہے۔ دوسری (دو انگلیان اُٹھاکر) اشارہ کرتی تھی کہ رونے والے کی یون آنکھین پھوڑی جاتی ہین ایک ترکاری بنانے مین چھُری دکھاکر سناتی تھی کہ اسی طرح تجھاو بھی قیمہ تختہ (ٹکڑے ٹکڑے) کرون گی۔ دوسری مصالح پیسنے مین گھورکر دھمکاتی تھی کہ بٹّے ہی سے مُنھ کچل ڈالا جائے گا یہان آئی تو ہو زندہ جاتی نہین معلوم ہوتین ایک دوسری سے کہتی تھی مین رات کو گلا نہ دبا دون کہ سوتی کی سوتی رہ جائے ایک کہتی تھی کہ تمھاری بلا گلا دبائے کالی پی خود گلا گھونٹ دین گی خدا کرے کسی رات کو اس کی آواز نکلے ہون سے چون کرے ایک دور سے جواب دیتی تھی کہ ہوّا آئے تو مین اسے حوالے کردون دوسری پہلو سے بول اُٹھتی تھی کہ کیون جوجو سے کیون نہ کہہ دو وہ تو ہر وقت تختون ہی کے نیچے ڈٹا بیٹھا رہتا ہے میرا سن ہی کیا تھا یہ باتین ایسی نہ تھین جو مجھے چین سے پلنے دیتین اور کھایا پیا انگ لگتا رونا آتا تھا مگر رو نہ سکتی تھی آنکھین پھوڑے جانے کا ڈر لگا تھا ننھے سے دل پر وہ صدمہ تھا کہ خدا کی پناہ امّان جان کی تاکید کہ اکیلا نہ چھوڑو اور وہان جو پاس رہتا ہے جان کھائے لیتا ہے بغلی گھونسہ آستین کا سانپ ظاہر مین کھلاتا ہے اور دل ہی دل مین چٹکیان لے رہا ہے جدا ہوتی ہون تو جوجو کا ڈر مارے ڈالتا ہے چار برس کی جان اور اس کے دشمن اتنے شیطان آٹھ سات دن مین برسس دن کے بیمار سے بدتر ہو گئی یاس سے ایک ایک کے مُنھ کو تکتی تھی اور مایوس ہوکر گردن جھکا لیتی تھی کھانے کے وقت جتنی

دیر تک امان جان کے پاس رہتی تھی زمندون مین تھی کھانا کھا چکی اور جان
سے ہاتھ دھو بیٹھی دہمو کے گھونسے تھپڑ اس قدر کھائے کہ بھوک الگ اُڑ گئی
اور نیند جدا درد کے مارے رات رات بھر پلک نہین جھپکی سارا بدن نیلا
ہوگیا معلوم ہوتا تھا کہ گدنا گدوایا ہے جس کی گود مین جاتی وہ چٹکیان لے
لیکر کھال چھیلے ڈالتا تھا وہ کتّے کے سے ناخن اور بیدردی کے ہاتھ جب
چٹکی لی خون چھلک آیا جب ناخن چبھویا زخم پڑ گیا پھر کبھی کبھی ایسا بھی ہوجاتا
نہین بلکہ باری باری جس نے لیا یہی سلوک کیا جدھر جاتی تھی یہی دعوت
تھی اگر ذرا بھی بسوری منھ ٹیڑھا ترچھا ہوا آنسو آنکھ مین آئے اور غضب
کا سامنا چو طرفہ سے بلوہ ہوگیا طرح طرح کے ڈر موجود ایک کہتی تھی ذرا مجھے
دنیا مین منھ سیدھا کردون ایک چھُری دکھا کر حلال کرنے کو بسم اللہ کرکے
بڑھی ایک رسی دکھا کر پھانسی لگانے کے اشارے کرنے لگی جو تھا لہو کا پیاسا
جو تھا جان کا دشمن کس سے کہتی کہ میرا یہ حال ہے خدا کے لیے ان نادانون
سے پیچھا چھڑاؤ میری مدد کرو گھر مین اس سے بڑھکر ایذا سہی تکلیف اٹھائی
مگر یہ دشمنی تو نہ تھی یہان تو اُن کا بیر حال غیر کیے دیتا ہے بارے مرمر کے
آٹھ دن اور کٹے جمعے کو پندرھوین دن بعد نماز ابا جان پھر آئے اور کسی
نہ کسی طرح ان بلاؤن کو بھی خبر ہوگئی پھر کیا تھا ایک نے ٹھوکا دیا کہ اری
لڑکی اپنی زندگی چاہتی ہے تو گھر چلی جا دوسری نے کہا کہ رو رو کر آنکھین
پھوڑ ہم تیری سفارش کردین گے۔ تیسری بولی کہ رو بھی سکتی ہے
مجال پڑی ہے اُنگلیان نہ بھوک دی جائین گی۔ چوتھی بولی نہ روئے

تو مرچون کا پانی ڈال دو پانچوین پیاز کی گٹھی لے کر ملتی ہوئی دوڑی آنکھون
مین عرق چھوڑ دے ایک بیچ مین آکر بولی کہ اے جانے بھی دو اب وہ
اپنے باپ کے ساتھ چلی جائے گی تم خفا نہ ہو اُس وقت ایک ماما نے کہا
کہ ارے توبہ کرو توبہ کیون بیچاری بچی کو مصیبت مین ڈال رکھا ہے لاؤ مجھے
دو مین جاکر باہر پہونچا دون یہ سنتے ہی جو گودی مین لئے تھی بے تحاشا مجھے
پھینک کر ہنستی ہوئی اُس سے جاکر لپٹ گئی اور کہا کہ بوا رحمت تمھین کیا
پڑی ہے نہ جانو نہ بوجھو خواہ مخواہ پھٹے مین پاؤن دیتی ہو اپنی نوکری کے
پیچھے پڑی ہو کیا؟ وہ بیچاری پہلے تو سناٹے مین آ گئی پھر کچھ سوچ سمجھکر مجھے
گود مین یہ کہہ کے اُٹھا کر چلی کہ اب تم نوکری سے ہمین چھڑوا دینا ہم تو
لئے جاتے ہین چنچل نے کہا لیے تو جاتی ہو اُس کے کان کھول دو کہ پھر
یہان آنے کا نام نہ لے نہین ماری ڈالی جائے گی مین سہمی اُس کے
لپٹی تھی یہان تک کہ باہر پہونچی ابا جان کو سلام کر کے کہا کہ آپ کی
بچی ہڑک گئی گھر چھٹنے کا اسقدر غم ہے کہ گھلی جاتی ہے دیکھئے تو کہ پندرہ روز
مین کیا حال ہو گیا ابا جان نے جو پھر کر دیکھا آبدیدہ ہوئے اور آہ کر کے
میری طرف ہاتھ پھیلائے مین ایسی بے غیرت سزا یافتہ تھوڑی تھی کہ بے ماما
کے اشارے کے گود سے اُتر جاتی ہان پاس سے پہلے اُس کی طرف دیکھا
جب رحمت نے پیار سے کہا کہ جاؤ جاؤ ڈرو نہین تمھارے ابا جان ہین تب
مین نے ہاتھ بڑھائے ابا جان نے لیکر مجھے زانو پر بٹھا لیا دیر تک غور سے
دیکھا کئے نواب صاحب کمرے مین تھے جب باہر آئے تو مجھے دیکھکر محبت

سے چمکار کر میرا نام لیکر کہا کہ اہا اس وقت اپنے ابا کی گود مین بیٹھی ہو گو مجھے اُن کی
محبت پر اعتماد تھا اور آواز پہچانتی تھی لیکن ساتھ ہی اس کے یہ کھٹکا بھی تو لگا تھا
کہ ان کی گود مین گئی اور اُنھون نے پھر گھر مین پہونچا دیا جہان پھر آن خیلاؤن کا
سامنا ہے نہ ان کی صورت دیکھون گی نہ گود مین جانا پڑے گا اس وجہ سے مین
نے اُن سے نہ آنکھ ملائی نہ نگاہ چار کی دل کو پتھر کر لیا آن کی طرف سے مُنھ
پھیرے بیٹھی رہی اُنھون نے ہزار ہزار پیار سے پکارا مگر ڈر کے مارے مجھے
جرأت نہ پڑی کہ آدھر رُخ کرون اُس دن کی بیمروتی مجھے آج تک یاد ہے
سمجھ آنے کے بعد مدتون اس کج خلقی کا ملال رہا ابا جان نے کہا کہ اسوقت
یہ کچھ ڈری ہوئی سی ہے کلیجہ برابر دھڑک رہا ہے اور اُلٹی پلٹی سانسین لے
رہی ہے شاید محل مین کسی نے ہنسی دلگی سے اس کو ڈرا دیا نواب صاحب
بھلا بھائی میرے گھر مین ڈرانے والا کون (ابا جان) ای حضور یہی لونڈیان باندیان
اور کون انھین مین سے کسی نے کچھ کہا ہے بچا تو بچا ڈر گیا۔ نواب صاحب چُپ
ہو رہے مگر اس بات کا آنکے دلمین خیال رہا جب ابا جان چلنے لگے تو نوابصاحب
نے چاہا کہ بہلا پھسلا کر مجھے ابا جان کی گود سے لے لین دم دلاسا دیا پیٹھ پر ہاتھ
پھیرا لالچ دے کر چیزین دکھائین مین نے ہرگز ابا جان کا بازو اور گردن نہ چھوڑی
جب سامنے آتے تھے تو مین آنکھین بند کر لیتی تھی مجبور ہو کر ناچار ناجان بیٹھ رہے
ابا جان رخصت ہو آئے گھر مین پہونچتے ہی بی خیراتن اور اعجوبہ کا سامنا تھا جو
دور سے دیکھکر چولھے پاس سے راکھ اور خاک مین ہاتھ بھرے ہوئے ہیکر دوڑین
ناک اور آنسو لتھڑے ہوئے منھ سے خوب میرے مُنھ کو پیار کر کے بھرا بھر بوا عجوبہ نے

مرچون بھرے ہاتھ گال پر گر پڑے اور اپنے مصالح دار کپڑون مین لیکر خوشبو دار سینے سے لگایا پھر باری باری دونون نے میری حالت پر آنسو ٹپکائے اور رونی صورت پر غم کھائے اباجان سے کہا کہ میان خدا کے لئے اب میری بچی کو وہان نہ چھوڑ آیئے گا دیکھئے تو تھوڑے ہی دنون مین کیا حال ہو گیا اتوار کے دن صبح کو اباجان نے کہا کہ اعجوبہ آج ذرا طاہرہ کو نہلا دینا اُنھون نے دوپہر کو جب مجھے نہلانے کو بٹھایا کرتا اُتارا تو سارا بدن نیلا دیکھکر وہ اُسی طرح مجھے چوکی پر بٹھا چھوڑ کر باہر کمرے مین گیئن اور اباجان کو لا کر میری پیٹھ کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ دیکھیئے سوتاپے کی یہ جلن ہوتی ہے میری بچی کے بدن پر ہزارون نیلے نشان ہین خدا کرے وہ ہاتھ ٹوٹین بازو شل ہون اُنگلیان جھڑ پڑین جن سے اس معصوم کو مارا ہے اے خداے برحق تجھے سب طرح کی قدرت ہے مین بھی اُس کے دُھرے اُڑنے اور مار پڑنے کی خبر سنون وہ مارنے والی جہندم مین جائے۔ یہ باتین بوا اعجوبہ کر رہی تھین کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی آواز آئی اباجان باہر گئے کہ یہ کون آیا کس کی سواری ہے اور بوا میرے سر مین کنگھی کرنے لگین دروازے کی طرف میری پیٹھ تھی اور دالان کی طرف منھ مجھے نہین معلوم ہوا کہ کون آیا بوا اعجوبہ نے جھک کر میرے کان مین کہا کہ تمھارے نانا باوا آئے ہین مین نے چاہا کہ جلدی جلدی مُنھ دھو کر آنکھین کھولون اور اُن کو سلام کرون کہ وہ قریب آ گئے اور اتفاق سے نگاہ پیٹھ پر پڑی نیلے نشان دیکھکر ہائین کہکر وہ اُسی جگہ ٹھٹک رہے اور ارے یہ داغ کیسے ہین کہکر اباجان کی طرف مخاطب ہوئے مین سلام کر کے پھر چوکی پر بیٹھ رہی اور اباجان نے اُن سے میرے داغون کی نسبت اپنی لاعلمی جتا کر کانون پر

ہاتھ رکھا ہوا اعجوبہ پٹ سے بول اُٹھین کہ حضور آپ ہی کے ہان سے یہ سوغات
لائی ہین نہین معلوم کون بیدرد کمبخت ماری عورت تھی جس نے میری بچی کا چاند سا
بدن نیلا کردیا خدا کرے اُس کے ہاتھ ٹوٹین نانا جان یہ سنکر سناٹے مین آ گئے اور
دیر تک اعجوبہ کے اس بیدھڑک کہہ بیٹھنے پر کھڑے رہے ابا جان نے کہا کہ آپ
تشریف لائیے یہ عورت انتہائی منہ پھٹ اور احمق ہے عمر گذری مگر بات کرنے
کا طریقہ نہ آیا ادب قاعدے سے تو ایسی نابلد ہے جیسے ابھی پکڑ کر جنگل سے آئی
ہے آدمیون مین رہی نہین نہ سمجھانے کا اثر ہوتا ہے نہ صحبت کا خدا معلوم
اس کی خلقت کیسی ہے مین نے ایسا بے کینڈے آدمی بھی نہین دیکھا جو منھ
مین آیا بے تکان کہہ ڈالتی ہے نانا جان یہ عذر معذرت سنکر والان کی طرف
بڑھے تو سہی مگر یہ کہتے ہوئے کہ بھئی اس لڑکی سے بھی پوچھا کچھ کسی کو بتاتی ہے
(ابا جان) جناب نہ مجھکو وہان کسی پر شک ہے نہ شبہہ نہ مین نے پوچھا (نانا جان)
نہین بھئی ضرور پوچھو دیکھو تو کیا کہتی ہے مجھسے شاید نہ کہے ورنہ مین خود پوچھتا
اگر کسی نے اس پر زیادتی یا بدسلوکی کی ہو تو اس کا عجب کیا ہر وقت تو مین آنکھون
مین رکھتا نہ تھا شاید کسی ماما اصیل یا کسی چھوکری چھوکری نے خوشامد کے مارے
اپنی حماقت اور سفاہت سے عصمت کے خوش کرنے کو ایسا کیا ہو مجھے بھی کچھ
خیال گذرتا ہے اس سے کچھ بھی پتا چلے پھر تو مین کل حال دریافت کرلون گا۔
(ابا جان) جی نہین بھلا ان بیچاریون کو یہ دماغ کہان کہ وہ بیوی کے خیال اور
سوتاپے کے ملال سے بچے کو ستا کر بدلا لین اور ایذا دین یہ بھی اُس وقت احتمال
ہوسکتا تھا کہ جب کسی کی اشتعالک ہوتی یا کچھ اشارہ ملتا یہ بات تو ہے نہین نہ آپ

خدا نہ کردہ ایسے نہ امان جان نا خدا ترس رہین آپ کی صاحبزادی وہ میرے نزدیک بچون کے لئے اُن کی حقیقی مان سے بھی زیادہ محبت کرنے والی ہین اور میری وجہ سے تو اور زیادہ مری مٹی سوت کا ملال کیا پھر یہ کیونکر گمان ہو کہ کسی نے کہا اور بے کہے اُنھون نے ایسا ظلم کیا کہین کھیل کو دمین گری ہے چوٹ لگ گئی (نانا جان) بھئی نواب دولھا تم نہین جانتے یہ عورتین بس کی گانٹھ ہین اور انار ائن کے پھل بس ظاہر ہی ظاہر دیکھ لو یہ باتین ہو رہی تھین کہ مین نہا دھو کر وہان پہونچی نانا جان نے مٹھائی اور کھلونے میرے آگے رکھ دئے اور پیار سے منھ چوم کر کہا کہ طاہرہ سچ بتاؤ تمھارے بدن پر یہ نشان کیسے ہین کیا کسی لونڈی باندی نے تمھین مارا ابا جان کی زبان سے مین انکار سن چکی تھی کیونکر اقرار کرتی کہا کہ جی نہین کوئی مارنے کیون لگا سب گود مین لئے لئے پھرتے تھے اُنھون نے قسم دے کر پوچھا اُس وقت مجھے کچھ چارہ نہ ہوا اور مجبور ہو کر کہا کہ آپ بوا رحمت سے پوچھ لیجیے گا اگر مین جھوٹ کہتی ہون تو حال کھل جائیگا اُنھون نے میرا یہ کہنا سچ جان کر کہا کہ لو یہ مٹھائی کھاؤ ہم تمھارے لیے لائے ہین مین نے سلام کر کے اُن کے ہاتھ سے ٹوکری لے لی تھوڑی دیر بعد نانا جان سدھارے مین اس سوچ مین پڑی کہ کہین ایسا تو نہ ہو کہ یہ جا کر رحمت سے پوچھین اور وہ اس خیال سے کہ شاید انھین معلوم ہو گیا سب حال کہہ دے اس تلملجان نے یہان تک زور باندھا کہ تمام دن مین گم صم رہی رات کو سونے لیٹی نیند نہ آئی دن تو جون تون کٹ بھی گیا رات کو عجب حال تھا کروٹین بدلا کی اور ٹھنڈی سانسین لیا کی بار بار وہی خیال آتا تھا اور وہی وہم ستاتا تھا اگر ایسا ہوا تو سب کے سب بڑی بلا مین پھنسینگے اور نانا جان اپنی محبت اور میری بیگناہی پر خیال کر کے ایک ایک کو ادھموا ہی کر دینگے

انھین بہت غصہ آیا ہوا ہے خداوندا کیا تدبیر کرون کیونکر یہ راز نہ کھلے اس ادھیڑ بن
مین ایسی محو ہوئی کہ اباجان کے پہلو مین ہونے اور اُنکے جاگنے کا بالکل خیال نہ رہا بھرائی
ہوئی آواز ڈرے ہوئے لہجے مین ایک ایک کا نام لیکر خدا سے اُسکی سفارش کرنے لگی کہ چنچل
کو بچانا چھل بل کو بچانا رنگیلی چھبیلی پر کوئی آفت نہ لانا اباجان سمجھے کہ خواب مین
بڑائی ہے اُٹھکر مجھے دیکھنے لگے دیکھا تو ٹکا سے دیدے کھلے ہین اسوقت وہ متعجب
ہوکر بولے کہ طاہرہ یہ کن کن کی خیر منا رہی ہو خیر تو ہے اب مجھے حواس آئے
اور گھبرا کر دل سے کہنے لگی کہ بھئی بتاؤ کیا تدبیر کرین جتنا چھپاتے ہین اتنا اور ظاہر
ہوتا جاتا ہے اُتنی ہی بات کہکر جان پر صدمہ تھا اس ہذیان کا کیا علاج یہ کہکر
مین تو جواب کی فکر مین غلطان پیچان ہوئی اور اباجان تسبیح تمام کرکے پھر میرے
کھٹولے کی طرف جھکے اپنے سر کی قسم دیکر کہا کہ طاہرہ دیکھو خبردار کبھی جھوٹ نہ
بولنا جھوٹ بہت بڑا گناہ ہے جھوٹے پر خدا لعنت کرتا ہے اُسکے علاوہ منھ سے
بو آنے لگتی ہے جس سے لوگ پہچان کر یہ کہہ دیتے ہین کہ وہ جھوٹ بولتے ہین
اگر تم کو وہان کسی نے ایذا پہونچائی ہو ہم سے صاف صاف کہدو تمھارے سر کی قسم
ہے ہم کہین گے نہین اب مجھے سوا حال کہہ دینے کے چارہ نہ ہوا اور سب کیفیت
بیان کردی (اباجان) پرسون تم رحمت کی گود سے جب میرے پاس آئی تھین کیا
اُسوقت بھی کسی نے کچھ کہا تھا؟ (مین) جی ہان اُسوقت بھی جوجو اور ہوّے سے
ڈرایا تھا اور سب نے ملکر ستایا تھا چٹکیون سے خبر لی تھی اور زبان سے دعوت کی تھی
(اباجان) ای ہے جبھی تمھارا دل دھڑکتا تھا مین تو اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ کسی نے
ڈرایا ہے لیکن تم ڈرتی کیون ہو اور کبھی کہا ہے ہزار کوئی کہے خبردار اب جوجو پوجو سے

نہ ڈرنا بالکل جھوٹ ہے اچھا تم ابھی لونڈیون کے نام لے لیکر گیا کہہ رہی تھین
(مین) اُسوقت نانا باوا نے قسم نہین دی تھی اور اُنسی بات کو پوچھا تھا مین نے رحمت کا نام
لے دیا تھا اس وقت یہ وہم ہوا کہین وہ رحمت سے نہ پوچھین اور وہ کہہ دین تو سب
پر مار پڑے گی جن جن نے مجھے ایذا پہونچائی اور دشمنی کی تھی اُن کے بچنے اور محفوظ
رہنے کی خدا سے دعا کر رہی تھی اسکا بالکل خیال نہ آیا کہ آپنے ابھی آرام نہین کیا بیساختہ
منھ سے نکل گیا صبح سے دل ہی دل مین لئے رہی اسوقت آپے سے باہر ہوجانے سے
حال کھل گیا (اباجان) قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمھارے نانا جان جو اسقدر اصرار
کرتے ہین کچھ سن گن پا گئے ہین اگر ایسا ہے تو مجبوری ہے اور اگر ابھی تک انھین
نہین معلوم ہوا تو کل مین جا کر اُنکے دل سے بالکل نکال دونگا اول تو رحمت ایسی نادان
نہین کہ بے سمجھے بوجھے وہ یہ بات کہدے بوڑھی عورت بال دھوپ مین نہین سفید
کئے جانتی نہ اس کہدینے سے سارا گھر دشمن ہوجائیگا دوسرے اباجان کو یہ دردسری کہان
کہ وہ فرض کر کے رحمت کو بلائین اور پوچھین ایک تو یاد ہی نہ رہے گا رات گئی بات
گئی تکیے سے سر اُٹھاتے ہی کامون مین مصروف ہوجاتے ہین ایک سر ہزار سودا
اور اگر یاد بھی آیا تو جب تک وہ پوچھین پوچھین مین پہلے ہی جا کر اُنکے ذہن نشین
کر دون گا کہ وہ سارے گھر کو بیگناہ سمجھ جائین اور پھر کسی سے نہ پوچھین نہ کسی پر
آنچ آئے گی نہ مار پڑے گی بس رات بہت آئی اب آرام کرو صبح سویرے جا کر
اُن کے دل سے مین اس بات کو نکال آؤن گا اتنا بہ مصلحت اور کہدون گا کہ
مین نے بھی پوچھا اور بہت اصرار سے پوچھا مگر اُس نے کچھ کسی کی شکایت نہین کی
ہان یہ کہا کہ چوٹ کے نشان ہین کہین کھیل کود مین گری ہوگی بچے بعض وقت

بے تحاشا دوڑتے ہین ادھر پیرون چلے اور پیٹ سے پانوٗن نکالے کوئی کہان تک خیال رکھے بندہ بشر ذرا نگاہ اِدھر سے اُدھر ہوگئی ہے یہ گر گرا پڑی ہے کسی کی اس مین خطا کیا بچون کا اس عمر مین گرنا چوٹ چپیٹ اُٹھانا اک قسم کی ورزش ہے تم خاطر جمع رکھو نہ اس بات مین جھوٹ بولنا ہے نہ پھر اُن کے دل مین کسی کی طرف سے شبہہ رہ سکتا ہے چوٹ کا نام بھی لئے جاؤن گا اور پھر اُس کو چھپا بھی دونگا نہ کسی کی لے دے ہوگی نہ مار پیٹ نہ روزی جائیگی نہ رزق یہ بہت اچھی اُن کے بچاؤ کی تدبیر ہے اندیشہ نہ کرو اور وہم کو دل مین جگہ نہ دو وہم بہت بُری چیز ہے صبح سے اسوقت تک تم نے اُس کو روکا نہین بڑھتا چلا گیا اب اس تدبیر سے اسے گھٹاؤ اور اطمینان سے پڑ کے سو رہو اگر تمھاری وجہ سے کسی کا بال بیکا ہو تو میرا ذمہ ہان خدا ہی کو انتقام لینا منظور ہو تو اُسکا بندوبست میرے امکان سے باہر ہے اُن کی اس تشفی سے مین مطمئن ہوئی پھر کوئی وہم و وسوسہ میرے پاس نہ آیا تھوڑی دیر مین نیند آگئی صبح کو جب تک ابا جان سب کامون سے فرصت کر کے نانا جان کے پاس جائین جائین وہان اندھیرے منھ اس راز کھلنے کے غیب سے سامان ہو گئے نانا جان بیدار ہو کر چوکی پر تشریف لے گئے اور رحمت نے سارے گھر کو جگایا سب کی سب اُٹھ کر باورچی خانے والے دالان مین جمع ہوئین نانا جان افیون کھانے کی وجہ سے ذرا دیر تک چوکی پر بیٹھتے تھے قبض کی شکایت رہتی تھی اندر باہر دونون جگہ اُن کے چوکی پر جانے کے مقام سب سے جدا تھے باورچی خانہ سے ملا ہی ہوا ایک پاخانہ تھا جس مین اور سب آیا جایا کرتے تھے

آگے پیچھے اُٹھکر اور کام کاج پائخانہ پیشاب سے فرصت کرکے سب کی سب آہی باورچی خانے مین اکٹھا تھین نانا باوا کے چوکی پر ہونے کا ایک کو حال معلوم نہ تھا بیٹھتے ہی میرا ذکر نکالا ایک نے ڈینگ کی لی ایک نے شیخی بگھاری ایک نے اپنے پتھر دل کی تعریف کی اور میرے دھان پان ہونے کی مذمت کی ایک نے اپنی تیز عقل اور بے لگام زبان کی بات دُہرائی ایک بولی کہ دیکھو مین نے ناخون (ناخن) ابھی تک نہین کاٹے ایک نے اُسی کے چٹکی لیکر کہا کہ تم سے ہمارے بڑے ہون جب کی سند ایک ہنسکر بولی کہ مین نے رونے سے بھی ڈرا دیا تھا وہ بھتیری اور بودی ماردی کہ یہان آنے کا چھوٹون نام نہ لے گی نواب صاحب چوکی پر بیٹھے ببری سا نار و ہن مین پھنسنے کی کیفیت سُنا کیے اور دل ہی دل مین تاؤ و پیچ کھایا کیے وہ سب یہ باتین کررہی تھین کہ نماز پڑھکر بوا رحمت بھی وہان آنکلین اور سب کو سر جوڑے میرا رونا روتے دیکھکر کہا کہ ودئی لوگو آج چوتھا پانچوان دن اُس بچی کو گھر گئے ہوا مگر اُسکا ذکر موجود ہے بس ہو چکا کہان تک دون کی لوگی اور باتین بگھاروگی جب سنو وہی کہانی جب دیکھو وہی کھسر پسر کیا بُرا مرض ہے کوئی سُن لے تو ساری قلعی کھل جائے ایک بات کا مہینون گھولوا رہے گا پھر کیا اچھی بات ہے جسے کہہ رہی ہو تمھاری عقلون پر پتھر پڑ گئے کیا چنچل نے کہا کہ سُنے گا کون اور سُنے گا تو کیا ہوگا بڑی بیگم صاحب اُسکی صورت دیکھے سے جلتی تھین نہ کبھی منھ لگایا نہ بات کی نہ خبر پوچھی دور سے بیٹھی ہوئی ہماری سب باتین دیکھتی تھین اور مسکراتی تھین فقط نواب صاحب کی وجہ سے ٹانگے ٹانگے پھرنا پڑتا تھا ہمارے گو دکڑے مین چڑھائے رہنے سے اُن کی آنکھون مین خون اُترتا تھا اگر اُن کے خلاف ہوتا تو منع نہ کرتین سیر کیون

دیکھتین چھوٹی بیگم ایک دن کوٹھے سے اُتر رہی تھین اور مین اُسے اناج والی کوٹھری مین ٹھونک رہی تھی دیکھتی ہوئی ٹال کر چلی گیئن (بوا رحمت) ای عورت خدا سے ڈر بڑی بیگم صاحب کو تو مین نہین کہتی ہان چھوٹی بیگم صاحب کی طرف سے تو مین بُری چیز اُٹھانے کو موجود ہون اُن کے دل مین رتی ریزے برابر ملال نہ تھا سو دفعہ مجھسے کہا کہ رحمت ذرا طاہرہ بیگم کا خیال رکھنا بچین نہ ہو یہ سب کی سب خیلایئن دیوانیان بیڈھنگی ہین کہین اُسکو اذیت نہ پہونچے مجھے جب کامون سے فرصت ہوتی تھی گھڑی دو گھڑی گود مین لے لیتی تھی (رنچل) تم آپ خیالا طبیلا ہوگی ہماری بلا ہو (رحمت) ای ہے مجھے لڑنا نہین آتا مین تمھارے لئے کہتی ہون مجھے کیا اب ان باتون کا برچا اچھا نہین تمھین اختیار ہے تم جانو تمھارا کام مجھے کیا پڑی ہے بڑون کی بڑی بات نہ کوئی بڑی بیگم صاحب سے کہے گا نہ چھوٹی بیگم صاحب سے پوچھے گا تمھارا اُدرد سا ہو جائے گا مجھے بڑا ڈر حضور کا ہے کہ وہ اُن بچی کے ساتھ بہت محبت کرتے ہین میرے سامنے اُنھون نے ایک پنوا رڑا کھکر بیوی بابٹی کو سمجھایا تھا یہ کہکر رحمت تو چلی گیئن اور وہ سب بھی اپنے اپنے کام سے لگین۔ نواب صاحب باہر نکلے اور اُن سب کی طرف غیظ و غضب کی نگاہون سے دیکھتے ہوئے افسردہ اور چین بجبین دیوان خانے مین گئے سب کی سب ایسی ہنجو داو محو تھین کہ نواب صاحب کے نکلنے اور غصے سے دیکھنے کی مطلق خبر نہین ہوئی وہ باہر جا کر کپڑے پہن کر سوار ہوئے اور تھوڑے سے دن چڑھے ہمارے ہان آ پہونچے آبا جان باہر تھے سیدھے گھر مین چلے آئے اور دروازے ہی سے میرا نام لیکر پکارا حقیقی نواسی سے زیادہ وہ مجھسے محبت کرتے تھے مگر جو دیکھتی ہون تو نانا جان

ہین جلدی سے اُٹھکر سلام کیا اُنھون نے مجھے گلے سے لگا کر کرتا ہٹایا اور میرے
سارے بدن کے نشان دیکھے پھر آبدیدہ ہوکر کہا کہ کیون طاہرہ بیوی ہم نے تم سے
کیسا کیسا پوچھا قسم تک دی مگر تم نے اُن بلاؤن کے ظلم کا ہم سے ذکر تک نہ کیا
دیکھو خود بخود ہم پر سارا حال کھل گیا نواب دولھا کہان ہین خیراتن نے کہا کہ وہ
تو آپ کے یہان جانے کو تھے مرزا شجاعت علی صاحب آگئے باہر کمرے مین ہین
فرمایا کہ جلدی بلاؤ میرا نام لو ہنوز وہ جانے نہ پائی تھین کہ ابا جان خود آگئے اُنکی
صورت دیکھتے ہی نانا باوا چیخین مار مار کر رونے لگے وہ بیچارے ناواقف ہکا بکا
ہوکر رہ گئے مجھسے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے خیراتن سے اشارہ کیا سب چپ کچھ معلوم
ہو تو بتائین کچھ دیر تو وہ سناٹے مین آکر اُن کو دیکھا کئے پھر کہا کہ حضرت خدا کے لئے
جلدی بتایئے کیا ہوا اب مجھ مین تاب ضبط نہین بڑی دقت سے اُنھون نے فرمایا
کہ نواب دولھا ہمارا قصور بخشو ہمارے ہی سبب سے تمھاری بیگناہ بچی پر بڑی بڑی شدتین
اور تکلیفین ہوئین آج مین چوکی پر تھا اپنے کانون سے ان چڑیلون کی باتین سُنین
جو فخریہ بیان ہو رہی تھین خوب ہوا کہ یہ بچی یہان چلی آئی اور تم نے اس کے
دل کی بات سمجھ لی جس پر طرح طرح کی سختیان ہون اور بلاؤن مین گھر جانے
وہ بچا کیونکر نہ ڈرے۔ یہ کہہ کر پورا حال اُن کی بات چیت کا دُہرایا ابا جان تو
حیرت مین آگئے کہ اب ان کے غم و غصہ ٹالنے کی کیا تدبیر کرون جو مین سوچا تھا
وہی بات ہوئی اور وہ یہ کہہ کر اُٹھے کہ آج مین اس بیگناہ کا بدلا لے لون دل
ٹھنڈا کرلون تو کل تم اسکو سوار کرکے ضرور بھیجدینا (ابا جان) بہت خوب بہت بہتر
کہتے اُن کے پیچھے پیچھے ڈیوڑھی مین گئے مین بھی سدھارے اے پھر کیا دیکھتی ہون

کہ دونون صاحب چلے آتے ہین بیچ انگنائی مین پہونچکر مجھسے فرمایا کہ طاہرہ چلو ہم اپنے ساتھ ہی تمھین لیتے چلین ڈرنا نہین کیا مجال جو آپ تمھین کوئی ٹیڑھی نگاہ سے بھی دیکھ سکے پھر اباجان کی طرف مڑکر کہا کہ نواب دولھا تمھین کہین جانا تو نہین ہے (وہ جی نہین آپ فرمائین) کہا کہ تم بھی چلو اس وقت کی سیر قابل دیکھنے ہی کے ہے چلوگے نا (اباجان) بہت اچھا مگر (ن) اپ اپنے اگر مگر کو یہین چھوڑکر چلیے وہان ان کا کام نہین صبح سے میری نگاہ مین دنیا اندھیر ہے کلیجہ جل رہا ہے دل سُلگ رہا ہے گو اس بارے مین اباجان کچھ کہنے کو تھے لیکن اُن کی آمادگی اور خفگی کی وجہ سے یہ سمجھکر چپ ہو رہے کہ بروقت دیکھا جائے گا ابھی سے کہہ کر کیون غصہ دلایئے اور بات بڑھایئے غصے کا قاعدہ ہے کہ سمجھانے اور روکنے سے اور بڑھتا ہے جب ہم سب وہان پہونچے تو اباجان نے مجھے گود مین لے لیا اور دروازے کے قریب جاکر چاہا کہ اُتار دین پردے کے پاس رُکے ناناجان نے کہا کہ کیون کیا ہے اندر چلو وہان تم سے چھپنے والا ہی کون ہے وہ سر جھکائے ساتھ ہوے دالان سے جیسے ہی بڑی امان نے دیکھا وہ تو ندامت و خفت سے سربزانو ہو گئین کیونکہ ناناجان اُن کو قائل کر چکے تھے اور دوسرے اب کچھ سوچی سمجھی بھی تھین وہ غصہ بھی نہین رہا تھا نانی جان روئی ودی کرکے کمرے مین چلی گئین نانا باوا جیسے دالان مین پہونچے بڑی مہیب آواز سے اماجانی کا نام لیکر پکارے اور کہا کہ جلد ادھر آؤ وہ نہایت ادب سے سر نہوڑا ئے ہاتھ جوڑے باپ کے قریب آئین فرمایا نواب دولھا کے قدم پر گرو اور اباجان سے کہا کہ انکی

پیٹھ پر ہاتھ رکھو خطا معاف کرو دونون طرف گو عذر روا نکار نتھا مگر کوئی چارہ نہ ہوا اُن کی غیظ بھری نگاہ اور تھرائی ہوئی آواز نے دو طرفہ وہ عملہ وغلہ کیا کہ ناچار کہا ماننا ہی پڑا جب قدمون سے سر اُٹھا کر وہ روتی ہوئی پھر اپنی جگہ چلین اُس وقت مجھے گود سے لے کر اپنے آگے کھڑا کیا اور کہا کہ جاتی کہان ہو اسکے بھی پیرون پڑو یہ سنتے ہی مجھکو خفقان ہوا کہ لیجیئے وہان تک تو ادب قاعدہ تھا یہ بیقاعدہ بات کیسی مین نے گھبرا کر اپنے تئین زمین پر گرا دیا اور دونون پاؤن پیٹ کے نیچے چھپا لئے اُنکو بھی کچھ لحاظ سا آیا پلٹین تو سہی مگر قریب آکر ٹھٹک گئین دوسری دفعہ نانا جان نے نہایت ڈراؤنی صدا سے کہا کہ کیا تم نے نہین سُنا عصمت اپنی نجات چاہتی ہو تو جلدی کرو وہ بیچاری پاس بیٹھکر میرے پانون ڈھونڈنے لگین مین اُنکے گرنے سے پہلے خود ہی قدمون پر گر پڑی اور اُنکے پیرون سے منھ ملکر رونا شروع کیا چونکہ نانا جان برابر اشارہ کیے جاتے تھے وہ وقت کی منتظر تھین جیسے ہی مین اُنکے قدم پر گر کے جھکون پہکون روتی ہوئی اُٹھی اور چاہا کہ ہاتھ پھیلا کر ابا جان کے پاس چلی جاؤن کہ اُنھین قابو ملا اور جھک کر اپنا سر میرے پانون پر رکھ دیا مین تڑپی بلبلائی لیکن نانا باوا مجھے سنبھالے رہے اور دوسرے ہاتھ سے اُنکے سر کو زور دیکر خوب ہی میرے پیرون سے رگڑا نانی امان پیٹتی اور دوہائی دیتی کمرے سے باہر نکل پڑین اور ہائے ستم ہے اندھیر ہے ظلم ہے قیامت ہے کہا کین نانا باوا نے کچھ سماعت نہ کی اُنھون نے کوئی پہلو لڑائی کا اُٹھا نہ رکھا اور حد سے زیادہ بدزبانی کی لیکن نانا باوا نے سُنی کو اَن سُنی کر دیا بالکل اعتنا نہ فرمائی جب دیر تک مین روئی یہان تک کہ ہچکی بندھ گئی تو امان جان

سے کہا کہ بوا اسکو سینے سے لگا کر چپ کرو اور یہان بیٹھکر تماشہ دیکھو پھر رحمت کو
آواز دی وہ تھراتی ہوئی سامنے آئین کہا کرسیان منگواؤ وہ جلدی جلدی تین چار کرسیان
لائین ایک پر اُنکے اشارے سے امان جان مجھے لیکر بیٹھین اور ایک پر ابا جان
ایک کرسی پر خود بیٹھکر عدالت پر تُلے گھر بھر کی عورتین چبوترے پر موجود تھین ایک
ایک کو اپنے پاس بُلا کر میرے نشان دکھا کر ایمان وقسم کی رو سے پوچھا سب کی
سب مکر گئین اور جھوٹی جھوٹی دیدے گھٹنون کی قسمین کھالین اسوقت نانا جان
رحمت کی طرف پھرے اور کہا کہ بی رحمت اب تمھاری باری ہے تم کو جو کچھ
معلوم ہے صاف صاف کہو پہلے تو بوا رحمت کنمنائین بغلین جھانکین کیونکہ دریا
مین رہنا اور مگر مچھ سے بیر کہتین تو کیا کہتین پھر یہ بھی ڈر لگا تھا کہ ان مین کچھ تو لونڈیان
ہین اور کچھ پرانے لوگ اور یہ بھی خیال کہ سب کے سب ایک حال مین ہین اور پھر
ایک منھ ایک زبان ایسا نہ ہو کہ میری بات نیچی رہے اور جھوٹی پڑون بہت
سوچ سمجھکر کہا کہ حضور مجھسے نہ پوچھیے مین نگوڑی ماری انکے ساتھ ساتھ کہان پھرتی تھی
جو کچھ جانتی ہونگی چولھے سے نکلی بھاڑ مین گئی اِدھر سے اُدھر اُدھر سے اِدھر مجھے
کسی کی کیا خبر نواب صاحب اچھا (میری طرف اشارہ کرکے) اس کے بدن پر نشان
ہین (رحمت) جی ہان حضور ضرور ہین (نواب صاحب) پھر کاہے کے ہین (رحمت)
مجھے کیا معلوم (نواب صاحب) تمھین نہین معلوم (رحمت) جی نہین عرض تو کرتی ہون
مین کہین یہ لوگ کہین کام سے مہلت ملی اپنے گھونسلے مین گھس گئی (نواب صاحب)
اچھا آج صبح کو یہ سب باورچی خانے مین اکٹھا بیٹھی کیا باتین کر رہی تھین یہ سن کر
بی رحمت شہ ہوئین اور سمجھین کہ یہ خود سن چلے ہین اب چھپانا اور ٹالنا بیموقع ہے

بولین کہ حضور نہ کہون تو باپ کُتّا کھائے اور کہون تو مان ماری جائے (نواب صاحب) ایمان مقدم ہے جو سچ ہو وہ کہو (رحمت) حضور پھر آپ مجھسے کیون پوچھتے ہین انھین سے دوبارہ خود نہ پوچھ لیجئے۔ نواب صاحب اچھا کہہ کر پھر اُدھر مُڑے اور مُسکرا کر فرمایا کہ ہان جی بتاؤ تو آج تم سب کس کا ذکر کر رہی تھین جو رحمت نے سمجھایا اور تم نے اُس کا گلا دبایا اب تو سب نے سُوریون کی طرح تھوتھن لٹکا دیے اور کہا کہ جی ہان حضور خطا تو ہوئی (نواب صاحب) پھر قسم کیون کھائی اچھا تم سے کسی نے کہا تھا (وہ سب) جی نہین (نواب صاحب) پھر یہ کیا تھا (وہ سب) بڑی بیگم صاحب کی خوشی کے لئے (نواب صاحب) اُن کے خوش ہونے کا حال تم پر کیونکر کھلا (وہ سب) حضور ایک بات سے کھلا بیسیون باتین ہین (نواب صاحب) تمسے اُنھون نے فہمائش تو نہین کی تھی کہ تم ایسے ایسے ظلم کرنا (وہ سب) جی نہین (نواب صاحب) نہین اگر کی ہو تو صاف صاف کہدو اُنھون نے دوبارہ پھر قسم کھائی ایکدفعہ تو جھوٹی قسم کھا ہی چکی تھین مگر اپنے ہی دیدے گھٹنون کی اب کی خدا و رسول کی قسم کھانا تھا کہ نواب صاحب اُسے جھوٹ سمجھکر تھرائے ابھی تک تو ہنس ہنسکر روبکاری کر رہے تھے اب کانپتے ہوئے کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے مین بھی کہ مارینگے مگر اُنھون نے بڑا صبر کیا غصہ کو روک کر فرمایا بس تمھاری یہی سزا ہے کہ ابھی ابھی ہمارے گھر سے نکل جاؤ سات آدمی قصوروار تھے ساتون کو ساتھ چلے جانے کا حکم دے کے بیوی کی طرف پھرے اور کہا کہ سُنا بیگم صاحب اگر رتی ریزے برابر آپ کو غیرت ہوگی تو اب مجھے منھ نہ دکھائیے گا اور نہ میرے مکانون سے کہین اور جائیے گا اسے بہت اچھی طرح سُن لیجئے اگر ان مین سے ایک بات بھی

میری مرضی کے خلاف ہوئی تو پھر میری بھی برائیون کی کوئی حد نہ ہوگی یہ کہہ کر اماں جان کو بلایا اور کہا کہ مین نے صرف تمھاری وجہ سے یہ شق (کہ محل سے کہین نہ جانا) لگادی کہ تم روتے روتے اپنی جان دیدوگی ورنہ مجھے ہرگز ہرگز اُن کا رہنا گوارا نہین تم اسی وقت ان کو جامن والی حویلی مین بھیجدو اور یہ ساتون بلائین بھی انھین کے ساتھ کردو تاکہ اپنی سہیلیون مین ہلین اور تم بھی اگر ظاہر بظاہر ملین تو عمر بھر صورت نہ دیکھون گا اور یہ بھی سن لو کہ اس بچی کی ماماگیری بلکہ کنیزی کرنا پڑے گی اگر اس کے ساتھ کسی نے پھر بیر کیا تو یہی اُسکا بھی حال ہوگا اماں جان چپ چاپ کھڑی ہوئی سنا کین کچھ جواب نہین دیا بعد اسکے نانا باوا ابا جان کی طرف مخاطب ہوئے اور بیوی بیٹی کے سمجھانے کی ساری کیفیت بیان کرکے کہا کہ باوصف تاکید اور میری خلاف مرضی ہونے کے بیگم نے بڑی دلیری کی اور مطلق خدا کا خوف نہ کیا مین قسمیہ کہتا ہون کہ اگر خلاف تہذیب نہ ہوتا تو مین سب کو معقول سزا دیتا نواب دولھا جس دن سے مین نے طاہرہ کے بدن پر نیلے نشان دیکھے ہین میرے دل وجگر مین داغ وناسور پڑ گئے کھانا پینا راحت سے سونا چھٹ گیا مین نہین کہہ سکتا جس کرب سے مین نے یہ دس پانچ دن کاٹے ہین خیر الحمد للہ کہ جھوٹ سچ کھل گیا مین نے اپنے کانون سے یہ بھی سنا کہ اگر دس پانچ دن اور گذر جائین تو ہم طاہرہ کا کام ہی تمام کردین کو نچ کونچ کر سکھا ڈالین اور ڈرا ڈرا کر مار ڈالین خیال تو کرو اس دشمنی کی کوئی حد بھی ہے اللہ رے بغض وعداوت ابا جان جی ہان بعض امر ایسے ہی حیرت خیز واقع ہوتے ہین کہ اُنکی وجہ سمجھ مین نہین آتی

(نانا جان) ہائین بھئی نواب دولھا یہ کیا کہتے ہو وجہ تو صاف صاف ظاہر ہے
یہ ساری بے عنوانی بیگم صاحب کی وجہ سے ہوئی وہی اسکی بانی اور وہی اسکا
سبب ہین نہ وہ میری نصیحت کے جواب مین ایسی بیرخی دکھاتین نہ میری خلاف
مرضی چلتین نہ یہ نوبت آتی ؎ بہ نیم بیضہ چو سلطان ستم روا دارد ٭ زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ ٭
(اباجان) جی ہان بجا ہے لیکن اب آپ اس ذکر کو موقوف کرین تو بہتر ہے
بے اسکے آپ کا غم غلط نہ ہوگا (نانا جان) ای بھائی یہ غم کیا غلط ہوگا اِدھر مین نے
طاہرہ کی صورت دیکھی اور زخم دل ہرا ہوگیا جگر کا ناسور رسنے لگا مرکے بھی یہ غم
ساتھ لے جاؤنگا اباجان یہ سمجھکر چپ ہو رہے کہ اس ذکر کو قطع کرنا چاہیے ٹالنے
کے لیے کہا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون فرمایا کہ وہ عملے کو موقوف کیجیے اور خیراتن
و انجو بہ کو یہین بلا لیجیے کہ گھر کا کام کاج دیکھین جب تک نئے نوکر رکھے جائین
دو تین آدمی رحمت سمیت ہین یہ وہ ملکر نباہ لین گے کھانا باہر باورچی پکائے گا
پانچ آدمی بہت ہین یہ کہہ کر رحمت کو بلا کر حکم دیا کہ نواب دولھا کے یان سے
دونون عورتون کو سوار کرلائے رسول بخش سے کہو ابھی جائے اندر کے دروازے
مین قفل لگادے اسباب اچھی طرح سے بند کرکے باہر پہرہ چوکی بٹھا دے ایک
سپاہی ہمارے یہان سے وہان جاکر رات کو رہا کرے اور صبح کو وردی بولا کرے
حکم کی دیر تھی دونون آگئین تھوڑے دن بعد وہ مکان کرایے پر دیا گیا اور
نوکر چاکر سب نانا جان کے ہان آگئے کاٹھ کباڑ بلا بدتر کرکے خانے مین
پھینک کر اور سب چیزین قفل بیڑے سے رکھ دھر دی گئین آنکھوں کے سامنے
سے سا بتر ہٹا پھر نانا باوا نے رحمت سے فرمایا کہ اگر تمھاری دانست مین کچھ ماما ئین سلیقہ مند

بھلی مانسین غریب نیک نوکری کے قابل ہون تو جلد تلاش کرو رحمت نے کہا کہ
ہین تو سہی مگر زمانے کا رنگ دیکھکر جی ڈرتا ہے کہ کہین کچھ دنون رہکر پیٹ سے
پانوٗن نہ نکالین آج تو فاقے کے مارے منو بلائی ہو رہی ہین کوئی کسی کے
دل مین تو بیٹھا نہین ظاہر دیکھا جاتا ہے ایسا نہ ہو جب پیٹ مین روٹی پڑے
تو کا بیلون کی سوجھے خدا رکھے محل کا واسطہ بھرا پڑا گھر گرا پڑا بہت کچھ کسی نے ہاتھ چالاکی
کی لیجیے حضور مین تو کہین کی نہ رہی سر پر بال بھی نہین ہین نئے نیے مین تو ہیک
دھبک کے کام بھی کرینگی اور ڈھنگ سے بھی رہین گی آگے چل کر کچھ دن رہکر
آپے سے نہ گذر جائین دھین دھوکر طلتد میان کی نوکر رکھنا جان) بی رحمت
تم تو بڑی سمجھدار نکلین ہمارے ہان کے آدمیون مین یون چھپی ہوئی تھین جیسے
کوڑے کرکٹ مین نگ یا مٹی مین سونا مین تمھارے مطلب کو سمجھا اچھا تم انکو بلواو
ضمانت نہ کرنا تمھارا پانوٗن درمیان سے نکال ڈالین گے بس تمھاری معرفت
سے تمھاری پسند کے آدمی نوکر رکھنے سے یہ مآل ہے کہ تم خود اچھی ہو ریجھ بوجھ
کی آدمی ہو اچھون سے ملتی ہو گی جنھین لاوٗ گی سمجھ کے لاوٗ گی ترار برے ہونگے
مگر اون بردن سے پھر اچھے ہونگے - تم نے ہماری لونڈیون کی بدنفسی اور بدعقلی دیکھی
جن کی بری صحبت کے اثر سے سوا تمھارے اور کوئی نہین بچا (رحمت) بہت اچھا
خدا آپ کو بیسا سو برس سلامت رکھے مین اسی بات کو ڈرتی تھی کہ بے ٹھور ٹھکانون
کو ٹھکانے سے لگاوٗن اور اپنا لگا بندھا ٹھکانا چھڑاوٗن ٹوٹی بانہہ گل جنندڑے پڑے
لیکن بلاوٗن کس کے ہاتھون دن بھر کے لیے حضور لونڈی کو رخصت دین گھر تک
جاوٗن جن کہارون پر جاوٗن گی انھین پر اُن لوگون کو بھیجدون گی (نانا جان) تو

اچھا آج ہی جاؤ اور وہان کوئی اُستانی ہون تو اُن کو بھی ٹھہرانا بلکہ لیتی آنا (رحمت) حضور آج نہین اب کل پر رکھیے نانا جان چپ ہو رہے دوسرے دن رحمت منھ اندھیرے گھر کے کہار دن پر سوار ہو گیئن اور سہ پہر تک پانچ عورتین بھیجین جن مین چار ادھیڑ اور ایک جوان تھی قریب شام بوا رحمت بھی آگیئن اور نانا جان سے کہا کہ حضور کے اقبال سے میرے نزدیک تو یہ لوگ بڑے نیکبخت غریب ملنسار مخلص اور عزت دار ہین اگر ایسی ہی رہین نانا جان نے بلوایا سب سامنے آئین نام پوچھے حالت دیکھی طرز و صورت دیکھکر نوکر رکھ لیا نانا جان بڑے خدا ترس اور غریب دوست تھے تین روپیہ مہینہ اور کھانا سب کا مقرر کیا رحمت کا ایک روپیہ اور بڑھا دیا اور فرمایا کہ بھئی رحمت یہ سب کی سب نیکبختین اصیل زادیان معلوم ہوتی ہین تمھاری نیک مزاجی کے علاوہ عقل و نظر کا بھی حال کھل گیا بس جگہ گئی ہو گی جب جا کے یہ پانچ عورتین تمھین ملین ہان اُستانی کوئی نہین ملین (رحمت) جی گئی تو تھی دیر اُنھین کے ہان ہوئی مگر نانا جان) ہائین بھئی کیا کہنے کو تمھین کیون رک گیئن (رحمت) کیا عرض کرون (نانا جان کچھ تو کہو (رحمت) حضور وہ راضی تو ہین مگر نوکری نہین کرنے کہتین (نانا جان) کیا اپنے گھر سے کچھ آسودہ ہین اگر یہ ہے تو یہان رہین گی کیون بے نفع کے خواہ مخواہ کی زحمت اٹھانا کیا معنی میری سمجھ مین نہین آتا کہ پھر راضی کیونکر ہین (رحمت) حضور اُنکا مطلب یہ ہے کہ اپنا کھاؤن پیون اور پڑھاؤن اُن کی لڑکی کو یہ سُنکے بات ایسی تھی جیسے سُنکر مین چپ ہو رہی اور کہا کہ آپ کا اقرار کا ہے کو یہ تو انکار ہے نہ حضور اس بات کو منظور کرینگے نہ یہ بیل منڈھے چڑھے گی اُنھون نے کہا کہ بوا سمجھو تو سہی

مین ایسی خدمت ہی کیا کرون گی جس کے لیے روٹی کپڑا مانگون اللہ رکھے تو ٹرون
کے امیر کی لڑکی گھڑی دو گھڑی کھیلنے کی طرح میرے پاس بھی آ بیٹھے گی اُس مین
ایک آدھ حرف ٹوٹا مارا بتا دون گی کسی دن یہ بھی نہ ہوگا کیسا پڑھنا لکھنا دہان
کے لاڈ پیار ایسے گھنیرے ہون گے کہ آٹھ آٹھ دن چھاؤن سے چاندنی مین نکلنے
کی نوبت نہ آئیگی اور اگر (بر موجب تمھارے کہنے کے) اُن کے ہان کا ایسا رویّہ
نہ ہوا تو بھی میری کیا شامت ہے کہ مزدوری لیکر کلمہ بتاؤن یا قرآن مجید پڑھاؤن
خدا نے دو چار ہنر میرے ہاتھ مین دیدیے ہین روٹی کپڑے کی محتاجی نہین
تن پیٹ ڈھکتا پلتا چلا جاتا ہے زیادہ لے کے کرنا ہی کیا ہے نعمتین رکھ چھوڑنے
قارون کے بالکے بننے سے کیا حاصل چھینا جھپٹی نوچ کھسوٹ کرکے جما جتھا کرنا
دھنی کی کھوپڑی مین پانی پینا مجھسے تو نہ ہوسکے گا اس کے علاوہ میری آنکھ مین
مروّت ہے ہاتھ پھیلانے اور مانگنے سے جان ہی پر بنتی ہے دم ہی نکلا جاتا ہے
دوسرے نوکری کرکے پڑھاتا اپنی حکومت خاک مین ملاتا ہے بیقاعدہ بات
کرنا آتی نہین جب مین نوکر ٹھہری تو جیسے نواب صاحب کی نوکر ویسے ہی اُس
بچی کی نوکر ایک گھر کے چھوٹے بڑے رتبے مین یکسان ہوتے ہین بندہ بشر کسی
وقت دکان گوشی (گوشمالی) کا موقع ہوا اور ہم ہین کہ دل ہی دل مین ڈر رہے
ہین اُنگلی تک نہین چھوا سکتے پیار دلار دم دلاسے سے کام نکال رہے ہین اور
وہان بھانوین نہین برطرفی کا دھڑکا موقوفی کا خطرہ مزاج پرسی کا کھٹکا لگا ہوا ہے
کہ ذرا سے مین خطا وار نہ ہو جائین نوکری پر نہ بن جائے روٹی کا سہارا نہ جاتا رہے
نا بیوی تا مجھے بیقصور اپنا دل قید مین پھنسانا منظور نہین ہان اس طرح سے حاضر ہون

پڑھلنے سے تا بر نہین مگر اپنی محنت بیچونگی نہین"۔ بیچاری آسودہ وا سودہ تو خاک نہین مگر دل کی بڑی غنی ہین یہین چلتے چلتے کہہ آئی ہون کہ آپ کے کہنے کے بموجب حضور راضی ہوجائین اور مین بلواؤن تو چلی آیئے گا نا اُنھون نے وعدہ تو کرلیا ہے اور مین اُنھین چھوٹا بھی نہین جانتی مگر جب یہان آجائین تو بیتا ن (اطمینان) ہو (نانا جان) بھئی رحمت تم اُنھین سواری بھیجکر ابھی بلواؤ مین اُنھین کی خوشی کرونگا دینے کے ہزار محل موقع ہین ایک تنخواہ کا نام نہ ہوگا نہ سہی بوا رحمت نے اُسیوقت ڈیوڑھی پر جاکر ٹھیک سے نشان سے آدمی اور کہار بھیجکر اُنھین بلوایا وہ بیچاری سیدھی آدمی تھین وعدے کے بموجب بے عذر چلی آئین ہم اور بڑی امان چبوترے پر بیٹھے سٹرکی پھلیان چھیل رہے تھے کہ اُنکی ڈولی آئی اور بوا رحمت نے خبر دی امان جان گئین اور اُنکو لائین مین نے بھی کھڑے ہوکر جھک کے سلام کیا وہ بوڑھی مہمان کہہ کر بیٹھ گئین جتنی دیر تک امان جان سے باتین کین میری طرف پھر پھر کر دیکھا پھر مسکرا کر امان جان سے کہا کہ بیگم صاحب ایسی ہی لڑکی ہین خدا سے مانگنی تھی اُسکے صدقے جاؤن میری دعا سن لی کیا کریم و رحیم ہے ہونہار برد اکے چکنے چکنے پات یہ سن اور یہ تمیز و سلیقہ مین نے جتنی دیر آپ سے باتین کین مڑ مڑ کر کئی مرتبہ اس بچی کی طرف دیکھا مگر اسکو کام ہی مین مصروف پایا رغبت اور سیلی کا کام چھپا نہین رہتا ماشاء اللہ جی لگا کر کام کرتی ہے میرا یہ سن ہوتے آیا کیا کیا کچھ اس نگاہ سے نہین دیکھ ڈالا ہزارون جوان اور بوڑھی عورتین سیکڑون لڑکیان نظر سے گذر گئین لیکن یہ ڈھنگ ہی اور ہے کیا اچھا اٹھان اٹھایا ہے خدا اسکو میری مرضی کے کے موافق پروان چڑھائے یہ تو عجب چیز معلوم ہوتی ہے امان جان نے کہا کہ

جی ہان اُس کی قدرت ہے ماشاراللہ اب پانچوین مین ہے اور بے اسکے کہ کسی نے کچھ تعلیم وتلقین کی ہو دین و دنیا کی بیسیون باتین دیکھ سُنکر سیکھ لین اللہ رکھے ذہن ایسا ہے کہ دیکھا نہ سُنا نماز بالکل یاد ہے مجھسے قسم لیجیے جو ایک حرف کسی نے بتایا ہو وضو تو ایک ہی روز مین سیکھ لیا تھا کوئی گھر مین سینے کو بیٹھا اور سوئی پرونے کے بہانے سے لیکر خود سینے لگی کاغذ کی اچکنین انگرکھے ہوتے ہین گڑیون کا مکان بنایا ہے اُن کے بچون کو سبق پڑھایا جاتا ہے ایک چنگنے کو برسون ہی اچھا جوڑا اسی کر سنبھایا اور بسم اللہ کی ہے ایک بات ہو تو کہون سب سے بڑھکر غیرت اور بھولا پا ہے دنیا کی نیکیان اسکی جنم گھٹی مین پڑی ہوئی ہین جو جیے گا دیکھ لیگا کہ سارے لکھنؤ مین یہ لڑکی ایک ہوگی دیکھیے چہرے کا بھگا پن ہزار طرح کے بناؤ دیتا ہے جی چاہتا ہے کلیجے مین رکھ لیجیے ہان طاہرہ بیگم ذرا اُستانی جی کو نماز تو سُناؤ مین نے سُنے سنائے سورے اذان اقامت تشہد رکوع سجود سمیت سنائے اُستانی جی نے میرا مُنھ چوما پیشانی پر بوسہ دیا گلے سے لگا کر فرمایا کہ جی ہان بیوی ہم نے بھی تو دیکھتے کے ساتھ ہی کہہ دیا تھا کہ یہ لڑکی بڑی چیز ہے امان جان نے اُستانی جی کی نورانی صورت پاکیزہ خصلت تجربہ سلیقہ تمیز عقل قیافہ شناسی تھوڑی دیر مین خوب پرکھ لی پھر باہر کہلوا بھیجا اباجان اور نانا باوا آئے اوٹ کے اُدھر اُستانی جی جا بیٹھین دیر تک باتین ہوئین امان جان بیچ مین پیام پہونچانے والی تھین جب معلوم ہوا کہ اُن کا فاطمہ بیگم نام ہے اور سیدانی ہین تو نانا جان نے فرمایا کہ پھر کیا ہے دراصل یہ لڑکی آپ ہی کی ہے ہملوگ تو خدمتگذار ہین آپ کی خدمت اور زیارت کا طاہرہ اور عصمت کو ثواب لوٹنا مبارک آپکے

قدم مبارک ہمارے گھر مین آنا بڑی برکت کا سبب ہین ہم ہر حال مین آپکی خوشی
اور مرضی کے پابند رہین گے آپ اسکو اپنا بچا سمجھکر پڑھائیے اُستانی جی نے کہلوایا آپ
خود اللہ رکھے نیک اور قدردان ہین جب تو ایسی باتین کرتے ہین مین آنکھون سے
اس بچی کی خدمت کو موجود ہون جو کچھ آتا ہے اس مین دریغ اور کمی نہ کرون گی
پردے کے جھگڑے سے اُستانی جی کا رہنا کوٹھے پر ٹھہرا ہاتھون ہاتھ سب سامان درست
ہوا ہفتے کو دوسرے دن بل گوندھن اور بسم اللہ کی دوہری تقریب ہوئی وہی
بی خیراتن اور اجھو یہ چار ہی دن مین اُنکے فیض صحبت اور تعلیم کی برکت سے آدمی
بن گئین پندرھوین روز تیسرے ہفتے کو ہم نے قرآن مجید اور اعمال نامہ تحفۂ آخرت
زاد سفر شروع کیا ایک مہینے کے بعد مجھے ہمہ تن مستعد پاکر اُستانی جی نے اوقات
کی بھی پابندی کرادی صبح کو بعد نماز چھوٹی چھوٹی دعائین درود دراہ نجات پڑھکر
سجدہ کیا زیارت پڑھی جانماز لپیٹی اُٹھنے پڑھکر قرآن شریف اور تحفۂ آخرت کا سبق
لیا یاد کرکے پھر سرے سے وہان تک پڑھکر اس کے بعد تختی لیکر نام ہندسے
جی سے بنائے رقعہ لکھا اصلاح لیکر مشق کی پھر کھانا کھایا تھوڑی دیر لیٹ رہی
پچی گھڑی کے بعد اُٹھکر حساب کے قاعدے سیکھے امتحان دیا ہماری سمجھ کے
موافق ہم سے سوال ہوئے جواب دے سکے تو واہ واہ نہین بیوی نے ہندی
کی چندی کرکے سمجھا دیا آگے چھوڑ پیچھے دوڑ نہین کی پھر مسلے مسائل کی کتاب
کھلی دو سبق اسوقت ہوئے دو بجتے بجتے اُنھین ازبر کرکے نماز کو گئی بعد نماز
قرآن مجید کا سپارہ پڑھا پھر جالی کاڑھی پھر سینا پرونا لے بیٹھی کچھ کترا کچھ بیونتا
چکن کی چیزون مین قسم قسم کی بوٹیان پھول پتیان بنائین ریشم سوت کا کام کیا

مُرّی گتی تیپچی پھندا بخیہ زنجیرہ دھوم وغیرہ کے نمونے کاڑھے کبھی زردوزی کا ایک آدھ ٹانکا بھرا کبھی جالی لوٹ پر آڑی ترچھی بیلین پھول ڈالے دوپٹے اچکنین ٹوپیان کرتے چھوٹے کپڑے سی پرو کر رکھ چھوڑے تھے گنڈے دار کام کیا جاتا تھا آج کرتے مین کچھ بنایا کل انگرکھے مین کاڑھا پرسون اوگی مین زردوزی بنائی کبھی کٹاؤ کا کام کیا کبھی دھوم کا نادر پاٹ چندیری ململ محمودی. تنزیب ادھی کریب فلندر اصحن رادھانگری اکرنگا یہ کپڑے اُس زمانے مین تھے یہی منگوا رکھے تھے چار بجے اُستانی جی اپنے کھانے کے سامان مین مصروف ہوئین اور ہمکو چھٹی ملی اسوقت بھی نہ اچھل کود تھی نہ الّم غلّم نہ ہم نے کودکڑے مارے نہ زغندین بھرین نہ کھلنڈراپن کیا مغرب کے وقت تک گڑیان کھیلین لیکن وہان بھی ایسی قسم کی باتین کین جن سے عقل کی تیزی ہو کبھی پہیلیان بجھوائین کبھی شادی بیاہ کا حساب کتاب لکھوایا کبھی چنگنون سے سوال کئے کبھی گڑیون سے رنگنے جو کھنے کی بحث کی کبھی کھانے پکانے ریندھنے کی زبانی ترکیبین بیان کین اسی مین کبھی نماز مغرب کا وقت آگیا اور کبھی کچھ دن رہا کہ ہم دوبارہ امان جان پاس کھڑے ہو آئے کوئی دن ایسا بھی ہوا کہ فقط منھ اندھیرے سلام کو جانا ہوا نہ کھانے کے وقت جاسکے نہ کچھ دن رہے مہلت ملی الگدن استانی جی نے فرمایا کہ جمعہ کو کوئی کام نہین ہوتا سویرے سے نہادھو کر فرصت کر لیا کرو۔ ایک بجے نماز پڑھکر اس دن ہنڈکلھیا پکایا کرو تو بہت مناسب ہے سب ہنرون مین یہ ہنر مزیدار ہے آج مین بیگم صاحب سے اجازت لے لون مین نے کہا کہ اُن سے پوچھنے گچھنے کی کیا ضرورت ہے ایسا نہو کہ وہ میری تکلیف اور ایذا

کے خیال سے اب تب مین اُلجھادین اور مین اس با مزا فن سے محروم رہ جاؤن
استانی جی مسکرا کر چپ ہو رہین پھر فرمایا کہ اچھا تمھاری خوشی نہین ہے نہ کہو نگی جمعہ
جو عموماً لڑکے بالون کے کھیلنے کا دن ہے اور چھ روز برابر جسے یاد کیا کرتے ہین
اُسے بھی ہم نے اپنے لئے ایک بہت سخت کام کو تجویز کر لیا دو روز باقی تھے
ہم نے جلدی جلدی نانا جان سے کہہ کے چھوٹی چھوٹی آٹھ دس پتلیان کرچھی چمچہ
کفگیر سینی لگن کڑاہی ماہی توا منگوا کر قلعی کرایا جمعہ کو بسم اللہ کر دی جو کام پڑھنا تھا
اپنا وقت آپ نکال لیتا تھا اب جمعہ کے علاوہ آٹھ ہی دس دن بعد ہم نے
ایک وقت روز اُستانی جی کی تکلیف بچائی اور محنت بٹائی مہینہ بیس روز
کے اندر دونون وقت ہمارے ہی ہاتھ کا کھانا اُستانی جی کھانے لگین ایک
دن ہم نے کئی طرح کے کھانے پکائے تھے اُستانی جی نے الگ لے جا کر کہا کہ
اپنی والدہ کے نام پر ہاتھ اُٹھا دو (فاتحہ پڑھ دو) اُس روز تک ہم کو ترکیب نذر نیاز
کی نہین معلوم تھی مین چپ ہو رہی اُنھون نے قرینے سے پہچان کر ترکیب بتائی
فاتحہ دے کر اُس کی نسبت اُستانی جی سے باتین کر کے اپنا اطمینان کیا ہمیشہ
سے میرا معمول تھا کہ جو نئی بات سُنتی تھی اُس کی اُت گت پوچھ لیتی تھی اچھے اچھے
کھانے پکنا تو آٹھوین روز پر منحصر تھے اُس دن سے ہر روز چند سُورون کا پڑھکر بخشنا
اپنے اوپر فرض کر لیا رات کو ہر روز نماز اور کھانے اور سبق دیکھنے کے بعد سے
سونے کے وقت تک طرح طرح کی نصیحت اور عبرت سے بھری ہوئی نقلین اور
کہانیان کہا کرتی تھین ایک دن ایک خواب کا تذکرہ کیا جو کسی لڑکی نے دیکھا تھا
اور وہ اُس کی تعبیر کے واسطے ہماری اُستانی جی کے والد ماجد پاس آئی اُنھون نے
بلا

فرمایا کہ زیادہ کہنے کی ضرورت نہین تم درمیان مغربین دو رکعت نماز پڑھ دیا کرو
انشاء اللہ پھر اپنے والدین کی بہت اچھی طرح زیارت کروگی اس لڑکی نے
ایسا ہی کیا بلا ناغہ نماز پڑھی یا لگاتار مان باپ کو بُرے حالون سے دیکھتی تھی
یا آکر مولوی صاحب کے قدمون پر گر پڑی اور سیکڑون دعائین دین اس بیچاری
نے اپنے مان باپ کو فقر و مصیبت کی حالت مین ہاتھ پھیلائے دیکھا تھا کہ
ایک ایک سے گھگھیا اور رگڑ گڑا کر کچھ مانگ رہے ہین اور دونون یاس و ہراس
کے پتلے ہین چہرون سے مایوسی اور حسرت ٹپک رہی ہے اپنی لڑکی کو دیکھکر ادھر
بھی آئے اور آنکھون سے اشارہ کرکے بدر بدر کچھ مانگا پھر دانت نکال کر
ہاتھ بڑھا دیے یہ اُن دونون کو پہچان کر سوتے سوتے چیخ مار کر اُچھل پڑی
جب نماز کی برکت اور اُس ہدیے کے سبب سے خدائے پاک نے اُن پر رحم فرمایا
اور میر صاحب سے عرض کیا تب اُنھون نے نماز پڑھے جانے کی تاکید کی اور فرمایا کہ
جو کچھ ہو سکے صدقہ خیرات بھی کر دیا مین نے اُستانی جی سے اس نماز کی ترکیب
پوچھی اور اسی دن سے اس نماز کو اپنے اوپر واجب کر لیا آپ لوگ دیکھتے جاتے
ہین کہ میرے کام کسقدر بڑھ رہے ہین اور پُرانا دن جتنا اورون کے لیے اُتنا
ہی میرے واسطے بھی ہے لیکن میری ہمت اور ارادے کی طرح خدا نے اس کو بھی
بڑھا دیا تھا آپ اپنے دل مین یہ نہ خیال کرین کہ ایک بولی ہزار کام کیونکر ہوتے ہونگے
ہم لوگون کے متوجہ کرنے کو لکھ دیے ہونگے یا اپنی رسوخیت جتانے کو ہو تو یہ بات
نہین ہے مین نے اس کتاب لکھنے مین اور اقرارون کے ساتھ یہ بھی عہد کیا ہے
کہ جھوٹ نہ بولون گی برس دن تک تو وہی معمولی چھوٹے چھوٹے مشغلے رہے

برس دن کے بعد میری عمر کے ساتھ اُستانی بیوی نے میرے کام بھی بڑھانا شروع کیئے ہر مہینے اک نہ اک نیا کام ضرور ہی سکھاتی تھین آخر کو بڑھتے بڑھتے ان گنتی ہو گئے جس کام کا سکھانا منظور ہوتا تھا پہلے اُسکی اچھائی بیان کرکے تعریف سے تمہید اُٹھاتی تھین پھر اُس کا سامان درست کرکے میری مہلت کے وقت اُسے خود لے بیٹھتی تھین نئے ہونے کی وجہ سے وہ خواہ مخواہ اچھا معلوم ہوتا تھا اور مین خود عرض کرتی تھی کہ اُستانی جی یہ بھی کام ہمین بتا دیجئے اسی صورت سے آٹھ برس کی عمر تک اُنھون نے مجکو دنیا بھر کے ہنر اور پیشون مین کامل کردیا اور طرہ یہ تھا کہ کوئی کام مین نے پہر دو پہر نہ سیکھا نہ کیا ملکہ ہر روز تھوڑا تھوڑا یہ بھی کیا وہ بھی ہوتے ہوتے برس چھ مہینے مین خوب اُسپر ہاتھ بھی صاف ہو گیا اور کوئی نہ کوئی چیز پڑی ملی زیادہ مصروف ہوجانے مین وقت بھی برباد ہوتا ہے اور بوجھ پڑنے سے دل اُچٹ جاتا ہے اوبھے ہوئے جی اور اچٹی ہوئی طبیعت کا کوئی کام کیون نہ ہو بے کینڈے ہو جاتا ہے تیرے اُلٹا جانے کے احتمال سے اُنھون نے یہ عمدہ طریقہ میرے لئے نکالا تھا بسم اللہ کی مبارک تقریب سے میرے جتنے مان گون ہوئے ان کے سب کام اُستانی جی کے صدقے سے مین نے آپ ہی کئے کسی کو چھوٹون ہاتھ نہین لگانے دیا بن مان کی بچی اور اُسکی اسقدر اللہ امین ہو یہ اُسکی بندہ نوازی تھی ہر برس سالگرہ کے علاوہ ایک نہ ایک اور بھی خوشی کی تقریب نانا جان اپنی محبت اور امارت کی وجہ سے ٹھہرا دیتے تھے اور کیا عجب ہے جو اسی کے پردے مین میری گھرداری اور سلیقہ شعاری کا امتحان لینا بھی منظور ہوتا ہو اور یہ بھی مقصود ہو کہ چھوٹا بڑا سہل مشکل کوئی کام ایسا باقی

نہ رہ جائے جو اُسکو نہ آجائے اور نئے ہونے کی وجہ سے بار نہ پڑے رمضان مبارک
مین نواب صاحب نے صرف میرا سلیقہ اور سگھڑاپا دیکھنے کو ایک سال پانچسو
آدمی کی دعوت کردی ظاہر مین تو یہ کوئی ایسی مشکل بات نہین معلوم ہوتی
ہزارون کا سامان مہمانی مہیا ہوسکتا ہے سیکڑون کیسے مگر اُسکے ضمن مین جو مشکلین
اور قابل خیال کرنے کے باریک باتین ہین وہ ایسی ہین کہ اُنکے لکھنے سے بات
بڑھ جانے کا اندیشہ ہے مگر خلاصہ یہ ہے کہ ایک تو ہر شخص کی طبیعت اور عادت جدا جدا
ہوتی ہے روزہ رکھکر تو مزاج بالکل طعنہ شاہ کا سا ہوجاتا ہے ذراسی بات بُری
معلوم ہوتی ہے کوئی نمک پانی سے روزہ کھولتا ہے کوئی خالی نمک سے
کوئی خرمہ یا چھوارے سے روزہ کھولتے ہی کھانا کھانے کا عادی ہے کوئی گرم
مزاج ہے کوئی سرد مزاج کسی کو برف ضرور ہے کسی کو آبشورہ کوئی پکوان اور
چٹپٹی چیزون پر رغبت کرتا ہے کہ سیٹھا پھیکا مُنھ کھلے کوئی مٹھاس پر میل کرتا ہے
یہی نمک مرچ ہے کوئی کھاتا ہے کوئی نہین کھاتا ہے کسی کو ترشی بھاتی ہے
کسی کا مٹھاس سے جی متلاتا ہے کوئی روزے کی حرارت سے ٹھنڈی چیزین
کھاتا ہے کوئی شربت اور فالودے کو ہاتھ نہین لگاتا الغرض سوتا رھی ٹھنڈی
میٹھی سلونی چٹپٹی کھٹ مٹھی گرم سرد میوہ ترکاری پکوان برف آبشورہ پانی دانہ
یہ وہ اغیرہ وغیرہ اَلَم غَلَم غرض دنیا بھر کی چیزین افطاری مین چاہیین تاکہ بروقت
خواہش ورغبت یہ آواز کان مین نہ آئے کہ ای ہے کالی مرچ نہین ہے سب سے
بڑھکر جو لحاظ کرنے کی بات ہے وہ یہ کہ سب مہمان اور وہی ایک دسترخوان جو شئے
ہو سب کے آگے ہو چاہے اُسے بھلا ئے چاہے نہ بھائے چاہے کھائے چاہے نہ کھائے

ایک کی خاطر سے سب کی خاطر کرنا پڑتی ہے اور ایک کے خیال سے سب کا خیال
مقدم ہوتا ہے جس کا حاصل اور نتیجہ یہ ہوا کہ جو چیز ہو پانسو جگہ ہو ایک دسترخوان پر
ایک ہی سا سامان بھی ہونا چاہیئے ورنہ سو عیبون سے بھرا دسترخوان ہو جائے گا
اگر سیکڑون چیزین دسترخوان پر ایک آدمی کے سامنے چُنی یا لگائی جائین تو یہ بھی
خیال ہے کہ فقط نمک اور کالی مرچ لینے کو پیسے ڈولی جانا پڑے گا جہان تک
ہو سکے قریب ہی ہو یہ نہین کہ روزہ کھولتے ہی اُٹھا بیٹھی کرنا پڑے اس لیے
مین نے اپنی عقل و فکر کے موافق جتنی چیزین اُس دن افطاری کے واسطے
میرے ذہن مین نہین اور جن کی فصل تھی وہ ایک پر تکلف کشتی کے اندر جسمین
کچھ اوپر دو سو تشتریان تھین ایک جگہ لگا دین اور تشتریان بہت چھوٹی چھوٹی
منگائین اور چیزون کے علاوہ چکنی ڈلی الائچی کی ننھی ننھی ڈبیان بھی رکھدین
انھین مین سے ایک ڈبیا کے اندر افیم بھی تھی اسی کے قریب ایک چھوٹے سے
سے شمعدان مین مچھلی کی شمع روشن ڈبیہ پر افیون لکھا ہوا صاف اسی روشنی مین
پڑھا جاتا تھا بہت لوگ افیون پیتے اور کھاتے ہین مگر ایسے وضعدار ہین کہ باوصف
عادی ہونے کے اس کو عیب جان کر مانگنے مین عار کرتے ہین جو کھاتے تھے اُنھون
نے کھائی جو نہین کھاتے تھے اُنھون نے ہنسی مین اڑائی ایک کا حال دوسرے پر
نہین کھلا نہ صاحب خانہ کو معلوم ہوا اتنی بڑی دقت کی تو دعوت اور نانا جان نے
چار پانچ روز قبل مجھے حکم دیا کہ پندرھوین کو جمعے کے دن ہم نے دعوت کی ہے اور
کوئی پانسو آدمی ہین اسی دن انشاء اللہ تم روزہ بھی رکھنا ذرا تکلف سے سامان
دعوت ہو مین نے بہت اچھا کہہ کر اُسی وقت سے تیاری شروع کردی شروع نمائی چیزین

منگائین کئی ہزار تشتریان جمع کین دس تھان مارکین کے منگائے اُن کے دو دسترخوان بنائے دو گھڑی دن رہے سے دونون بڑے دالانون مین اندر باہر وہی دسترخوان بچھائے اور مردانہ کرکے مین قنات مین چلی آئی پھر کشتیان چنوا کر باہر بھجوائین پچاس ساٹھ کشتی باہر جا چکی تھی جو مجھے خیال آیا کہ لو میری بھول کو دیکھو دیگ مین پانی چڑھوا دیا کیتلیاں سب نکلوالین چائے کے ڈبے پاس رکھ لیے پیالیون کے سامنے نہ ہونے سے چائے بھیجنا رہ گئی یہ کہکر ادھر تو مین نے کھولتے ہوئے پانی مین چائے ڈالی اور رحمت سے پیالیان لانے کو کہا اور اُدھر چائے کی مانگ ہوئی میرا دل اُسوقت ایسا خوش ہوا جسکی انتہا نہین فوراً دودھ ملائی قند شکر بسکٹ شیرمال کشتیون مین لگا کر پیالیون کے ساتھ باہر بھیجا اتنے مین چائے نے دم کھایا کیتلیاں بھر کر بھجوائین ادھر سے تو خدمتگار کشتیان لے چلے اور وہان سے ابا جان نے پکار کر پوچھا کہ رسول بخش ذرا دریافت تو کرو کہ چائے بھی بنی ہے؟ اُس نے کہا حضور لیئے تو آتا ہون نانا جان چبوترے پر بیٹھے تھے اُسے بلا کر کشتی پوش اُٹھا کر دیکھا اور ہنسکر فرمایا کہ لے جاؤ الحمد للہ کسی چیز کی کمی نہین گو پہلے روزے کا دن تھا لیکن دل و دماغ میرے کہنے مین رہے نہ مین گم صم تھی نہ گپ چپ آدمیون نے بھی خوب ہی دل توڑ کے کام کیے روزہ کھولنے اور نماز پڑھنے کے بعد کھانا جانے کا لگا لگا جن نشانون مین دسترخوان پر افطاری کی کشتیان رکھی تھین اب وہان کھانا چنا جانے لگا آدمیون سے کہدیا تھا کہ ہر آدمی کا حصہ اُن نشانون کے اندر رہے جو چوطرفہ سے حد باندھ کر ایک چھوٹے سے دسترخوان کی شکل پر رہے جتنے برتن کھانون کے ایک روزہ دار کے لئے تجویز کیے تھے

وہ جتنے کپڑے پر آئے اتنے جگہ مین نے پکا رنگ بنا کر چھاپے سے ایک بیل چو طرفہ چھاپ دی تھی اور اسی حلقے کے اندر برتن رکھنے کے چھوٹے بڑے نشان تھے کچھ کہنے سننے کی ضرورت نہ پڑی جو نشان خالی رہا اُس نے آنکھ دکھا کر اپنا حصہ آپ مانگ لیا درمیان مین اِدھر اُدھر جو جو مقام خالی تھے اس مین سفید کپڑے پر طرح طرح کے مختلف رنگون کے پھول بوٹے بنے ہوئے تھے بہت باغ و بہار دسترخوان تھا جو سرا مہمان روزہ دار کے پاؤن پاس تھا بیچون بیچ بیل مین یہ فقرہ اُسپر بڑے موٹے قلم سے لکھدیا تھا کہ (نوشجان شیر مادر) یہ دسترخوان شادی بیاہون مین دیکھنے کے لئے منگوایا جاتا تھا جو کھا کر اُٹھا نہایت شکرگذار تھا جب زنانہ ہوا اور مین نانا جان کے سامنے گئی بے اختیار دوڑکر مجھے گلے سے لگایا اور ہاتھ چومے فرمایا کہ شاہی خاندان کے لوگ اور چند خوش خوراک دماغ دار رئیس تو ایسے خوش گئے ہین کہ جسکی انتہا نہین اور انھین کے خیال سے مین نے تم سے زیادہ اہتمام و تکلف کے لئے کہا بھی تھا غریب بیچارے تو ہر نوالے پر رال ٹپکاتے اور دسترخوان دیکھکر باغ باغ ہوئے جاتے تھے مین نے اُنکے اقبال اور خوش نیتی و سیر چشمی وغیرہ کی تعریف شروع کی تھی کہ امان جان کا لادا نانا اور انگیٹھی لئے ہوئے میرے پاس آئین کا لادا نانا اُتارا ماتھے پر نظر گذر کا ٹیکا لگایا مین نے کاغذ حساب اور ہزار روپیہ جو خرچ سے بچے تھے نانا جان کے آگے رکھدیے اُنھون نے کاغذ اُٹھا لیا اور امان جان سے دو ہزار روپیہ اور منگا کر اُن روپوؤن مین ملائے اور رشہ درے والے باغ سمیت مجکو عنایت فرمائے پھر ایک سونے کی مہر جس کے نگ مین فخر النسا کھدا تھا مجھے مرحمت فرمائی اور یہ خطاب عنایت کیا ابا جان نے کہا کہ حضور یہ تو اسکی خدمتون کا صلا اور محنت

کی مزدوری ہوئی جاتی ہے نانا جان نے ایک نہ مانی اور فرمایا کہ بخدا
نہ انعام اکرام آج میری بچی نے روزہ رکھا ہے اُسکی خوشی مین دیتا
دل کی خوشی کرتا ہون مزدوری تو خدا سے ملے گی مین نے سو
کے آدمیون کو بانٹے اتنے مین اُستانی جی کے آنے کی خبر ہوئی پردہ
صاحب سلامت کے بعد فرمایا کہ اُستانی جی حق تو یہ ہے کہ آپنے
زبان نہین جو آپ کی تعریف ہو سکے جسقدر آپنے اس بچی کی نسبت
کی ہو گی اُس کا اندازہ ہمارے تصور سے نہین ہو سکتا سبحان اللہ کیا حسن
کیا طرز تربیت ہے اُستانی جی نے نہایت دھیمی آواز سے کہا کہ آپ مجھے محجوب نہ فرمائین مین نے
کیا کیا جو باتین ہوئین سب شدنی تھین منظور خدا یون ہی تھا دنیا پر ہر شخص تھوڑے
دن کے لئے آتا ہے اور نیکی بدی ایسے دو دوست دشمن ہین کہ ہر شخص کے ساتھ ساتھ
سایے کی طرح موجود رہتے ہین نیکی سے ربط بڑھاتا اور بدی کو منھ نہ لگانا ہر شخص
کی اختیاری بات ہے آنکھ کان عقل سمجھ خدا کے دیے ہوئے اُسکے پاس ہین تو
حق و باطل خیر و شر نیکی بدی مین بخوبی تمیز و امتیاز کر سکتا ہے ڈھیل دے دینے
کی تو مت ہی اور ہے کوئی بدنصیب دنیا چھوڑنے کے بعد بُرائی سے یاد کیا جاتا ہی
اور کوئی خوش نصیب نیکی سے جاتا تو اک دن ضرور ہے بدی ساتھ چھوڑ کر خود ہی
پیچھے رہ جاتی ہے رہی نیکی اُسکی یاد بہت کم آتی ہے خداوند عالم گو بڑا قادر و توانا
ہے مگر اُسکی یہ عادت نہین کہ کسی کے مرنے کے بعد اُسی صورت شکل سیرت خصلت
کا دوسرا آدمی پیدا کر دے اکثر ماؤن کی صورت سیرت لڑکیون مین ہوتی ہے جنکے
دیدار سے کبھی کبھی اُن مرے ہوؤن کی یاد آجاتی ہے چونکہ مین تن تنہا ہون اور

م کو میری خوبو سیرت خصلت ہنر سلیقہ دوسرے کو عطا کرنا منظور ہوا اسلئے
بچے یہ سامان کر دئے اُسکے فضل و کرم سے آسانی بھی ایسی ہوگئی جس کے
ا زبان قاصر ہے مین کیا ہون اگر لقمان و بقراط بھی چاہتے اور دوسری
ں نہ ہوتا تو ہزار برس مین بھی یہ بات حاصل نہوتی جو چار برس مین
ب طاہرہ بیگم ماشاء اللہ (حفت نظر) میری کل اچھی باتون کی پوری
نھون نے مجھے ۔۔تون دیکھا ہے اور بعد میرے پھر مجھے دیکھنا چاہینگے
رہ بیگم کی زیارت کرینگے اس بات کا بھی مین نے بڑا لحاظ رکھا ہے کہ میری کسی
بار عادت اور بُری خصلت کا اس پر اظہار نہو حالانکہ اس مین بُری بات سیکھنے اور
قبول کرنے کا مادہ ہی نہین ہے اس پر بھی مین نے بڑی احتیاط سے کام لیا ہے
خدا اسے پروان چڑھائے اور عمر طبعی کو پہونچائے اور ابھی کیا ہے یہ زمانہ تو بچپنے
کی کمزور عقل کا ہے کچھ دن اور گذرین پھر خدا کے صدقے سے اسکی عقل کی روانی
اور فکر کی تیزی دیکھئے گا تمام زمانے کے لڑکے بالے نازون کے پالے کہلاتے ہین
آپ کی بچی ہنرون کی پالی ہے یہ کام جو اس اکیلی بچی نے مردامردی اور سمانہ بھانی
سے انجام کو پہونچایا ہے حقیقت مین لایق داد ہے اور پھر پہلے روزے کا دن اسکی
بساط اسکی عمر اسکی عقل سے کہین بڑا ہے لیکن ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ اس سے
ہزار درجے بڑھکر یہی بچی کام کریگی (نانا جان) وہ کونسا کام؟ (استانی جی) نواب صاحب
وہ اس کے بیاہ جانے کے دن سے آخر عمر تک کا کام ہے لمبا چوڑا تو اسقدر اور نازک
اتنا کہ اک ذرا مین اُسکے بگڑ جانے اور خراب ہونے کا کھٹکا جسکے نہ گئی ہو بوا ای وہ
کیا جانے پیر پرائی نیا پانی نیا دانہ نئی دنیا نیا زمانہ عالم نزالا اسابقہ انوکھا رشتہ بودا

ساتھ مضبوط اک اک خوردہ گیر ایک ایک نکتہ چین نازک مزاجیوں کی گرم بازاری
گھر کی چھیڑ چھاڑ کیوں کی آؤ بھگت امتحانوں کا زور ذرا ذرا سی بات پر گرفت کبھی دانتا کلکل
کبھی سانسا کبھی چھیڑ چھاڑ کبھی جلاپا کوئی بنی بنائی کو ٹھبک بنائے گا کوئی سیدھی
سادی کو آڑی ترچھی سنائے گا تانا اک دنگی ہو گی اور جلاپا ہنسی کوئی چھپلیاں
کہلائے گا کوئی پیاز کے سے چھلکے ادھیڑے گا پتا مار اسون کھنچی منھوسی اور کھسور
ہو گئی جواب دیا کلے دراز اور تنتنے باز کہلائی بڑوں کی تلینڈو چھوٹوں کی کھلونا
بھاری بھر کم بنی چھاتی کی پتھر سے پل پل کر کے بیٹھی دو بھر ہے ساس نندوں کی
دشمنی جولاہے کا تیر شیر و شکر ہوتا بڑھی گھبرایا ما اصیلوں کی دھاک میاں موم کی ناک
آئے گئے بھوک بنائیں اپنے بیگانے ہوئی ہو کر کھلوائیں سنائیں ساس کے خوف
سے کبھی گا بھڈالے نندوں کے ڈر سے پیٹ میں غم پالے ہتی ہو جا کی بیاری
اور راج دلاری تھی تھوڑی دیر میں بھونڈ پیری اور آفت کی ماری سے
کبھی چاہ اور چوچلا ہو رہا ہے لگو تو ہے کبھی نام دھرا جاتا ہے بوڑھی ڈھڈو ہے ایک
ایک جز بز ہو رہا ہے ایک ایک تن چھن جو ہے اُس کا الہا گاتا ہے میار اک سناتا ہے
ایک بیلے ڈالتا ہے دل کا غبار نکالتا ہے ایک بھلی چنگی کو دیوانی باؤلی بناتا ہے
اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا سونا جاگنا کھانا پینا اوڑھنا پہننا تراش خراش وضع طرح راہ
رویہ ادب قاعدہ شرم لحاظ بات چیت چال چلن نشست برخاست ہنسنا بولنا
ہر اک پر جدا جدا اعتراض کی نظریں پڑنا بے ماندگی دکھی ایڑیاں رگڑنا پرکھوں کو
پنوانا چڑ کے پرچوکے کھانا تھوڑا تھوڑا ہو کر رہ جانا کڑوی چیز کو شربت کے گھونٹ
کی طرح پینا بد مزگی سے جینا ہر وقت کا ملال اپنی حد کا خیال دل پر چوٹ سہنا

اپنے تئین لئے رہنا دشمنون کو دوست بنانا آپے سے باہر نہ ہوجانا آن بان سے بسر کرنا دلون مین گھر کرنا تلخیون کا ذایقہ چکھنا اپنی بات کا رکھنا عزت کا بچانا آنچ نہ چرانا بیدل نہ ہونا آبرو نہ کھونا زبان کو لگام دینا دل کو تھام لینا ان کہی سننا سر نہ دھننا کھوٹے کھرے کا پرکھنا اپنی حقیقت پر دھیان رکھنا آفتون کا ٹالنا گرتے پہاڑ کو سنبھالنا سب کی سن لینا سمجھکر جواب دینا برابری کا دعوی نہ کرنا مقابلے پر سامنے نہ ٹھہرنا بچون کی رکھیا اپنا رکھ رکھاو چوٹ چپیٹ سے بچاؤ مٹھی مین بگڑی ہوا کا تھامنا آگ بارود کا سامنا ہر صبح کا دکھڑا ہر شام کا کھڑاگ ہر روز کی کھکیڑ ہر وقت کی کھٹ کھٹ ہر گھڑی کی تو تو مین مین ہر ساعت کی درد سر پھٹ پھٹ یہ اک ایسا کٹھن اور مشکل کام ہے کہ بہت بڑی دل پر ٹھن جاتی ہے زندگی سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے جان پر بن جاتی ہے خدا ہی بیڑا پار لگائے تو دریا سے مقصد کا کنارہ ہاتھ آئے نہین تو ہزاردن ناو بن اسی کی خشکی مین ڈوب گئین یہ ایسا بے کنارے کا دریا ہے جس سے ملکر آبرو بچانا بڑی سرتی اچھ کچھ نکال پرانی کھوپڑی والے کا کام ہے ہزارون نے گھٹ گھٹ کر لال سی جان دے دی ہے سیکڑون پھوٹ پھٹک کر الگ ہو گئے ہزارون دھڑکن اور خفقان کا روگ لگا کر سوکھ سوکھ کر کنڈا ہوئے ہزارون نے ہاتھ پاؤن مارے مقابلہ کیا سچ پوچھیے تو یہ ہون یا اور میرے نزدیک سب کے سب اپنے آپ دشمن تھے نہ عقل کو صرف کیا نہ نیک پھل پائے سمجھدار وہی ہے جو اس کام کو خوبی اور خوش اسلوبی سے انجام کو پہونچائے سانپ مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹے نہ بات جائے نہ سات چھوٹے جس طرح ظاہر مین صورت شکل رنگت انگ کاٹ ایک

کی دوسرے سے جدا ہے اسی طرح باطن مین طبیعت مزاج خصلت عادت
بھی کسی کی کسی سے نہین ملتی اور اگر ملتی ہے تو لاکھون کروڑون مین ایک آدھ
کی جس کا وجود مثل عدم کے ہے ایک آفتاب مشرق سے آکر مغرب کے ماہتاب
کو لے گیا اب جب تک دونون کا مزاج ایک نہو گا موافقت نہو گی سہل یہ ہے
کہ صبر کیا رنج سہا دل پر قابو طبیعت پر زور تھا دونون کو بدل کر دوسری کی
مرضی اور خوشی پر چلنے لگے سو یہ بات بھی انھین سے ممکن ہے جن مین ذرا شعور
سمجھ ہے اچھی صحبت اٹھائی ہے غیرت دار نیکبخت مرنے بھرنے والی ہین کچھ
تعلیم پائی ہے دوسری مین کہان نئی نویلی ہونے کی وجہ سے ہفتہ عشرہ تک
صبر کیا بڑی شرم کی جمعہ جمعہ آٹھ دن اللہ اللہ خیر سلا ہفتے کے دن بیحیائی کا
سبق پڑھنے بیٹھ گئین خدا سے ڈرین تو نرمی و آشتی سے ابتدا کی نہین گربہ کشتن
روز اول پر خیال کر کے گھونگھٹ ہی کے اندر سے زبان باہر نکال دی چونٹنے
ہی گال کاٹا اور چھوتے ہی ڈنک مارا میرے نزدیک سب سے بہتر اور عمدہ
طریقہ یہ ہے کہ ہر عورت بعد نئی دنیا پہونچنے کے اپنی اور شوہر کی اچھی بری باتون
پر لحاظ کرے اگر اُس کے مزاج مین غیرت حمیت مروت نیکی خوبی اور ایسی ہی
اچھی اچھی باتین زیادہ ہون تو اس پر واجب ہے کہ اپنے نفس کو مارے اور
اُس کی خوشی کرے چاہے اس پر جبر ہو چاہے ظلم اور اگر خود نیکیون کی پوٹ ہو
جیسے ہماری طاہرہ اسی کی طرح طبیعت مین راستی ہو شر اور فساد جھگڑا قضیہ نہ
جانتی ہو حق پر نظر ہو اور حق پر ہو تو اُس کو لازم ہے کہ جس طرح سے ہو عقل کے
زور ہمت کے سہارے سے دل کو ابھارے اور خداوند عالم سے مدد لیکر شوہر

کی اصلاح مزاج اور درستی افعال کا بیڑا اُٹھائے جب تک وہ راہ پر نہ آئے پیچھا نہ چھوڑے ہاتھ نہ اُٹھائے ہمت نہ ہارے بڑی حکمت اور دانائی کی بات یہ ہے کہ اپنا دل نہ جلائے اور دوسرے کو راہ پر لے آئے زندگی مین یہ زمانہ عورت کے لیئے کالا جبل خانہ (جیل خانہ) ہے جسمین کوئی بامشقت قید ہے اور کوئی بے مشقت نا اتفاقی کی مصیبت اس قید کی حالت مین ہتکڑی اور بیڑی ہو جاتی ہے خدا پناہ مین رکھے اور سب کی لڑکیون کو عقل سلیم و توفیق نیک عطا فرمائے کہ وہ اس قید کو جو صرف چند روزہ ہے اور مختلف میعاد رکھتی ہے ہنس بول کر میل جول سے کاٹ دین قید خانے کو عشرت خانہ اور مشقت کو راحت سے بدل لین"

(نانا جان) واہ واہ اُستانی جی صاحب سبحان اللہ یہ ساری تقریر آپ کی آب زر اور انگشت شہادت سے لوح دل پر لکھنے کے قابل ہے اللہ اکبر سو لفظین اور ہزار معنی کیا مطلب خیر ماشاءاللہ آپ کی تقریر یہ ہوتی ہے مین نے تو بڑے بڑے عالم فاضل اور مولویون کو وعظ کہتے سنا مگر نہ یہ اثر زبان مین اور نہ خوبی بیان مین دیکھی نہ ایسا سلسلہ بے اختیار دل چاہتا ہے کہ تمام زمانے کی بن بیاہی لڑکیون کو جمع کر کے آپ سے یہ باتین سنوا دون اگر ایک بات پر بھی اُنھون نے عمل کیا تو دنیا کی کھکھیڑون اور زمانے کے بکھیڑون سے نجات پا گئین سنا اُستانی جی آپ ضرور عورتون مین وعظ کہا کیجیے (اُستانی جی) ای حضور بھلا مین اور وعظ چھوٹا منھ بڑی بات ہان اگر خدا نے چاہا میری طاہرہ وعظ کہے گی اور اس پر ماشاءاللہ زیبا بھی ہوگی جو آن آدمی کے منھ سے نیک بات نکل کر سننے والون کے دلون مین بیٹھ جاتی ہے اور کسی قلدر انداز کے تیر کی

طرح کبھی اُسکا نشانہ خطا ہی نہین کرتا مین بوڑھی عورت مرنے کے قریب میری تقریر سے میرا ہلتا ہوا سر بالکل مخالف جو برابر میرا کہا نہ ماننے کے نسبت اشارے کیے جاتا ہے سفید بال نامۂ اعمال نیکیون سے سادہ ہونے کی بلندی پر چڑھے گواہی دے رہے ہین ہاتھ پاؤن کی تھرتھری گناہگاری کا اچھا خاصہ ثبوت ہے نہین معلوم ان چارون سے ملکر کیا کچھ کیا ہے جو ابھی سے یہ حال ہے سارا بدن کسی مجرم کی طرح بید کے مانند تھرا رہا ہے بے دانتون کا کلھیا سا مُنھ ایک لفظ کو بھی ڈھل کر نہین نکلنے دیتا کانپتی تھرتھراتی آواز میرے خوف زدہ اور خطادار ہونے کے علاوہ ہانکے پکارے کہہ رہی ہے کہ بہکے ہوئے ہاتھ کے لہراتے تیر کی طرح مین کام کی نہین ہمیشہ بیکار ہی جاؤن گی آزمائی ہوئی بات ہے کہ بوڑھے زاہد سے جوان صالح کا کہنا زیادہ موثر ہوتا ہے کہان مشک شام جوانی کی مہک اور کہان کافور صبح پیری کی بھبھک جوان جب جوانون کو نصیحت کریگا اور مثال مین خود شاہد حال بنکر اُن کے سامنے آئے گا تو ممکن نہین کہ ہمسنون پر اُسکی صلاحیت و نصیحت کا اثر نہ پڑے اور بوڑھے کی باتین گو وہ کیسی ہی سچ کیون نہ ہون مگر سب نوجوان سنکر چٹکیون مین اُڑائین گے اور طعن سے کہین گے کہ خود قبر مین پاؤن لٹکائے ہین نا سمجھی ایک ایک کو نصیحت فرما رہے ہین نہین معلوم ان حضرت نے ہمارے سن مین کیا کیا کچھ کیا ہوگا چل چلاؤ کا وقت قریب ہے اس سے یہ خدا کی یاد ہو رہی ہے (نانا جان) بہت صحیح نہایت درست آپ کی جو بات ہے لاجواب جو دعوے ہے با دلیل لیکن ہماری طاہرہ آج تو اس قابل نہین اس کا سن ہی کیا ہے جب خدا وہ دن

لائے گا لائے گا ہم تو آج چاہتے ہین (اُستانی جی) آج نہ سہی کل سہی ہم تو چراغ سحری ہین وقت آیا اور بجھے جتنی دیر ٹمٹماتے ہین ٹمٹماتے ہین ہان انشاء اللہ آپ ایک دن اسکی وعظ سنین گے اور خوش ہونگے آپ کی مراد پوری ہونے کا زمانہ بہت جلد آئے گا اُس وقت ہم کو دعاے خیر سے فراموش نہ فرمایے گا (نانا جان) میرا تو دل چاہتا تھا کہ آپ بھی سنین اور لکھنؤ مین میرا امکان اسی وعظ کے تصدق سے مشہور ہو آپ کی اگر یہی خوشی ہے تو پہلے طاہرہ بیگم سے کچھ پڑھوایے گا اس کے بعد آپ فرمایے گا (اُستانی جی) نواب صاحب ابھی موقع نہین ہے ورنہ مین آپ کا حکم سر آنکھون سے قبول کرتی نانا جان خاموش ہو رہے اور اُستانی جی کوٹھے پر گئین دوسرے دن سبق کے بعد اُستانی صاحب نے فرمایا کہ طاہرہ بیگم تم قرآن شریف حفظ کرنا شروع کرو اور دنیا کے سب کام چھوڑ دو مجھے تو اُنکے حکم سے کبھی انکار تھا ہی نہین فوراً طاق پر سے قرآن مجید اُٹھا لائی اور شروع کیا سورۂ بقر سورۂ یٰسین سورہ رحمٰن سورۂ رعد سورۂ واقعہ سورہ جمعہ سورہ مزمل سورہ تغابن سورۂ عنکبوت سورہ روم سورہ دخان سورۂ نون سورہ جن اور اُنکے ماسوا کل چھوٹے چھوٹے سورے پھر سورۂ مجادلہ اٹھائیسوین پارے سے عم یتسائلون تک تین سپارے اسکے علاوہ چھوٹی بڑی جابجا کی آیتین پھر ہر سپارے کا سرا ایک دو رکوع تک سب ملاکر قریب تہائی کے تو مجکو قرآن شریف یاد ہی تھا اور یہ سب اپنی خوشی سے یاد کیا تھا جس سورے کی نماز یا کسی عمل یا وظیفہ کے لیے ضرورت ہوئی اور اُسکو یاد کیا شب قدر کی ضرورت سے کچھ یاد کیا تھا کچھ سورے اُنکے فضائل اور منافع دیکھکر حفظ کیے تھے

جن کی بالکل اُستانی جی کو خبر نہ تھی آج کلام اللہ گردان کر جو مین نے پورا سورہ بقر سُنایا
تو اُستانی جی نے سر سے پاٗون تک میری بلائین لین اور دیر تک چھاتی سے لگائے
رہین پھر صبح پہر بھر شام مین نے قرآن پاک یاد کرنے کا وقت مقرر کیا فضل خدا اور
اُن معظمہ کی دعا سے تین مہینے مین تلک الرسل کے سورہ آل عمران سے سورہ مومنون
قد افلح اٹھارھوین پارے کے آخر تک مین نے حفظ کر لیا بقر عید کے مہینے سے پھر
اُنیسوین پارے وقال الذین لا یرجون سے قال فما خطبکم ایہا المرسلون ستائیسوین
پارے تک صفر کے آخر تک یاد کئے قد سمع اللہ سورہ مجادلہ سے تو مجکو از بر ہی تھا
اسے اُسے ملا کر پھر سر سے لگا لگا یا اور پارہ وفات سے مدار کے مہینے تک تین
مہینے برابر دونون وقت بلاناغہ ایک ایک سپارہ روز پڑھا اسی زمانے مین
اُستانی جی نے جابجا سے اُلٹا سیدھا قرآن شریف پڑھوا کر سنا پھر اُن کے فرمانے
کے بموجب پندرہ دن مین عم یتسائلون سے الم تک دو سپارے روز کے حساب سے
پڑھکر سُنائے بیچ مین وہ ٹوکتی بھی جاتی تھین تاکہ یہ اٹک جائے یا رُکنے سے بھول
جائے لیکن میری یاد مین فتور نہ پڑا اور جس جگہ سے چھوڑتی تھی باتین تمام کر کے
وہین سے پھر یون شروع کر دیتی تھی جیسے اُسی جگہ سے ابتدا کی ہے رو مین روانی
کے ساتھ پڑھے جانے کی اور بات ہے اور ٹھہر کر پھر پڑھنے کی دوسری بات یہ
بہت باریک مضمون تھا جسپر اُستانی جی کی توجہ سے مجھکو یہ قدرت حاصل ہوئی اور
بہت اچھا ملکہ ہو گیا ماہ رجب کے مبارک مہینے مین رکوع سجود معانقہ سکتہ منزل
وقف آیتون کی تفصیل شان نزول نصف ربع ثلث سورون کے نام دعا سے
ختم قرآن وغیرہ وغیرہ کو از بر کر کے کلیتہً حفظ قرآن شریف سے فراغت پائی اور

سال کے اندر خداوند عالم نے مجھکو حافظہ کرا دیا وہ لقب عنایت کیا جو آج تک میرے شہر مین کسی دوسری عورت کو میرے عہد مین نہین حاصل ہوا تھا شعبان مین عید کے دن اُستانی جی صاحبہ مجھے ساتھ لےکر کوٹھے سے نیچے اُترین اور ابا جان سے کہا کہ یٰسین گنج مین جناب حافظ مولوی محمد یوسف علی صاحب کا مکان ہے کسی کو بھیجکر ذرا اُن کو بلوا بھیجئے (ابا جان) مین خود نہ چلا جاؤن ؟ (اُستانی جی) ہان مناسب تو یہی ہے مین نے مصلحتاً نہین کہا تھا کہ آپ کو تکلیف ہوگی (ابا جان) جی ہان تہذیب و ادب تو کوئی آپ سے سیکھ لے خدا آپ کی عمر مین روز افزون برکت دے ہمارے گھر مین آپ کے قدم سے بڑی رونق اور زینت ہے ہان اُستانی صاحب یہ تو فرمایئے کہ مین اُن سے جاکر کہون کیا اور تکلیف و زحمت دون تو کس غرض سے آپ کا نام لون اور کہون بلایا ہے (اُستانی جی) میرا نام کیا کام دیگا یہ فرمایئے گا کہ ایک عورت نے قرآن مجید یاد کیا ہے آپ کو سُنانا منظور ہے تو آپ کا کام ہے ذرا آکر اُسے سُن جایئے کہین غلط نہ پڑھتی ہو (ابا جان) تو دیر تک اُنکو ٹھہرنا پڑیگا (اُستانی جی) جی اور کیا (ابا جان) تو مین شام کی دعوت کو بھی کہہ آؤن اور سہ پہر سے بلاؤن یا سواری لیتا جاؤن اپنے ساتھ لاؤن (اُستانی جی) جیسا مناسب سمجھیئے غرضکہ ابا جان شاہ بازار سے دو بجے یاسین گنج سدھارے اور اُستانی جی نے نانا جان کو باہر سے بلواکر کہا کہ مین نے حافظ سید یوسف علی شاہ صاحب کو بلوایا ہے آپ بھی کہین سوار نہ ہوجایئے گا (نانا جان) کون حافظ یوسف علی صاحب مولانا حافظ ہادی علی صاحب کے بھائی تو نہین (اُستانی جی) جی ہان (نانا جان) اہا اُن مرحوم سے تو ہم سے نہایت ہی رسم و راہ اور میل و محبت تھی خدا بخشے بڑے

ملنسار اور خلیق تھے بہت لطف و عنایت فرماتے تھے ایک دن بیچ برابر آتے تھے ان حضرت سے البتہ وہ ربط و خصوصیت نہین لیکن تاہم شناسائی بخوبی ہے کئی مرتبہ اُن کے ساتھ تشریف لائے جب ہم خاص بازار مین اور وہ مینا بازار مین رہتے تھے جیسے ہمارے اُن کے مکان کھُدے انتزاع سلطنت ہوا سب تین تفرقہ ہو گئے ہمارا ادھر آنا ہوا اُن کا اُدھر جانا پہلے دور کی وجہ سے آمد و رفت کم ہوئی اور اب تو قطع تعلق کے ساتھ امید بھی منقطع ہو گئی وہ دین کی جنت مین ہم دنیا کے دوزخ مین تین بھی اُن کی خاطر سے مدرسے کے امتحانون اور تقسیم انعام مین برابر شریک ہوا کیا دونون صاحب نہایت مقدس اور متبرک ہین خدا اُن کو جنت مین عزت اور اِن کی عمر مین برکت دے عجب باخدا اور پارسا لوگ ہین اور کیونکر نہ ہون مولوی سید کمال الدین صاحب اللھم اغفر کیسے متقی زاہد ابرار بزرگ و دیندار تھے اُستانی جی صاحب آپ ان حضرات کو کب سے جانتی ہین اُستانی جی نے سکوت کیا نانا جان نے دوسری مرتبہ پھر کہا اُسوقت مجبور ہو کر فرمایا کہ نواب صاحب کیا عرض کرون مین کم نصیب اُنھین کے خاندان کی بدنام کرنے والی ہون جن سے آپ سے ساتھ قرآن درمیان بہت ملاقات تھی وہ میرے والد مرحوم تھے مین ہیکمال مولوی کمال الدین صاحب مرحوم کی پوتی اور حافظ یوسف علی صاحب کی بھتیجی ہون (نانا جان) افسوس آج تک آپ نے اپنی کیفیت ہم پر ظاہر نہ کی اللہ اکبر آپ اُس گھرانے کی ہین جن کے صدقے مین نیک باتون کا رواج ہوا یا ہم سے کچھ آپ کی خدمت نہوئی اور کچھ قدر نہ کی (اُستانی جی) نواب صاحب یہ آپ کیا فرماتے ہین آپ نے تو

میرے ساتھ ایسا سلوک کیا جو کوئی نہ کرتا میری عزت قدر خاطر مدارات پاس
لحاظ جیسا اس گھر مین ہوا ہے دوسری جگہ ممکن ہی نہ تھا آپ ہی کی وجہ سے مین نے
طاہرہ بیگم کو پڑھایا ثواب پایا اب ایک ایسا سلسلہ دنیا پر چھوڑ جاؤنگی جس سے
ہزارون نیکیون کی توقع ہے ہزار اولادین اس کے خاک قدم پر سے نثار کی
تھین انسان کو اگر اولاد کی تمنا اور آرزو ہے تو بقاے نام و نشان کے لئے اور
کسی طرح کی توقع نہین اور جو اسکے خلاف سمجھتے ہین وہ غلطی پر ہین جہان تک میرا
تجربہ ہے نام ہو یا نشان اگر کسی سعادتمند کے ذریعے سے باقی رہا تو وہ نام و نشان
ہے ورنہ اور طرح کے نام رہنے سے تو مٹ جاتا ہی بہتر دنیا مین جو راحت
اپنے گھر یا اپنی نیک اولاد سے ملنا چاہیئے تھی وہ آپ کے گھر اور اس نیک سیر
سے ملی بلکہ وہان سے وہ چند مرنے کے بعد جو اس خوش نہاد بچی کی ذات
سے مجھے راحت پہونچے گی وہ دنیا کی راحت سے کہین زیادہ اور ضروری ہے
فرمایئے اس کا باعث سوا آپ کے اور کون ہے نہ آپ میری ضد اور
ہٹ مانتے نہ اپنی کسرشان گوارا کرتے نہ مجھے یہ روز خوش نصیب ہوتے
میرا رویان رویان آپ کو دعا دیتا ہے اور دنیا سے مین آپ کی شکر گزار جاؤنگی
آج مین نے چھوٹے چچا کو جس لئے بلایا ہے وہ یہ بات ہے کہ ماشاء اللہ چشم بدور
طاہرہ بیگم سلمہا نے قرآن شریف حفظ کیا ہے مین چاہتی ہون کہ وہ بھی سُن لین
بندہ بشر شاید میرے بتانے مین کوئی غلطی رہ گئی ہو یا خامی ہو آج زمانے بھر کے
حافظون مین جیسے چچا جان ہین دوسرا نہین اُن کا ایک سورہ بھی سن لینا اور جا بجا
سے بطور امتحان پوچھ گچھ لینا میرے بہت بڑے اطمینان کا سبب ہو جائیگا کسی

آدمی کی تحریر یا کلام کو دوسرا غلط پڑھتا ہے تو اسکو کیسا ملال ہوتا ہے اور سننے والے اسکو بے مادہ لے بھگو کہہ دیتے ہین یہ تو کلام خدا ہے مد وقف سکتہ یا زیر زبر پیش کی غلطی کا لحاظ سب پر طرہ اختلاف قرآت ہے نیکی برباد گنہ لازم کی مثل ایسی ہی جگہ صادق آتی ہے انھین مشکلون کے خیال سے مین نے اُنکو تکلیف دی ہے وہ مشکل مقام جگہ جگہ سے سنکر میرا اطمینان فرما دینگے نانا جان یہ تقریر سنکر سناٹے مین آگئے اور دیر تک سکوت کر کے فرمایا کہ ہائین یہ آپنے قرآن حمید کب یاد کرا دیا ہم نے تو اسکا چرچا بھی نہین سنا (اُستانی جی) ای حضور چرچا تو بری بات کا زیادہ ہوتا ہے جس کا ڈھنڈورا پیٹنے والا شیطان ہے یہ تو نیک بات تھی اور چھپا کے کی گئی تھی کیونکر ظاہر ہوتی اگر یہ ضرورت نہوتی تو آج بھی آپ نہ سنتے (نانا جان) حق تو یہ ہے کہ آپ کی خلقت دنیا والون سے جداگانہ ہے یہ ذکر تھا کہ ابا جان کی سواری آئی (نانا جان) کہو بھئی نواب دولھا حافظ جی صاحب آئے (وہ) جی ہان تشریف لائے نانا جان اُنکو لینے گئے یہان اماں جان نے جلدی جلدی مسند جھاڑی پردہ کیا کمرے مین گئین کہ اتنے مین مولوی صاحب تشریف لائے اُستانی جی اور مین اماں جان سمیت کمرے مین تھی مسند پر مولوی صاحب بیٹھے اور اُنکے برابر نانا جان سامنے وار کو ابا جان مزاج پرسی اور عدم ملاقات کے افسوس مین چند باتون کے بعد جو اسوقت کے مناسب تھین نانا جان نے ابا جان کی طرف کچھ اشارہ کر کے فرمایا وہ اُٹھکر کمرے کے دروازے کے پاس گئے اور کہا کہ اُستانی جی صاحب جناب مولوی صاحب کو زیادہ تکلیف وقت ضایع کرنے کی نہ دیجیے جس بات کے لیے آپ نے بلوایا ہے وہ ارشاد کیجیے

اُستانی جی کے حکم سے ہین نے کہاکہ اوٹ باہر رکھوا دیجیے تو بیوی باہر آئین جلدی سے اوٹ رکھا گیا بیوی مجھے لیکر اس کی آڑ مین بیٹھین ابا جان نے میرا پردا کرنا نامناسب جان کر نانا جان سے کچھ کان مین کہا اُنھون ہنسکر فرمایاکہ کہ ہان یہ تو تم نے میرے دل کی بات کہی پھر بسم اللہ کروابا جان اوٹ کے پاس آئے اور کہاکہ طاہرہ بیگم تو پردے کے باہر آؤ مجھے پہلے پہل کی وجہ سے بہت شرم آئی مگر عدول حکم کی مجال نہ تھی فوراً باہر آئی ادب سے جھک کر جناب مولوی صاحب کو تسلیم کی اُنھون نے عمر دراز کہکر ہاتھ پھیلا دیے نانا جان کی طرف مخاطب ہوکر فرمایاکہ یہ بچی کون ہے اُنھون نے کہاکہ میری نواسی ہے اسی کو اُستانی صاحب نے قرآن پاک یاد کرایا ہے ابا جان تو حیرت مین آگئے کیونکہ اُنھون نے اُس وقت تک سنا نہ تھا اور مولوی صاحب کو اسقدر فرحت و مسرت ہوئی کہ جس کی انتہا نہ تھی بے اختیار میری پیشانی پر بوسہ دیکر ٹھوڑی ہاتھ سے پکڑ کر فرمایاکہ ماشاء اللہ بڑی ذہین اور غیرت دار بچی معلوم ہوتی ہے کلام الٰہی کس نے یاد کرایا ہے نانا جان بخیال افشائے راز خاموش تھے کہ اوٹ سے اُستانی جی نے بندگی کر کے کہاکہ آپ کی کنیز نے مولوی صاحب نے جواب سلام دیکر نانا جان سے فرمایاکہ یہ کون صاحب ہین اُنھون نے پھر مصلحتاً سکوت کیا اُستانی جی نے کہا جی مین ہون امۃ الفاطمہ (مولوی صاحب) ہائین فاطمہ بیگم (اُستانی جی) جی ہان (مولوی صاحب) تم یہان کہان۔ (اُستانی جی) کیا عرض کرون اس بچی کی خدمت خداوند عالم نے میرے نام لکھدی تھی اس سے یہان ہون اور آج سے نہین بلکہ کئی برس سے (مولوی صاحب)

تا دیر سر جھکائے رہے اور پھر کہا تو یہ کہا کہ نواب صاحب یہ میری حقیقی بھتیجی بڑے بھائی صاحب مرحوم کی صاحبزادی ہین یہ اور مین ہم عمر و ہم مکتب رہا شاید کوئی دو ڈیڑھ برس کا عمر مین تفاوت ہو تو ہو ایک گھر مین پرورش پائی ایک جگہ پڑھ لکھکر بڑے ہوئے جب اُن کی شادی ہو گئی تو ایک دن یہ ہمسائی کے ہان تھین اور مین اُن کے دیکھنے کو گیا جب گھر مین نہ پایا تو مین نے اتنا کہا کہ میان تو گھر ہین ہین نہین بے اُن کی اجازت دوسرے گھر مین جانے کے کیا معنی بس یہ میرا کلمہ انھون نے اُدھر سے آتے وقت کھڑکی مین سے سُنا اُسوقت تو مجبور تھین سامنا ہو گیا کیا کرتین اللہ ری غیرت اس کے بعد سے جو انھون نے منھ چھپایا اور مجھسے پردہ کیا تو آج پینتیس چھتیس برس کے بعد مین نے آواز سُنی ہے صورت دیکھنا کیسا لڑکی مری میان کا انتقال ہوا بیماری سے غیر حال رہا تکلیفین اُٹھائین بھگدر کے اُدھر تک بار ہا مین گیا اور ان بندۂ خدا نے میرا سامنا نہ کیا عذر معذرت خوشامد درآمد کسی کو نہ مانا جب گیا یہی جواب سُنا کہ مین کیا کرون میری آنکھ چار نہین ہوتی بھگدر سے تو کچھ حالت ہی نہین معلوم آج نواب صاحب کے طفیل سے یہ دن دیکھا نہین معلوم کیا تھا جو مجھے آواز بھی سنائی نواب صاحب اُستانی جی کی اس غیرت داری کا تذکرہ سُنکر تصویر ہو گئے اور ابا جان سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ باہر چلو مجھسے فرمایا طاہرہ تم آتون جی کو ڈیڑے سے باہر لاؤ یہ کہہ کر وہ باہر سدھارے مین اوٹ مین جا کر بیوی کے قدمون پر گر پڑی وہ کانپ کر بولین کہ ای ہے بیٹا مجھے گنہگار نہ کرو پھر سر اُٹھا کر چھاتی سے لگا کر پیار کیا اور کہا کہ یہ تو مین پہلے ہی سمجھ چکی تھی چلو یہ کہہ کر

باہر آئین اور اپنے چچا جان کو سلام کر کے بیٹھ گیئن اُنھون نے دیر تک گریہ شادی کیا اور کئی مرتبہ اُن کو سر سے پاؤن تک دیکھا اس کے بعد کچھ اگلے پچھلے مرتبے اپنے اور اپنے خاندان کے یاد کر کے اور دل ہی دل مین اُستانی جی کو یہان نوکر خیال کر کے اسقدر ملول ہوئے کہ پیشانی پر شکن پڑگئی اور چہرے سے آثار رنج و ملال کے ظاہر ہوئے اُستانی جی فوراً اُن کے اصل مطلب کو پاگیئن اور چین جبین کی سطرون سے مطلب کی چند باتین پڑھکر اُن کے دلی ملال اور رنج خیال نکالنے کی یون تقریر شروع کی کہ مین یہان کسی طرح سے نہین رہسکتی تھی اگر نواب صاحب میری بات نہ مانتے اور کہا نہ سُنتے جب بوا رحمت نے اس بچی کے پڑھانے اور میرے یہان آنے کی نسبت کہا تو مین نے ٹکر ا تو ڑکر اُنکے ہاتھ پر رکھدیا اور صاف جواب دیا کہ بو نوکری تو ہرگز نکرونگی اگر مفت خدمت لینا چاہین تو مین حاضر ہون آپ نواب صاحب کی انسانیت اور نیک نفسی دیکھیئے کہ نہ تو اُنھون نے اپنی بدنامی کا خیال فرمایا نہ اس جواب صاف سے کچھ بیدل اور آزردہ ہوئے بلکہ نہایت خوشی سے میرا کہا مانا اور اپنے وعدے پر آج تک قایم بھی رہے پانچ برس کے قریب مجھے یہان رہتے گذرے نہ کبھی اُنھون نے حیلے بہانے سے لینے دینے کا نام لیا نہ اُنکی صاحبزادی نے کبھی ذکر کیا مین نے ایسے باوضع عقلمند پابند قول رئیس نہ دیکھے نہ سُنے جیسے چھوٹے ویسے بڑے سب کے سب آفتاب دوسرا ہوتا اسوقت رفع دفع کر دیتا اور پھر کسی حیلے حوالے سے اپنا مطلب نکالتا انتہا کی دانشمندی فرمائی کہ اُنھون نے میری سُنی سُنائی باتون پر قیاس سے یہ خیال کیا کہ اشارے کنایے حیلے بہانے اور دھوکے سے بھی اگر کچھ اس سے کہا جائیگا تو یہ ہاتھ سے نکل جائیگی اور

نہ ملے گی پھر کیون کھو جو بات ضائع ہو اور لطف مین بے لطفی پیدا ہو
ماشاء اللہ مہینے مین سیکڑون روپے محتاج و مساکین کو بٹ جاتے ہین
غریب ہی سمجھ کر مجھے کبھی دینے کا قصد کرتے یا اس بہانے سے
دینے کہ لو یہ دس روپے ہین جو تمھارے نزدیک واجب الرحم اور قابل رعایت
ہون انھین بھجوا دو سچ تو یہ ہے کہ آدمی کا پہچاننا ہی بہت مشکل کام ہے" مولوی صاحب
یا تو افسردہ بیٹھے ہوئے تھے یا اس تقریر کے اصل مطلب پر پہونچتے ہی اُنکے چہرے سے
بشاشت و خوشی ظاہر ہونے لگی پہلے مین اُستانی جی کی اس تقریر کو بالکل بیمحل سمجھی
تھی مگر جب ایک وقت مین مولوی صاحب کے چہرۂ مبارک کی وہ رنگتین دیکھین
تب مجھے یہ عقدہ کھلا کہ اُستانی جی نے اس وجہ سے یہ باتین کین چونکہ ابا جان اور
نانا باوا کو بھی میرے قرآن شریف سننے کی بڑی آرزو تھی اس وجہ سے تھوڑی دیر ٹھہر کر
بیوی پھر اوٹ مین چلی گئین اور وہ دونون صاحب محل مین بلائے گئے آج بیوی
نے اپنے ہاتھ کا سیا ہوا جوڑا مجھے پہنایا تھا چھوٹے پانچون کا پائجامہ اودے
دھاری دار قلندرے کا اُس مین شالباف کی گوٹ اور محمودی کا کرتا نینو کا دوپٹہ سر پر
تھا یہ بندھا ہوا اسی حیثیت سے مین مولوی صاحب کے سامنے قبلہ رو بیٹھی اور رحل
و کلام اللہ کو آگے بڑھا کر اعوذ باللہ کے بعد سورۂ حمد پھر پارہ الم ایک ربع تک
پڑھا مولوی صاحب آنکھ بند کیے سنا کیے میرا رُکنا تھا کہ اُنھون نے فرمائشات کا
تار باندھا قرآن پاک ہاتھ مین لیکر کبھی سورۂ مریم کی پانچوین آیت سے سنکر سورۂ نساء
کے دوسرے رکوع سے شروع کرایا کبھی سورۂ تو بہ سنتے سنتے سورۂ آل عمران مین
پوچھ بیٹھے دو تین رکوع پڑھے تھے کہ سورۂ رعد کا امتحان لیا وہ ناتمام تھا کہ پارۂ والمحصنت

پڑھنے کا حکم دیا ادھر انھون نے سورہ حج مین رکوع دوم سے پڑھنے کو کہا اور ادھر مین نے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ نِ اطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ نِ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ سے چھٹے سنت سجدے تک پڑھا بیچ مین آیتون کی تفریق اور تحقیق بھی ہوتی گئی اور وقف لازم نبی جبرئیل جائز مجوز مطلق مرخص کو پوچھا پھر رموز زیروبالا کو پھر وقف ق ۔ صلے ۔ صل ۔ سم ۔ لا سم سکتہ ۔ وقفہ معانقہ ۔ لا ۔ قلا قلے ۔ ک ۔ ہ ۔ ے ۔ خ ۔ ب وغیرہ سورہ اور منزل و حزب قاریون کے نام رکوع سجود پوچھکر حروف نقطہ و اعراب کی تعداد پوچھ بیٹھے پھر الٹا قرآن مجید اسی طرح سے سُنا پھر فرمایا کہ اولئک مین واؤ ظاہر کرکے پڑھا جاتا ہے مین نے عرض کیا کہ نہین فرمایا کیون مین نے کہا الف پر پیش اس کا بھائی موجود ہے فرمایا پھر لکھا کیون جاتا ہے مین نے عرض کیا کہ رسم الخط ہے فرمایا کہ بسم اللہ سے لغفور الرحیم تک تو پڑھو مین نے پڑھکر سُنایا فرمایا کہ یہان تو (رے) کے بعد (یے) ہے اور رے کے نیچے زیر بھی ہے پھر تم نے مجریہا (رے یے زیر رے) کیون نہ پڑھا مین نے عرض کیا کہ یے بصورت الف ہوگئی اس لئے کہ ماقبل اس کے جو رے تھی اُس پر زبر ہے جیسے اس کے بعد مرسٰہا ہے مولوی صاحب نے مُسکراکر قرآن مجید گردانا اور نانا جان کی طرف دیکھکر فرمایا کہ نواب صاحب فخر اور شکر کا مقام ہے کہ خداوند عالم نے اوصاف حمیدہ سے متصف آپ کو نواسی مرحمت فرمائی مین نے اس وقت اس کے امتحان مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا لیکن ماشاء اللہ اس کے ذہن اور حافظہ خداداد نے کہین کوتاہی نہ کی اگر محنت کی طرف خیال کرون تو اس کی عمر ہی کیا ہے شاید کوئی نو برس کا سن ہو

اس مین کیا محنت کی ہوگی ہم کو اس طرح سے قرآن شریف پانچ برس مین یاد ہوا تھا اگر اس پر قیاس کیا جائے تو چار برس کے سن سے پڑھنے کا حساب ٹھیک بیٹھتا ہے حالانکہ وہ سن اس قابل نہین بسم اللہ بھی نہ ہوئی ہوگی (نانا جان) جی نہین پانچوین مین تھی جب تو پڑھنے بیٹھی ہے (مولوی صاحب) لیجئے اس حساب سے (اگر نو برس کی عمر ہو تو چار برس ہوئے پڑھا کتنے زمانے مین اور یاد کس مدت مین کیا (نانا جان) ای جناب اگلے سال تک تو یاد نہ تھا تین چار برس اُدھر کیسے (مولوی صاحب) سبحان اللہ اب اس کو سوا تائید ربانی اور امداد یزدانی کے کیا کہا جائے (نانا جان) ہان یہ تو بجا ہے مگر ہماری اُستانی صاحبہ نے بھی اپنی ساری لیاقت اس کی تعلیم و تربیت مین صرف کر ڈالی اور حضرت اپنے اپنے پڑھانے کا دستور اور انداز ہے یہ بات بھی آپ کے خاندان پر ختم ہے اسی وجہ سے اُستانی صاحبہ کا ماشاء اللہ طرز تعلیم ہی جداگانہ ہے آٹھ نو برس کی بچی پر رفتہ رفتہ پہاڑ کا بوجھ رکھدیا کامدانی زردوزی چکن کاڑھنا چھانٹنا سینا پرونا پکانا ریندھنا رکابداری رنگریزی رنگ سازی نقاشی سوت کاتنا جراب کاڑھنا بچکا پٹھا بننا جالی لوٹ کا کام نماز روزہ پڑھنا لکھنا ماشاء اللہ ان سب مین طاہرہ کو مہارت حاصل ہے آپ ملاحظہ فرمائین کہ کس کس نفاست اور تازگی صفائی اور عمدگی سے اس نے یہ کاریگریان کی ہین یہ فرما کر رحمت کو پکارا اور وہ صندوق منگوا کر جسمین میری دستکاری کی چیزین تھین سب کے پہلے قرآن مجید کا زردوزی مخملی غلاف نکالا جس کے حاشیے پر چوطرفہ مین نے جو بیل بنائی تھی اس مین یہ آیتین تھین بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ وَالْكِتَابَ

وَالزَّانِی فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ اور اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ اور اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاکُمْ اور کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ اور اِنَّ الشَّیْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۞

جناب مولوی صاحب ان آیتون کے معنی اور محل نصرف پر دیر تک غور فرمایا کئے پھر مسکرا کر کہا کہ طاہرہ بیوی تم نے ان کے معنے بھی سمجھے مین نے عرض کیا کہ جی میرے پاس ایک قرآن مجید با ترجمہ ہے اُسی سے لفظی معنی معلوم ہو جاتے ہین مولوی صاحب نے جزدان کو چوم چاٹ کر نانا جان کو دیا اُنھون نے کامدانی کا دوپٹہ اُٹھا دیا ظاہر مین تو وہ تارون سے کڑھا ہوا معلوم ہوتا تھا مگر بغور دیکھنے سے اس کی صنعت کھلتی تھی یہی ہوا کہ جب قریب سے مولوی صاحب نے دیکھا تب اس کے بیل بوٹے کے جوہر کھلے بے اختیار ہنسے اور فرمایا کہ نواب صاحب ذرا اس فقرے کو دیکھیے (بیوی آنچل کو تو اُٹھاؤ دیکھو زمین پر لوٹ رہا ہے یہ کیسا انداز دوپٹہ اوڑھنے کا ہے) واہ واہ واہ ارے اس کے بعد دوسری بیل مین یہ عبارت تو ملاحظہ فرمایئے "اچھا کپڑا پہنکر اترانے کے بدلے خدا کا شکر کرنا چاہیئے کیونکہ جو کچھ ہے اُسی کی عنایت ہے"۔ طاہرہ سبحان اللہ یہ تو بتاؤ کہ تمھاری مرضی کے موافق چھاپے کیونکر میسر آئے (مین) مین نے خود کھودے ہین (مولوی صاحب) یہ اُپہر بھی طرہ ہے چھاپے کھودنا تو نہایت مشکل کام ہے (مین) جی ہان پہلے مین بھی ایسا ہی جانتی تھی ایک دن پیر نقش علی صاحب کی لڑکی کو ماما کھلاتی ہوئی نکل آئی مین کوٹھے پر سے اُتر رہی تھی ماما نے اُس سے سلام کرایا مین گود مین لیکر اُسے

پیار کرنے لگی اُس کے پاس چھوٹی سی لکڑی کا ٹکڑہ تھا جس پر اُنھون نے کھریا لگا کر نقش بنا دیا تھا دوسرے رخ پر تیل کی چکنائی معلوم ہوئی مین نے بھی اُنھین کے معرفت اپنی مرضی کے موافق نمونے دے کر ہزارہ بیس ٹکڑے کٹوا منگائے اور تیل مین بھگو دیے جب تیل پی چکے تو ایک نکال کر کھریا لگائی پھر حرف بنائے اور اُنھین کے ہانسے تھاپی او زار منگوا کر اُسے کھود لیا دو چار بگڑے ہاتھ جمنا تھا کہ بننا شروع ہوئے اب تو او زار بھی بن گئے اور میرے دل کا ڈر بھی نکل گیا (مولوی صاحب) طاہرہ بیگم تمھارے ذہن عالی اور عقل سلیم کا وصف دشوار ہے خدا تمھین نظر بد سے بچائے یہ میری انتہا کی خوش نصیبی تھی کہ ایسے ایسے با خدا اور مقدس پاک دل بزرگون کی زبان مبارک سے طرح طرح کی دعائین میرے حصے مین آتی تھین جن کی تاثیر کے جلوون سے میرے ہنر اور عقل اور ذہن مین دن دونی اور رات چوگنی ترقی اور تیزی ہوتی گئی تھوڑی دیر جناب مولوی صاحب اور ٹھہرے تھے کہ مغرب کا وقت آگیا جانے کا ارادہ کیا ابا جان نے نہ مانا مسجد مین نماز جماعت ہوئی عشا کی نماز کے بعد ابا جان گھر مین تشریف لائے اور فرمایا کہ طاہرہ بیگم آج ہم بھی مولوی صاحب کے ساتھ باہر کھانا کھائین گے باہر کھانا بھیج کر تم سب بھی کھا لینا ہمارا انتظار نہ کرنا کھانے کے بعد بھی مولوی صاحب کو ٹھہرایا اور جی بھر کر سب نے اُن کی زیارت کی ہر شب جمعہ کو آنے کا وعدہ ہوا اور مولوی صاحب اپنے گھر سدھارے ابا جان گھر مین آئے آج اماں جان نے انتہا سے زیادہ بجد ہو کر اور مجھے سُھر کرا کے اُستانی صاحبہ کو کھانا کھلایا تھا باہر سے آنے والون کی آہٹ پا کر اُستانی جی کوٹھے پر گئین خیر النسا شمع لیے ساتھ ساتھ

تھین مین آناً فاناً اس غرض سے ٹھہر گئی کہ مولوی صاحب کے دوبارہ آنے کا حال پوچھون تو چلون ابا جان آئے ہین مین اُن سے پوچھ چکی ہون کہ زینے پر دھما کا ہوا باورچی خانے کے لوگ دوڑے اجوبہ میرے لئے کھڑی تھین وہ دوڑین مین ابّا جان کی طرف دیکھ رہی ہون اور یہ سنکر کہ مولوی صاحب اب انشاء اللہ ہر جمعرات کو آیا کرینگے دل ہی دل مین خوش ہو رہی ہون کہ ہی ہی اُستانی جی گرین ''بوا اجوبہ'' کی صدا میرے کان مین پہونچی یقین ماننا کہ میرا دل اُڑ گیا ادسہاتھ پاؤن کا ست نکل گیا عرق عرق ہو گئی مگر اسی حالت مین گرتی پڑتی زینے تک پہونچی دیکھتی کیا ہون کہ پلنگڑی پر لوگون نے لٹا دیا ہے اور وہ بیہوش ہین با۔ن پر کہین چوٹ چپیٹ نہ معلوم ہوئی تب مجھے اور زیادہ تردد ہوا دل بھر آیا بے اختیار ڈبڈبائی آنکھین لیکر ان پر جھکی سینے پر منھ رکھا شمع سر کے پاس لے جا کر ایک ایک بال بچور کر دیکھا کہ شاید سر مین ضرب آئی ہو لیکن نہ تو کہین زخم نظر آنہ گومڑا نہ ورم یہ دیکھتے ہی مین بے قابو ہو گئی حواس جاتے رہے دل مین ایک سنسناہٹ ہوئی نہ کسی اور خیال و ملال سے بلکہ اس اندیشہ سے کہ مبادا کوئی صدمہ دل پر پہونچا ہو اور اس کی وجہ سے دشمنون کی یہ حالت ہو گئی ہو جلدی جلدی ہوشیار ہوتے اور غش برطرف کرنے کی معمولی تدبیرین کین مگر کچھ اثر اُن کا ظاہر نہوا اسوقت حکیم مسیحا صاحب کے بلانے کو امان جان سے کہلوا بھیجا اور مین نے بہ خیال فصل کیوڑا بید مشک پلایا خس اور کیوڑے کا عطر سنگھایا چکنی مٹی کا ڈھیلا بھگو کر ناک کے پاس رکھا دو آدمیون نے تلوے سہلائے دوپٹے کے آنچل سے ہوا دی پنکھا جھلا ٹھنڈے

پانی کے بار بار چھینٹے دیے بارے خدا خدا کرکے آنکھ کھولی آدھی گھڑی سے
زیادہ ان سب باتون مین نہ گذری ہوگی جو ماشاء اللہ وہ ہوشیار ہوگئین لیکن مجھپر
کیا سب یہی کہتے تھے کہ نہ معلوم کو گھنٹے گذر گئے امان جان اُنکی پیٹھ کی طرف اٹھین
اُٹھاکر مومیائی کھلائی گرم سہتا سہتا دودھ تھوڑی سی پھٹکری ڈال کر پلایا پھر یہ صلاح
ہوئی کہ اب اُن کو کوٹھے پر نہ لے جائین دوپہر رات گذرے صبح کو شب بخیر دیکھا
جائے گا آتر رخ کو ایک کمرہ تھا اور اسی سے ملی ہوئی بوا رحمت کی صحنچی خالی پڑا تھا
جلدی جلدی جھاڑ بہار کرسب نے ملکر اُنکی راحت کے سامان وہان مہیا کردیے اور
پلنگ پر لے جاکر لٹا دیا جب وہان سے کھٹولی اُٹھی اور بوا عجوبہ تولین کنسر شیشیان
لینے گئین تو اُنھون نے خون کا تھال الشمع کی روشنی مین دیکھا ''بیوی صاحبزادی''
جلدی ادھر آؤ کہکر مجھے پکارا مین جو گئی تو وہ لہو کا ڈبرا بھرا دیکھا کاٹو تو لہو نہین ہے ہر
یہ کس کا خون کہکر مین زرد ہوگئی امان جان آئین اُنھون نے دیکھا دم بخود کھڑی
تھین کہ پائنچون پر نگاہ پڑی ایلو ہائین یہ کیا ہوا کہکر وہ اپنے پائنچے دیکھنے لگین
مین نے مڑکر دیکھا تو ساری گوٹ لتھڑی ہوئی تھی اور لختے کے لختے جمے تھے اب
سب کے سب وہین جمع ہوگئے خون کی جگہ گھیرے کھڑے ہین کہ مین جلدی سے
اُٹھکر کمرے مین گئی اُستانی جی کی پیٹھ کی طرف جاکر کمر کو روشنے سے دیکھا تو بائین
جانب زخم پایا میرا قیاس صحیح نکلا جلدی سے ہاتھ رکھکر خون بند کیا گو اب اُس
تیزی سے نہین بہتا تھا پھر بھی بخوبی رس رہا تھا کچھ دیر تو ٹونٹی ہی چلی ہوگی اشارے
سے بوا رحمت کو بلایا اور آگ منگاکر ریشم جلاکر بھرا خون نہ رکا مکڑا کا گھر بھی اکسیر ہے
لیکن سارے گھر مین وہ آدھا بھی نہ ملا جو کچھ کام نکلتا آخر کو لوبان پیس کر رکھدیا

اُس سے خون کا آنا بند ہوا اب میری جان مین جان آئی دم ٹھہرا اور اُستانی جی کو
غفلت سی آگئی جاگ کر وہ رات کاٹی حسب معمول چار گھڑی رات رہے اُستانی جی
اُٹھین مین دوسرے پلنگ پر لیٹی تھی انھون نے مجھکو سوتا سمجھکر اُٹھنے کا قصد کیا
مین اُٹھ کھڑی ہوئی اور جلدی سے بازو پکڑکر چوکی پر لے گئی بُوا اعجوبہ آہٹ پاکر
اُٹھین اور گرم پانی لاکر رکھ دیا مجھے اُن کی نیت کا حال معلوم تھا کوٹھے پر سے
بچی منگا کر جوڑا نکالا جب چوکی پر سے آئین تو پہلے کا سا ضعف نہ تھا مین نے
کہا کہ آپ کے دشمنون کے بڑی چوٹ لگی یہ کپڑے سب نجس ہین کہا میری بچی کچھ
ایسی تدبیر کرو کہ میری نماز نہ جائے ذرا سا پانی منگا دو تو مین پنڈا غوطہ کر ڈالون
اس امر مین کچھ کہنا سننا محض بیکار تھا چوٹھے پر سے بوا اعجوبہ اور امامن پانی کا گھڑا
اُٹھا لائین بوا رحمت کی صحنچی مین اُنھون نے بدن پاک کیا کپڑے بدلے اتنی دیر
مین نماز کا بھی وقت آگیا مین وضو کرنے گئی اور وہ سجادے پر تشریف لے گئین
بُوا اعجوبہ اُن کے پاس رہین سارے گھر کو امامن نے جگا یا بعد نماز ہر ایک اُن کی
خبر پوچھنے کو آیا صبح و شام حریرہ اور یخنی دینا شروع کیا آنولے کا مربہ ورق نیم برشت
انڈا انار شیرین مکھن دودھ قلیہ قورمہ روسے کے افلاطونی پھلکے اور ایسی ہی ایسی
ہلکی اور خون پیدا کرنے والی چیزین زبردستی کھلا کھلا کر پندرہ بیس دن مین اُنکو
اس قابل کر لیا کہ بے سہارے خود چلنے پھرنے لگین اور ذری ظہور طاقت آگئی
مولوی صاحب دیکھ گئے تھے گھر جا کر ایک معجون بھیجی کہ سوتے وقت تولہ بھر
سونے کے ورق مین لپیٹ کر کھلا دی جایا کرے رفتہ رفتہ بفضل خدا شامل حال ہوا
اور میرے اطمینان کو ترقی ہوئی دو روز مہینے مین باقی تھے کہ وہ پھر کوٹھے پر گئین

اور وہین غسل صحت بھی ہوا مولوی صاحب نے دو جلدین اور ایک قلمدان مع جزو دان مجھے عنایت کیا تو یہ سب بیوی کے غسل صحت کے دن مجھے ملکر دونی چوگنی خوشی کا سبب ہو گیا قلمدان صندل کا اور کتاب اخلاق محسنی اور انوار سہیلی تھی یہ کتابین مولوی صاحب نے اپنے دست مبارک سے لکھی تھین بیوی دیکھکر بہت خوش ہوئین گلستان تو مین پڑھ چکی تھی اخلاق محسنی مولوی صاحب نے شروع کرادی جو ہر روز مین ابا جان سے پڑھتی تھی اور انوار سہیلی اپنی جگہ پر دیکھتی تھی کہین کہین اُستانی جی اور ابا جان سے پوچھنے کی ضرورت ہوتی تھی گو کہ اُستانی جی کی اگلی حالت بدل گئی تھی اور خدا نہ کرے وہ نقاہت نہ تھی طرح طرح سے اُن کی اُلٹ پلٹ کی گئی لیکن باوجود ان سب باتون کے بین جو دیکھتی ہون تو اُن کی وہ خوش خلقی ملنساری ایک ایک کی دلداری محبت سے پیش آنا خاطر کرنا پان دینا بٹھانا چھوٹی چھوٹی کی خیر خبر پوچھنا بالکل باقی نہین نہ آتے سے غرض نہ جانے سے کام کبھی آنکھ بند مراقبہ مین ہین کبھی چپ بیٹھی تسبیح پڑھ رہی ہین کبھی حال برزخ و قبر پڑھکر کانپتی ہین کبھی قیامت کے ذکر پر روتی ہین اگر کوئی آ نکلتا ہے تو اسی قسم کی باتین کرتی ہین کہ وہ گھبرا کر اٹھ جاتا ہے دو گھڑی ایک حال پر لگتا ہی سوا میرے اور کون تھا جو روز موت کی کہانی اور قیامت کا حال دل دے کے توجہ سے سنتا رفتہ رفتہ لوگ کم آنے لگے ایک دن مین نے کہا کہ آپ کا مزاج نصیب دشمنان کچھ سست دیکھتا ہے فرمایا کہ نہین تو مین نے کہا پھر کیا باعث جو آپ کی اگلی حالت مین کچھ فرق ہو گیا ہے یا مجھی کو ایسا معلوم ہوتا ہے فرمایا نہین تمہارا کہنا بجا ہے یہ میری طبیعت بالکل بدل گئی - اہل دنیا اور دنیا سے دل بیزار ہو گیا

نہ کسی سے ملنے کو جی چاہتا ہے نہ بات کرنے کو اس کا سبب بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے
کہ اب زمانہ کوچ کا بہت قریب ہے خداوند عالم بڑا مسبب الاسباب ہے
جب انسان کی موت آنے کو ہوتی ہے تو چند روز قبل مرنے کے اُس کے دل کو
دنیا کی طرف سے پھیر دیتا ہے کہ جتنے تعلق ہین اُن سے نفرت ہو جائے اور سختی
سے دم توڑ توڑ کر پھڑک پھڑک کے نہ مرے چونکہ وہ دنیا سے مانوس ہوتا ہے اور
دفعۃً اُس کے چھوٹنے سے جدائی کے صدمے کی برداشت نہین کرسکتا اسلیئے
حکیم مطلق اُس کی دوستی کو مبدل بہ دشمنی کردیتا ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ جب
ایک طرف سے دل ہٹتا ہے تو دوسری طرف رجوع کرنے کی ضرورت پڑتی ہے
کیونکہ ہر انسان مین اُنس کا مادہ موجود ہے پس دنیا کے مقابلہ پر کیلہے دین جب
دنیا کی محبت دل سے جاتی ہے دین کی اُلفت آتی ہے اُس کے ساتھ ہی موت
کی یاد ہوتی ہے موت کے لئے خوف خدا تاریکی قبر سکرات موت طول برزخ
ہول حشر سختی حساب بہشت سوال وجواب تردد عذاب پر نظر کرنا واجب ہے اُنکے
تصور سے ہی وہ شخص مردہ دل اور مغموم ہو کر اپنے اعمال کی طرف خیال کرتا
ہے اُن کو حقیر ذلیل ناقابل وقلیل پاکر فکر درستی سفر آخرت پر متوجہ ہوتا ہے اور
خدا سے لو لگاتا ہے دنیا اور اُس کے تعلقات سے دل ہٹاتا ہے یہی حال میرا ہے
کچھ اوپر نوّے ۹۰ برس کا سن ہوا ساری عمر دنیا ہی کے دھندون مین کٹی اب خدا کے
فضل وکرم نے توفیق نیک کو میرا رفیق کر کے ان بکھیڑون سے نجات دی ہے
خود بخود دل علیحدگی ڈھونڈھتا ہے سو تمھارے کسی سے مجھے لگاؤ اچھا نہین معلوم
ہوتا وہ بھی فقط اس وجہ سے کہ خدا رکھے تم انتہا کی نیکبخت اور سعادتمند ہو تم سے جُبی بڑی

توقع ہے بیٹیا یہی ایسا نازک وقت ہے کہ جس کی عمر بہت کم ہے اور کام بڑا کرنا ہے اگر اس تھوڑے سے زمانے مین دل سے اُس کی یاد کی جائے اور اعمال نیک کا ذخیرہ کرے تو نہایت ہی مناسب ہے تاکہ اس لمبے چوڑے تنہائی کے سفر مین کام آئے بیوی طاہرہ بیگم یہی سفر ہے جس سے نہ امن ہے نہ مفر ہر فرد بشر کو جانا ہے اور منزل پر پہونچ کے سختیان اُٹھانا نہ پردہ نشین پردے کے بہانے سے بچ جائے گا نہ لنگڑے کا عذر لنگ سنا جائے گا نہ خانہ نشین بچے گا نہ گوشہ گیر نہ امیر نہ غریب نہ بادشاہ نہ فقیر نہ بوڑھا نہ جوان نہ بالا گورا نہ سانولا نہ کالا اپاہج نہ لنجا لولا نہ اندھا نہ توانا کی طاقت کام آئے گی نہ مالدار کو دولت نفع پہونچائے گی ظالمون کی دال نہ گلے گی حاکمون کی خاک نہ چلے گی عین وقت پر سب ساتھ چھوڑ دین گے آنکھ موڑ لین گے نہ کوئی کام آئے گا نہ کام دے گا نہ بات پوچھے گا نہ خبر لے گا باپ ہو یا بھائی جایا ہو یا جائی بہن ہو کہ مان بیوی ہو کہ میان پیسہ ٹکا پاس نہین ہوش نہین حواس نہین اور اگر ہو بھی تو مال کیا مال ہے خالی ہاتھ جانا بہرحال ہے ہاتھ پانون دشمن شیطان دنفس رہزن اپنی گور اپنی منزل خلوت مین اعمالون کی محفل کچھ دے لیکر جائین کہ لے دے سے بچین نہ کوئی پیچھے نہ آگے نہ دہنے نہ بائین نہ آرزوئین نہ خواہشین نہ ہوائین قیامت کی تنہائی غضب کی تاریکی چھائی گناہون کے بوجھ سے گردن ٹیڑھی کمر مین خم تشنج سے بند بند ٹوٹا ہوا منھ پر ورم ندامت سے زمین مین گڑنا حسرت سے ایڑیان رگڑنا عذر نامعقول اس کی سماعت محال نہ کہنے کا یارا نہ عرض کی مجال نہین بناو کہ گیا وقت پھر ہاتھ آسکتا ہے بھولا بھٹکا منزل پر جا سکتا ہے اگر پہلے ہی سے اس دن پر نظر رکھتے کچھ اپنی کچھ اُدھر کی خبر رکھتے تو آج کیون

یہ ہراس ہوتا اور پھوٹ پھوٹ کر دل روتا حاکم کونین کے سامنے جانا اور خالی ہاتھ دکھانا نہ ہدیہ مقبول ہے نہ تحفہ معقول گو وہ مستغنی ہے بے نیاز ہے مالک ہے ملک نواز ہے ہمارا کچھ لے جانا اپنے واسطے ہے نہ اُس کے واسطے تھوڑا سا کام دکھائینگے مزدوری پائینگے رونا تو اس بات کا ہے کہ وقت تنگ ہے اور بڑی بڑی امنگ لیکن اب سوچے تو کیا سوچے اور سنبھلے تو کیا سنبھلے نہ کچھ بنائے بنے گا نہ کچھ کیے ہو سکے گا ٹھوکر کھا چکے گر چکے ہیں یا دن جا چکے اگر چار دن ادھر یہ خیال ہوتا تو آج نہ یہ حال ہوتا جیسی کرنی ویسی بھرنی مشہور ہے خطا کر کے پچھتانا بھی ضرور ہے اب بے موت مرتے ہیں افسوس کرتے ہیں کاش اب بھی جو کچھ کیا کریں بے ریا کریں تو بھی اُس کی رحمت بے انتہا ہے گناہوں کی حقیقت ہی کیا ہے بخش دے تو کیا دور ہے کہ وہ رحیم و غفور ہے طاہرہ بیگم خالی ہاتھ سارا قافلہ ہے نہ زاد ہے نہ راحلہ رستے سے نابلد راہ سے ناآشنا منزل ایک اور پھر سب جدا تخت نشین اور خاک نشین برابر جو اس کو خوف وہی اس کو ڈر سب کے پاس سواری ہے مگر بے قابو ہے وہاں لیے جاتی ہے جو مقام ہو وہی بہات خدا کی ذات زبان ہے گویائی نہیں آنکھ کھلی ہے بینائی نہیں ہاتھ معطل پاؤں شل جگر افسردہ دل مردہ پہلو ویران سینہ سنسان نہ رگوں میں لہو نہ لہو میں جوش نہ سر میں سودا نہ دماغ میں ہوش نہ قلب میں ارمان نہ بدن میں جان سب اعضا کا قافلہ بدستور برقرار ہے مگر بے یوسف روح ہر اک بیکار نہ طاقت قیام نہ قوت قعود نہ دم نہ درود بند منھ پر موت کا قفل لگا ہے روح نکل گئی اب وہاں دھرا کیا ہے ہونٹ بے حرکت ہیں اور ساتھ پاؤں بے سکت ناک میں بو نہیں جاتی بات سمجھ میں نہیں آتی کان

بھرے گالون کی رنگت زرد ہے محرورمزاجی کا بازار سرد ہے کانون کی لوین آنکھون کی پتلیان بھری ہوئین ساری دنیا کی چیزین نگاہون سے گری ہوئین شام جوانی اور صبح پیری کا ایک حال نہ سن کی تمیز نہ عمر کا خیال کچھ پیچھے کچھ آگے جاتے ہین چار کے سہارے بھاگے جاتے ہین اتنی مجال نہین کہ سامان سواری دکھین یا اپنی ناداری جو عمر بھر نہ پہنے کپڑے وہ پہنے ہین ہین سہاگن اور ہاتھ پاؤن بے گہنے ہین سادی وضع سادہ لباس عطر کے بدلے کافور کی بوباس نہ سونا چھونا ہے نہ اوڑھنا بچھونا کوئی شہادت دیتا ہے مگر کانون مین آواز نہین آتی کسی کی شکل دیکھی نہین جاتی نہ اپنی محبت کا خیال ہے اور نہ کسی کا نہ فکر کا دخل ہے نہ غور کا کوئی روتا ہے رویا کرے اپنی جان کھویا کرے نہ ملت کا پاس ہے نہ میل کا خیال نہ کسی سے کھلا ملا ہے نہ بول چال آرزو بے ٹھورٹھکانے ہے امید خاک بسر نہ حسرت کا اثر ہے نہ ارمان کا گذر دہ دل ہی نہین جو ان سب کا مکان ہے ہر اک صاحب سلامتی انجان ہے آبادی کی جگہ ویرانہ ہے ابتر کارخانہ ہے نہ خون دوڑتا ہے نہ سانس آتی جاتی ہے نہ کوئی ہرکارہ ہے نہ خبر آتی ہے چار طرف سناٹا پڑا ہے سب چپ چاپ ہین خموشی کا جھنڈا گڑا ہے نہ کوئی ہمدرد ہے نہ غمخوار نہ دلسوز ہے نہ دلدار اور کوئی ہے تو ہوا کرے کچھ کہتا ہے کہا کرے نہ شکوے شکایت کا خیال نہ ترک ملاقات کا ملال بلائے ہوئے جاتے ہین کب کسی کے کہتے مین آتے ہین بڑی سرکار مین طلب ہے دم لینا ترک ادب ہے ٹھہرنا کیسا بات کرنا کیسا نہ اس کی طاقت نہ اس کی مجال نہ کسی کی پروا نہ کسی کا خیال سب سے آنکھ پھرائے ہین پردے مین منھ چھپاتے ہین آخری نکھار نیا سنگار کیے ہین جو دکھائی نہین دیتی وہ گٹھڑی سرپہ

لیے ہین چار کی مدد سے راہ کٹی خدا خدا کرکے منزل ملی زمین کی چھاتی پھٹی نام چار کو جو ساتھ آئے تھے لحد کے تھین تھمہ دینے کو لائے تھے سواری سے گڑھے ہین اُتار دیا اپنے اپنے گھر کا رستہ لیا اُجلے کپڑون سمیت زمین پر لٹا گئے ہوا کو روک گئے خاک مین ملا گئے۔" یہ کہہ کر اُستانی صاحبہ کو اسقدر رقت آئی کہ بات کرنا دشوار ہوگئی میرا دل پہلے ہی سے بھر آیا تھا آنکھین ڈبڈبائی ہوئی تھین اُن کا رونا سہارا تھا یا ٹھیس لگنا بلک بلک رونے لگی یہان تک کہ ہچکی بندھ گئی اُستانی صاحب آنسوؤن سے روئین اور مین آواز سے میرے بھون بھون رونے کی صدا امان نے سُنی دوڑی ہوئی گئی امان جان کو لائی وہ گھبرائی ہوئی آئین اور ہکا بکا ہوکر امامن سے پوچھنے لگین کہ ارے کیا ہوا کچھ بیان توکر وہ بیچاری چولھے پاس بیٹھی تھی اُسے کیا خبر کہ یہان کیا باتین ہوئین ڈرکر بولی کہ حضور مجھے نہین معلوم مین نگوڑی ماری تو باورچی خانے مین اپنا مُنھ جھلس رہی تھی یہان کچھ باتین ہورہی تھین مین نے سُنی بھی نہین اماں جان کا میرے پھیر پھیراتنے پر دل تلملایا روک تھام کرنے بیٹھین سینے پر ہاتھ پڑتے ہی کہا کہ ہی ہی اندر سے دل بھی تو تڑپ رہا ہے کس سے پوچھون کہ یہ کیا تھا اُستاد شاگرد دونون کے دونون ساون بھادون ہوگئے اب بیچاری امان جان کبھی تو اُستانی جی کی خبر لیتی ہین کبھی میری تھوڑی دیر مین وہ بیہوش ہوگئین مگر مجھے معلوم نہین دو چار دفعہ منھ دھلانے پانی پلانے سے سانس اور دل ٹھہرا ہچکی رُکی آنسو تھمنا تھے کہ امان جان نے کہا طاہرہ بیگم دیکھو خبردار اب نہ رونا تمھاری اُستانی کے دشمنون کی طبیعت اچھی نہین مین رونا دھونا سب بھول گئی مڑکر جو دیکھتی ہون تو لکڑی کی طرح پڑی ہین

بدن سخت ہے دانت بیٹھے ہین نہ حلق سے پانی اُترتا ہے نہ پانی کے چھینٹے منھ پر اثر کرتے ہین نہ پنکھا کام دیتا ہے نہ ہوا سے کچھ ہوتا ہے امان جان بدحواس اور بیتاب کہ کیونکر جلدی سے ہوش مین لے آوٗن زینے پر کھڑے اباجان پوچھ رہے ہین ناناجان نے خبر پاکر ڈاک بٹھادی ہے آدمی برابر پھیرے کر رہے ہین نیچے کے لوگ اوپر اوپر کے نیچے ہو رہے ہین اپنی اپنی عقل لڑاتے ہین تدبیرین کرتے ہین کچھ نہین ہوتا یہان تک کہ نماز مغرب کا وقت آگیا اور باغ والی مسجد مین اذان ہوئی یا تو ایک ایک چپ چپ کر رہا تھا یا ستم بستہ تھی نہ کاوٗن کاوٗن تھی نہ چاوٗن چاوٗن اللہ اکبر کی صدا سنتے ہی تو چل ہی چل ایک ایک کھسکنے لگا کچھ ادھر کچھ اُدھر ہو گئے امان جان بھی وضو کے لئے گھبرا کر اُٹھین مین استانی جی کے سرھانے بیٹھی نہ اُنھین چھوڑنے کو جی چاہتا ہے نہ نماز کو سر تو زانو پر رکھ لیا مگر نماز کے جانے کا بڑا دھڑکا لگا ہوا تھا خدا کے صدقے جاوٗن فوراً اُس نے میرے دل مین ڈالا کہ لاوٗ کان مین جھک کر نماز کے لئے تو کہون شاید آنکھ کھول دین یہ خیال آتے ہی مین نے کان سے منھ لگا کر چیخ کر کہا کہ بیوی جلدی اُٹھیے نماز کا وقت جاتا ہے ایک ہی دفعہ کہنے کی نوبت آئی تھی کہ وہ چونک پڑین مجھے دعا دے کر سر زانو سے اُٹھانے کا ارادہ کیا مین نے سہارا دیکر اُٹھا بٹھایا وضو کر کے ہم نے اُنھون نے ساتھ نماز پڑھی بعد نماز امان جان آئین اور مجھسے کہا کہ طاہرہ یہ کیا ہوا تھا مین نے عرض کیا کہ موت اور قبر برزخ اور قیامت اعمال اور گناہ سزا اور جزا کا ذکر تھا جس پر مجھے بھی رونا آیا اور وہ بھی روئین بیچاری شکر کر کے اُستانی جی صاحب امان جان کی طرف پھرین اور کہا کہ بیوی کچھ اتفاق کی بات تھی

بیسیوں مرتبہ یہی ذکر کیا اور ایک آنسو نہ نکلا آج کچھ ایسا دل بھر آیا کلیجہ اُمڈا کہ ضبط نہ ہوسکا بہت چاہا کہ طاہرہ بیگم بیٹھی ہیں میں نہ روؤں مگر توبہ آنسوؤں کی دو نہریں تھیں کہ جاری ہوگئیں سماں تو بندھ ہی چکا تھا اور تصور بھی صادق تھا میں اپنے عالم میں آنکھ بند کئے کہہ رہی تھی اور یہ دل لگائے سن رہی تھیں دونوں کا ایک ہی حال تھا اور وہی اک خیال ایک ہی سا اثر بھی پڑا (امان جان) استانی صاحب جب آپ ایسی اچھی باتیں کیا کیجیے ہمیں بھی یاد فرمالیا کیجیے (استانی جی) اے بیوی پہلے سے ارادہ کس کا تھا بات میں بات نکل آئی فرض کرکے کہنے بیٹھتی تو ایسا بھی کرتی میں نے کہا کہ رونے نے بات ہی کاٹ دی افسوس ہے کہ ذکر نا تمام رہا اور ہمارا مطلب نہ نکلا پہلی ہی منزل کا حال تھا کہ اپنے حال پر رونا آیا نہ سننے کی تاب رہی نہ کہنے کی نہیں معلوم اسکے آگے آپ کیا بیان کرتیں جہاں تک سُنا اُسی کی تاثیر نے دل دکھا دیا دنیا اور اس کے اسباب زمانہ اور اس کے تعلقات سب نظروں میں خاک معلوم ہوتے ہیں ایک تو حق بات سچا حال دوسرے آپ کا زبان مبارک سے اسکو بیان فرمانا ایسا نہ تھا کہ کوئی کانوں والا خدا کا بندہ سنکر چپ چاپ بیٹھا رہے پتھر ہوتا تو پگھل جاتا یہ تو آدمیوں کے دل تھے (امان جان) ہائے افسوس ہے کہ میں محروم رہی نہ سننے کی حسرت رہ گئی طاہرہ بیگم اب خیال رکھنا اگر ایسا وقت پھر ہو خود نہ آسکتا تو مجھے بلوا لینا دیکھو خبردار بھولنا نہیں یہ کہہ کے امان جان نے پاندان کھولا اور ایک ایک پان بنا کر سب کو دیا بیوی کے لئے میں پان پن کٹی میں کوٹنے لگی کہ اتنے میں اچھو نے مولوی صاحب کے آنے کی خبر دی امان جان نے فرمایا کہ آنے دو ہم تو

کوٹھے پر ہین اچھو بی نے کہا کہ یہین آئین گے زینے پاس سب کھڑے ہین مین نے جلدی سے پردا کیا اور تینون صاحب کوٹھے پر تشریف لائے اسکے پہلے باہر شاید آپس مین کچھ باتین ہو چکی تھین تھوڑی دیر بعد مولوی صاحب نے نانا جان سے خطاب کرکے فرمایا کہ نواب صاحب موت کا وقت گو معین ہے لیکن ہم کو معلوم نہین خدا جانے کس وقت آجائے اعمال تو جیسے ہین وہ ظاہر ہے ساری عمر روسیاہی مین کٹی دنیا کے چوٹھے کی لکٹی بنے رہے کوئی نیک کام نہوا شیطان کے تابع رہے اور نفس کے محکوم جو ضبط ہوا وہ کیا جو سمجھ مین آیا وہ ہوا اب الرحیل کی آوازین آرہی ہین جرس بج رہا ہے قافلہ تیار ہے کوچ کی خبر ہے صبح شام چل چلاؤ ہے میرے پاس جو کچھ ہے وہ بھائی صاحب کی جائداد ہے مین چاہتا ہون کہ کسی کو اپنا وصی اور وارث اس جائداد کا کرجاؤن خواہ میرا مال ہو یا بھائی صاحب کا فاطمہ بیگم کے سوا کوئی حقدار نہین تین بھائی دو بہنون مین یہی اک اکیلی ہین یا بدنام کنندۂ نکونا مے چند ایک مین ہون اُن کے سوا میرا نہ کوئی وارث ہے نہ مستحق ارث چاہتا ہون کہ آپ کل تکلیف فرماکر جائین یا نواب دولھا صاحب زحمت گوارا کرین اور کسی وکیل سے پوچھ کر ایک کاغذ کرادین وصیت نامہ ہبہ نامہ یا اور جو کچھ مناسب ہو وہ لکھا پڑھا دیجیے کہ مین بری الذمہ ہو جاؤن باوصف اسکے کہ بڑے بھائی صاحب بیت اللہ شریف جاتے وقت وہ جائداد بادشاہی وقت مین میرے نام لکھ گئے تھے اور جس کام کا وہ صلہ تھا اُسے بھی چند سال تک مین نے انجام کو پہونچایا تاہم اس کی آمدنی سے ایک حبّہ اور خرمہرہ مین نے نہین چھوا خرچ اخراجات مالگذاری کے بعد پچیس ہزار روپے

سال گذشتہ تک جمع ہوئے تھے جس مین سات ہزار روپے اور ملا کر اُسی سے ملا ہوا موضع بکتا تھا وہ مین نے مول لے لیا اور پانچہزار روپے کو بالا کس گنج والا باغ بیچ ڈالا اب دونون موضعون کی آمدنی قریب ستائیس سو روپے کے ہے مچھلی بتا و سنگھاڑ نرکل کھجور آم کٹھل امرود وغیرہ سات سو روپیہ سال کو بکتا ہے کوئی تردد کرے اور خود جا کر جانچے تو چونتیس سو سے بہت زیادہ نکاسی ہو جائے دریا قریب ہے دونون موضعون مین بڑی بڑی جھیلین ہین جن مین کی ایک مین نے بنوائی ہے پانی کی اتر سخ دقت تھی مین نے گرمیون مین بہت سے مزدور لگا کر دو مہینے تک دو ڈیڑھ کوس تک کی ایک بڑی گہری جھیل کھدوائی کئی ہزار روپیہ خرچ ہوا کنکر پتھر سے نو سب راستے درست ہوئے اور مٹی کسانون نے لیکر مکان بنوائے کئی برس تک تو اس مین سینھ کا پانی آیا کیا ایک سال بھیانے آ کر اُسکو ملتسب کر دیا ہر سال برسات کے بعد چوطرفہ مکانون کی مرمت اور تعمیر کے لئے مٹی کی ضرورت ہوتی تھی تو مین نے پٹواری اور وہان کے ضلعدار سے کہہ دیا تھا کہ جس کو مٹی کی ضرورت ہو اس جھیل سے کھدوالے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پانچ چار برس مین وہ دور تک پہونچ گئی اب دونون موضعون کا رقبہ یا احاطہ جو کچھ سمجھیے وہی ہے مچھلیون اور سنگھاڑون کی آمدنی اسی جھیل سے بڑھی نرکل اور بید سادہ بھی اسی کے دونون کنارون پر ہوتا ہے ایک چھوٹا سا ٹکڑا مین نے بھی حال مین آباد کیا ہے پرانا باغ کٹوا کر نئی بستی بسائی ہے جو ابھی بہت کچھ تردد چاہتی ہے وہ بھی انھین کی ذات سے متعلق ہے الغرض حقدار کو یہ و بچ جائے تو مجھے چین آئے اُستانی جی نے یہ تقریر سنکر فرمایا کہ یہ آپ کیا ارشاد فرماتے ہین مجھ عورت مانی

کو گانون گوئین سے کیا علاقہ اس کے علاوہ وہ گانون اُس خدمت کا صلا ہے جو منذ قضا پر ٹھیکر بجالائی جاتی تھی موز ضعیف سے کہین پہاڑ کا بوجھ اُٹھا ہے۔ بھلا مین اور وہ عہدہ گو وہ خدمت اب آپ سے متعلق نہین اور نوابی جاچکی لیکن پھر بھی خلق خدا کے ہزار ون کام آپ سے نکلتے ہین نو کیا لعبد آپ کے دشمنون کے مین بھی اُن کامونکے انصرام کی قابلیت رکھتی ہون نہ نماز پڑھا سکتی ہون نہ مسئلہ بتا سکتی ہون دروازے پر جنازہ رکھا ہے اور مرا مردہ گھر سے باہر نہین نکل سکتا نہ جمعہ جماعت کے قابل نہ وعظ نصیحت کے لایق پھر لے کے کیا کرون اُسکے سوا جب مجھے اپنی زندگی پر خود ہی اعتبار نہین ہے اور بعینہٖ مثل آپ کے میرا حال بھی ہے سن تمام ہونے کو آیا دنیا کی سیر ختم ہو گئی نہ جوانی ہے نہ بچپنا دونون مرحلے گذر گئے پھر باقی کیا رہا بڑھاپا اسکو آئے بھی ایک مدت گذر گئی میری آپ کی عمر مین کچھ یون ہی سا فرق ہے دو یا ڈیڑھ برس کا چھوٹا یا بڑا یا ہو گا ابا جان کی شادی کے بعد آپ پیدا ہوئے ہین یہی ہمارے گھر مین دوسری شادی تھی یہ عذر بھی فقط آپ کے خیال کے موجب مین نے پیش کیے ورنہ اصل یہ ہے کہ کسی عمر کے انسان کو اپنی زندگی پر بھروسہ نہین مجھے آپنے کیونکر زندہ جاوید سمجھ لیا ہزارون غنچے بے کھلے مرجھا گئے ہین ہزارون بچے بے پردان چڑھے موت کے پنجے مین آگئے ہین سیکڑون لہلہاتے پھول خزان کے ایک ہی جھوکے مین ہوا ہو گئے ہین اور ہزارون جوان معقول بڑھتے بڑھتے دفعتًا فنا ہو گئے ہین یہ سمجھتی ہون کہ پہلے میرا ہی جانا ٹھہرا ہے (مولویصاحب) فاطمہ بیگم تمھاری ساری تقریر گو کہ صحیح ہے مگر مین اسکو نہین سن سکتا کہنا تمھارے اختیار مین ہے اور عمل کرنا میرے بس مین ہے حق سے انحراف نہین کر سکتا اپنے ارادہ توکل انشاء اللہ

ضرور پورا کرونگا پھر تمھین اختیار ہے چاہے تو دلوچاہے کسی کو دیدو (اُستانی جی) چچاجان
میرا تو کوئی جھوٹون بھی اپنا نہین جو کچھ ہے اللہ رکھے طاہرہ ہے لڑکی سمجھیے لڑکا
سمجھیے اسکے سوا نہ کوئی میرا ہے نہ مین کسی کی ہون (مولوی صاحب) ہان سچ ہے
اس مین کسی کو کلام ہی کیا ہے پھر اگر تم نہ لو طاہرہ بیگم کے نام اُس کا کاغذ کرادو (اُستانی جی)
یہ بات آپ نے البتہ میرے دل کی فرمائی مولوی صاحب یہ سنکر مسکرا دیے اور کہا
کہ بہت بڑا مرحلہ اس وقت طے ہو گیا لو اب مین جاتا ہون بیوی نے سلام کیا وہ
رخصت ہو کر باہر سدھارے مین نے جاکر کھانا کھایا رات گذری صبح سویرے
مولوی صاحب کا آدمی آیا نانا جان گئے راحت نگر کا کاغذ میرے نام ہو گیا
ابّا جان اُسکا انتظام کرنے لگے سال قریب ختم تھا اُٹھتی باقی تھی کارندہ ہوشیار
پہلے تو اُس نے بڑے بڑے داؤن پیچ کیے اڑنگے مارے ابا جان نے رفتہ رفتہ اُسکے
ہاتھ سے سب کام نکال لیا اور روپیہ وصول کر کے حساب سمجھا سال تمامی کا کاغذ
دستخط کرنے کو میرے پاس بھیجا مین وہ کاغذ لیے ہوئے اُن کے پاس چلی گئی اور کہا
کہ حضرت آپ ہر طرح میرے مالک اور مختار ہین میرے دستخط کی کیا ضرورت ہے
اُنھون نے ہرگز نہ مانا شاید مولوی صاحب میرے دستخط ہی کے منتظر تھے ادھر مین نے
نام لکھکر کاغذ ہاتھ سے رکھا ہے کہ خدابخش روتا پیٹتا آیا ابا جان گھبرائے ہوئے
باہر گئے پوچھا معلوم ہوا کہ شب کو ایک مرتبہ مولوی صاحب نے جی بُرا کیا صبح کو کہین
ایسا درد اُٹھا کہ دوپہر ہوتے ہوتے انتقال کر گئے مولوی کمال الدین صاحب کے
گھرانے مین یہی حضرت باقی تھے بعد اِن کے اُن کے گھر کا چراغ گل تھا لیکن اُستانی جی جان
کی آنکھ سے ایک آنسو نہ نکلا ہان کچھ دیر چپ رہین ابّا جان اور نواب صاحب اُدھر گئے

وہان جاکر معلوم ہوا کہ مولوی صاحب اباجان کے نام وصیت کرگئے ہین اور خدابخش سے (جو اُن کا پُرانا خادم اور رازدار تھا) فرماگئے تھے کہ پہلے نواب دولھا صاحب کو لانا کاغذ دینا جو وہ کہین اُس پر عمل کرنا دفن کے بعد جب اباجان آئے تو وہ کاغذ مین نے بھی دیکھا لکھا تھا کہ نواب دولھا صاحب میرے یہ آخری چار پانچ کام ہین اسکے بعد پھر مین آپ کو تکلیف نہ دون گا مجھے میرے بزرگون کے پہلو مین دفن کیجیے گا قبر کو پختہ نہ کریے گا کوئی تاریخ اس پر نہ لگائیے گا مکان باغ دوکانین سب طاہرہ بیگم کو دیجیے گا ہبہ نامہ میری جانماز مین ہے جس کو مین امتحان قرآن مجید کے روز سے لکھ چکا ہون تیجہ چالیسوان اور اُن کے درمیان و بعد کی تقریبون مین پہلے قرآن خوانی ہو پھر ذکر رسُول وآل رسول فاتحہ ہو یاد رہے خلاف شرع شریف نہ ہو خدا بخش کو اپنی خدمت مین رکھیے گا اس کاغذ کو پڑھکر مجھے رونا آگیا اور یاد آیا کہ چار روز اُدھر مولوی صاحب یہین بیٹھے ہوئے مُسکرا مُسکرا کر میرا قرآن مجید سُن رہے تھے آج منون مٹی کے نیچے دبے پڑے ہین ہاے دنیا کی بے ثباتی اور ہماری غفلت اور کم التفاتی نوان روز میرے لیئے بڑے رنج و ملال کا سبب ہوا جہان تک مجھسے ہوسکا مولوی صاحب کیلیے دعاے خیر و اعمال نیک کیئے حالانکہ وہ معصوم صفت فرشتہ خصلت تھے نہ انھین میری دعا کی ضرورت تھی نہ استغفار کی حاجت لیکن آدمی کو آدمیت فرض ہے اور کچھ نہ ہوا ہو گا تو اُن کے مرتبہ ہی مین ترقی ہوگئی ہوگی دنیا مین تو کسی قسم کی نیکی اُنکے ساتھ مجھسے نہ ہوسکی تھی بلکہ اس کے برعکس معاملہ تھا اب بے روپے پیسے کا سلوک یا احسان کرنا اور خالی زبان ہلانا کیا ایسا دشوار امر تھا جو دریغ کیا جاتا کبھی قرآن بخشے

نمازین پڑھین اُنھین کی جائداد سے خیرات کی صدقہ دیا مجلسین کین چالیسوین
کی تقریب مین اُن کے بہت سے شاگرد آئے جن مین کے دو چار مالدار بھی تھے
اُنھون نے مقبرہ بنوانا چاہا اباجان نے اُن کا فرمان دکھایا خلاف وصیت ہونے
سے وہ سب چپ ہوئے جب قبر پکی کرنے کی اجازت نہ تھی تو مقبرہ کیسا کئی روز
مہمان رہ کر آگے پیچھے سب رخصت ہوئے کنوار کے ہلکے ہلکے نکلا ہی جاڑون مین
لال بخار پھیلا اور کوئی گھر ایسا نہ تھا جہان وہ نہ گیا ہو کوئی آدمی ایسا نہ تھا جسے
نہ آیا ہو ہمارے ہان بھی اپنی باری سے آیا اور دو دو چار چار آدمی ایک ہی
دفعہ ماندے ہوئے بچھے اور اُستانی جی کو جمعہ کے دن بخار چڑھا دوپہر کو نماز پڑھتے
پڑھتے وہ لوٹ پوٹ ہوئین اُنھین بیٹھی ہوئی دبا رہی تھی کہ میرے ہاتھپاؤن ٹوٹنا
شروع ہوئے پہلے بند بند دکھا نسّی اُٹھی پھر جھر جھری معلوم ہوئی سردی لگی
آخر کو کلیجہ تھر تھرانے لگا پھر اس قدر کنپکپی بڑھی کہ سارا بدن ٹوٹ گیا تھیلےین
ہڈیان بھری معلوم ہوتی تھین کوٹھے سے اُترنا دشوار ہوا گرمی کے باعث سے جاڑون
کی چیزین مچانون پر یا صندوقون مین تھین وہان دھرا کیا تھا جو اوڑھ لیتی
اس خیال سے کانپتی تھرتھراتی نیچے اُتری مگر معاذ اللہ اتنی ہی دیر مین قریب
تھا کہ دم نکل جائے لرزے نے بھی بجال کی صورت دکھا دی گرتی پڑتی صحنچی
کے قریب پہونچکر بوا رحمت کو آواز دی کہ جلدی دوڑو مین گرتی ہون وہ ننگے
پاؤن ٹھوکرین کھاتی آئین بغلون مین ہاتھ دیکر سنبھالا بوا عجوبہ نے دیکھا وہ دوڑ پڑین
دونون نے دہنے بائین سہارا لگایا خیراتن نے جب تک بچھونا کیا مین لڑکھڑاتی
وہان تک پہونچی اور کچھ جلدی اوڑھا و کہہ کر سمٹ سمٹا کے لیٹی سردی کے مارے

پیٹ سے گھٹنے لگا کر گولا لاٹھی ہو گئی لیکن میرے کانپنے سے بوا رحمت اچھل اچھل پڑتی تھین جو جس کو گرا پڑا ملا اُس نے چڑھانا شروع کیا کوئی دھسّا ڈال گیا کوئی کمل ایک بوغ بند اوڑھا گیا ایک قالین امان جان نے جو اپنے کمرے مین سے یہ دوڑ دھوپ دیکھی گھبرا کے پوچھا کہ ارے خیر تو ہے یہ گھر بھر کے بچھونے کیون اُٹھائے جاتے ہین کسی نے کہہ دیا کہ چھوٹی بیگم کے دشمنون کو بڑی شدت سے جاڑے کا بخار آیا ہے وہ جلدی سے کوٹھری مین گئین ماماؤن کو ٹالا کر بچھانے پر سے لحافون کا گٹھر اُتارا گھبرائی ہوئی کمرے مین یہ کہتی آئین کہ ارے یہان کیون لٹا دیا رحمت نے کہا کہ حضور آن کے دشمنون سے چلا تو جاتا نہ تھا پھر کیا کرتے یہ سنکر وہ پلنگ پر آئین مجھ پر غالیچہ اور کمل لدا ہوا دیکھکر خفا ہونے لگین کہ دیوانیو تم ذرا مین بوکھلا کیون جاتی ہو سامنے بچھانون پر لحافون کا انبار لگا ہے زمانہ بھر کا آخور لیکر میری بچی پر ڈال دیا مین ابھی یہ سب باتین سنتی ہون اور دل اسی طرح کلیجے کے ساتھ کانپ رہا ہے اُنھون نے وہ سب چیزین ہٹا کر تلے اوپر دو ہے پر دو لحاف ڈالے اور سب طرف سے دبا کر بیٹھین تھوڑی دیر مین وہ سردی خدا خدا کر کے کم ہوئی مین نے امان جان سے کہا کہ نہین معلوم اُستانی جی کے پاس کوئی ہے یا اکیلی ہین کہا کیون مین نے کہا کہ اُنھین بھی بڑی شدت سے تپ چڑھی ہے ای ہان میری امان جان ہین آپ پر سے قربان ایک لحاف کوٹھے پر بھی بھیجدیجئے اُستانی جی پر بھی یہی الا بلا پڑی ہے بے روئی دار کپڑے کے جاڑا نہ جائے گا کسی سے کہیئے کہ ہر وقت اُن کے پاس رہے میری ساری جان اُن مین لگی ہے امان جان نے اُسی وقت اپنا لحاف نکلوا کر کہا کہ جاؤ اُستانی جی کو اُڑھاؤ اور ایک آدمی وہین رہے خبردار جو انھین اکیلا چھوڑا

مین اسی کی منتظر تھی یہ سنتے ہی میری آنکھ بند ہو گئی اور ایسی غفلت آئی کہ پھر مجھے اپنے تن بدن کی خبر نہ رہی تیسرے روز بخار کا زور کم ہوا انہین معلوم نماز کیونکر پڑھی اور کس نے پڑھوائی چوکی پر کون لے گیا پھر اکس نے دیا خبر کس نے لی راحت کس نے دی اماں جان بیچاری ہم دونوں کے اُلٹ پلٹ رکھ رکھاؤ دوا درمن آگے تاگے مین ایسی پھنسین کہ اُن کی عادتون مین فرق آگیا خلاف وقت کھانے رات بھر کے جاگنے سے بالکل پست ہو گیئن آخر کو ایذا نہ سہ سکین اُن کے بُرا چاہنے والے بھی پڑ گئے چوتھے روز جب مین اچھی طرح سنبھلی تو لیٹے لیٹے پیٹھ دکھنے لگی تھی پسلیون مین درد تھا چاہا کہ اُٹھون بوا رحمت اور انجو بہ نے ملکر اُٹھایا گاؤ سے لگ کر بیٹھی دیر تک یہ لوگ ادھر اُدھر کی باتین کیا کیے اُستانی جی کی خبر پوچھی کہا کہ اچھی ہین بخار اُتر چلا ہے نہ وہ غفلت ہے نہ حالت کم کم حرارت ہے مین نے کہا کسی طرح مجھے اُن کے پاس لے چلو سب نے کہا کہ واہ بیوی بیگم صاحب سُنین گی تو مار ہی ڈالین گی ہمین اپنا سر کورے اُسترے سے منڈوانا منظور نہین ایک تو یو ہین بخار سے سب بال اُتر رہے ہین آپ چھیلا بھونا کیسر و بنانا چاہتی ہین دائی بندی مین نہ حال ہے نہ طاقت خدا نہ کرے چوٹ چپیٹ لگ جاے یا حرج سے بخار بڑھ جائے تو ہم کیا منھ دکھائین گے کیونکر جواب دہی کرینگے یہ تو ہم سے نہ ہوگا اور جو کہیئے بجالائین آج اُن کے بیریون کی کچھ طبیعت سست ہے اس سے لیٹی ہوئی ہین نہین اب تک چار پھیرے کر گئین ہو تبین اُن کی تلملاہٹ دیکھی نہ تھوڑی جاتی تھی وہ تو یہ کہیے کہ خدا نے فضل کیا آپ نے آنکھ کھولی بات کی اُن کے دل کو قرار آگیا تین رات دن برابر پلک سے پلک تو اُنھون نے لگائی نہین کوٹھے سے

یہان آتی تھین یہان سے کوٹھے پر جاتی تھین غرض اُن کو اچھار کھے ہین تو کھٹکا ہے
کہ اُن کے دشمن کہین لت پت نہ ہو جائین بوا رحمت یون مجھے بہلا رہی ہین کہ
ایک ماما نے بے تحاشا کہہ دیا کہ بیگم صاحب کو وہ بخار چڑھا ہے کہ چھینٹے ڈالو تو بھن
جائین (رحمت) نہین موا ابھی تو مین وہان سے آئی ہون خدا نہ کرے اور منھ
پھیر کر اشارے سے منع کیا وہ کچھ گھبرا کر کہنے لگی کہ جی ہان نہین وہ تو اچھی ہین
خیر اتنی البتہ کل سے گری ہین مین نے کہا کہ امان جان کہان ہین کہا حضور مجھے نہین
معلوم یہ کہہ کر وہ جلدی سے آڑ مین ہو گئی مین سب سمجھی اور پیشاب کو اُٹھی وہان
سے امان جان کے کمرے کا رُخ کیا اب بوا رحمت کا کچھ زور نہ چلا مجبور ہو گئین
اور بازو تھامے وہان تک لائین جب مین پہونچی تو دیکھا کہ بھینسون بخار چڑھا
پڑی ہلہلا رہی ہین دو آدمی دو طرف سے دبائے بیٹھے ہین جن مین سے نورن کا منھ
تمتمایا ہوا ہے دیکھتے ہی دیکھتے اُسے بھی بخار چڑھ آیا ایک آدمی رہ گیا وہ اُٹھ گئی
مین جا بیٹھی اور پانون دبانے لگی بوا رحمت اپنی صحنچی مین گئین بخار جھپٹ گیا عجوبہ کوٹھری
سے اناج نکال کے لائین دال دھوتے کو مٹکے سے پانی لینے گئین ہاتھ ڈالنا تھا کہ سردی
معلوم ہوئی سب چھوڑ چھاڑ اوڑھ لپیٹ کے لیٹ رہین محمدی خانم وضو کر رہی
تھین کہ پانی نے کاٹا جب تک اُٹھین اُٹھین بخار نے پچھاڑ دیا ایک گرا دوسرا گرا
اِس کی خبر آئی اُس کی وردی سنی دو روز مین سارا گھر جنگل اور گھر والے شیر ہو گئے
اب اپنی اپنی جان کی پڑی ہے ایک ایک پڑا اوچھل رہا ہے کوئی روکنے
تھامنے والا نہین آپ ہی اُچھلتے ہین آپ ہی گرتے ہین تمام گھر کا گرٹ گو د تقسیم ہو گیا
باہر کے آدمی آ کر سب کو برابر لٹا کر دریان چاندنیان اُڑھا گئے سردی تو کم ہوئی

مگر ایک ایک بیمار کے لیے ایک ایک خبر گیر چاہیے تھا وہ کہان نہ کوئی آگے نہ پیچھے
پیاس سے حلق مین کانٹے پڑ گئے نہ خود ہلا جاتا ہے نہ کوئی اور پانی ٹپکانے والا ہے
جو ہے وہ ایڑیان رگڑ رہا ہے جو ہے بے آگ جل رہا ہے نفسی نفسی کا عالم ایک ایک
کو جان دو بھر زندگی دشوار غفلت مین پیشاب نکل نکل گیا سارا گھر قلتبین تیا نانا جان
ماشاراللہ اچھے تھے ایک ایک کو دیکھتے بھالتے پھرتے تھے آدمیون سے کہا کہ سارا
گھر ایک سرے سے بیمار ہو گیا کوئی کسی کا پرسان حال نہین جہان سے بنے مامائین
لاؤ وہ دو چار گھڑی بعد ہاتھ جھلاتے چلے آئے کہا کہ حضور مامائین تو نہین ملتین تمام
شہر مین بخار نے زور باندھ رکھا ہے اس کے ڈر کے مارے کوئی نہین نکلتا کوئی
گھر ایسا نہین جہان ایک دو اس بلا مین مبتلا نہون جو بچے ہین وہ اُن کی تیمارداری
مین ہین سانس تک تو لے نہین سکتے نوکری کون کرے باری باری ایک ایک
جاتا ہے اور خالی پلٹ آتا ہے مولوی صاحب کے آدمی خدابخش نے کہا کہ حضور مجھے
تو ایک ماما ملتی تھی مین خود نہین لایا (نانا جان) ارے بھئی کیون کہا کہ مین نے
اُس سے پوچھا کہ تجھے بخار تو نہین آیا اُس نے سر ہلایا مین سوچا کہ نہین آیا ہے تو اب
ضرور آئے گا ایسا نہ ہو کہ کام لینے کے عوض کام دینا پڑے دوسرے ایک اکیلی
اتنے بیمارون کی کیا خبر لے سکتی نانا جان نے فرمایا کہ بھئی اسی طرح کوئی اور مل جاتی
تمھاری انجام بینی نے اور ستم ڈھایا بندۂ خدا جاؤ بھی جلدی لاؤ جیسا کچھ ہوگا دیکھا
جائے گا اس وقت تو ایک سہارا ہو جائے گا جب تک وہ بیمار پڑے گی ایک آدھ
لوٹ پوٹ کے اُٹھ کھڑا ہوگا وہ بیچارا پھر دوڑا گیا اور آکر کہا کہ لیجیے حضور جو مین نے
عرض کیا تھا وہی ہوا نا اب جو جاکر پکارتا ہون تو کوئی خبر نہین ہوتا دن کو رات کا سا

سناٹا پڑا ہے دروازے کو جو ٹھیلا کھل گیا اندر گیا دیکھا تو گوڈ ڑ ین گلہری کی طرح کھیل رہی ہے اڑھا پلیٹ کردیکا آیا جب اچھلنا کودنا کم ہوا وہ یہ سنکر افسوس کرتے اندر آئے اپنے ہاتھ سے جو پانی انڈیلنے لگے سبو دان پر سے ٹھلیا زمین پر آرہی سر سے پاؤن تک چھینٹین پڑین طہارت مزاج مین بہت تھی اور وہ جگہ اُنکے نزدیک نجس نہین معلوم پانی پیا بھی کہ نہین باہر جاکر لنگی باندھ جھٹ حوض مین کو دپڑے غوطہ مارکر جو نکلے تو بخار موجود تھا ابھی ذرا پانی سے بہت ہچکچاتے ہین لیکن وہ نماز وطہارت کے بڑے پابند تھے وہی ان بیمارون کے ایک سہارا تھے ان کو بھی بخار نے نہ چھوڑا اب تو قیامت ہی کا سامنا تھا کانپتے ہوئے حوض سے نکلے خدابخش نے چہرے سے پہچانا کہ یہ سرخی بے وجہ نہین سرکار کچھ رنگ لایا چاہتے ہین حرارہ لانے کا یقین ہونا تھا کہ آگ سے بھر کر دو طرف دو انگیٹھیان رکھ دین کمرے کے دروازے بند کئے موٹے توے کی چلم بھر کر پیچوان لاکر لگا دیا تکیے پر سے دُھسا مالیدہ کا لاکر پیرون پر ڈالا بدن پونچھ کر جلدی جلدی کپڑے بدلوائے بھلا تو یہ ان تدبیرون سے بخار کہین رکنے والا تھا نام خدا مرد تھے اور مرد بھی بہادر بڑی دیر تک ٹالا پھر ہاتھ پاؤن سیدھے کرنے کے خیال سے جیسے ہی پلنگ پر لیٹے کہ اُس نے قابو پایا الله دے اور بندہ لے اس شدت سے بخار چڑھا کہ دور دور گرم انجرون کی آنچ آتی تھی غفلت ہذیان ہاتھ پانون ٹوٹنا سرکا درد ایک بات ہو تو سہار ہو سکے باہر ہر وقت مردانہ رہتا تھا سب نے ملکر اُلٹ پلٹ کی دوسرے روز آنکھ کھولی مگر آٹھ پہر کے بخار مین پلنگ سے اُترنے کے کام کے نہ رہے اُن کو بخار آئے دوسرا دن تھا اور مجھے ساتوان روز لگا تو نی

سے ابا جان کی علالت کا خط آیا میرا رنگنا تھا کہ گرے پڑون کی خبرگیری مجھسے متعلق ہوئی ان کا آنگا تانگا لیکر اُستانی جی کی یاد آئی طاقت نہ ہونے سے گر پڑنے کا خیال تھا لیکن تمنائے زیارت اور آرزوے خدمت لونڈی باندی کی طرح دونون طرف سے سنبھال کر مجھے کوٹھے پر لے گئی جاکر دیکھا تو بخار تو دھیما تھا مگر غفلت سے آنکھون پر ویسے ہی چھپان پڑے تھے تن بدن کی خبر نہ تھی خدا کی قدرت تھی کہ رات دن مین خیراتن یا اعجوبہ اس قابل ہوجاتی تھین کہ کھسک کھسکا کر اُن کے پاس جاتین اور نماز کو اٹھا اٹھاتی تھین کبھی خود بیوی ہی کی آنکھ کھل جاتی تھی نماز قضا نہین ہونے پائی ہر سویرا البتہ ہوگئی آج مین نے نماز ظہر کو اٹھایا اور سات سلام پڑھکر دم کئے اُن کی محبت مین ان آیات کا یاد آنا تھا کہ پھر تو مین نے سب کے اوپر پڑھنا واجب کرلیا اُن کی برکت اور تاثیر سے وہ غفلت بھی اُتری اور تپ بھی کم ہوئی مجھے نسخہ ہاتھ لگا جس پر تین دفعہ پڑھی وہ سنبھل گیا پڑے پڑے اٹھ بیٹھا آٹھوین روز اُستانی جی بھی اس لائق ہوگئین کہ سہارے سے کچھ دیر بیٹھین ایک آدھ بات کی پان کھایا اپنے پاؤن سے پیشاب کو گئین تیمم کرکے تھوڑا سا قرآن شریف پڑھا وظیفہ ناغہ ہونے کا بڑا صدمہ تھا غفلت برطرف ہوتے ہی تسبیح ہاتھ مین آئی استغفار شروع کی تسبیحات اربعہ اور درود شریف اس کثرت سے پڑھتی تھین کہ گنتی نہ ہوسکتی تھی چھٹے ساتوین آٹھوین دن اپنی اپنی مدت بیماری ختم کرکے سب سنبھلے پہلے رینگنے کھسکنے بیٹھنے پھر اٹھکر چلنے پھرنے لگے آخر کو اپنے اپنے کام مین مشغول ہوئے محل مین سب کا اچھا ہونا تھا کہ باہر والون کو بخار نے پکڑا یہ اُلٹی چال تھی باہر سے اندر آتا وہ پہلے گھر مین آیا

باہر سدھار انتقا یہ ہین تو یہ ہین لکھا تھا وہی آٹھ سات روز ڈیوڑھی پر بھی سناٹا رہا پلیٹین لکھ لکھ کر باہر بھیجین اور وہ دو دو تین تین روز پی پی کر جی اُٹھے اتنے دن نہ حکیم حیدر کی رات کو آواز آئی نہ دن کو جائزے کی ہانک پکار سُنی پندرہ روز بعد ابا جان گانون پر سے آئے آٹھ دن کے لئے گئے تھے وہ بخار ہین کئے مجبوری سے ایک اٹھوارے اور رہے گھر مین آکر سب کا پتا حال دیکھا مین اُن کی زیارت کے لئے کوٹھے سے اُتری دیر تک گانوٴن کی خبر بیان فرمایا کئے مین نے بخار کا حال پوچھا کہا کوئی گھر ایسا نہین جس مین ایک آدھ کی جان نہ گئی ہو مجھے یہ سنتے ہی سناٹا ہوگیا اور کان مین کسی نے یہ بات کہہ دی کہ اور سب تو اچھے ہین مگر اُستانی جی کا مزاج ابھی راہ پر نہین آیا مین نے ٹال کر اور سُنی کو ان سُنی کر کے ابا جان سے اور باتین شروع کردین اور دل کو یہ کہہ کر سمجھایا کہ ضعیف آدمی ہین بخار آیا اس شدت سے جیسی طاقت ویسی حالت مرض جانے کے بعد بھی رفتہ رفتہ طبیعت سنبھلے گی اس مین وہم و دسوسہ کیسا خداے پاک کی ذات سے نیک امید رکھنا چاہیئے ابا جان نے اُستانی جی کی طبیعت کو پوچھا میرے دل مین اسوقت یہ خیال جما ہوا تھا کہ دیکھیے اب یہ اچھی بھی ہوتی ہین یا نہین بے تحاشہ منھ سے نکلا سنبھلی تو ہین مگر گرکہ کے رکی دل ہی دل مین زبان کو نفرین کی کہ ہماری خوشی اتنا بُرا کلمہ کہنے کی کب تھی دل کہتا تھا کہنے دیا ہوتا غلط ہی کیا ہے ان خیالون مین میرے چہرے کا رنگ اُڑنے لگا ابا جان نے فرمایا کہ مگر کیسا کیا خدا نکردہ کچھ نوع دگر حال ہے مین نے عرض کیا کہ جی نہین بخار تو کم ہوگیا وہ غفلت بھی نہین مگر بڑھاپے ہین طاقت جب مشکل سے آتی ہے اندیشہ ہے تو اسی بات کا

(اباجان) اُٹھتی بیٹھتی ہین ہئی مین جی ہان ابھی وہین سے آتی ہون قلم دوات
پاس رکھا تھا کچھ سوچ سوچ کر لکھ رہی تھین کانپتے ہاتھ سے گو نہین لکھا جاتا تھا
لیکن نہین معلوم کیسا ضروری کاغذ ہے جو اس حالت مین اس کا لکھنا فرض ہے آپ
کے آنے کی خبر سُن کے ہین ادھر چلی آئی ورنہ ارادہ تھا کہ اُن سے کاغذ لیلیون اور
عرض کرون کہ اگر ایسی ہی ضرورت ہے تو مجھسے لکھوائیے آپ بتاتی جائیے یا ربار
میری طرف دیکھنے سے یہ بھی مجھے یقین ہے کہ وہ کاغذ میرے ہی لئے لکھا جاتا ہے
اباجان نے فرمایا کہ نہین تم نہ کہنا شاید وہ کاغذ اس وقت تمھین دکھانا مصلحت
نہین سمجھی ہین ورنہ خود ہی دینین کوئی بات ہوگی اگر تم سے لکھوانا ان کو نہین
منظور ہے کہنے پر بھی نہ دیا تو مانگنے سے کیا حاصل ہوا بعضی بات پہلے چھپائی
جاتی ہے اور پھر ایک وقت ظاہر کی جاتی ہے شاید ایسا ہی کچھ معاملہ ہو مین نے
جی درست کہکر اُن کا ارشاد قبول کیا اور اباجان کے ساتھ آیا ہوا اسباب
اُٹھوانے لگی وہ صندوقچہ کھول کر کاغذ دیکھنے مین مشغول ہوئے ایک کاغذ پڑھکر
مجھے پکارا مین قریب گئی فرمایا "کہ راحت نگر مین مولوی صاحب نے اپنے نام سے جو
پروا نسایا ہے کنوئین وہان سے دور ہین اور جھیل بھی فاصلہ پر ہے پانی لانے کی
اسامیون کو بڑی دقت ہوتی ہے جتنا ان کو وقت ملا اتنا تردد کیا میرے نزدیک
مناسب یہ ہے کہ یوسف نگر مین ایک بڑا کنوان بن جائے گو چھوٹے چھوٹے دو تین کچے
کنوئین بنالئے گئے ہین مگر اُن کا پانی پھر بھی دوپہر تک کام آتا ہے زیادہ بھرا اور ٹوٹا
کام بگڑنے کے خیال سے مین اپنی یادداشت مین اسکو لکھ لایا ہون"۔ مین نے کہا کہ آپ
کو اختیار ہے جیسا مناسب جانیے فرمایا کہ میرے نزدیک تو نہایت مناسب ہے

کیونکہ اسوقت تھوڑا سا روپیہ لگا دینے سے ہمیشہ کے لئے چھٹی ہوتی ہے اور پھر اسامیان
اس بات پر بھی راضی ہین کہ سالانہ ٹھون پر اضافہ کر دیجیے سرکاری روپیہ تھوڑے
ہی دنون مین پٹ جائیگا آٹھ دن ہین چار جاندار اسامیان مین نے وہان اور بسائین
گو اسوقت روپیہ خرچ ہوتا ہے مگر ایسے کام مین جو نہایت ضروری ہے مین نے
عرض کیا کہ حقیقت مین یہ کنوان بہت نفع دیگا لیکن آپ کو خود تکلیف کرنا ہوگی
فرمایا کہ ہان بے اسکے تو مین ہوا ؤنگا بھی نہین زمین کا دیکھنا فرض ہے مٹی کی
شناخت واجب کھاری طبقہ ہے تو کس کام کا جہان سخت مٹی ہو وہان کھدوانا
چاہیے اور سخت مٹی بھی چکنی نہ کنکریلی سب سے مقدم تمھاری اجازت تھی دوسرے
ابھی بیماری کی شدت ہے نہ مزدور ملتے ہین نہ بیلدار اس وجہ سے مین چلا آیا ورنہ میرا
ارادہ تو ابھی کام چھیڑ دینے کا تھا تمھاری اجازت تحریر کے ذریعے سے بھی منگوا سکتا تھا
یہ سنکر مین پھر وہان سے اس اسباب کے دیکھنے کو گئی جو گانون پر سے آیا تھا کہ دیکھون
سب قرینے سے رکھ دھر دیا گیا کوٹھری مین گئی ہون ایک طرف کا اسباب دیکھکر برابر
کیا ہے دوسری طرف کا باقی ہے کہ بوا انجو نے رصاحبزادی صاحب کی) آواز
دی گھبرا کر باہر نکل آئی پوچھا خیر تو ہے کہا استانی صاحبہ بلا رہی ہین اور کہتی ہین کہ
اپنے اباجان کو ساتھ لیتی آیئے مین اسباب ٹھور ٹھکانے لگانے کو کہہ کر اباجان سے
یہ عرض کرتی ہوئی (کہ استانی جی آپ کو بلاتی ہین) کوٹھے پر گئی دیکھا تو اسی طرح
دیوار سے لگی بیٹھی ہین مین نے کہا آپ لیٹتین نہین فرمایا کہ بٹیا لیٹے لیٹے تو کمر دکھ گئی اب
ذرا راحت ملی بیٹھ سیدھی ہوئی ہے لیٹونگی کیا نواب دولھا صاحب آئے ہین ؟ (مین)
جی ہان انھین کے تو پاس گئی تھی فرمایا کہ ہم نے بھی تو بلوایا تھا کیا کچھ کام مین ہین

دمین) اجی نہین کہ تو آئی ہون کچھ لکھ رہے تھے صندوقچہ کھلا تھا کاغذ پھیلے تھے سینت سمیٹ کر آتے ہی ہونگے کہا ذرا دیکھو تو مین بہت اچھا کہہ کر چلی ہی تھی جو اُنھون نے زینے پر سے آواز دی کہ انجو بہ ذرا اُستانی جی صاحب کو میری بندگی عرض کرو اور کہو کہ مین حاضر ہون کیا حکم ہے بیوی نے چادر اوپر ڈال لیا اور منہ پھیر کر کہا کہ آیئے وہ کوٹھے پر آ کے اُن کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھے فرمایا کہ دو مین نے آپ کو اس غرض سے تکلیف دی ہے کہ آج خود بخود کچھ میری طبیعت سنبھل گئی بوڑھا آدمی اگر بیمار پڑ کر سنبھلے تو اُسکو لازم ہے کہ جو جو اُسے کہنا سُنا ہو کہہ سن لے یہ وقت غنیمت اور آئی مہلت اسکی عنایت ہے عوام اسی کو سنبھالا کہتے ہین طاہرہ بیگم سے تو کہنا نامناسب ہے ایک تو ذرا مین یہ رو دینگی دوسرے پھر آپ ہی سے کہین گی لہذا مین آپ ہی کو کیون نہ تکلیف دون وہ کہنا یہ ہے کہ میری کمساروے کی تھیلی مین میری خنی حلال کی کمائی سے بچا کھچا روپیہ جسقدر ہے اُسی مین میرا دفن وفن کیجیئے گا زوبیہ تھیلی مین ہے اور تھیلی کفن مین کفن پر مکہ معظمہ کی ایک چادر لپٹی ہے اگر ہروا مین وہ جگہ جو امان جان کی بائنی خالی ہو تو فہو المراد ورنہ اور جہان مناسب جانیے گا توپ دیجیئے گا دادی جان کی قبر کے سرھانے وار دیوار پر (فاعتبروا یا اولی الابصار) لکھا ہے چند ظالمون کے ہاتھ سے اُنھون نے شہادت پائی تھی اُن کے پہلو مین امان جان کی قبر ہے اُس پر بھی تاریخ لگائی گئی ہے مگر درخت مین ہمارے خاندان مین نہ قبر پکی ہوتی ہے نہ تاریخ لگائی جاتی ہے لیکن دادی جان کی قبر پر محلے والون نے تاریخ لگائی اور قبر پختہ کرائی پھر امان جان کے انتقال کے بعد اباجان کے ایک دوست تاریخ کہہ لائے تھے مروت سے دور تھا کہ اُن کی خاطر نہ کی جاتی اس لیے وہ بیری کے درخت مین لٹکوا دی گئی نہین معلوم

بیری ہے یا نہین اس لئے مین نے دادی جان کی قبر کا نشان دیا امان جان آئی زچہ تھین جو اپنے بچے سمیت دنیا سے سدھارین آخری مصرع قطعہ تاریخ کا یہ ہے۔ ع۔ بچے سمیت قبر مین آرام کیجیے ۱۰ الغرض ان قبرون کے دہنے بائین بھی اگر جگہ ملجائے تو بہتر ہے ورنہ مقدر تلقین بھی آپ ہی پڑھیئے گا طاہرہ بیگم کی دلداری اور دلاسا آپ ہی کے ذمے ہے بیماری مین میری نماز بیوقت اور غلط ادا ہوئی ہے مہینہ بھر کی نماز پڑھوا دیجیئے گا کسی ضرورت سے نہ روپیہ آپ دیجیئے گا نہ کسی اور سے لیجیے گا جو کچھ ہوا سی مین نہ میرے عزیز اقارب ہین نہ کنبہ قبیلہ صف لیکر بیٹھنے والی تو اللہ رکھے موجود ہے مگر صف بچھانے کی ضرورت نہین یہ سب دنیا کے ڈھکوسلے ہین ہمارے ساتھ اُن کا بھی خاتمہ ہونا چاہیئے گھر مین بھیڑ بھڑکا اور قبر سونی تدبیر وہ کرنا چاہیے کہ لحد مین کچھ کام آئے ؎

روشنی رات کو تربت پہ گئی سب بیکار	ہم جہان سو رہے تھے وان تو اجالا نہوا

اُس کے لیے جو صدقہ خیرات چاہیئے آپ خود جانتے ہین کہنے کی کیا احتیاج دنیا مین مرنے کا جو ہانسا تماشا کیا جاتا ہے میری موت کو اُس سے بچایئے گا یہ باتین ایسی ہین کہ جن کو مین نے یاد کرکے ایک کاغذ پر لکھ بھی لیا ہے اور وہ کاغذ یہ ہے دنیا کے مردون مین سوا آپ کے میرا کوئی کفیل و شفیق نہ تھا اس لئے مین نے وصیت بھی آپ ہی کے نام کی خداوند عالم آپ کو اس کا اجر نیک اور جزائے خیر دیگا جنازے کے ساتھ بھی کسی قسم کا تکلف نہ ہو آپ کو خدا نے بڑا نام دیا ہے اور نواب صاحب تو نام خدا پونڑون کے رئیس ہین اُن کے گھر سے کسی لاش کا بیکسی اور فقیری سے اٹھنا اُن کے کسر شان کا سبب ہے اس لئے آپ رات کے پردے مین لیجا کر زمین مین ڈال دیجیے گا میرے کہنے پر عمل ہو جائے گا اور آپ پر کوئی انگلی بھی نہ اٹھائیگا

امورات شرعی کا لحاظ البتہ مقدم ہے۔ شہادت نامے پر چند گواہیان موجود ہین
باقی نام آپ لکھ دیجیے گا مگر اُنھین لوگون کے جو ظاہر مین نیک اور سعید معلوم ہوتے
ہون حتی الامکان اُن نوجوانون کے نام جن کے مزاج مین تقویٰ طہارت ہو (ایسے
دس آدمی) اور قسم کے پچاس بوڑھون سے بہتر ہین اس ہین جہان اور گواہیان
ہین میرے مرحوم شوہر کی بھی گواہی ہے۔ جب وہ ماندے پڑے تو مین نے بے انکے
کہے مہر معاف کر کے کہا کہ میرے شہادت نامے پر گواہی کر دو انھون نے خود گواہی
کی اور اپنے کئی دوستون سے جو اُن کے ہمخیال اور نیک اعمال تھے گواہیان
کرا دین اور میری خوش فہمی کی دیر تک تعریف کیا کیے جو جیسا ہوتا ہے ویسون
سے ملتا ہے اُن کی صحبت مین اچھے اچھے لوگ جمع ہوتے تھے ان کی موت جوانی
مین بڑی مصلحت سے آئی دنیا مین آکر جو کام کرنے کے ہین وہ کر چکے تھے کوئی ارمان
وآرزو دل مین نہ تھی شادی کے بعد صاحب اولاد ہونا بڑی خوش نصیبی ہے انکے
دو بچے تھے جو انکے بعد میری پیشانی کے لکھے ہوئے حکم کے زور سے دنیا پر نہ رہ سکے
خدا معلوم آگے بڑھکر اُن کے مزاج مین یہی نیکی اور خوبی رہتی یا کچھ بدل جاتا مرنے
کے زمانے تک تو وہ نہایت ہی متقی اور پرہیزگار زاہد و ابرار تھے یہی سبب تھا
جو موت نے بھی انھین پسند کر لیا ہم انکے بعد تئیس برس جیے گو لطف زندگی کا
انکے بعد نہ تھا لیکن چارہ کیا تھا کسی قابل ہوتے تو یو چھیے نہ جاتے اس غمکدہ کی
سرا مین کیون پڑے رہتے خیر الحمد للہ کہ زمانہ حیات تمام ہوا اور رشتہ زندگی ختم
نہ چراغ مین تیل ہے نہ بتی اس پر ناساز ہوا مخالف زمانہ پھر بجھنا دشوار ہو یا نہ نواب دبطعا
صاحب یہی میرے چند ضروری اور آخری کام تھے جو عرض کیے شاید کاغذ مین کچھ اور

بھی ہون تو ایک نظر اسے بھی دیکھ لیجیے گا" ابا جان دیر تک خاموش بیٹھے رہے پھر یہ کہا کہ استانی صاحب یہ آپ کیسی باتین کرتی ہین آپ خیال تو کیجیے بخار اس فصل مین کس کو نہین آیا نہ شہر بھر کے گھر بچے نہ کسی گھر کے آدمی اس گھر مین سب ماندے تھے کچھ اچھے ہو گئے کچھ باقی ہین مرنا تو سب کے واسطے ہے آپ کو اپنی موت کا کیونکر یقین ہو گیا اگر موت آنے کا وقت ہی معلوم ہوتا تو کارخانہ دنیا درہم برہم ہو جاتا آپ یہ کیا فرماتی ہین (استانی جی) نواب دولھا صاحب موت کا ایک وقت معین تو ضرور ہے اب رہا معلوم ہونا یا نہ ہونا یہ اک ایسی بات ہے کہ ایک بچا بھی اس سے انکار نہ کریگا بیشک نہین معلوم کب موت آئیگی اور کب دنیا کی قید سے چھڑائیگی لیکن اسباب علامات بھی تو کوئی شے ہین عقل بھی تو کوئی چیز ہے خدا کو کس نے دیکھا ہے اور بے دیکھے کیون پہچانا جاتا ہے جو آپ وہان فرمائیے وہی جواب اسکا سمجھ جائیے اسکے علاوہ مین یہ کہتی ہون کہ غفلت کے پردے پڑ جانے کا اور خیال نہ کرنے کا تو ذکر ہی نہین باقی تھوڑی بھی عقل صرف کرنے سے بہت سا اندازہ تشخیص کر سکتا ہے بے توجہی اور کم التفاتی کی دوسری بات ہے قرینے سے اصل مطلب پر پہونچنا اور اس سے نتیجہ نکال لینا کیا مشکل ہے ابا جان نے فرمایا کہ آپ جو جا مین فرمائین مگر کوئی قرینہ آپ کے مرنے پر دلالت نہین کرتا علامت اور سبب سب کے سب اچھے ہین خدا آپ کی عمر مین برکت دے اور ان پاک قدمون سے ہمارا گھر روشن رکھے اب نہ کچھ ارشاد کیجیے گا (استانی جی) اچھا بہت اچھا اب مین کچھ نہ کہونگی مگر آپ یہ کاغذ ضرور لیتے جائیے یہان کہین گر و پڑ گیا تو میرا مطلب خبط ہو جائیگا ابا جان وہ پرچہ لیکر چلے گئے مین اسوقت سر جھکائے عجب

طرح کے اندوہ مین مبتلا تھی دل توٗ اُمنڈا ہوا آنکھین ڈبڈبائی ہوئین ہاتھ پاؤن سرد
کلیجے مین درد اک رنگ آتا ہے ایک جاتا ہے دم اُلجھ رہا ہے جی بیچین ہے چہرہ
فق منھ پر ہوائیان اُڑ رہی ہین آنکھون کے آگے کچھ اور ہی سامان لاکھ لاکھ دل کو سنبھالتی
ہون نہین سنبھلتا ٹالتی ہون نہین ٹلتا وہی برابر تصور ہے اور رہ رہ کر یہی خیال ہوتا
ہے کہ اُستانی جی جھوٹ کبھی بولی نہین کہین خدا نہ کرے شیطان کے کان بہرے ایسا
ہی تو نہوا اسی ادھیڑ بن مین مجھکو اسقدر تحیر ہوا کہ مبہوت ہو گئی اُستانی صاحبہ نے
دو تین مرتبہ پکارا مجھے خبر نہ ہوئی چونکہ بالکل پاس بیٹھی تھی انھون نے ہاتھ سے ٹھوکا
دیا کہ طاہرہ بیگم ہائین بیٹا بیٹھے بیٹھے سو رہی ہو نیند آئی ہو تو آرام کرو مین نے گھبرا کر
کہا کہ جی نہین مجھے تو نیند نہین آئی مگر دل سو رہا ہے اسکی وجہ سے آنکھ بھی بند
ہوئی جاتی ہے (اُستانی جی) ذرا منھ دھو ڈالو شاید دل پر کچھ گرمی ہو دو گھونٹ پانی
کے پی لو ابھی دشمن ماندے پڑ چکے ہین اچھی طرح طاقت تو آئی نہین دوسرے
تمھارا دل یوہین ضعیف ہے شاید میری باتون سے تمھین رنج ہوا اور اُنھین نے اپنے
اثر کو پھیلا کر تمھارا ننھا سا دل گھیر لیا بیٹا ماشاءاللہ تم خود سمجھدار ہو خیالی باتون پر
یقین کرنا نہ چاہیئے میرے سن عمر مصلحت کا مقتضا یہ تھا جو مین نے کیا یہ کیا ضرور ہے
کہ وہ ابھی ہو بھی جائے اور مین نے سچ کہا ہو بعض گمان سچ بھی ہوتے ہین تو یہ کیا ضرور
ہے کہ اُس مین کا یہ بھی گمان تھا تم اپنے دل مین رنج نہ کرو مین نے تمھارے
دل بہلنے اور غم غلط کرنے کے لئے کچھ لکھا ہے وہ فرصت کے وقت دیکھ لینا
اور اُس پر عمل کرنا نادان دوست کا تو ذکر نہین کہ اس سے دانا دشمن بہتر ہے تم
میری شفیق حال اور سچی دوست ہو اور ماشاءاللہ غیرت دار اور عقلمند مجھے تمھاری

ذات سے یہ توقع نہین کہ تم بےصبری اور نافہمی کرکے مجھے ایذا دوگی آنکھون دیکھی محبت تو سب ہی کرتے ہین مگر محبت وہی ہے جو حاضر غائب ایک سی ہو ہم کو اپنے بزرگون کے فرمانے کا لحاظ اس وقت تک ہے اُنکے بعد بھی وہ بات نہین کی جو اُن کے خلاف مرضی تھی دنیا مین غم ایک ایسی نعمت ہے کہ سب ہی کا تو اس مین حصہ ہے طمع بہت بُری چیز ہے کسی کا غم آپ ہرگز نہ لے دنیا مین (چند چیزون کے علاوہ کمی بیشی کے سوا) جو آیا ہے دنیا کی سبھی چیزون مین تو حصہ لیکے آیا ہے ایک حال ایک احوال ایک جگہ سے آنا ایک مقام پر جانا بیماری صحت عشرت دولت شادی بیاہ مرنا جینا نیند بھوک آل اولاد کنبہ قبیلہ گھر بار خوشی غم حصہ رسد سب ہی کے لئے تو ہین پھر کیا ضرور ہے کہ ہم اپنے اوپر ایک نئی طرح کا بوجھ اوٹھائین غم ہو یا خوشی جب ہمارے لئے بھی مقرر ہے تو کسی دوسرے کی خوشی اور غم سے کیا کام اور اگر بشریت یا تعلق سے ہو بھی تو ایک حد سے یہ نہین کہ کسی کی محبت مین خدا کو بھول جائے یا کوئی بات ایسی کرے کہ بھلے کے بدلے بُرا ہو جب کوئی کسی کے غم پر (کسی وجہ سے) زیادہ صدمہ کرتا ہے تو سبھی طرح کی برائیان پیدا ہو جاتی ہین کبھی کلمۂ کفر منھ سے نکل جاتا ہے کبھی صاحب غم پر اثر بُرا پڑتا ہے کبھی دوستی مین دشمنی ہو جاتی ہے کبھی اپنی جان کا ضرر ہوتا ہے مین نے اکثر لوگون کو مُردے پر اسقدر پیٹتے اور نوحہ و بین کرتے دیکھا ہے کہ بیرے تو رونین کھڑے ہو گئے ہر ہر فقرے اور ہر ہر لفظ سے خدا کی شکایت نکلتی ہے ہاتھ منھ ٹوٹتا ہے عقل سلب ہو جاتی ہے نیک کام جو اُس کے لئے کرنا واجب اور فرض مین ناتمام رہ جاتے ہین رونے پیٹنے سے فرصت کسے جو مردے کے لئے توبہ استغفار کرے وہان تو ضروری یہ سمجھا جاتا ہے

کہ موت روشن ہو اور وہ روشنی چاہے اُسکی قبر کا اناج بھرا بڑھاوے کوئی اناج کی
کوٹھری مین کھڑبڑ کر رہا ہے کوئی مہمانون کی خاطر مدارات کے سامان مین ہے کوئی
ڈولیان اُتروانے پر اڑا کھڑا ہے کوئی صف ماتم پر زنانہ دن کے لیئے بستر شادی بچھا
رہا ہے موت کی روشنی اتنی دیر ہے کہ منھ ڈھنکا ہے جھوٹ موٹ کی گریہ او زاری کی
آوازین آرہی ہین خوف خدا کا تو رونا ہے نہین یہ تو اس مردے کی جان کو رو رہے
ہین خدا سے تو اُس وقت ان بن ہے توبہ توبہ لڑائی پڑی ہے بیٹھے بٹھائے ہوئے
کو اُس نے اٹھا لیا چاہنے والے کو بلا لیا کمانے والا گیا گذرا چھینا جھپٹی لیا اس سے
بڑھکر اور کیا ہوگا کہ سر سے بڑے کا سایہ اٹھ گیا یا بھری گود خالی ہو گئی بچون کی
چل پون ماما اصیلون کی بے تکی ہانکین مہمانون کی چہلین آئے گئے کی گپین ہین
چہل پہل ہے بھیڑ بھڑکا ہے سارا گھر بھرا ہے قبر پر خاک اڑ رہی ہے یہان کی یہ
گہما گہمی وہان کا وہ سناٹا اڑوسی پڑوسی اپنے بیگانے آئے بلائے کی آؤ بھگت مین
گھر والے پھنسے ہوئے ہین مردے کی خبر کون لے تم کہوگی مردے کی خبر کیسی وہ تو
مر ہی گیا (طاہرہ بیگم) مردے ہی کی تو خبر لینا چاہیئے اور وہ خبر یون لے کہ جب تک
لاش نہ اُٹھے اس کے سرھانے بیٹھا قرآن پڑھے دعا و استغفار کرے لاش
اٹھ جانے پر اُس کے رونے پیٹنے کے بدلے خدا کے خوف کا خیال کر کے اُس کے
غضب اور مردے کے گناہون پر نظر کر کے بخشش کی دعا مانگے خیرات کرے صدقہ
دے مومنین و محتاجین کو کھلائے مساکین کو مدد پہونچائے بھوکے کو کھانا ننگے کو کپڑا دے
حد سے زیادہ آہ و زاری مردے کے حق مین نہایت مضر ہے مرنے پر تو کسی کو ایذا دینا
کوئی خدا کا نیک بندہ نہ پسند کریگا جوان ہو یا بوڑھا ہر ایک اسی کی امانت ہے اور

اُسی کا بندہ جس طرح لونڈی غلام پر اُس کے آقا اور مالک کو ہر طرح کا اختیار ہوتا ہے اسی طرح ہم لونڈی غلام جسکے ہین اسکو ہر طرح کا اختیار ہے چاہے چھوڑے چاہے مارے جو اُس کی مشیت مین آئے وہی بہتر ہے جب موت بمصالح ہر انسان کے حق مین اک ایسی اکسیر ہے جسے وہ خود مصیبت و رنج و تکلیف و بلا وغیرہ کے وقتون مین اپنے منھ سے آپ زندگی بھر مین ہزار بار مانگتا ہے پھر زہر کیا ہو گیا جو بے مانگے اُس نے دیدی یہ سمجھنا کہ ہم نے کب مانگی اور ملی کب یہ بالکل حماقت ہے تم کون اور تمھارا اجارہ کیا جب وقت آیا جب مناسب جانا جب دی بحیات پیکر جو لوگ ایڑیان رگڑ رہے ہین اس موت کا مرتبہ اُن کے دل سے پوچھو آج اگر کسی کی آئی ہوئی ہاتھ لگ جائے تو جان دیکر مول لینے کو موجود ہین اپنی چیز دینے نہ دینے کا جب ہر آدمی کو اختیار دیا گیا ہے اور وہ بھی اصل مین اس کی نہین ہے تو پھر خدا تو مالک ہے خالق ہے مٹی کے دھوندے خاک کے پتلے کو اپنی قدرت اور صنعت کے زور سے طرح طرح کی خوبیان اور رنگ بھر کر کیا سے کیا کر دکھاتا ہے عاقل انسان وہی ہے کہ اپنی ہستی اور حقیقت کو نہ بھولے جو ہر عقل اور جامۂ انسانیت اس لئے نہین دیا گیا ہے کہ آدمی جامے سے باہر ہو جائے اپنی حد سے گذر جائے آنکھ کان ناک زبان دانت منھ ہاتھ پاؤن دل جگر معدہ پھیپڑا رگ پٹھے دنیا کے کام نکلنے کی سب چیزین کس مناسبت اور خوبی سے تال میل کے ساتھ اپنی اپنی جگہ پر بنا دین ہین جن کی تعریف ہم تو کیا ہین پیر پیمبر نہ کر سکے اُن کی قدر اُس وقت ہوتی ہے جب کوئی آدمی اُن مین کی ایک آدھ چیز کم یا زیادہ لیکر آگے آتا ہے پانچ کی چھ انگلیان ہوتے ہی چھنگن

ہو جاتا ہے اور یہ بھی اس کی انتہائی حکمت کا فعل ہے کہ کبھی کبھار کسی نہ کسی کو
ان چیزون کی کمی وزیادتی سے عجیب الخلقت پیدا کر دیتا ہے تاکہ اندھے کو
دیکھکر آنکھین کھلین اور نکٹے چپٹے کو دیکھکر اپنی ناک رکھین بڈھون کو دیکھکر
بڑھاپا یاد کرین اور بچون کو دیکھکر رفتار عمر پر ہاتھ ملین حکمت کے علاوہ ایسی
ہی ایسی باتون اور صورتون سے اس کی طاقت وقدرت کے نمونے ملتے ہین کہ بنا
اور بگڑا دونون طرح کا بنا سکتا ہے ہمین جو عیب سے پاک اور بنا ہوا بنایا نہ اس لئے
کہ ہم اورون پر ہنسین بلکہ اس لئے کہ ڈرین اور شکر کرین اگر انگڑا لولا اندھا کوڑھی
بناتا تو کون اس سے کہنے جاتا ظاہر ہے کہ جب ہمارا گوشت پوست جان روح اور سارا
بدن اسی کی قدرت وطاقت کا بنایا ہوا ہے تو اسی ہی کو مٹانے کا بھی اختیار
ہے تمھین بتاؤ کہ ہم مین ہماری ذاتی چیز کون سی ہے اور کہان سے لائے ہین کس نے
دی ہے ہزار پھیر پھار ہون پھر گھوم گھام کر جو کچھ ہے اسی کا ٹھہرتا ہے نہ موروثی ہے
نہ ذاتی نہ اپنی خوشی سے ہم بنائے گئے نہ اپنی خوشی سے بگاڑے جائین گے نہ جب
ہماری اجازت درکار تھی نہ اب خاک کے پتلے مٹی کے کھلونے جیسے تھے ویسے ہی
ایک دن ہو جائین گے آخر زندگی کب تک مزے مزے کی سب باتین اچھی ہوتی ہین
جس طرح بچپنے سے جوانی اس کے بعد بڑھاپا آتا ہے اسی طرح بعد اس کے پیری کے
پردے مین موت ہے بے حلاوت زندگی کس کام کی طاقت روز بروز گھٹتی ہے
ایک ایک عضو برابر جواب دیتا چلا جاتا ہے آج بال سفید ہوئے کل دانت گرے
پرسون کمر مین خم آیا پھر لکڑی ڈھونڈھتے پھرتے ہین پھر سوجھنا موقوف ہوا ہل کے پانی
نہین پی سکتے ہاے اور آہ پر تکیہ ہوا اٹھا جاتا ہے نہ چلا جاتا ہے رفتہ رفتہ سارا بل تو

نکل چکا اب رشتۂ حیات کیونکر نہ ٹوٹے شیطان کی آنت تو ہے نہین طاہرہ بیگم یہ
شرف و بزرگی خداوند عالم نے موت ہی کو عطا فرمائی ہے کہ بڑھاپے کے سو عیبون
کو ایک چادر مین چھپا دیتی ہے اور پھر کوئی دیکھ نہین سکتا اب رہا موت سے
ڈرنا یہ بھی ناسمجھی کی بات ہے موت کچھ ہوّا تو ہے نہین جس سے ڈرینگے ہان یون
کہنا چاہیئے کہ اپنے گناہون کی وجہ سے ڈرنا ہے کہ موت کے بہانے سے خدا کا سامنا ہونا
ضرور اور گناہونکی شرمندگی سے منھ دکھانے کی جرأت نہین پڑتی یہی سارا ڈرنا اور یہی
ایک رونا ہے اس مین موت کا نام لینا سراسر بیکار ہے موت تو احکم الحاکمین کا
ایک پیادہ ہے مگر کڑا پیادہ جو کسی طرح کی منت خوشامد پر اعتنا نہین کرتا ہزار کہو
ایک نہین سنتا پھر قصوردار گناہگار سرکار کا مال کھائے ہوئے اسامی پر جو شدت
ہونا چاہیے وہ تو ہوگی موت کا کیا قصور جیسی کرنی ویسی بھرنی یہ باتین سبھی جانتے ہین
اور جان بوجھ کے ننھے بنتے ہین لو بیوی بس اس وقت مین نے نہین معلوم اپنی زٹر
مین کیا ٹرماری منھ خشک ہوگیا اب بیٹھا نہین جاتا مجھے لٹا دو مین نے جلدی سے
اُٹھکر گاؤ بٹا لیا اور پیٹھ کا سہارا دے کر آہستہ سے لٹا دیا کہا بیوی مجھ پر چادر بھی ڈالدو
اور تم اب نیچے جاؤ بڑی دیر سے یہان بیٹھی ہو شاید کوئی کام ہو بیگم صاحب تو میری
خاطر سے کبھی تم کو بلاتین نہین چاہین خود کام کرلین یہ کہکر چپکے چپکے کچھ پڑھنے لگین
مین اماں جان پاس گئی اور انجوبہ سے کہا کہ بوا تم کوٹھے پر جاؤ وہ فوراً اپنا گرلا گودڑ
لیکر استانی جی کی نماز والی چوکی پر (جو اُنکے پلنگ کے سرھانے بچھی تھی) جا بیٹھین
مین وہان کے کام دھندے مین پھنسی ابا جان نے فرمایش کی کہ طاہرہ بیگم دہی بڑے
کھانے کو جی چاہتا ہے مگر تم خود اپنے ہاتھ سے اور میٹھے سلونے دونون طرح کے ہون گو دن کم تھا

لیکن اُن کی خوشی کی وجہ سے مجھے اتنی دیر بھی گوارا نہ ہوئی کہ کسی کو بلاؤن اور دال نکلوا کر بھگواؤن خود گئی اور جلدی سے دال نکال کر بھگو کر دھوپ مین رکھ دی دہی منگانے کے لئے آدمی بھیجا جب تک آدمی آئے ہین اباجان کے پاس گئی اور وہ کاغذ لیکر دیکھنے لگے ان باتون کے علاوہ ایک کلمہ یہ بھی لکھا تھا کہ طاہرہ بیگم کے واسطے مین نے ایک چیز بنائی ہے اور وہ میری جانماز مین رکھی ہے یاد کر کے اُس کو دیدیجئے گا تاکہ میری بچی میرے بعد مجھے یاد کر کے بہت کڑھے اُس کا رنج کرنا اچھا نہین اپنی محبت کی وجہ سے نہایت ہی اسوقت بیتاب ہوگی وہ چیز اُس کے دل ٹھہرانے اور ملال برطرف کرنے کے لئے کافی ہوجائے گی اگر پہلے سے دیدیجئے گا تو نہایت مناسب ہے تاکہ اس کا اثر ہولے جب میری جدائی کی نوبت آئے مین اس کاغذ کو پڑھکر اس شے کی ایسی مشتاق ہوئی کہ اسی وقت اُس کے لینے کو کوٹھے پر چلی ادھر تو اباجان نے کہا کہ صاحبزادی تم کوٹھے پر نہ جاؤ تمھارے آنے کے لالے پڑجاتے ہین اور اُدھر باہر سے آدمی نے دہی لے جاؤ کی صدا دی مین جہان تھی وہین ٹھٹک رہی فضیلت نے کہا کہ جب تک آپ تھوڑی دال چنکر دیجئے گا وہ پسے گی باقی بھی دھو دیجائے گی مین نے کہا اچھا لاؤ وہ دال دھونے لگی اور مین امان جان کے پاس جا کر بیٹھ گئی اُنھون نے کہا ابھی تو آئی تھین کیا کچھ کام تھا جو پھر جاتی تھین مین نے کہا جی نہین کام کاج تو نہ تھا اباجان کو آج اُستانی صاحبہ نے بلایا تھا (امان جان) اے ہان مین بھول بھی گئی وہ آئے تو مین نے پوچھا تک نہین کہ کیون بلایا تھا مین نے کہا کہ جی اُنھون نے کچھ وصیتین کی تھین اور بھول جانے کے ڈر سے اُنھین کاغذ پر

بھی لکھکر ابا جان کو دیا ریا تھا وہ کاغذ مین نے ابھی یہان آکر دیکھا اُس سے
معلوم ہوا کہ کوئی کاغذ میرے لیے اور بنایا ہے اور وہ جانماز مین ہے اُسی کے
دیکھنے کو جاتی تھی بیوی آج ماشاء اللہ دیر تک بیٹھین طاقت تو آئی نہین بیٹھے ہی بیٹھے
تھک گئین اب لیٹ رہی ہین مین نے بھی کہا اچھا ہے اگر کچھ دیر سو رہین مغرب
کے وقت جگا دون گی اماں جان نے کہا کہ ہان بیماری اور پھر بڑھاپے کی بیماری
سونے مین طاقت آئے گی تمھین اگر کاغذ کا اشتیاق ہے تو کسی کو بھیج کے
منگا لو مین چپ ہوئی اماں جان نے راحت سے کہا کہ اُستانی جی کی جانماز مین
کوٹھے پر کاغذ رکھا ہے جلدی لے تو آؤ وہ جھپٹی ہوئی گئی اور دوڑی ہوئی آئی
بوا عجوبہ نے پوچھا بھی کہ کیا ہے لڑکی گھبرائی ہوئی کیون ہے وہ بندی خدا
کی نہ منھ سے بولی نہ ذرا ٹھہری اُلٹے پاؤن پھر آئی اور کاغذ اماں جان کو دیا
اُنھون نے میرے ہاتھ مین دے دیا کھول کر دیکھا تو تین صفحے (موٹے قلم سے)
لکھے ہوئے ہین مین نے پڑھنے کا ارادہ کیا اماں جان نے فرمایا کہ ذرا بلند آواز سے
پڑھنا سر سے اُن کا فرمانا قبول کر کے اور زبان سے بسم اللہ کہکر مین نے جو پڑھا اور
بیوی نے جو لکھا تھا یہ تھا ؎ کہ طاہرہ بیوی ہم رخصت ہوتے ہین تمھین خدا کو سونپا
کہو قبول کیا خبردار زنہار ہمارے ماتم اور غم مین بیتاب اور بیقرار نہ ہونا ورنہ
ہماری پیٹھ قبر سے نہ لگے گی ہمارے دنیا سے جانے کے بعد تمھین بھی اس گھر
سے جانا ہوگا جس طرح ایک زمانے مین ہم گئے تھے قدیمی محبت اور پرانا تعلق
چھوٹے گا تو دارشتہ اور نیا ناتا جڑے گا مجھپر جو تکلیفین ناواقفی اور کم سنی کی
وجہ سے گذری تھین اُن پر اور زمانے کی بہوؤن بیٹیون پر جو گذرتی ہین اُن پر

خیال کرکے مین نے بڑی وقت سے یہ کاغذ لکھا جس پر تم عمل کرکے خدا کے صدقے سے کبھی کوئی دکھ نہ اٹھاؤ گی تم کو چاہیئے کہ جب تمھارا وہان جانا ہو تو جھمر جھمرے گھونگٹ کے اندر سے سسرال والون کی نگاہ سے طبیعت کا اندازہ کرکے اپنا کام کرنا میان سے کبھی دو بدو بات کرنے کا ارادہ نہ کرنا مرد سے آنکھ چار کرکے کچھ نہ کہنا بڑی بے غیرتی ہے دنیا جہان کی ساسین پہلے تو محبت کے مارے چاند سی بہو کے لئے زمین و آسمان کے قلابے ملاتی ہین جب آتی ہے تو بیٹے کے طرح طرح کے نقصانون پر خیال کرکے اپنی بے علمی اور ناتجربہ کاری یا عقل نہ صرف کرنے کی وجہ سے اُس سے لام باندھ دیتی ہین پس طاہرہ بیگم تم غیر کی غیر ہی رہو گی شادی ہو جانے سے تمھاری ساس کا تم مین کچھ خون تو مل نہ جائے گا اور جو خون کا پاس ہوتا ہے وہ ظاہر ہے پس اگر تمھاری ساس تمھارے مقابلے مین اپنے بیٹے کی پرچاپ لین یا ماما پیئن تو برا نہ ماننا بیٹا گھٹنے ہمیشہ پیٹ ہی کو جھکتے ہین اگر وہ ناحق پر بھی ہون تو طرح دے جانا دوسرے وقت خود ہی اُنکو ندامت ہو گی رکھ پت رکھا پت مثل مشہور ہے میان بیوی کا نہایت کچا اور نازک ساتھ ہے دو تین حرفون مین جدائی واجب ہو جاتی ہے اپنی آبرو اپنے ہاتھ غصہ حرام ہے اس کو نہ کھانا اگر ایسا ہی موقع ہو تو اس کے بدلے غمخواری کا مزا لینا شرم حجاب پاس لحاظ حمیت غیرت خلق کرم محبت مروت سب کے صرف کرنے کے مقام ہین وہین ایک قاعدے سے صرف کئے جایئن جو کچھ ملے اُس پر قناعت کرنا مانگنے سے آدمی ذلیل ہو جاتا ہے بدزبانی تو تمھاری لونڈیون کا طریقہ نہین شاید کسی وقت عاجز ہو کر محل موقع بد دعا یا کوسنے کاٹنے کا آجائے اور دل قابو مین نہ رہے

تو ہنسکر ٹالنا ہٹ جانا کوسنے سے رزق کم ہوتا ہے اور زبان خراب ہوجاتی ہے
عادت کا بگاڑنا بہت بُری بات ہے نہ ہر اک ادنےٰ اعلےٰ سے ایسا میل جول
رکھنا کہ لوگ چھچھوری کہین نہ ایسی دماغ کی لینا کہ ناک چڑھی کا خطاب ملے چھوٹی
امت کے لوگ نئی نویلی دولھنون کے دیکھنے کو بکثرت آتے ہین اُنکو قاعدے
سے منھ لگانا جس دن سے بیاہ جاؤگی لوگ تمھارے عیبون کے جویان ہون گے
تم اپنے ہنرون کے جوہر انھین دکھانا چھوٹے بڑون کے مرتبے کا لحاظ عقل کی
بات ہے اتالیقی کرنا سخت عیب ہے کسی مین عیب ہوا آنکھ پھرالی ہنر ہوا تعریف
کردی نہ کسی کے عیب سے نقصان نہ ہنر سے فائدہ ماشاءاللہ تم خود سیرت صورت
مین ایک ہو میرے کہنے سننے کی کچھ ضرورت نہ تھی لیکن میرے دل نے نہ مانا اور
یہ خیال آیا کہ نئی جگہ کے نئے حالات اس بچی پر کیونکر جانے کے ساتھ ظاہر ہوجائینگے
یہ تو تجربہ پر موقوف ہین اس لیے مین نے یہ چند سطرین لکھدین خلاصہ یہ کہ ہر کام کرنے سے
پہلے خوب سوچ سمجھ لینا چاہیئے حاضر جوابی لطیفہ سنجی اک ہنر ہے مگر بزرگونکے آگے خلاف
تہذیب اور بےادبی موقع محل سے ہر اک بات اچھی معلوم ہوتی ہے دانائی اور ہوشیاری
کا مقتضا یہ ہے کہ سارے زمانے کو اپنا معرف بنائے اور چھوٹون کو دیوانہ سارے
کنبے سے محبت کے دم بھروائے ڈھونڈھنے سے بھی کوئی دشمن نہ ہو حاسد کی کچی
روٹی ہے اُس کا ذکر نہین محسود ہونا مبارک مگر مجبوری ورنہ حاسد پر اپنی خوبیان
ظاہر کرنا کوئی ضرور نہین نظر بُری چیز ہے آٹھوین روز خیرات ضرور کرنا صدقے سے
ہزارون بلائین رد رہتی ہین بے بیاہے پن مین لڑکی کے دوست ماں باپ ہین
بیاہ کے بعد شوہر پھر ساس نندان کی دوستی پر ضرور اعتماد چاہیئے اگر بھائی بہنین ہون

تو وہ بھی مگر وہین تک اب دوستی کے قابل ہی نئے نئے لوگ ہین اگر یہ لوگ کسی
وجہ یا سبب سے دوست دلی نہ ہون تو اس کی فکر چاہیئے نہ یہ کہ دوستون کو
کسی بدمزگی اور بے لطفی سے دشمن بنایا جائے میٹھی زبان کی چھری کلیجے اور
دل کو حلال کر دیتی ہے اور مجروح سامنے سے نہین ہٹتا اسی زبان کا دوسرا وار
تلوار سے زیادہ کاٹتا ہے جس کا زخم جیتے جی نہین بھرتا دنیا مین کوئی یہ چوٹ اٹھا
نہین سکتا خدا نے زبان نرم کو دیدی اور اس کو گویائی عطا کی تمھین اختیار ہے جو
چاہو اس سے کام لو اسی سے خدا و رسول کا نام لیا جاتا ہے قرآن کتاب دعا
سلام درود تسبیح پڑھی جاتی ہے اسی سے غیبت بیہودہ باتین جھوٹ گپ شپ
گالی گلوج ہوسکتی ہے اچھے تو اچھی ہی چیز کو اچھا کہین گے جہان تک ہوسکے دنیا
مین نیک بن کر رہے کہ آخرت مین کام آئے دنیا گذرگاہ ہے اور ہر شخص سر راہ
خوشی ہے تو آناً فاناً غم ہے تو فانی نہ راحت پر اختیار نہ تکلیف پر اعتبار موت
ہو یا حیات نہ اسے بقا نہ اُسے ثبات جہان تک ہوسکے نیکی کرے جو کچھ ہے نیکی
ہے پھول نیکی بہار نیکی مشکل مین یار نیکی مصیبت کے وقت یہی آڑے آئے کٹھن
مین سینہ سپر ہوجائے دقت بیوقت بھی کام آتی ہے یہان تک کہ جان بچاتی ہے
طاہرہ بیگم تم مین نیکی کا مادہ بہت ہے بلکہ سراسر نیکی ہی نیکی ہے اس کو ضایع
اور برباد کرنا اس کے صرف کرنے اور کام مین لانے کا وقت تمھارے لیئے آنے والا
ہے دنیا بہشت اسی وقت ہوسکتی ہے کہ جب گھر کے دس آدمی ہون تو دس
اور پانچ ہون تو پانچ سب کے سب ایک دل ایک زبان ایک روح ایک
جان ہون نہ کوئی کسی کی عیب جوئی کرے نہ ایک دوسرے کے لئے حسد مین مرے

جو ایک کے دل مین ہو وہی دوسرے کی زبان پر میان کا مرتبہ بیوی سے ہزارون درجہ بڑا ہے بیوی پیرون کی جوتی میان سر کا تاج آجکل کی شادی بیاہ مین یہ رسمین کہ ٹونے ہون اور ٹوٹکے رسی پر بٹھکر آرسی مصحف ہو بیوی مین تمھارا غلام ہون بے کہے دُلھن آنکھ نہ کھولے اکیس پان کا بیڑا کھائے یہ سب دوسری قوم کے مہمل اور خلاف شرع رسمین ہین مہر کی کثرت اور افراط اس وجہ سے ہے کہ جب مسلمانون نے بزور تلوار اس شہر کو لیا اور یہان کی عورتون سے عقد نکاح چاہا اور کچھ تو اُن کا بس نہ چلا سیکڑون سے لاکھون پر مہر کو پہونچا دیا مردون نے اپنے نزدیک معرکہ مارا عورتون نے اپنے نزدیک پالا جیتا انکا خلاف شرع کرنا کوئی بڑے تعجب کی بات نہین کچھ وقت کا مقتضا اور مصلحت کا اقتضا سب پر طرہ نادواقفی اور کم علمی تھی اُسکے بعد تو علم کا چرچا ہوا الحمد للہ کہ سیکڑون ذی علم گھرانے اس شہر مین ہین سب جگہ قال اقول چھانٹتے ہین اور حدیثین بیان ہوتی ہین جب شادی بیاہ کا موقع آیا اور روہ کا یا پلٹ ہو گیا عورتین اگر بے علم ہین تو ہوا کرین مرد تو جانتے ہین اور جان بوجھ کر آنکھ چراتے ہین دیکھیے یہ فضول اور خراب رسمین ہماری قوم سے کب اُٹھتی ہین مگر جب ہم ہی دنیا سے اُٹھ گئے تو ہمارے بعد اصلاح ہوا کرے چاہے کہین ہو چاہے تہو طاہرہ بیگم تم اس میری نیک صلاح کو حفظ کر کے یہ کاغذ بیگم صاحب اور نواب دولھا صاحب کو بھی دیدینا تاکہ وہ پڑھکر ذرا سوچین اور مشغول الذمہ نہ ہین کیونکہ اس مین اکثر خطاب اُنھین دونون صاحبون سے ہین تم کو اس مین مداخلت نہین داستان طویل ہے اور وقت قلیل لہذا بس باقی ہوس رقیمہ فاطمہ ۱۵ - رجب المرجب سنہ ۱۲۷۹ ہجری - یہ کاغذ لپیٹ کر

امان جان کو مین ہاتھ بڑھا کر دے رہی ہون کہ کوٹھے کی کھڑکی کھلی اور بوا اعجوبہ نے رحمت راحت دولت محمدی خانم اماّمن سب کے نام لے لیکر پکارا کہ ذرا جلدی یہان آؤ بوا اماّمن قریب گئین اُنھون نے کچھ اشارے سے کہا میرا ماتھا ٹھنکا اماّمن امان جان پاس آئین اور کہا کہ ذرا کوٹھے پر چلیے وہ اُٹھ کھڑی ہوئین مین ساتھ چلی بوا اماّمن نے روکا کہ تم نہ جاؤ اب تو دل پر قابو نہ رہا مین نے کہا کہ کیا ہے کہا بس ایسی بات ہے کہ بچونکو وہان نہین جانا چاہیئے اب تاب ضبط کہان تھی مین نے ایک چیخ ماری اور زمین پر گری ابا جان دوڑے گود مین لیکر دالان مین لائے جس مشکل اور ایذا سے بیہوش ہوئی ہون وہ حال مجھے آج یاد آنے سے روئین کھڑے ہوجاتے ہین اور بدن مین رعشہ پڑجاتا ہے مرنے مین تو اس سے کہین زیادہ کرب وتعب ہوتا ہوگا خداوندا جانکنی کی ایذا اور نزع کی تکلیف سے بچانا اور آسانی سے دنیا چھڑانا الغرض اس دن کی بیہوشی ایسی بیہوشی تھی کہ مین کچھ نہین کہہ سکتی ہوش آنے کے بعد بھی اس قدر دماغ مین خلل رہا کہ دنیا ومافیہا کی خبر نہ رہی میری آنکھ کھلتے ہی بوا اعجوبہ اور رحمت نے کہا کہ پہلے نماز پڑھ لو گرم پانی ٹھنڈا ہوتا ہے مین نے وضو کیا نماز کے بعد اعجوبہ اور رحمت نے بہلانے کے لیے پردنون کی بحث شروع کی ایک نے کہا کہ پیر ہے دوسرے نے کہا واہ پیر کب ہے پیر ہوتا تو حضور کتاب نہ پڑھتے (اعجوبہ) ہان سچ ہے وہ پرسون تھا (رحمت) پرسون پرسون پیر سون تو منگل تھا کل بدھ کے آٹھوین روز والی صحبت باہر نہین ہوئی تھی (اعجوبہ) اے ہے آج جمعرات ہے (رحمت) ہان اور کیا (اعجوبہ) بیوی آج جمعرات ہے شب جمعہ کے اعمال نہ کیجیے گا مین نے کہا اچھا اور اس کے بعد اُن

اعمال مین مصروف ہوئی وہ رات گئے ختم ہوتے تھے آج تو نماز ہی مین دیر ہوگئی تھی اعمال کرنے مین کوئی دس بج گئے مین نے دیکھا بھی کہ دالان کے پردے چھوٹے اور کچھ لوگ آئے دور کے رونے کی صدا کان مین آئی مگر دل و دماغ کا ایسا کچھ حال تھا کہ مجھے اپنی خبر نہ تھی اور کسی کا کیا ذکر اعمال بھی بارقت اور غلط ادا ہوئے نہ ترتیب ٹھیک تھی نہ الفاظ صحیح تھے جب اعمال ختم ہوئے تو رحمت اور اعجوبہ نے کہا کہ بیوی ذرا لیٹ رہو تو مین کمر دبا دون بڑی دیر سے بیٹھی ہو مین لیٹ رہی اور رحمت نے نرم نرم ہاتھون سے محبت کے ساتھ ہاتھ پاؤن دبائے مجھے نیند آگئی سوتے سوتے صبح کی نماز کے قبل آنکھ کھلی اٹھکر دیکھا تو سارا گھر سو رہا ہے اور ایک کو ایک کی خبر نہین بوا اعجوبہ کو آواز دیتی ہوئی امان جان کے پاس گئی دیکھا تو ابا جان اپنے پلنگ پر نہین ہین بچھونا اُلٹا ہوا ہے مین نے امان جان کو جگا یا اور چوکی پر گئی وہان خیال ہوا کہ ابا جان اتنے سویرے کہان گئے کچھ سمجھ مین نہ آیا ابھی تک میرا دماغ اصلاح پر نہین آیا تھا جو قیاس کام دیتا باہر نکل کر کوٹھے پر جو چلی تو دیکھا کہ اس طرف سے دروازہ بند ہے ایک آدھ آواز بھی بوا خیراتن کا نام لے کر دی مگر جواب نہ ملا مایوس ہو کر پلٹی وضو کر کے نماز پڑھی بعد فراغت امان جان سے کہا کہ ابا جان کہان گئے ہین اُنھون نے کچھ اشارے سے بتایا مین نہ سمجھی اور وہان سے اُٹھکر پھر کوٹھے پر جاتے کو دروازہ کھٹکھٹایا اب تو سارا گھر جاگ رہا تھا اچھی طرح سے آواز دی کچھ کسی کے سونے اور بے چین ہوتے کا تو خیال تھا نہین جب کوٹھے پر سے بالکل

صدا ندانہ آئی اس وقت خود بخود اسطرح وہ غفلت جاتی رہی جیسے اک پردہ تھا
کہ اٹھ گیا فوراً ہی خیال گذرا کہ ہائین دو مرتبہ آکر مین نے پکارا اور اُستانی جی
نے جواب نہ دیا کہین خدا نہ کرے کچھ اور حادثہ تو اُن کے دشمنون پر نہین گذرا ساتھ ہی
دل نے کہا کہ دشمن اور خدا نہ کرے کیا درحقیقت وہ جنت کو سدھارین وہ ہوتین
اور دروازہ بند رہتا یا پکارنے سے جواب نہ ملتا انھین کے تو سدھارنے کا اشارا
ہوا اعجوبہ نے کیا تھا اور ابا جان بھی تو انھین کی آخری سواری کے ساتھ گئے ہین
یقین مانتا کہ دل سے یہ خبر سنتے ہی جو حال میرا ہونا وہ کم تھا کیونکہ اُن کے احسان
نیکیان محبت تعلق ایسے نہ تھے جنھین یاد کرنے سے دل نہ پھٹے اور کلیجہ نہ ٹکڑے ہو
کیسا ہی کمسن اور ناسمجھ ہوتا اس صدمے کی برداشت کرنا دشوار تھا مگر مجھے جہان وہ
خبر دل نے دی تھی یہ بھی حکم دیا کہ وہ دنیا سے گئین تو ضرور مگر کچھ فرما کر گئی ہین
جس پر عمل واجب ہے خلاف وصیت کرنا گناہ ہے یہ کہکر دل پتھر ہو گیا اور خوف
گرمی آتش دوزخ نے میرے آنسو بالکل خشک کر دیے وہان سے یہ کہتی ہوئی پلٹی
کہ بوا اعجوبہ کیا اُستانی جی نے انتقال کیا وہ تو چپ رہین کچھ جواب نہ دیا امان جان
بولین کہ ہان بٹیا کچھ وہی اکیلی تھوڑی دنیا سے گئی ہین کچھ انھین کے لیے یہ نئی بات
نہین ہوئی ہے سبھی کے واسطے ہے آج اگر انھون نے انتقال کیا ہے تو کل ہم بھی
جائین گے طاہرہ بیگم خدا نے اُن کو دنیا کے مکروہات سے چھڑا دیا آئے دنکی جھگڑون
سے نجات دی اُن فرشتہ خصلت حور سیرت جنتی بیوی کے لیے دنیا کا مکان قابل رہنے
کے کب تھا اب رہا اُن کا آنا اس کی بظاہر دو وجہین معلوم ہوتی ہین ایک تو اُنکی
ذات سے بہت سے فیض جاری ہوتے کو تھے اور دوسرے دنیا کے الم و غم جور و ستم

محبت دبلا پر جو ہر صبر دکھا کر راضی برضا رہنے سے خدائے پاک کو اُن کا مرتبہ بڑھانا تھا دونون باتین حاصل ہو گئین اب یہان کیا کام تھا مرتے کے ساتھ ہی تو باغ جنت پہونچی ہونگی ایسی خوش نصیب اور نیکبخت بیویان ہم نے نہین دیکھین تمھاری جان سے دو رتم سے اُن کی محبت اور بار بار تمھاری غیرت سمجھ خو یونیک مزاجی غربت کی تعریف کرنا او مجھسے یہ کہنا کہ جیسے تمھاری بچی کہنا مان لیتی ہے اور ایک دفعہ کے کہہ دینے کو گرہ مین باندھ رکھتی ہے یہ بات مین نے دنیا کی لڑکیون مین بہت کم دیکھی جا ہے اُس کے دل پر صدمہ ہو جا ہے خلاف مزاج گزرے مگر تو کبھی منع کی ہوئی بات کو نہ کیا ہے نہ کریگی تم کو تو یاد ہوگا کہ تمھارے سامنے اُنھون نے یہ نہین کہا کہ اپنے مردے پر رونے اور بیتاب و بیقرار ہونے کے لیے بار بار اسی غرض سے کہتی تھین کہ برسون کا تعلق ہے محبت ہے ایک جگہ کا رہنا سہنا ہے دفعتہً ساتھ چھوٹیگا کیونکر اس کا ننھا سا دل نہ کڑھے گا کس طرح صبر ہو سکے گا یہ تو خوب جانتی تھین کہ ایک ہی دفعہ کا سمجھا دینا کافی ہے مگر اپنی اور تمھاری محبت اور دفعتہً ہمیشہ کی فرقت پر خیال کرکے دل نہ مانتا تھا زبان سے سمجھایا کاغذ مین لکھکر فہمایش کی مطلب اتنا تھا کہ مین تو اسوقت رہونگی نہین صدمہ اسکو ضرور ہوگا لاؤ اُس کے لیے یہ تدبیر کرون کہ ہر وقت اس کے سامنے میرے منع کرنے کی تصویر رہے تم نے کاغذ اُن کا دیکھا طاہرہ بیگم مجھے امید ہے کہ تم جب جیتے جی اُنکے حکم کو مانتی تھین تو مرے پر اور زیادہ مانوگی کیونکہ وصیت کے خلاف کرنا بہت بری بات ہے گناہ ہوتا ہے اور وصیت بھی وہ جو شرع کے خلاف نہ ہو ابھی تک تو مجھے اک سناٹا سا تھا اور منتظر تھی کہ یہ خبر سُنکر سینے پر دوہتڑ مارون اور ہائے

استانی جی کہکر پکارون یہان تک پہونچ کر جو تقریر کے اصل مطلب پر نگاہ کی دل
کانپ گیا اور بید کی طرح تھرانے لگی دونون ہاتھ جوڑکر امان جان سے کہا کہ جی
نہین میری کیا مجال جو آپ کے حکم اور اُن کی وصیت کے خلاف کوئی امر کرون
اُنھون نے گلے سے لگایا اور شاباش شاباش کہکر میرا منھ چوم کر کہا کیون نہین ماشاءاللہ
تم بڑی سمجھدار اور سعادتمند بیٹی ہو تم سے اُن کو بیاک امید کیونکر نہ ہوتی لے اب
کوٹھے پر جاؤ فقط اسی وجہ سے دروازہ بند کروا دیا تھا کہ پہلے تم سے دو دو باتین
ہو جائین مین وہان سے اُٹھی اور اپنے دل سے یہ باتین کرتی ہوئی چلی کہ جب
وصیت شرع کی بموجب ہے تو اسکے برخلاف شریعت کے خلاف ہوگا اور شریعت
کے خلاف گویا حکم خدا کے خلاف ہے اور خلاف حکم خدا کرنے والا کافر ہے
اگر مین ایسا کرون تو کافر ہو جاؤن خداوندا دل مین جو آیا تھا اُس سے توبہ
کرتی ہون اور تو غفار ذنوب ہے اپنا صدقہ اُس سے درگذر فرمانا اور معاف کردینا
اس کے بعد مین نے اپنے گناہ اور اُسکی عظمت وجلالت پر جو نظر ڈالی آپے مین
نہ رہی زینے تک پہونچ چکی تھی اب مجھ مین دم درود باقی نہ رہا اور ہاتھ کنڈی پر
رکھکر دروازے سے لپٹ کر لکڑی ہوگئی میرے جانے کے بعد امان جان نے
راحت سے اشارہ کیا تھا وہ پیچھے چلی آتی تھی یہان پہونچ کر جو میری یہ حالت
دیکھی گھبرا گئی امان جان کو پکارا کہ جلدی آئیے صاحبزادی کے دشمنون کا عجب
حال ہے یہ آواز میرے کان مین گئی مگر جواب نہ دے سکی وہ ننگے پانون دوڑین
اور پلنگ لاؤ پلنگ لاؤ کہتی ہوئین اری میری بچی ہائے یہ کیا ہوا کہکر لپٹ گئین
والان سے کسی نے پلنگ گھسیٹ لیا کنڈی ہاتھ سے چھڑا کر اس پر لٹا دیا اب مجھے

خبر نہین وہان تک کا سب حال معلوم تھا آنکھ جب کھلی تو سرھانے ابا جان اور پائنتی امان جان کو بیٹھے دیکھا نانا جان زانو پر سر لیے تھے باقی محل بھر کی عورتین چوطرفہ چارپائی کے زمین پر بیٹھی تھین آنکھ کھلنا تھی کہ امان جان کی طرف سے پاؤن سمیٹ کر مین اٹھ بیٹھی اور مردون کو سلام کیا سب کے بدن مین جان آگئی اپنی اپنی آنکھ کے آنسو پوچھنے لگے ایک نے بلائین لین ایک نے سجدہ کیا کوئی مبارک ہو پکارا کسی نے سر سے سر اتارا کوئی دوڑ کر تیل ماش لایا کسی نے باہر صدقہ بھجوایا امان جان نے ہاتھ پھیلا کر کلیجے سے لپٹا لیا اور پیار سے پوچھا کہ کیون مزاج کیسا ہے تمھارا دل دکھ کیھ کہتے رک گیئن) مین نے کہا کہ جی نہین یہ بات نہین میرا دل خواہ رنج اٹھانے کے قابل ہو یا نہو مگر اس وقت مجھے کوئی رنج کسی کے لیے نہ تھا بلکہ آپ کے حکم سے وہ سب باتین سنکر جو کوٹھے پر چلی تو اپنے گنہگار اور خدائے پاک کے قہار ہونے پر میرا دل ہل گیا اس قدر ڈر معلوم ہوا کہ ضبط نہو سکا زینے سے لپٹ کر رہ گئی آپ کی رحمت کی پلنگ گھسٹنے کی آواز سنی پلنگ پر لیٹ کر کے پھر نہین معلوم کہ کیا گذرا امان جان نے فرمایا پہر بھر سے ہم سب جان بلب ہین اتنی ہی دیر مین خون خشک ہو گیا ابا جان کے لحاظ و خوف سے مین روئی نہین دل تو ایسا بھرا ہوا تھا کہ جب تمھین گلے سے لگایا تھا اُس وقت آنسو نکل پڑے نانا جان پیار کر کے دیر تک مجھے سینے سے لپٹائے رہے پھر انگنائی سے دالان مین لائے اور جھیر چھیر سوچ سوچ کر ابا جان نے استانی جی کی باتین کین مین تے بین مگر آنکھ کو پسیجنے تک نہ دیا رونا اور آنسو بھر لانا کیسا آدمی اپنے دل پر رکھ لے تو سبھی کچھ کر سکتا ہے دل پر رکھنے اور جی چھوڑ دینے کی تو بات ہی اور ہے بھگدڑ کے انقلاب مین ہمارے ہان سے ایک لمے نڈی فضیلت نام

نکل گئی تھی دس بارہ برس بعد وہ نیکبخت آکر ہمارے مکان کے قریب کرائے کی
حویلی مین رہی ابھی اُستانی جی کا چالیسوان نہین ہوا تھا اعجوبہ خیراتن متی بوا رحمت
کوٹھے ہی پر رہتے تھے ایک دن جیسے ہی قرآن شریف پڑھکر مین نے دعا کو ہاتھ اُٹھائے
دیوار پر نظر گئی ایک سر نکلا ہوا دیکھا آنکھ چار ہوئی اس نے سلام کیا مین نے بھی سر پر
ہاتھ رکھا گئی گذری بات مجھے خیال بھی نہین دوسرے دن شام کو جو سونے جاتی ہون
بوا اعجوبہ نے کہا کہ بیوی ہمارے مکان کے اُدھر کوئی نواب بانکے آکر رہے ہین
اُن کی بیوی زہرہ بیگم ایسی ملنسار ہین کہ مین کیا کہون کئی دفعہ کوٹھے پر آچکی ہین اور
کہتی ہین کہ تم اپنی صاحبزادی پاس کہہ سُنکر میری لڑکی کو بٹھا دو بڑا احسان ہوگا
دن بھر ٹھڑونگا کھیلنے سے بچے گی اور کچھ نہ کچھ آہی جائے گا مین نے کہا کیا مضائقہ
مگر مین ابا جان سے اجازت لیلون یہ کہہ کر مین بھول گئی اُنھون نے سر چڑھکر
اس قدر تقاضا شروع کیا کہ بوا اعجوبہ ایک دو مرتبہ کہہ کر میری بھول سے عاجز
ہوئین اور ابا جان سے کہہ دیا کہ مین اُن سے شرماتی ہون اور صاحبزادی
بھول بھول جاتی ہین اگر آپ کہئے تو مین اُن کی لڑکی کو بلا لیا کرون ابا جان
نے کہا کہ مجھے اس محلے کے لوگون کی حالت اچھی طرح معلوم نہین نواب صاحب
کمنا بوا اعجوبہ بھلی گیئن مین اپنے کمرے مین چلی آئی کھانے کے وقت دسترخوان
بچھنے سے پہلے ابا جان نے نانا باوا سے کہا کہ حضور آپ کے زیر سایہ نواب بانکے
کوئی صاحب رہتے ہین ؟ (نانا جان) نواب بانکے کون مین نے تو آج تک
نام بھی نہین سنا تم اپنا مطلب کہو کام کیا ہے (ابا جان) جی اُنکی ایک لڑکی ہے
اُس کو طاہرہ بیگم کی خدمت مین اُن کی بیوی دیتی ہین کہ یہ اُسے لکھا پڑھا دین

(ناناجان) مجھے تو اُن کے خاندان اور چال چلن کا حال معلوم نہین دریافت کرو اگر
ملنے کے قابل ہون تو کیا مضائقہ یہ فرماکر انھین خیال رہا جس طرح اندر والے
مکان مین ایک دیوار نواب بانکے صاحب کے گھر کی تھی اسی طرح باہر بھی تھی
زہرہ بیگم صاحب اُس دیوار پر بھی چڑھین دو چار دفعہ کے بعد ایک دن غلام علی
نے بھی اُن کی صورت دیکھی گو ایک زمانہ گذر چکا تھا اور بیویون کے لباس مین
تھین مگر وہ پہچان گیا لیکن دل مین لے رہا وہ تو لونڈی سے بیوی بنی تھین
اور بیوی نواب صاحب کی پھر وہ بھی بانکے وہ اپنے رنگ دکھاتے تھے یہ اپنے
رنگ جماتی تھین جس طرح عورتون مین سبھی قسم کی عورتین ہوتی ہین اسی طرح مردون
مین بھی نیک بد ہوتے ہین کوئی ناشائستہ ایک روز اُن کے بار بار جھانکنے اور
گردن نکالنے سے بادل خان کچھ کہہ بیٹھا انھین برا معلوم ہوا ڈھیلے پھینکے ایک اس کے
لگ گیا وہ بگڑ کر تنتنا بر برتا برا بھلا کہتا نیچے اُترا اور اپنا لٹھ لیکر یہ کہتا ہوا باہر چلا
کہ ساری نوابی میان کی ابھی دیکھے لیتا ہون اپنے سانڈ کو روکین ورنہ گھر مین
گھس کر ہاتھ منھ توڑ ڈالونگا ادھر سے یہ بکتا ہوا جاتا ہے اور باہر سے اباجان
آتے ہین وہ کیا ہے کیا ہے کہتے ہوئے رک گئے اور اس نے سلام کرکے ساری
روداد بیان کی اباجان خیر مجسم تھے اُسے سمجھانے لگے کہ بھائی جانے دو محلہ کا واسطہ
ہے ہم اُنھین بلا کے سمجھا دینگے دوبارا اگر ایسی خطا کرین تو تمھین اختیار ہے ابھی
خبردار ایسی حرکت نہ کرنا وہ چپ ہوکر گردن لٹکا کر پلٹ آیا غلام علی نے پیاری
دردی چپی کرتے وقت ناناجان سے بولی اور کہا کہ آج بادل خان کو بڑا غصہ
آیا تھا وہ تو دولھا میان نے آنکھ دکھائی اس سے تھم گیا نہین تو خوب ہی

بانکے میان کو سیدھا کرتا (ناناجان) ارے ہان یہ کون بانکے میان ہین (غلام علی) حضور یہ تو نواب بہادر مرزا صاحب کے صاحبزادے ہین بجلی کماری کے پیٹ سے اور بیوی اُن کی آپ کی لونڈی ہے (ناناجان) ہائین بھئی میری لونڈی کچھ تھین خیر ہے میری لونڈی کیون ہونے لگی (غلام علی) حضور مین سچ عرض کرتا ہون آپ ہی کی لونڈی ہے (ن) کون (غلام علی) فضیلت (ناناجان) ہان یہ تمھین کیونکر معلوم ہوا (غلام علی) ای حضور وہ اصطبل والی دیوار ہی پر تو دن بھر بیٹھی رہتی تھی بادل خان کی وجہ سے آنا بند ہوا مین نے پہلے ہی دن پہچان لیا زہرہ بیگم نہین چاہے مشتری خانم وہی فضیلت ہے ظہورن کی لڑکی (ناناجان) یہ کہو تم نے خوب اس وقت یہ ذکر کردیا ارے بھئی وہ اپنی لڑکی کو پڑھنے بٹھانے کہتی تھی (غلام علی) کہان حضور (ناناجان) ہماری لڑکی کے پاس (غلام علی) واہ واہ معقول اس کو خبر ہی نہین کہ یہ گھر آپ کا ہے یا یہ سمجھتی ہے کہ مجھے کوئی پہچانے گا نہین سچ ہے باندی کی عقل بھی گدی مین ہوتی ہے ناناجان نے یہ سب سُنکر آرام کیا جب گھر مین تشریف لائے تو ساری کیفیت مجھسے دُہرائی مین نے بوا اعجوبہ سے کہہ دیا کہ اب جو وہ تم سے کہین تو کہہ دینا کہ بیوی مین نے ذکر کیا تھا وہ راضی نہین ہین کہتی ہین کہ مجھے اپنی ضرورتون گھر کے دھندون سے کہان فرصت خواہ مخواہ وعدہ کرکے جھوٹی پڑونگی پھر کیا ضرور بوا اعجوبہ کی زبان سے انکار سُنکر وہ امید باقی نہ رہنے سے اب جو اس خدا کی بندی نے ضد اور کد شروع کی تو بیٹھنا دشوار ہوگیا جو نکلا اُسے پیام دیا جو آیا اس کو سلام کیا ہاتھ جوڑتی ہے منت کرتی ہے گڑگڑاتی ہے گھگیاتی ہے کسی نے کہہ دیا کہ بیوی صبح اور ظہر کے وقت یہان ہوتی ہین

تم خود آکر کہنا ہم تو کہہ چکے تمھین یقین ہی نہین آتا اس کا کیا علاج کرین ہم نے کوئی دقیقہ
اُٹھا نہین رکھا تمھاری ساری دل کی باتین کہین اپنی طرف سے کہا اُنھون نے
ایک بات مین فیصلہ کر دیا کہ پرائے بچے کو بلا کے بٹھا رکھنا کونسی انسانیت ہے
تم دیکھتی ہو کہ چار پہر مجھے سر کھجانے کی مہلت نہین ملتی جان بوجھ کے نوانجان بننے
کی بات ہی اور ہے بولیے بیوی حق بات کا کیا جواب ہم اپنا سا منھ لے کے رہ جاتے
ہین کہین تو کیا کہین سچ ہے آنکھون سے دیکھتے ہین کہ وہ اور تو اور یہان دو دو پہر نہین لگا کے
کھا سکتین چار چار دن کنگھی نہین کرنا ملتی اللہ رکھے سارے گھر کا ٹہرا انھین سے کے
اوپر ہے بڑی بیگم صاحب دوسرے بیٹھی مہمانون کی طرح سیر دیکھا کرتی ہین آئے
دن مہمانون کا آنا اندر باہر کا خیال آئے گئے کی خاطر کھانا پکوانا کھلوانا لینا دینا
حساب کتاب اک اک کا آگا تاگا اک بات ہو تو کوئی کہے پھر اپنی باتون کی
پابندی نماز وظیفہ قرآن شریف اسی مین سینا پرونا سودا سلف منگوانا کوئی دن ایسا
نہین ہوتا کہ دو چار گھڑی بلا ناغہ دو وقت چولھے پاس بیٹھنا نہ پڑے یہ ہنڈیا دیکھی وہ
پتیلی دیکھی اس کا نمک چکھا اس کا پانی جانچا نواب صاحب کے پاس دس بیس
آدمی باہر دسترخوان پر کھاتے ہین دو دو باورچی نوکر ہین مگر جب تک اُنکے ہاتھ کی
کوئی چیز پکی ہوئی نہ جائے اُن کا دل نہین مانتا فرماتے ہین کہ دسترخوان کی زینت
نہین ہوتی جس وقت اندر خاصہ کھاتے ہین اُس وقت تو زیادہ دقت کرنا پڑتی
ہے قدر ہی کی کہ بیوی آپ فقط بیٹھی رہیے بتائے جایئے ہم کام کرین گے
ماشاء اللہ اُن کا ہاتھ ہی نہین رکتا ادھر کوئی چوکا اور وہ خود بڑھ گئین اُن کا سا
سلیقہ دیکھا بھالی نفاست کسی مین ہونے کیون لگی جس دن سے کھانے مین

نمک پانی اُن کے انداز سے پڑنے لگا اور اُن کی ترکیب پکنا شروع ہوا لوگ انگلیان چاٹ چاٹ کے کھانا کھانے لگے اور تو مین نہین جانتی پیٹ کھل گئے اور بھوکین بڑھ گئین جس ہنڈیا مین ہاتھ لگا دیا ایسی بن گئی کہ باہمن کی بیٹی ہو تو کلمہ پڑھے (زہرہ بیگم) اے بوا تم نے اس وقت مجھکو اور دیوانہ کر دیا یہ باتین سنکر بھلا تمھین بتاؤ کہ میرا دل کیونکر نہ بھر بھرائے ماشے اللہ سون انگلیان بسون چراغ ہین اب تم سے نہ کہا جائے گا ٹھہر جاؤ کسی دن مین خود جا کر پیرون پر گر کے اپنا کام نکالون گی یہ کہکر اُس دن تو وہ چلی گئین دوسرے روز لڑکی کو ساتھ لیکر صبح سویرے ڈولی مین چڑھ کے ماما کے ہاتھ مین مٹھائی کی ٹوکری دے آموجود ہوئین سواری آئی ہے کوئی یہ آواز سنکر دو ڈار وز تو مہمان آیا ہی کرتے تھے اور اُسدن تک پوچھنے پچھنے کی رسم کبھی ہمارے ہان نہ تھی وہ اُتر پڑین پردے سے نکلتے ہی مجھے پوچھا دولت نے کہدیا کہ کوٹھے پر ہین اُن کی تمنا بر آئی سیدھی منھ اُٹھائے کوٹھے پر دولت اُن کو زینہ بتا کر اپنے کام سے لگی امان جان کمرے مین تھین ڈولی آنے کی آواز سنکر باہر نکلین پوچھا کہ ارے کون آیا تھا جو غائب ہو گیا رحمت نے کہا کہ چھوٹی بیگم صاحب کے پاس کوٹھے پر گئی ہین وہ متعجب ہو کر کہ چھوٹی بیگم سے خاص ایسی ملنے کی کسے ضرورت ہے اور کیا ایسا کام ہے ٹہلتی ہوئی کوٹھے پر چلی آئین مین قرآن مجید پڑھ رہی تھی کہ وہ پہونچین سلام کیا لڑکی اور مٹھائی کی ٹوکری کو میرے آگے کر دیا مین نے اُن کو جواب سلام دیا اشارے سے لڑکی کو بیٹھنے کے لیے کہا وہ سمجھی کہ مٹھائی کھانے کو کہتی ہین صبح کا ناشتا اللہ دے اور بنا رہے جھٹ پٹ چھیکنے اور دھاگا نوچنے لگی مین سجدہ واجبہ ادا کرنے کو جھکی اُدھر امان جان آئین

بی فضیلت زہرہ بیگم اُن سے ملنے کو اُٹھیں یہان لڑکی کو ایسا وقت ملا کہ اُس نے پانچ پیسے کی جلیبیان جلدی جلدی بندر کی طرح منھ مین بھر لین مین جو سجدے سے سر اُٹھا کر دیکھتی ہون تو نذر قبول فقط تپے اور اُس پر شیرہ رہ گیا صاحبزادی ہاتھ منھ لتھیڑے ہوئے بیٹھی ہین بے اختیار کچھ ہنسی آئی مگر بچھونا لت پت دیکھکر ساتھی اِس کے اُس کی حرکت ناگوار طبع بھی گذری اتنے مین اُن کی امان جان مڑین دیکھتے ہی آگ ہوگئین اور کھڑے قد سے ایک لات ماری کہ وہ بلبلا گئی ٹوکری اوندھی رہا سہا شیرہ بھی چاندنی پر بہا اور صاحبزادی نے بھی لوٹ لوٹ کر خوب ہاتھ منھ چاندنی مین پونچھا اب شیرے کے علاوہ ناک اور آنسو تھوک اور رد ال اور بڑھ گئی مین سناٹے مین آکر رہ گئی کہ یہ رقص بسمل صبح صبح کہان کا میری تقدیر مین لکھا تھا ماما نے چاہا کہ اُس لوٹن کبوتری کو اُٹھا لے جیسے ہی قریب گئی اُس نے وہ ٹانگین اچھالین وہ لوٹنیان کھائین کہ مین ڈر گئی ماما روتر کی سیر دیکھنے ڈالی تھی آنی کانی دیکر لیٹ پڑی اور پکڑ لیا اب اس نے ہاتھ پاؤن روک لیے اور زبان سے کام لینا شروع کیا وہ بچھے دار گالیان دین کہ سارا گھر حیران ہوگیا ماما بھی غضب کی دیدہ دلیل تھی سب کچھ سنا مگر گود مین اُسے اُٹھا لیا ای بیوی اس نے کچھ اس طرح ٹانگین اور ہاتھ چلائے کہ ماما خود کھڑے قد سے گر پڑی کمبخت کے چوٹ لگی سر دیوار پر پڑا اور صاحبزادی صاحب دولتیان اچھالنے اور پچھاڑین کھانے لگین اب امان بی اُٹھین اور دم دلاسے پیار اخلاص سے روکنا سنبھالنا چاہا تو یہ بھلا اس پر شیطان سوار تھا وہ کب رُکتی آخر کو ماما اور بیوی دونون نے ملکر زور لگایا اور اس تڑپتی ہوئی مچھلی کو پکڑا امان جان تو کچھ ایسی گھبرائین کہ جیسے ہی اُدھر کشتی شروع ہوئی وہ چل گئین

مین بغلین جھانکتی ہون کنمناتی ہون اور اُٹھ نہین سکتی دم اُلجھ رہا ہے کام کا خیال وقت برباد ہونے کا ملال لیکن کیا کرون مروت آدمیت منتظر بنائے رد کئے ہوئے بے اصلاح کی امیدوار بیٹھی ہون کہین ماں بیٹیان لڑ رہی ہین جو ٹھیک ہے تو میری گلو خلاصی ہو وہان ماما ہوی اک طرف اور وہ اکیلی جان ایک جانب مگر دونون کا نتھنون مین دم ہو رہا ہے سانسین پھولی ہوئی ہین کشتم کشتا ہین ماما کے کپڑے لتے کرڈالے اماں ہوی کے بال نوچ لئے چوٹی پکڑ کے کھینچ لی اس گھڑا پے سے موباف پڑا تھا کہ واہ پانچ چھ برس کی لڑکی کے زور سے ایک طرف کا تو بالکل الگ ہو گیا سانپ کی کھپلی اُس کے ہاتھ مین رہ گئی اور چوٹی کی لٹ تیل کی چکنائی سے چمک کر الگ ہو گئی دوسری طرف کا ایک آدھ بل کھلا تھا کہ انھون نے دو تین مار کر اس کو تو ایک ہاتھ سے پکڑا دوسرے ہاتھ سے موباف چھڑا کر ذرا اٹھین اکیلی ماما رہ گئی وہ پھر تڑپ کے نکل گئی نہ تو چھوڑ کے جا سکتی ہون نہ ٹھہرا جاتا ہے کیا کرون کیا نہ کرون عجب طرح کا تردد کہ خداوندا یہ بلائین کہان سے آپڑین آج صبح کو کس کا منھ دیکھا تھا ای بیوی اچھا خاصہ دن چڑھ گیا اور لڑکی کا شیطان کسی طرح نہین اترتا رہ رہ کر خانہ جنگی ہو رہی ہے ابھی تک ... تو خیریت تھی موباف نوچ کر امان جان نے مٹھائی کی ٹوکری مین پھینکا اور ماما کو بھلا برا کہکر اٹھا را وہ پھر مردوا بن کر چلی صاحبزادی اوٹتے لوٹتے مجھ تک پہونچین مین قرآن مجید لیکر کمرے مین بھاگی رحل اٹھانا بھول گئی صاحبزادی نے وہان پہونچ کر اُس کو گھسیٹا اور ماما کو اس زور سے مارا کہ اُس کی بھون پھٹ گئی دھل دھل خون بہنے لگا جو تھا ہک دھک اور وہ ہاے مار ڈالا کہہ کے سر پکڑ کے بیٹھ رہی درد کی ایذا مین جو منھ مین آیا بکنے لگی امان جان کو ممتا کے مارے بُرا لگا اور بعذر معذرت افسوس

دلاسے کے بدلے اُلٹی آنتین اس کی گردن مین ڈالین غصہ تو غصہ اِدھر بُڑھا اُدھر بڑھلیں یہ وہ تو تھا ہی تھا یہ نیا گل پھولا ااا اور بیوی نے وہ دھڑلے کی لڑائی ٹھانی کہ غیرت کے مارے سارا گھر کٹ کٹ گیا امان جان پھر دوڑی آئین اور مجھے اشارے سے بلا کر اپنے ساتھ لے گئین رحمت دولت اعجوبہ خیراتن محمدی خانم وزیر النسا عظیمن محبت سب کی سب کوٹھے ہی پر تھین کہا کہ ان سب کو جلدی سوار کراؤ وہان سنیئے کہ اس مار پیٹ غل غپاڑے کی آواز نواب بانکے صاحب نے سُنی پہلے کوٹھے پر آئے پھر بیوی کی آواز پہچان کر دیوار پر چڑھے اور ہنکار ہنکار کر ماما کو مردار بے حیا بنانے لگے اُن کی نقطین تو کس زبان سے ادا ہون اور نہین معلوم کیا کیا وہ فرماتے بوا رحمت اور اعجوبہ نے کہا کہ میان ہم سیڑھی لگائے دیتے ہین آپ آکر یہ لڑائی موقوف کرا دیجئے ہمارے ہان کے مرد تو آ نہین سکتے کیون زبان خراب کیجیے اور کاہے کو اتنے بڑے رئیس کے گھر مین گالی گفتہ مُنھ سے نکالیے ایسا نہ ہو کہ کسی مرد کو غصہ آجائے تو ساری شیخی کرکری ہو جائے گی بارے وہ بھی نیکی کے دم مین تھے اور اس کے دفعیہ کی کوئی صورت بھی نہ تھی یہ بیچاری عورتین کیا کرتین غرض سیڑھی لگائی گئی اور نواب بانکے صاحب اُترے دونون کو جدا کیا پہلے بیوی کو سیڑھی پر چڑھایا پھر ماما کو پھر گود مین لیکر لڑکی کو آپ چڑھ گئے اور وہ ہنگامہ اس طرح فرو ہوا مین مرد کی آواز سنکر کانپ رہی تھی اور امان جان گھبرا کر چلی تھین کہ باہر کہلوا بھیجین بارے خیریت گذری کہ کوئی پیش خدمت ماما وہان تھی ہی نہین پھر پلٹ گئین اور تھرانی کانپتی جا کر اپنے کمرے مین بیٹھ رہین اتنے مین وہ طوفان

بے تمیزی موقوف ہوا سب آدمی کوٹھے پر سے نیچے آئے ابا جان بھی کہین سدھارے تھے ورنہ غضب ہو جاتا نانا جان باغ مین تھے وہ یہان سے فاصلے پر تھا دو چار آدمی ڈیوڑھی پر تھے آوازمنی اُن کو نواب بانکے صاحب کے گھر کی لڑائی معلوم ہوئی کان کھڑے کر کے رہ گئے جب یہ لوگ کوٹھے سے اُترے تو امان جان کمرے سے نکلین اور گھبرا کر پوچھا کہ ارے اب کیا ہوا تم سب کیون چلے آئے بوا عجوبہ نے کہا کہ بیوی خدا نے بڑا فضل کیا کہ آپ چھوٹی صاحبزادی صاحب کو لے آئی تھین ورنہ مفت مین ایک نامحرم کا سامنا ہوتا (امان جان) ہائین کیونکر؟ (عجوبہ) اے حضور وہ بانکے میان اُن کی دیوار پر چڑھ آئے تھے بس یہ سننا تھا کہ امان جان کانپنے لگین ابھی تک اُن کو اُن کے بیہودہ کہنے ہی پر غصہ آیا تھا اور وہ یہ سمجھی نہین کہ وہ اپنے گھر مین سے بکتے اور چیختے تھے یہ سنتی ہی آپے سے باہر ہو گئین اور کہا کہ جاؤ کوئی باہر کہہ آئے کہ نواب صاحب کو جلدی بلاؤ مین دوڑ کر قدمون پر گر پڑی اور کہا کہ امان جان نانا باوا سے نہ فرمائیے گا ورنہ غضب ہو جائے گا اس مین بڑی قباحتین ہین بات بہت بڑھے گی اور انجام اس کا اچھا نہین اگر خدانخواستہ آپ کا یا میرا سامنا ہو جاتا تو البتہ کہنا واجب تھا تا کہ وہ ہمارے اس نادانستہ خطا کو معاف کرتے اور جب سامنا ہی نہین ہوا تو پھر کہنے سے سوا اس کے کہ انھین رنج ہو اور ہم نظرون مین ذلیل ہون اور بانکے نواب صاحب پر کچھ آفت آئے اور کوئی بات معلوم نہین ہوتی ماما تو آدمی سے کہہ آئی تھی مین نے چاہا بھی کہ اُسے روکون مگر وہ جا چکا تھا مین باورچی خانے گئی آج نانا جان کے گھر مین کھانے کا دن تھا دیر ہونے سے مجھے بڑا تردد تھا ایک

ایک کو جوت دیا اور پانچ چار چولھے سلگا کر کھانا پکانا شروع کیا امان جان سے گو میں نے عرض کر دیا تھا مگر انھون نے میرے کہنے پر بالکل اعتنا نہ کی اور جیسے ہی ابا جان آئے سارا قصہ اُن سے کہہ دیا خدا بخشے وہ بڑے غیرت دار اور انجام بین تھے ساری داستان سنکر فرمایا کہ تم نواب صاحب سے نہ کہنا مین قرار واقعی اسکا مزہ اُن سے لیلون گا وہ سمجھا چکے ہین کہ نانا جان آئے آتے کے ساتھ ہی کھانے کو پوچھا مین نے چولھے ہی پاس سے ایک آدھ کا نام لیکر کہا کہ دسترخوان لیے چلو سب تیار ہے اُنھون نے پوچھا کہ عصمت مجھے کیون بلایا تھا امان جان نے کہا کہ جی نواب تکیے کی صاحبزادی کو اُن کی بیوی زہرہ بیگم صاحب لیکر آئی تھین اُن صاحبزادی کی سیر دکھانے کو بلایا تھا (نانا جان) ہان کیا وہ آئی تھی (امان جان) جی ہان (نانا جان) عصمت تم نے پہچانا بھی کہ زہرہ بیگم کون سی تھین امان جان نے کہا جی نہین مین نے اُنھین دیکھا ہی کہان تھا (نانا جان) عصمت تم بھول گیئن دیکھا کیون نہین یہ ظہورن کی لڑکی فضیلت تھی (امان جان) ہائین ای لیجئے مجھے کیا معلوم (نانا جان) جی ہان یہان اس کا چلے آنا اور شرم و لحاظ نہ کرنا حد کی بیغیرتی ہے پھر وہ آئی تو کیا ہوا (امان جان) جی کچھ نہین طاہرہ بیگم نے لڑکی شوخی اور شرارت دیکھکر جواب صاف دیدیا کہ مجھے فرصت نہین ابا جان شایار دہ بیچے پھر تھوڑی ہو لڑکی نے سارا گھر سر پر اُٹھا لیا امان جان تو مٹھائی نذر دینے کے لئے لائی تھین لڑکی نے خود کھالی اور ٹوکری ماما کے سر پر دے مارا دھادی سارے بچھونے پر تیرہ جھایا سپتے اُڑائے مان نے مارا وہ برابر سے جواب دیے ہین کہ دانت کھٹے کر دیے تلے اوپر کی بہنین معلوم ہوتی تھین (نانا جان) عصمت مجھے اُس کے چلے آنے پر رہ رہ کے

تعجب ہوتا ہے کہ اُس کو کچھ خیال نہ آیا افسوس کہ تم بالکل بھول گئین پہچان لینے پر
نہین معلوم کیا کہتی اقرار کرتی یا پھر کر جاتی یہان اسی قدر باتین ہو کر رفت گذشت
ہو گئی مین نے اباجان سے الگ ایک دن کہا کہ آپ اس مکان کے (جس مین
بانکے صاحب رہتے ہین) مالک کو دریافت کیجیے اور اُن سے کہئے کہ مکان کے
خالی رہنے سے یا کرایہ دارون کے ہاتھ سے ہم کو طرح طرح کی ایذا پہونچتی ہے یا تو
آپ خود آکر رہیے اور یا ہمارے ہاتھ بیچ ڈالیے جہان تک ہو اس مکان کو لینا چاہیے
جب مکان اپنا ہو جائے گا اُس وقت زہرہ بیگم سے کھلوا بھیجا جائے گا کہ مکان
خالی کر دین آٹھ دس روز مین اُٹھ جائین یہ صورت ایسی ہے کہ ان کے قدم
یہان سے نکل جائین گے اور امان جان بھی خوش ہون گی اباجان نے بھی
اس بات کو پسند کیا اور اوپری اوپر مالک مکان کو محبت سے بلا کر ساری کیفیت
سنا کر مکان لینے کی حاجت ظاہر کی اُنھون نے شرمندہ ہو کر کہا کہ مین اور مکان دونون
آپ پر تصدق ہین جب مزاج مبارک مین آئے لکھا پڑھی ہو جائے یہان تو یہ تدبیر
تھی وہان بی زہرہ اُسدن تو سر منھ لپیٹے پڑی رہین رو دیا کین ماما کے نکلنے اور محنت پڑنے
سے آخر کو پچھتائین دو تین روز بعد جب کوئی گذر نہ کیلی اور نوکر ہو گئی وہ پھر کوٹھے پر
آنے لگین میر نقش علی صاحب کے ہان گئین اُن کی بی بی سے ملین میرا ذکر کیا وہان
سے ہمسائی کے ہان چلی گئین اُن کی بہو بختاور دودھن سے میری تعریف کی امجدی حکیم
صاحب سے میرا نام لیکر کہا کہ آپ اپنے محلے کی لڑکیان اُن کے ہان بھیج دیجیے
وہ خوب پڑھاتی ہین سیکڑون طرح کے ہنر ہاتھ مین ہین سب گنون مین پوری ہین
پڑھنا لکھنا کیسا اگر اُن کے پاس خالی بیٹھی رہا کرین گی تو بھی آدمی ہو جائین گی

اُن کا سن تو ایسا نہین مگر سلیقہ ہے سگھڑاپا ہے کہ واہ واہ آپ لوگون کی وجہ سے
میری لڑکی کے پڑھنے کی بھی صورت نکل آئے گی اُن سب کو برا ہی کیا تھا پہلے
تو وہ بوجہ آمد رفت نہ ہونے کے کچھ سوچے سمجھے جب اس نیک بخت نے روز کا
یہی ذکر نکالا اور طعنے دینے شروع کئے کہ دیکھیے پچھتایئے گا (خدا نہ کرے) سر پہ
ہاتھ دھر کے رو دیئے گا یہی وقت ہے نہ چوکیے کہنا مانیے سوچ بچار اچھا نہین کچھ
خدا نہ کرے وہ نیچ قوم نہین ذات کی سیٹی نہین غریب نہین جو آپ کو جانے مین عار
معلوم ہوتی ہے خدا کو مان کے جایئے مجھے آپ کی لڑکی سے محبت ہے اس لئے
کہتی ہون اُس وقت امجدی بیگم نے بختاور دولھن کو اور میر نقش علی صاحب
کی بیوی کو بلوایا اور اُن سے زہرہ بیگم کی ساری تقریر بیان کی دونون عورتون
نے کہا کہ ہم سے بھی یہی روز ذکر رہتا ہے نہین معلوم اس نیک بخت کا کیا فائدہ ہے
میر نقش علی صاحب کی بیوی نے کہا کہ جب وہ بہت پیچھے پڑین تو مین نے کہا کہ
آخر تمھارا کیا مطلب ہے جو کہ لوٹ ہو رہی ہو اُن کو کیا پڑی ہے کہ وہ محلے بھر کی
لڑکیون کو سمیٹ کر پڑھایا کرین گی ایک تو امیرزادی اس پر ایسی ہنرمند اور سگھڑ
اُن کو اپنے گھر کے کامون سے کیون مہلت ملنے لگی کہ وہ مکتب خانہ جما کر نھیین کی
اور ان کیڑون کے ساتھ سر مغزن کرین گی کچھ خیر مانگو مجھکو جواب دیا کہ نہین نہین
یہ بات نہین ہے ایک لڑکی کے پڑھانے سے انھین انکار ہے دو چار ہون تو خوشی
سے پڑھائین کہتی ہین کہ ایک کے واسطے کون دردسری مول لے مین اپنی لڑکی کو
لے گئی تھی نا تو انھون نے یہی جواب دیا۔ امجدی بیگم یہ سنکر بولین کہ اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ اُن کو خود پڑھانے کا شوق ہے اگر ایسا ہے تو کیا مضائقہ

لاؤ ایک دن ہم تم سب ملکہ اُن کے ہان چلے نہ چلین میر صاحب کی بیوی نے انکار کیا کہ نہین بیوی ہین غریب محتاج آدمی کیا مُنھ لیکر اُن سے اتنی بڑی خدمت لون گی دوسرے میری لڑکی کسی قابل نہین ہان تم دونون صاحب جاؤ ماشاء اللہ برابر کی ٹکر دار ہو دوسرے تمھاری لڑکیان بھی نام خدا سمجھدار ہین میری کچی روٹی امجدی بیگم نے کہا کہ تو یہ یہان روپیہ پیسے اور مال تال کا نگوڑا کونسا ذکر تھا (بیگم صاحب) آپ تو بعض وقت کچھ عجب اُلجھی ہوئی باتین کرتی ہین چھوٹی لڑکی اگر کمسن ہے تو بڑی کے بھیجنے مین کیا مضائقہ ہے وہ ہنسکر بولین کہ دولی بیوی یہ بوڑا ڈھونگ پڑھنے کو جائیگا نوج اس اونٹ کی اور کون سی کل سیدھی ہے جو پڑھایا لکھایا جائے گا مجھے اپنے تئین منسوانا منظور نہین جہان آٹا دال ہے وہان ایک آنو بھی امجدی بیگم بے اختیار ہنس پڑین اور کہا کہ آپ تو ہر بات مین ایک پخ لگا دیتی ہین ضرور آپ کو چلنا ہوگا وہ چپ ہوئین بخت آور دولھن نے کہا کہ یون منھ اُٹھائے جانا صلاح نہین پہلے کہلوا بھیجو اگر وہ بلائین تو چلو امجدی بیگم نے اُسی وقت اپنی انّا امیر خانم کو بلا کر کہا کہ تم نے نواب دولھا صاحب کا نام سُنا ہے (امیر خانم) ہان کہا کہ ڈولی منگوا کر تم وہان چلی جاؤ اور اُن کی صاحبزادی طاہرہ بیگم صاحب کو میرا بہت بہت سلام کہنا اور کہنا کہ جب سے آپ کی باتین سُنی ہین دیکھنے کو دل لوٹ ہو رہا ہے اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو ہم حاضر ہون بی زہرہ کو آئے کوئی آٹھوان دن تھا کہ غلام علی نے دروازے سے پکار کر کہا کہ ایک سواری آئی ہے بڑا اعجوبہ ذرا باہر آؤ وہ گئین اور یہ کہتی ہوئی کہ مین دیوانی زہرہ پھر تو نہین چلی آئین باہر جاکر کہارون سے پوچھا کہ یہ ڈولی کہان سے لائے ہو اُنھون نے کہا بوا جی اسی

محلے سے لائے ہین وہ پردے سے پاس گئین اور کہا کہ بیوی آپ کہان سے آئی ہین
اُنھون نے سب پتے دیے بوا اعجوبہ نے اندر آکر امان جان سے کہا اُنھون نے حکم دیا
امیرخانم آئین تسلیم کرکے بیٹھ گئین تھوڑی دیر بعد مین بھی اپنی قچی لے کر وہین جا بیٹھی
اُنھون نے مجھسے صاحب سلامت کرکے امان جان سے پوچھا کہ طاہرہ بیگم صاحب آپ
کا نام ہوا اُنھون نے مسکراکر کہا کہ ہان وہ میری طرف مڑین اور کہا کہ بیوی نے آپ کو بہت
بہت سلام کہا ہے ٹولے محلے والون سے آپ کی تعریف سُنکر گھر بیٹھے عاشق
ہوگئی ہین مجھے بھیجا ہے کہ حکم لاؤ تو کسی دن ہم زیارت کو چلین مین نے امان جان
سے کہا کہ یہ کہان سے آئی ہین اُنھون نے فرمایا کہ ایک نئی جگہ سے آئی ہین مجھے
پورے طور سے واقفیت نہین ہے کوئی میر ماشاءاللہ صاحب یہان رہتے ہین
اُن کی چھوٹی صاحبزادی کی یہ انا ہین مین نے کہا کہ میری طرف سے بھی سلام کہنا اور
کہنا کہ آپ کی محبت اور عنایت مین تو کوئی شک نہین لیکن مین خود مختار نہین
ہون خدا رکھے نانا جان اور ابا جان کے ہوتے ہان نا کا جواب دے نہین سکتی
آج کل مین اُن سے پوچھ کر آپ سے عرض کرا بھیجون گی آپ میرے اس سوکھے
جواب سے کچھ اور اپنے دل مین نہ خیال فرمائیے گا مجھے اپنے وعدے کا انشاءاللہ بہت
اچھی طرح سے خیال رہے گا اور اگر اجازت مل گئی تو آپ کو گھر مین بیٹھنا دشوار
ہوجائے گا انا نے کہا کہ مین ٹھہری ہون وہ تشریف لائین تو جاؤن مین نے کہا کہ اول
تو وہ ابھی آئین گے نہین اور اگر آئے بھی تو نہین معلوم عرض کرنے کی مصلحت ہو
یا نہ ہو اگر تم سے کوئی کام متعلق نہ ہو تو ایک آدھ روز رہو جب وقت ملے گا اجازت
لے کر تم سے کہدون گی امیرخانم نے کہا کہ بیوی مین بے خبر لیے تو جانے کی نہین

نہ میرے نہ جانے سے کوئی کام اٹکا ہے گا خالی پلنگ پر بیٹھی چرپائی کے بانار توڑا
کرتی ہون بہن نے کہا اس سے کیا بہتر کام کاجی آدمی خیال کر کے مین نے یہ کہا
تھا وہ سنکر میرے قریب آئین اور جراب کے بنانے کو دیکھنے لگین اونی جراب
کشمیر کی وضع پر مین نے بنائی تھی وہ گھٹون تک کی ہوتی ہے مین نے اُسے بالشت
بھر اور بڑھا دیا تھا جاڑے کے لیے دو جوڑ بان مین ضرور بناتی تھی نانا جان ان جرابون
کو بہت عزیز رکھتے تھے امیر خانم نے ایک فرد جو تیار ہو چکی تھی ہاتھ مین پکڑ دیکھنا
شروع کیا اُس کا رنگ پھول بوٹے دیکھکر لوٹ گیئین اور بے اختیار ہو کر میرے
ہاتھون کی بلائین لین پھر کہا کہ میری آنکھون مین خاک جب ایسے ایسے ہنر آپ کے
ہاتھ مین ہین تو کہان تک مشہور نہ ہون اور اپنے پرائے کس طرح تعریف نہ کرین مین نے
کہا کہ اناجی تمھاری بیوی سے کس نے میرا نام لیا اُنھون نے کہا کہ ہمسائی زہرہ بیگم
نے مین نے چند.ر. اکر پوچھا کون زہرہ بیگم کہا نواب بانکے مرزا صاحب کی بیوی
خدا کی قسم آپ کا نام لے کر اس قدر پھڑکتی ہین اس قدر خوش ہوتی ہین کہ مین کیا
بتاؤن ایک ایک بات یاد کر کے باغ باغ ہوئی جاتی ہین اور پھر یہ بھی کہتی ہین
کہ مین نے اُن کی کاریگری کچھ دیکھی نہین فقط سنی سنائی کہتی ہون مین نے کہا یہ اُنکی
خوبیان ہین مین تعریف توصیف کے قابل نہین دنیا مین انسان کا آنا ہی اسی غرض
سے ہے کہ جبر کو اختیار کرے دل کو کینے مین رکھے اچھی بات سیکھے بُری سے پرہیز کرے
احدی سُست بن کر بیٹھے رہنا وقت گنوانا عمر کھونا بالکل خراب بات ہے سب سے
بہتر اور افضل تو یہ ہے کہ خدا سے برحق کی عبادت کرے گناہون سے بچے اُس کے
خوف سے روئے جہنم کی یاد سے دل جلائے حمد و شکر مین زبان تر رکھے اپنے

اعمال پر نظر رکھے آنکھ ناک کان ہاتھ پاؤن زبان اور جتنے اعضا بدن مین ظاہر
ہین یہ سب اور پیٹ کے اندر کی چیزین خداے برحق نے اپنی حکمت اور عنایت
سے ہر آدمی کو عین مصلحت سے کرامت فرمائی ہین اور ہر چیز اک خاص کام کیلیے
یا چند کامون کے لیے مخصوص ہے وہ کام چاہے دنیا کے متعلق ہون چاہے
دین کے مگر شرط یہی ہے کہ خلاف حکم خدا و رسول نہ ہون جب ان اعضا سے
اس کے برعکس کام لیا جائے گا اور وہ خلاف حکم خدا بھی ہوگا تو گناہ ہوجائے گا
کوئی عضو بدن انسان کا کیون نہ ہو اس کے قبضہ مین بالکل دے دیا ہے وہ
ہر طرح اس عضو پر حاکم ہے اور بدن کی ہر چیز محکوم یہ بالکل جھوٹ اور بے اصل
بات ہے کہ دل پر قابو نہین چلتا کیا کرین دل سے مجبور ہوگئے دل سے اور مجبوری
کیسی خطا اپنی الزام دوسرے کے سر رکھنا دل ہمارے اختیار مین ہے کہ ہم
دل کے جب ہم نے یہ مان لیا کہ ہر عضو ہمارے بدن کا ہمارے کہنے پر چلتا ہے اور
اسی بدن مین دل بھی ہے تو وہ بھی ضرور ہی ہماری مرضی اور حکم کا پابند ہوگا حاکم
سے محکوم بن جانا کونسی دانائی کی بات ہے یہی ہاتھ ہین چاہے ان سے خیرات
کرو زکوۃ دو مومنین مستحقین کی جوتیان جھاڑو یتیم کے سر پہ پھیرو وضو کرو دعا کو اٹھاؤ
سلام کرو یا اور ایسے ہی نیک کام کر دیا کسی کو مارو کسی کے آگے پھیلاؤ چوری
کا مال اٹھاؤ اسی طرح ہر عضو کا گناہ ہے ہاتھ پاؤن پر کیا منحصر امیر خانم بھلا
بیوی ناک اور آنکھ کا گناہ کیونکر ہوتا ہے (مین) آنکھ کا گناہ نامحرم کو دیکھنا
جھانکنا تاکنا بری اور بد نظر ڈالنا ناک کا گناہ حرام اور نجس چیزون کا سونگھنا
خدا نے جن چیزون کے دیکھنے کو منع فرمایا ہے عمداً جب دیکھو گے آنکھ کا گناہ ہوگا

اور اسی طرح سے ناک کا جن باتون کو لوگ دل سے منسوب کرکے اس بیچارے کو متہم کرتے ہین وہ دل کی طرف نہ کرنا چاہیئین خدا نے ہر آدمی مین تین قوتین پیدا کی ہین اور اُن پر بھی اس انسان کو غالب کیا ہے چاہے وہ اچھی قوت سے کام لے کر ملک سیرت ہو چاہے بُری قوت سے کام چلا کر چنگیز خان ہلاکو بن جائے چاہے شیطان کی طرح مستحق لعنت ہو اُن سب قوتون کا نام نفس ہے ہان اُن کے دوسرے نامون اور کامون مین البتہ فرق ہے جس کے نفس امّارہ نے غلبہ کیا اور وہ آدمی دبا اُس نے دل کو پکڑ لیا (امیر خانم) نفس امارہ بھوی کیا چیز ہے (مین) مین نے تم سے کہا ہین کہ اک قوت یا طاقت انسان مین ہے اُس کا نام نفس امارہ ہے (امیر خانم) یہ ہوا کیا کرتا ہے (مین) بُرے بُرے کام سب اسی کے غلبہ سے ہوتے ہین (امیر خانم) ہی ہی بوی مین قربان پھر اس کے رام کرنے کی کیا تدبیر ہے اگر گناہ ہوگیا ہو تو اس کا کیا علاج (مین) نفس کے کہنے کے برخلاف عادت ڈالے اور عقل سے کام لے مثلاً مثلاً ہاتھ خرچ سے تنگ ہے اور کسی نے سودے سلف کے لیے کچھ روپے دیے نفس ضرور اُبھارے گا کہ اس مین سے کاٹ قصور کرکے چرا چھپا کے دو چار آنہ اپنے لیے بچا لو بلا سے دو چار ہی روز کا کچھ خرچ نکل آئے گا اُدھر تو ضرورت اُس پر نفس کا یون بھکانا لیجیے سونے مین سُہاگا ہوگیا نہ لقمۂ حرام پر نظر گئی نہ چوری کا خیال آیا طمع و حرص نے دونون آنکھون پر پٹی باندھ دی اگر عقل نے تھوڑا بہت سمجھایا تو اُس کو دشمن سمجھکر خاک نہ سُنا اور جو نفس نے کہا تھا کر بیٹھے ہاتھ پاؤن زبان پیٹ سب کا گناہ اتنی سی بات مین ہوگیا یہ کہنا کہ پیٹ نہین مانتا

مجبوری سے ایسا کرنا پڑتا ہے ایسی بیہودہ بات ہے کہ جس پر چوپان تک کو ہنسی آئے بوا امیر خانم کیا تم نے یہ نہین دیکھا کہ ننھے ننھے بچے جن کی ماؤن کے دودھ نہین ہوتا محتاجی اور ناداری کی وجہ سے انّا رکھ نہین سکتے پھر عزیز کنبے والے کیا کیا تدبیرین نہین کرتے اور اُس بچے کو پالتے ہین تو اب اس سے سمجھ لینا کہ ان لوگون نے اُس بچے کو بالا خدا کی شرکت نہین تھی تو بہ تو بہ یہ انتہا کا کفران نعمت ہے جس دن سے بچّا دنیا پر آتا ہے اور جس روز تک دنیا سے جاتا ہے خداوند عالم ہی اس کے ہر طرح کے رزق کا ضامن ہے چاہے گھٹّی اور دودھ ہو چاہے دال روٹی اور اگر ایسا بھی تصور کرلین تو جب پال پوس کر بڑا کر دیتے ہین جب تو مان باپ کو وہ تعلق اور خیال باقی نہین رہتا اُس وقت کون اُس کی زندگی اور پرورش کے سامان غیب سے پہونچاتا ہے آدمی کی تدبیر اور کوشش مین اثر دینا سوا خدا کے اور بھی کسی کا کام ہے جب دو چار مرتبہ بُری بُری باتون پر عقل کی وجہ سے نظر دوڑائے گا اور اُس سے پرہیز کرنے کا ارادہ کرے گا تو خدا کی طرف سے بھی ضرور مدد ملے گی نیک کام کی مدد اس کی طرف سے ہوتی ہے اور بد کام کی شیطان کی جانب سے آدمی فاعل مختار ہے بُرے کام کرے یا اچھے عادت عجب چیز ہے کوئی نماز نہ پڑھتا ہو چالیس دن تک برابر پڑھے دیکھین تو پھر کیونکر اُس کی نماز قضا ہو جاتی ہے اسی طرح سے جب کوئی بُری باتین اور عادتین چھوڑنے کا ارادہ کرے گا تو نیک خصلتون کی طرف توجہ ہو گی رفتہ رفتہ وہ چھوٹ جائین گی اور اُن کی عادت ہو جائے گی اب رہا یہ امر کہ گناہ ہو چکا ہے اُس کے لیے خدا نے توبہ کا حکم دیا ہے اس کا منتظر نہ رہے کہ جب مرنے کا وقت

آئے گا تو یہ کر لین گے اکثر ایسا ہوا ہے کہ دھوکا رہا ہے اور آج اچھے ہوئے جاتے
ہین کل اچھے ہوتے ہین کہتے کہتے دم نکل گیا یا چار روز پیشتر زبان بند ہو گئی لیجیے
کہین کے نہ رہے نیک کام کرنے مین جلدی ضرور کرے جہان تک ہوسکے تو ایسی
چیز کو جس پر دارمدار بخشش کا ہے مرنے سے بہت دن پہلے کر لے اور جس جس
کی خطا قصور ہوا ہو بحل کرالے گناہ تین قسم کے ہین پہلے گناہ خدا اور بندے کے
جیسے چوری اور زنا دوسرے فقط خدا کے جیسے گانا سننا کالا پانی پینا جوا کھیلنا
جھوٹ بولنا تیسرے فقط بندے کے جیسے کسی مومن کو بیگناہ حلال کرنا ایذا پہونچانا
امیر خانم یہ سنتے ہی میرے قدمون پر گر پڑین اور کہا کہ میری بیوی مین تمھارے
قربان میری جان اور آبرو بچاؤ مجھسے بڑے بڑے گناہ ہوئے ہین میرا بال بال
امجدی بیگم کا گناہگار ہے یہ کہہ کر اناجی رونے لگین مین نے خاص اسی غرض سے
کہا تھا کہ گو امجدی بیگم اپنے گھر سے آسودہ ہین اور یہ اُن کی انا ہین لیکن اس قدر
وہان سے تھوڑی ملسکتا ہے کہ سونے کے تیسر دہان کڑے بنا سکین اور گہنے کے علاوہ
یہی کڑے کیا کم ہین ضرور ہی اُنھون نے اپنی نادانی اور حماقت سے غبن کیا ہے
وہی ہوا کہ پہلے تو اناجی رو یا کین پھر کہا کہ بیوی مجھ نگوڑی ماری بدنصیب غارت گئی
نے اُن کے ہان کے سودے سلف مین سے نوچ کھسوٹ کر روپیہ جوڑا اور دمڑی مل
کی معرفت سے یہ کڑے جوشن طوق بڑیان پہونچے دنیان بنوائین اس مین سب
ہی روپیہ وہ نہین ہے تنخواہ کا بھی ہے انعام اکرام کا بھی ہے خول دار کڑون کا بھی
سونا ہے لیکن اُس نے مل کر سب کو غارت کیا ہی اب کیا ہوگا مجھسے تو کہا نجائیگا
(مین) تم گھبراؤ نہین اگر خدا نے چاہا اور وہ یہان آئین پھر اک قاعدے سے

مین کہہ دون گی (امیر خانم) میری بیوی مین قربان جیسے مول لے لیا یہ کہکر اُنھون
نے سب گہنا اُتارا اور میرے آگے رکھ کر قدمون پر گر پڑین اور کہا کہ بیوی نہ کچھ کہنا
نہ سُنا یہ سب چیزین امجدی بیگم کی ہین خدا اُسے مبارک کرے اُسی کو دے دینا اور
بیوی تم مجھے ابھی دعاے توبہ پڑھادو مین نے وہ گہنا تو اُن کی طرف کھسکا دیا کہ
تم لیتی جاؤ توبہ کے بعد اس کو نہ پہننا جب وقت آئے گا اور خدا وہ دن لائے گا
مین تم سے لے کر اُنھین دیدون گی رہی دعاے توبہ وہ مین پڑھوائے دیتی ہون
تمھین پاک صاف ہونے سے کام ہے ابھی اس طرح ہو جاؤ گی جیسے مان کے
پیٹ سے نکلین (اناجی) بیوی جی تم خود اس مال کو نہ چھوؤ مین کپڑے مین باندھے
دیتی ہون کسی سے کہہ کر اُٹھوا دو مین چپ ہو گئی اُنھون نے منت خوشامد سے
ہاتھ جوڑ کر مجبور کیا تو رحمت کو بلا کر وہ چیزین مین نے اُٹھوا دین امیر خانم نے
غسل کی ترکیب پوچھی نہائین دعاے توبہ پڑھی ظہر کی نماز پڑھکر سوار ہوئین
چار بجے آدمی کو بلا دیا تھا جب گھر پہونچین امجدی بیگم اپنی اناکو لٹی پٹی دیکھکر
گھبرائین پوچھا خیر تو ہے گہنا کیا ہوا وہ گھبراؤ نہین موجود ہے کہہ کر بیٹھ گئین اور
میری نسبت دعاؤن کا تار باندھا امجدی بیگم غور سے سُنا کین جب وہ نہ تھمین تو
کہا بس ہو چکا کہین یہ تار ٹوٹے گا بھی یا نہین تم پہلے بات کا جواب دے لو پھر
دعاؤن کا لگا تار لگانا اناجی نے کہا کہ بیوی مین کیا کرون دل سے دعائین نکلتی ہین
اُنھون نے کہا اچھا نکلنے دو یہ کہو کہ کیا کہا (اناجی) بیوی وہ تو راضی ہین اپنے
ابا جان سے پوچھنے پر رکھا ہے خدا رکھے بوڑھ سہاگن ہو بھلا بے مردون کی اجازت
کے کیونکر بلوا لے خدا اُنھین اُس کے اک اک روئین مین لاکھ لاکھ دم دینا اور

ہمیشہ سکھ چین سے رکھنا مین نے ایسی بچیان نہین دیکھین اس کا سن کیا ہے
دس گیارہ برس کی عمر اس پر ماشاء اللہ ایسی نیک کہ واہ جب سے مین گئی ہون
ایسی اچھی اچھی باتین کین کہ بن دامون کی لونڈی ہوگئی گہنا پاتا پہننے کو کچھ اسطرح
سمجھا دیا کہ دل سے اُتر گیا اور سچ ہے اگر ظاہر مین سونا جھونا پہن لیا تو کیا دل کو پاک
صاف رکھنا چاہیے (امجدی بیگم) پھر گہنا اُتار کر ظاہری زینت تو کھوائین دل بھی
پاک صاف کیا (اناجی) - ہان اُس صاحبزادی نے مجھے دعا پڑھوائی توبہ کرائی
اب اللہ نے چاہا تو کبھی اس موئے (اے دیکھو بھول گئی) کا کہنا نہ کرون گی
(امجدی بیگم) کون موا کس کا کہنا (اناجی) اسے ہے وہی جو سب کو اُبھارتا ہے
بُری بُری باتین سکھاتا ہے لالچ دلاتا ہے (امجدی بیگم) آخر کون (اناجی)
شیطان کا سگا (امجدی بیگم) اے بی نام لو تم تو پہیلی بجھواتی ہو (اناجی) وڑی بیٹا
کیا کرون کسی طرح نام ہی نہین یاد آتا کوئی موا مونڈی کاٹا امان مارا اسے
امجدی بیگم ہنس کے چپ ہورہین پوچھا کہ اب تم جاؤ گی یا وہان سے کوئی آئیگا
کہا کہ نہین وہ خود کہلا بھیجین گی اُنھین اپنی بات کا بڑا خیال رہتا ہے اناجی کے
جانے کے بعد مین نے اباجان سے امجدی بیگم اور بختاور وطن کا ذکر کیا اُنھون
نے کہا کہ نواب صاحب سے پوچھنا دوسرے وقت مین نے نانا باوا سے
کہا اُنھون نے فرمایا کہ واہ پیر ماشاء اللہ صاحب بڑے رئیس اس محلے کے تھے
بھگدڑ مین تلنگون نے اُنھین مار ڈالا بڑی لڑکی تو اُن کی باہر بیاہ گئی ہے
کوئی سید واڑے کے سید مین چھوٹی لڑکی یہان ہوگی اہا ہا شاید یہ وہ لڑکی ہے
جو اُنکے قتل کی خبر سن کر باہر نکل پڑی تھی اکوئی پانچ چھ برس کی تھی اچھا آنے دو

کیا مضائقہ بخت آور دولھن میر مبارک حسن کی بیوی ہین وہ بھی انھین کے عزیز ہین
یہ سب کے سب اچھے گھرانے کے عزت دار لوگ ہین مین چپ ہو رہی اور
بوا رحمت کو سوار کر کے اُس کے دوسرے دن امجدی بیگم کے لینے کو بھیجا وہ
رحمت کو دیکھکر خوش ہو گیئن اور جلدی جلدی تیاری کر کے آموجود ہوئین
مین اور امان جان دروازے سے جا کر اُن کو للائے مسند پر بٹھایا ہم دونون آدمی
سامنے بیٹھے ایک لڑکی کو امان نے اپنے پاس بٹھالیا اور ایک کو مین نے
کوئی پانچ اور آٹھ برس کی دونون لڑکیان تھین مین نے جو دیکھا تو دونون ماشاءاللہ
غیرت دار اور ذہین معلوم ہوتی ہین امجدی بیگم نے مجھسے ہنس کر پوچھا کہ میری
انا کو آپ نے کس سے ڈرا دیا کہ وہ اُس کا نام نہین جانتین اور ڈرتی ہین
امان مارا کون ہے مین نے قرینے سے بات سمجھکر کہا کہ جی نہین وہ نام بھول گیئن
اُس دن اُن سے کچھ باتین ہوئی تھین اُس مین نفس امارہ کا بھی ذکر آیا تھا (امجدی بیگم)
اے ہے یہ نفس امارہ کی خرابی تھی امان مارا یہ کہہ کر وہ ہنسنے لگین بخت آور دولھن نے
اِدھر اُدھر کی باتین کر کے کہا کہ بیوی نہ مجھے تکلف آئے اور نہ جانون مین اپنی دونون
لڑکیون کو آپ کی خدمت مین سونپنے آئی ہون انھین اپنی لونڈیان سمجھکر کام خدمت
لیجیے تاکہ آپ کے صدقے سے کچھ سلیقہ آجائے پرائے گھر جانا ہے مین نے کہا کہ یہی
دونون لڑکیان آپ کی ہین ؟ اُنھون نے کہا جی ہان ۔ امان جان بولین کہ مین نے
ایک ایک لڑکی سمجھی تھی بخت آور دولھن نے کہا کہ جی نہین بھلا یہ پہلی ملاقات مین کیونکر
ایکا ایکی اپنی لڑکیون کو لے آتین وضعداری کے نہ خلاف ہوتا امجدی بیگم ہنسین
اور کہا کہ نہین یہ بات نہین ایک تو مجھے آپ سے اجازت لینا منظور تھی دوسرے

اُن کے باپ یہان نہین ہین مین نے کہا آپ نے بہت بہتر کیا دیر آئے درست آئے انشاء اللہ پھر دیکھا جائے گا اتنی دیر مین کھانے کا وقت آیا دسترخوان بچھا سب نے کھانا کھایا کچھ دیر وہ لوگ لیٹ رہے مین اپنے کامون مین پھنسی سہ پہر کو چلتے وقت اُنھون نے کہا کہ اب جس دن آپ فرمایئے مین انھین بھیج دون مین نے کہا آپ کو اختیار ہے میرے کہنے کی کیا ضرورت کہا تو مین اُنھین کل کا دن بیچ پرسون بھیج دون گی اور ہر طرح مجھے آپ کے حکم پر چلنا منظور ہے جیسا آپ مناسب جانین اس طرح اِن کے ساتھ برتاؤ کرین یہ کہہ کر وہ دونون صاحب سوار ہوگیئن تیسرے روز پانچ خوان مٹھائی کے اور اناجی دونون لڑکیان پہر دن چڑھے آموجود ہوئین مین نے نذر دے کر ایک پلیٹ مین سے دونون لڑکیون کے منھ مین دو دو ڈلیان دین اور دو دو ڈلیان گھر مین بانٹ دین آٹھ دس بچی تھین وہ اُٹھوا رکھین اور خوانون مین وہی مٹھائی لگا کر سہ پہر کو اُن کے ساتھ کر دی رقعہ مین یہ لکھدیا کہ یہان نذر دے کر بانٹ دی ہے آپ اس کو اپنے کنبے مین تقسیم کیجئے میری خوشی پر وہ پڑھنے کو پہلے ہی کہہ چکی تھین بجتا اور دولھن کو کوئی چارہ نہ ہوا خوان رکھ لیے مین نے اُن لڑکیون کو پڑھانا شروع کیا جب وہ دو چار سپارے پڑھ چکین تو کام کی طرف متوجہ کیا کئی روز تک تو مین نے اُن کو اُنھین کی مرضی پر چھوڑ کر آزاد کر دیا جہان چاہا بیٹھین جہان چاہا اُٹھین جب ہل مل گیئن اور رفتہ رفتہ وحشت و اجنبیت کم ہوئی زبان کھلی بات کا جواب دینے لگین شرم گئی حجاب دفع ہوا اُس وقت مین نے متبرک الف بے اُستانی جی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی نکالی اور حرف بجھوائے دو تین روز مین زیر زبر پیش تشدید حرفون کی شناخت ہو جانے

کے بعد لفظین ہنوائین جب ہجے کرنے لگین قرآن مجید شروع کرا دیا اُسی کے ساتھ ساتھ ہندسے بھُجوائے اور گنتی بتائی۔ پندرہ دن کے اندر تین مرتبہ امجدی بیگم آئین چوتھی دفعہ مین دو لڑکیون کو ساتھ لائین جس مین ایک بڑے ملیے تھا۔ کی کوئی نو دس برس کی لڑکی تھی امجدی بیگم صاحب کی عمر سا کر کے کوئی اٹھارہ برس کی ہوگی دس برس کی لڑکی انمل اُن کے ساتھ دیکھکر مین نے پوچھا کہ اُن کی کچھ تعریف کیجیے اُنھون نے ہنسکر کہا کہ یہ صالحہ کی اُٹنی ہے مین نے جواب دیا کہ حضرت صالح کا تو ناقہ سنا تھا آج دوسری بات آپ سے معلوم ہوئی۔ ہان کچھ بتائیے تو سہی یہ کون صاحب ہین (امجدی بیگم) آپ ہنسی سمجھتی ہین اُن کی امان صالحہ بیگم نے فرض کر کے اُس کا نام اُٹنی رکھا ہے وہی مین نے بھی عرض کیا وہ کسی طرح سے اُن کے آنے دینے پر راضی نہ تھین مین جبر و ظلم سے لڑ بھڑ کر لے آئی شرماتی تھین کہ بیموقع اس کو کہان لے جاؤ گی نونہالون مین سرور دان کا کیا کام مین نے کہا نہین شرمانے کی کون بات ہے خوب کیا جو آپ لے آئین ہان صالحہ بیگم کون صاحب ہین (امجدی بیگم) اے وہ تو آپ کو خوب جانتی ہین اور آپ ہی کے قریب یہین کہین رہتی بھی ہین۔ میر نقش علی صاحب کی بیوی (مین) اللہ یہ اُن کی صاحبزادی ہین (امجدی بیگم جی ہان (مین) اُن کی ایک لڑکی کو دیکھ چکی تھی اس وقت اس کی صورت جو اُس لڑکی سے ملائی ماسوا چھوٹے بڑے سن کے کچھ فرق نہ معلوم ہوا اُٹھکے قد کی اُن کے ہان ایک ماما نوکر تھی وہ ہمارے ہان کی محمدی خانم سے بہت محبت کرتی تھی اسوجہ سے کبھی کبھی اندھیرے اُجالے نکل آتی تھی مین نے کہا کہ ایک دفعہ اُن کی چھوٹی بہن کو مین نے دیکھا بھی تھا آپ کے کہنے سے اس وقت خیال آیا بیشک

وہ اُن کی تصویر تھی ہان بیوی تمھارا کیا نام ہے (وہ لڑکی) اجی آپ نے سُنا تو اوٹنی (مین) نہین اوٹنی کیسی نام بتاؤ ماں باپ کی باتون پر خواہ وہ اپنے حق مین اچھی ہون یا بُری ناراض اور آزردہ نہ ہونا چاہیے اگر اُنھون نے پیار سے اوٹنی کہا تو کیا قباحت ہوئی اس دنیا مین تو تم کو کوئی اوٹنی نہ سمجھے گا برابر والے کے کہنے پر بگڑنا اور بُرا ماننا خیر اک بات بھی ہے ماں باپ کو تو خدا نے وہ مرتبہ دیا ہے کہ جس کی کچھ حد نہین اوٹنی تو اک پاک اور حلال جانور ہے اگر وہ سورنی بھی کہتے تو تم کو ملال نہ چاہیے تھا وہ لڑکی دیر تک منہ لٹکائے رہی اور امجدی بیگم کا بے تردد وہ حال کہہ دینا شاید اُس کو ناگوار گذرا مین نے امجدی بیگم کی لڑکی سے ادھر اُدھر کی باتین کرکے پھر اُن سے نام پوچھا اُس نے پھر وہی اوٹنی کہا اُس وقت تو مجھکو حیرت ہوئی اور امجدی بیگم سے کہا کہ شاید ان کو اپنا نام معلوم ہی نہین (امجدی بیگم) اے اُستانی جی مجھے کب معلوم ہے مین نے اُنکے باپ کو ہمیشہ کھڑکی ہین سے اوٹنی اور ماں کو اوٹنی پکارتے سُنا اب معلوم ہوا کہ اس کو رنج صدمہ کچھ نہین تھا خلقت ہی اس کی ویسی تھی اور نام اُسے معلوم ہی نہ تھا مین نے پھر امجدی بیگم صاحب سے کہا کہ آپ نے کبھی اُنکے نام کو نہین دریافت کیا (امجدی بیگم) جی دریافت کیون نہین کیا صالحہ بیگم نے یہی جواب دیا کہ بیوی نام وام تو کچھ نہین رکھا اس کے پہلے پہلوٹی کے دو لڑکے تلے اوپر ہو ہو کے جا چکے تھے جب یہ پیدا ہوئی تو سب نے کہا کہ ریت بدل دو اس کا کچھ نام ہی نہ رکھو وہی کیا کہ نام نہ رکھا مین نے کہا اب جو یہ سنکر لوگ نام رکھین گے انھین نے کہا رکھین اس کی بھی انھین کچھ

پروا نہین مجھے یہ سُنکر لوگون کی نادانی پر ایک طرح کا تعجب ہوا کہ یہ کہان کی ریت نکالی ہے جس سے آدمی کا بچا جانور مشہور ہو گیا ریت بدلنے کی پابندی لازم اور بے نام کے کوئی چارہ نہین کہا لاؤ اوٹنی کہہ کر پکارین آدمی کا تو بے نام کہین ہوتا نہین کام سے کام ہے نام سے کیا کام اپنا کام نکال لیا امجدی بیگم نے کہا کہ آپ بھرتی کر کے نام کچھ رکھ دیجیے گا جب امجدی بیگم چلنے لگین تو مین نے کہا کہ امیر خانم نے آپ کو دودھ پلایا خدمت کی ہے بہت بڑا اُن کا حق آپ پر ہے او کمبخت دنیا مین آکر جب تک آدمی لکھے پڑھے نہین آدمی نہین ہو سکتا اُن کو معلوم نہ تھا کہ سود سے سلف مین سے دستوری بٹہ لینا حلال ہے یا حرام اگر آپ کی بے اجازت اُنھون نے ایک پیسہ یا ہزار روپیہ یا اس سے کم زیادہ لیا ہو تو آپ معاف کر دین (امجدی بیگم) اُستانی جی مین نے معاف کیا میرے خدا نے معاف کیا مین نے یہ سُنکر ایک کاغذ لکھا اور اس پر اُن سے دستخط کرائے اپنی اور امان جان کی رحمت اور بوا اعجوبہ کی گواہیان کر دین پھر اُن کی سیر چشمی اور فیاضی کا شکریہ ادا کر کے وہ گہنا منگوا کر دیا اور کہا کہ آپ اپنے ہاتھ سے اُنھین پہنا دیجیے گا خداوند عالم آپ کو اس حق شناسی اور احسان کی جزائے خیر دے گا وہ بیچاری ڈر کے مارے اسی وجہ سے میرے پاس چھوڑ گئی تھین کہ جب اس کا پہننا بے اجازت جائز ہی نہین تو کیون پہنون امجدی بیگم نے وہ پوٹلی "امن چین" کو دیدی اور رخصت ہو کر چلین امان جان نے کہا کہ بختاور دولھن صاحب جب سے لڑکیون کو پڑھانے بیٹھا گئین اُس دن سے اُنھون نے ملاقات ہی چھوڑ دی آپ میری طرف سے سلام کے بعد بلانے کا

پیام ضرور دیجیے گا اور آپ کے ہان رسم ہی اگر ایسی ہے تو مین ابھی سے کہے
دیتی ہون کہ آج آپ بھی لڑکیون کو چھوڑے جاتی ہین کہین انھین کی طرح
ہمین بھول کر بیٹھ نہ رہیئے گا (امجدی بیگم) جی نہین بیگم صاحب خواہ ہم آئین
خواہ نہ آئین مگر آپ کے بندہ احسان ہین اکثر لڑکے مان باپ کو دیکھکر اترا جاتے
ہین نچنتا اور روولھن اسی مارے نہین آئین کہ دن بھر اُس دن ناغہ ہو جائیگی
(امان جان) ہان اُن کا یہ گمان صحیح ہے مگر طاہرہ بیگم کا ماشاء اللہ طرز تعلیم
اور طریقہ تربیت ایسا تھوڑی ہے کہ لڑکے مان باپ کو دیکھکر سہاگ کے
مارے جامے سے باہر ہو جائین آپ اپنی ذرا بیٹھین کسی لڑکی کو یہان آتے یا
کمرے سے کہین جاتے دیکھا (امجدی بیگم) ہان بیگم صاحب سچ تو ہے مجھے
آپ کے کہنے سے خیال آیا نہ شوکت باہر نکلی نہ حشمت یہ کہکر امجدی بیگم پلٹ پڑین
اور دبے پاؤن کمرے کے قریب جاکر کونے کی آڑ سے دیکھا تو دونون بیٹھی
ہوئی جلدی جلدی اپنا سبق پڑھ رہی تھین وہ مسکراتی ہوئی پلٹین اور کہا کہ
بس اثر صحبت کا یہ ہے کہ چار دن مین دونون کو لونڈی کر لیا نہ وہ ضد ہے
نہ ہٹ نہ بات بات مین شوخی نہ ذرا ذرا مین ٹھنکنا معلوم ہوتا ہے یہ وہ
لڑکیان ہی نہین سبحان اللہ ماشاء اللہ مین نے کہا کہ ابھی کیا ہے اگر خدا نے
چاہا تو برس چھ مہینے بعد دیکھیے گا امجدی بیگم انشاء اللہ انشاء اللہ کہتی ہوئی
ڈیوڑھی مین گئین اور سوار ہو کر اپنے گھر سدھارین آج پہلا دن تھا اس لیے امجدی بیگم
صاحب کی لڑکی سے تو مین نے کچھ کہا نہین کیونکہ وہ بالکل ناسمجھ اور کم عمر تھی
صالحہ بیگم کی لڑکی سے مین نے خواہش کی کہ وہ ترکاری بنائے اور جو مین

بتاؤن وہ چیزین ماماؤن کو تول دے سمجھا بجھا کر بھیجا وہان جاکر پاؤ بھر نمک کا سیر بھر نمک تول دیا اور ڈیڑھ سیر دال کی ڈیڑھ پاؤ دال اور اسی طرح سے ہر ایک مین ایسی کمی زیادتی کی جس کا دیا ہین کہین ٹھکانا نہ تھا اگر مین بخاورد وچھن کی لڑکیون مین سے کسی سے کہتی تو یقیناً وہ بھی اس طرح نہ دیتین ماماکو نئی ترکیب سے جواناج ملا وہ میرے پاس آئی اور سب چیزین دکھائین مین نے کہا کہ خیر کیا مضائقہ عادت نہین ہے جاؤ تم سب دستور حساب سے بیلو اُن سے کہا کہ بیوی دو قدم چلکر تم بات بھولتی ہو اور پھر عقل سے بالکل کام ہی نہین یہین اس وقت تو خیر مین نے ماما کے سامنے کچھ نہین کہا کل مین اس کے سامنے ذلیل کردن گی جو تم نے ایسی بے جوڑ بات کی ہے جاؤ ترکاری جلدی چھیلو کہ گوشت بگھارا جائے چاقو وہین ہے سیدانی صاحبہ وہان تشریف لے گئین اور وہان آلو چھیل کر ایک ہی پتیلی مین ڈال دئے ایک تو چھیلے خوب بعضے آدھے غائب اور بعض پر چھلکا موجود اور دوسرے لبالب پانی بھری پتیلی مین اُن کو رکھ کر چاقو بھی بکھرنے کے لیے بی بھلکڑنے اُسی مین ڈال دیا اور بے دھوئے ہاتھ پجامے مین پونچھ لیے مین دور سے ان کی کاریگری اور صفائی دیکھ رہی تھی مگر نماز جو پڑھنے لگی سب بھول گئی وہان ماما نے گوشت بگھار ابھوننے کے بعد جب ترکاری ڈالنے کا وقت آیا ہاتھ جو ڈالتی ہے ار دی آلو ایک ہی مین ہے ہے بیوی یہ کیا غضب کیا تو بہ ای لو دونون چیزین ملا کر رکھ گئین اب ایک ایک چننے کون ہو ا رحمت جلدی گئین اور لوکری مین پتیلی اونڈھا دی آلو چنکر پتیلی مین ڈالے پہلے

آلو چھیلے تھے اُس کے بعد اروِیان آلو پتیلی مین نیچے تھے اروِیان اوپر جب پتیلا
اوندھایا گیا تو آلو اوپر ہو گئے چاقو بھاری ہونے کے سبب سے پہلے تہ مین جا رہا
جب پانی گرایا گیا تو وہ بھی اُس کے ساتھ ہی آکر بڑی بڑی اروِیون مین چھپ کر
بیٹھ رہا بوا رحمت ٹوکری سل پر رکھکر چلی آئین محمدی خانم نے آلو کس کر پانی دیا
اور پتیلی دوسرے چولھے پر رکھکر اروِیون کا گوشت بھونا تھوڑے دن رہے ڈومنیان
آئین لڑکیون کے سوار کرنے کو بوا رحمت اور اُلفت گیئن محمدی خانم بوا عجوبہ
سے یہ کہہ کر کہ "میری نماز جاتی ہے ذرا اروِیان گوشت بھون کر ڈال دینا"
نماز کو گیئن بوا عجوبہ جا بیٹھین اور اروِیان گوشت مین چاقو سمیت اُنڈیل دین
جب سب کھانے بیٹھے تو امان جان نے پہلے نوالے پر کہا کہ ہائین آج تو ہا
اروِیون مین کیسا پکا ہے (محمدی خانم) تو ہا حضور لوہا کیسا (امان جان) برابر
لوہے کی بو آرہی ہے محمدی خانم تو چپ ہو ئین مین نے آلو کا پیالہ اُن کے آگے
رکھ دیا اور صبح کی دیوانی ہانڈی جو مین نے پکائی تھی منگوا کر کہا کہ آپ اسے
نوش کیجیے فرمایا کہ طاہرہ تم تو دیکھو یہ مجھی کو معلوم ہوتا ہے یا حقیقت مین لوہے
کی بو ہے مین نے چکھ کر کہا کہ جی ہان آپ کے فرمانے سے کچھ تو مجھے بھی محسوس
ہوتی ہے مگر بہت ہی سی رات کو ابا جان بھی باہر کھانا کھاتے تھے اس غرض سے
مین کچھ زیادہ اہتمام سے کھانا نہین پکواتی تھی یہی بھونا جھلسا اور بالا ئیبالا کھالیا جاتا
تھا اس سے ایک تو یہ فائدہ تھا کہ اس کھانے کی بھی عادت نہین جاتی تھی اور
دوسرے زحمت اور تکلیف کم پڑتی تھی الغرض یہان کھانا کھایا ہی جاتا تھا کہ
باہر سے غلام علی نے آواز دی کہ بوا عجوبہ ادھر آؤ وہ گیئن کہا کہ آج ایک سہرے

سے ہر چیز مین نمک ڈھیرون پڑ گیا سرکار دسترخوان پر بیٹھے ہین سالن ہو تو لاؤ باہر کی یہ خبر سنتے ہی ہین سنائے مین آئی کہ دیکھیے اسی وقت وہان بھی نمک کو زیادہ ہونا تھا لیکن چارہ کیا تھا چار پیالے دونون سالنون کے بھجوائے اتفاق کی بات نانا جان ہی کے پیالے مین چاقو نکلا وہ جو دیکھتے ہین تو چاقو ہائین ارے بھئی غلام علی لو یہ چاقو تو لے جاؤ اور کہو کہ چاقو کا سالن کسی کاریگر نے پکایا تو سہی مگر گلا نہ سکا وہ لیے ہوئے ڈیوڑھی پر آیا اور اُن کے پیام سمیت چاقو گھر مین آیا مین تو کٹ گئی اور محمدی خانم امان جان کا اوہا مان گئین دوڑ کر بلائین لے لین اور کہا کہ بیوی اللہ رکھے خدا نے دماغ آپ ہی لوگون کے بنائے ہین دیکھکر جامہ قطع کرتا ہے ہم سونگھتے سونگھتے مرجاتے تو مصالحے کے آگے لوہے کی بو نہ پہچان سکتے خدا رکھے کھانے کی تمیز کوئی آپ سے سیکھے دوسرے روز امجدی بیگم کا رقعہ امیر خانم لیکر آئین آج ایک لڑکی اور پڑھی تھی امیر خانم نے کہا کہ کل دلدار بیگم اپنی ددھیال مین تھین اس سے بیگم فقط سردار بیگم کو لائی تھین آج اُن کو بھی آپ کی خدمت مین بھیجا ہے یہ لڑکی برس دن اپنی بہن سے بڑی تھی رقعہ مین لکھا تھا کہ صالحہ بیگم نے اپنی لڑکی کا کچھ نام نہین بتایا آپ کو اختیار ہے جو چاہے نام رکھ دیجیے مین رقعہ پڑھکر ہنسی امیر خانم نے پوچھا مین نے کہا کہ ان کے نام کو لکھا ہے (امیر خانم) بیوی اس بیچاری کو تو سب اونی کہتے ہین امان جان کو جب پیار آتا ہے تو سرو روان اور نہین تو لگا بانس جھنڈا امداد کے نام سے پکارتی ہین نہین معلوم ان مین سے شادی کے دن کس نام پر انکا عقد ہوگا مین نے کہا تم اُن کی امان سے کہہ دینا کہ خبردار اب ان کو سواد جبۃ النسا بیگم

کے اور کچھ نہ کہین اور رقعہ مین بھی لکھ دون گی اُس دن سے وہ وجیہ النسا مشہور ہو ئین مجھے سب لڑکیون سے اُن کی خدمت زیادہ کرنی پڑی اس لیے کہ وہ اپنے ق.کی وجہ سے ذرا کم عقل تھین خدا خدا کرکے چھ مہینے کے اندر ان کو بھی اُن سب کے ساتھ غیرت دلا دلا کر ہم سبق کر دیا جس کی خلقت جیسی دیکھی ویسی باتین پہلے اُسے سکھائین راہ پر لا کر کام لینا شروع کر دیے کسی کے ساتھ ایک ہفتہ کسی کے ساتھ دس دن مجھے سر مغزن کرنا پڑا کچی لکڑی اول تو یون ہی جھک جاتی ہے اور گرم کرنے سے تو زیادہ نرم ہو جاتی ہے مان باپ کا لاڈ پیار ماننا محبت بچون کے حق مین زہر کا خواص رکھتا ہے افسوس یہ ہے کہ ایک تو طریقہ اُٹھان اُٹھانے کا معلوم نہین اس پر طرہ یہ کہ ایک مان کا پیارا ہے دوسرا باپ کا چاہنیا وہ اُس کو آنکھ نہین دکھا سکتی یہ اُس کو انگلی نہین لگا سکتا ہمارے ہماری گوئیان کا سا حال نانی دادی کی محبت اور آفت مان کی زیادتی کا دکھڑا باپ کا پیارا روتا ہے اور باپ سُن سُن کر خوش ہوتا ہے مان کا لاڈلا باپ کی شکایت مان سے کرکے اپنی داد لیتا ہے وہ نہ کچھ سمجھتی نہ سوچتی بے تکان کہہ بیٹھتی ہے کہ مین مرونگی گھر مین تو زہین دیکھو کیسا مچلتی ہون جھک مارا پڑا کیا تم اُن کے پاس ہرگز نہ جایا کرو وہ اپنے لڑکے کو مارا کرین ددا ابا جان اپنے وقت پر دوسرے سے فرماتے ہین کہ مین ہاتھ جلا دون گا مارون گا پیار مین پیارا ہان بیٹے ذرا ان کو گالی تو دے لو ذرا اُن کا منہ تو چڑھا لو ذرا انھین ٹھینگا تو دکھا دو تعلیم ہوتی ہے تو ایسی ذرا مین نفرت ایسی ہو جاتی ہے کہ گو سے گھنا را کر دیا مارتے مارتے ادھموا بنا دیا ردیا اور افیم کا انٹا حلق مین اُس کے تو پیٹ مین اڑ بے ٹرو ٹرا ہے یہان بے اٹکل سے

بھوک معلوم ہوتی ہے یہ بڑا ہی دودھ نہیں چھٹا مونگ کی کھچڑی ٹھونسا دی جو بڑے بوڑھے نہیں ہضم کرسکتے جان پر بنی ہے مگر دیکھیں سکتا جو جو کا ڈر لگا ہے ہوئے کا خوف مارے ڈالتا ہے ہر وقت کا تعلق اور ساتھ کیا کم ہے اس پر یہ بے عنوانیان اور ستم بُری عادت پڑی اور پڑی ہیں حیران ہون کہ اور بُری صحبتون میں جانے سے بچون کو کیون روکتے ہین اور اپنی بری باتون پر کیون نہین خیال کرتے یہ کیسے غفلت کے پردے ہین درحقیقت کانی اپنا ٹینٹ نہ دیکھے اور کی پھلی نہارے کوئی ان خدا کے بندون سے پوچھے کہ بُری صحبت اور کس کا نام ہے ارے سب کے پہلے تو صحبت تمھین سے ہے اُس کا یہ رنگ کہ گالی بکنا غیبت کرنا زبان لڑانا جھوٹ بولنا سکھایا جاتا ہے سوچو اور عقل سے کام لو خراب خستہ کرکے بُری عادتون کا عادی بنا کے تو خود چھوڑتے ہو پھر ویسے ہی رنگ کی صحبت وہ کیون نہ ڈھونڈین تمھین نے اُکسایا تمھین نے شہ دی بچون کا کچھ قصور نہین ساری خطا تمھاری ہے جب بڑے ہوکر وہ بگڑتے ہین تو قسمت کو پکڑ بیٹھے ہین تقدیر کو الزام دیتے ہین نہ معنی سمجھین نہ مطلب دیکھین اتنا بڑا کلمہ منھ سے نکال بیٹھتے ہین کوئی ان صاحبون سے پوچھے کہ تقدیر قسمت نصیبا سوا خدا کے کوئی اور بھی بناتا ہے تو کیا اُسی نے یہ لکھ دیا تھا کہ آپ کے بچے جوئے کھیلیں نخس بانی ہین ناچ گانا سنین توبہ کرین توبہ کوئی آدمی تو اپنی بات کہہ کے پھرتا نہین وہ تو اتنا بڑا مالک ہے آپ ہی ان چیزون کو حرام کرے گا آپ ہی ایک ایک تقدیر مین لکھدے گا اگر ایسا ہی ہے تو پھر اس کے کرنے والون پر گناہ کیسا سزا کاہے کی اُسی کے لکھے پر تو عمل کیا اُسی کا تو حکم بجا لائے اُسی کا تو کہنا کیا اور وہی اوندھے منھ جہنم مین گرائے معاذاللہ یعنی

وقت ایسی ایسی باتون پر خیال کرنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین انسان اپنی سی کر گذرے فائدے اور طریقے سے چلے کوشش اور محنت کرے ان سب باتون کے بعد پھر اگر اولاد ناکارہ اور نالایق رہ جائے تو نصیب کو روئے جہانتک خیال کیا جاتا ہے یہ خرابی اور بے عنوانی اُس تعلق کی وجہ سے ہے جو آٹھ پہر چونسٹھ گھڑی مان باپ کو اولاد سے ہے ناواقفی جہالت گھروالیون کا زور اُسپر اور قیامت صاحب اولاد ہو کر وہ نہ اترائین تو کون اترائے حق بجانب اُن کا مامتا سے وہ مجبور آتمہ سے دونا چار چھاتی پر وہ لٹائین کلیجے سے وہ لپٹائین محنت اُن کی خون جگر اُن کا پیٹ سے اُنھون نے نکالا دودھ اُن کا پیے باپ کا کیا اجارہ اور کونسا حق پڑھا لکھا ہے جو اُس کے خلاف گذرتا ہے گذرے چاہے کانٹون پر لوٹے چاہے انگارون پر وہ اپنی ہی کئے جائین گے ایسی ایسی حالت اور کیفیت مین صدا رم صدا ہو گئی بچے خاک مین مل کے رہ گئے خیر گذری کہ یہ چارون لڑکیان میرے ہان وقت کے اندر آگئین گو کہ اُن کی ہین تھوڑا بہت پڑھی بھی تھین اور اچھون اچھون کی صحبت اُٹھائی تھی باپ ان لڑکیون کے اکثر باہر رہا کرتے تھے اس پر بھی تھوڑے ہی دن اور اگر پڑھنے کو نہ بٹھادیجاتین تو بگڑ جائین پھر نہ روکے رکین نہ تھامے تھمین ذرا ظہور ہوا ان مین نیک باتون پر نظر کرنے کا مادہ تھا وہ اُن کی ماؤن کے تعلیم پائے ہوئے ہونے کے سبب سے ورنہ تو بے ان پڑھ اور جاہل ماؤن کے بچے تو توتلے پن ہی سے زبان لڑانے لگتے ہین کہان وہ چارون اور کہان وجیہ النسابیگم مگر ان چارون پر مجھے وہ محنت نہین کرنا پڑی جو ان صاحبزادی کے بنانے مین وقت اُٹھائی ناک چنے چبانا پڑے

رو رو دی کوئی دوسرا ہوتا تو دل ہار دیتا مین نے کہا کہ اِدھر کی دنیا اُدھر ہو مگر
ان کو بھی ادھر سے اُدھر کر کے چھوڑون گی جب مہینہ میں دن خوب سر پھرا
اور ڈرا کے دھمکا کے احمق بیوقوف کہہ کہہ کے تھکی اور اثر نہ ہوا تو مین نے انکا
جانا روکا نظر بند کیا اچھا خاصا سبق یاد ہے اور دوسرے دن جو گھر سے آئین
چوپٹ پھر سرے سے چلیے تھنون مین دم آگیا تھا اس ترکیب سے آج کا سبق
کل جو سُنا اُسی طرح از بر فر فر سُنا دیا آہا آتنے ہی تجربے پر مین نے اُنکی امان جان
سے کہلا بھیجا کہ بیوی اگر آپ کو خالی میرا دماغ جلانا منظور ہے تو مجبوری ہے
اور نہین تو آپ میری مرضی پر لڑکی کو چھوڑ دیجیے خبر نہ ہوجیے چاہے مین بھیجون
اور چاہے نہ بھیجون پہلے تو صالحہ بیگم صاحب کچھ سوچ سمجھکر رکین امجدی بیگم
صاحب سے صلاح لی اُنھون نے کہا کہ اک کام کیا ہے تو پورا کر دیجے ادھر مین
چھوڑ دینے کے کیا معنے اُستانی جی صاحب سچ کہتی ہین تب اُنھون نے کہلا بھیجا
کہ مین تو آپ کو سونپ چکی آپ کو اختیار رہے جیسے یہ گھر ریسے وہ گھر کھانا دونون
وقت مین بھیج دیا کرون گی مین نے اُن کی اس بات کا کچھ جواب نہ دیا اور
دو چار دن وہ بھی چپ رہین پانچوین روز لپٹا ہوا دسترخوان لیکر بختاور دُلھن
کے ہان گئین اور کہا کہ وجیہ النسا کا کھانا بھجوا دو وہ ہنس کر بولین کہ آپ کو کچھ
خیر ہے کہین ایسا غضب بھی نہ کیجیے گا ورنہ وہ پڑھانا لکھانا بند کر دین گی کیا خدا
نہ کرے وہ محتاج ہین جو اُسے فاقہ دین گی صالحہ بیگم چپ ہو رہین مین نے چار
روز مین وجیہ النسا کا دل ہاتھ مین لے لیا اور کہا کہ دیکھو بوا اگر تمھارا گھر جانا نہ
بند ہوتا تو تم اسی صفحے مین اٹکی پڑی رہتین یہان رہنے سے یہ بات حاصل ہوئی کہ

چار روز مین ایک ورق یاد ہو گیا تم ماشاء اللہ سب مین بڑی ہو چاہیے تو یہ تھا کہ اُن کو پڑھاؤ نہ یہ کہ اُن سے پیچھے پڑی رہن رہن کیا کرو چرخا کاتنا چھوڑ دو دل لگاؤ چار دن مین کہین سے کہین ہو رہو گی لیکن گھر نہ جانا گھر گئین اور دیکھو ل چوک مین گھر گئین تم نے آزما لیا کہ وہان جانے سے یاد سبق بھی ذہن سے نکل جاتا ہے پھر نہ تمھاری چلتی ہے نہ میری دال گلتی ہے جھک مار کے اُلٹا ورق اُلٹنا پڑتا ہے کوئی آگے پڑھتا ہے تم گھر کی یاد مین پیچھے ہٹتی ہو کسی کا کیا جاتا ہے تمھارے ہی سر دُہری محنت پڑتی ہے مان باپ سے کوئی چھوٹ تو جاتا نہین جس دن جا ہے کھڑے کھڑے چلی جانا وہ بھی جب کہ منھ دکھانے کے قابل ہو بے سبق یاد کیے بے کچھ پڑھے ہوئے کون سی صورت لے کے جاؤ گی بڑی غیرت کی جا ہے مگر تمھین کچھ خیال ہی نہین اس کان سنا اُس کان اُڑا دیا نانا جان کل تم سب کا امتحان لینے کو کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو امتحان مین پورا اُترے گا اُس کو اُس کے درجے کے موافق چیزین دون گا اگر امتحان ہوا اور تم پھسڈی رہین تو کیا ہوگا تم سے چھوٹی وہ چیزین ہاتھون ہاتھ لے جائین گی اور تم منھ دیکھتی رہ جاؤ گی محنت کرنے سے میرا یہ مطلب نہین ہے کہ تم رات دن پڑھنے مین غلطان پیچان رہو کتاب کا کیڑا بن جاؤ رحل سے سر نہ اُٹھاؤ بلکہ یہ غرض ہے کہ رات کو سبق دیکھو بھالو دوسرے دن جتنا پڑھو اُسے خوب یاد کرو اتنا رٹو کہ دل پر نقش ہو جائے تم بدر بدر پڑھکر لفظون کو کچھ اس طرح منھ مین قید کر لیتی ہو کہ سننے والا سمجھ نہین سکتا منھ کھول کر ٹھہر ٹھہر کے ذرا اونچی آواز مین پڑھا کرو اور یہ این این تو چھوڑ دو کوئی اور بچہ بھی تمھاری طرح سے اپنے سبق کو ہزارون این لگا کر

پڑھاتا ہے یا تمھین نے یہ نیا طریقہ ایجاد کیا ہے نہ این کا کام ہے نہ اون کا تم اپنی
بنائی ہوئی لفظین بھر کے لیے رہنے دو میرے قاعدے مین نہ ملاؤ تین حرف کی لفظ
پر پانچ دفعہ ہلتی ہو کل مین دیکھ رہی تھی کہ بسم اللہ کو تم نے جس طرح پڑھا یاد ہونے
کی وجہ سے این اون تو خیر نہ تھی مگر تمھاری کمر کی مجھے خیر منانا پڑی این اون تو رفتہ
رفتہ چھوٹ گیا مگر ہلنا نہ موقوف ہوا آخر مین نے یہ حکم لگا دیا کہ جو جے دفعہ ہلے وہ اوروں
کو اُتنے سلام کرے اور وہ (خدا تمھارا ہلنا چھڑائے) کی دعا دے دن بھر مین
جس جس نے جتنے سلام کیے ہون ہم سے خبر کرے اس کے تیسرے ہی روز شام
کی وردی مین معلوم ہوا کہ آج وجیہ النسا نے دو سلام کیے اور دلدار نے ایک
پانچوین روز کچھ نہ تھا خدا نے ان معصومون کی دعا سُن لی اور وہ عادت بھی چھٹ
گئی وجہین پہلے سب کے پیچھے پیچھے ہٹکتی ہٹکتی چلی جاتی تھین کہتے سُنتے خدا خدا کر کے
یہ بل نکلا برابر پہونچ کر اس کا شوق ہوا کہ اب آگے بڑھون اور اس شوق کو ترقی
ہوئی آپسمین لاگ پڑی پھر تو ایک ایک نے جان توڑ توڑ کے پڑھنے اور کام سیکھنے
مین زور لگائے ماشاء اللہ سال نہ پلٹنے پایا کہ کچھ سے کچھ ہو گئین نانا جان نے
مجھے امتحان کی نسبت کہتے سُن لیا تھا میری خوشی کی وجہ سے چھ ماہی کا امتحان
شروع کیا اور اُس مین روپیہ کتابین قلمدان چاقو قینچی اون ریشم کپڑے جو بانٹے
سب کے حوصلون مین اور ترقی ہو گئی حالانکہ امتحان مین خود بھی لیا کرتی تھی اور
پندرھوین روز شاباشی مٹھائی دعا تقسیم ہوتی تھی مگر اُس امتحان سے اتنا نفع نہ ہوا
تھا جو اس سے ہوا وجیہ النسا کی دیکھا دیکھی اُن لڑکیون نے بھی گھر کا جانا چھوڑا
اور دو دو مہینے تک ڈولی کی صورت نہین دیکھی اُن کی ماؤن نے بھی کلیجے پر پتھر

رکھ لیا مین نے جب بلوایا ٹال دیا جب کہلوا بھیجا عذر کیا دس دفعہ کے بلانے مین
ایک مرتبہ کوئی چلا آیا وہ بھی کھڑے کھڑے اور اس پر بھی جدا جُدا کبھی گھڑی سواری
بجتا اور دُلہن آنکلین کبھی امجاری بیگم صالحہ بیگم نے تو قدم ہی نہین رکھا جب سال
پلٹا اور ان دونون صاحبون سے بار بار سُنا کہ ماشاء اللہ وجہین اب کوئی چیز ہوگئی
اور اُستانی جی نے اُس کی طبیعت عادت خصلت ایسی بدل دی کہ وہ وجیہ النساء
ہی نہین معلوم ہوتی تب اُن کے آنے کی نوبت آئی اور لڑکی کا امتیاز سلیقہ انداز
طریقہ نشست برخاست ادب قاعدہ پڑھنا لکھنا تہذیب محنت دیکھکر بے تحاشا
کھڑے قد سے میرے قدمون پر گر پڑین اور دعائین دے کر اس قدر گڑگڑائین
کہ مجھے شرم آگئی اور کہا کہ بیگم صاحب بس میری محنت کی داد مل گئی اب آپ کیون
مجھے کانٹون پر گھسیٹتی ہین دنیا مین یہی ہوتا ہے ایک کا کام ایک سے نکلتا ہے
خدا نے اُس کی تقدیر مین لکھ دیا تھا مگر ذرا سی محنت کے ساتھ محنت اسی نے
کی لیجیے آگیا مین ہزار چاہتی تو کیا ہوتا خدا سے معاذ اللہ کہین زور چل سکتا ہے
جب اس لڑکی کا (جس کی طرف سے ہم سب کو یاس تھی) چار دن مین یہ حال
ہو گیا تو ہونہار ہوشیار لڑکیان ضرور ہی قابل محنت کے ہوتی ہین اور اس سے
یہ بھی بخوبی ظاہر ہو گیا کہ چاہیے ماں باپ ہی غفلت کرکے یہ زمانہ اُن کا گنوا دین
اور لاڈ پیار کے مارے کام نہ لین محنت سے بوجھ نہ ڈالین آدمی بنانے پر توجہ
نہ کرین ان مین خدا نے سب طرح کی قوت دی ہے جس راہ لے چلو یہ چلینگی
جدھر پھیر دو پھر جائینگی جس طرح چاقو چھری پر کام نہ لینے سے زنگ آجاتا ہے اور
وہ بیکار ہو جاتے ہین اسی طرح سے ان بچون مین تیزی عقل جوہر سب ہی کچھ

خدا نے حصہ رسد دیا ہے کام نہ لینے کی وجہ سے تیزی پر مٹھے پن کا اور عقل پر
جہالت کا پردا پڑ جاتا ہے بے ہنری سے جو ہنر نہین کھل سکتے گُن سا ور خراب ہو کر
رہ جاتے ہین اور سب اچھی قوتین سلب ہونے سے اُن کے مخالف اور دشمن جو
اُن کی کمی اور زوال کی راہ دیکھا کرتے ہین چار طرف سے زغہ کر کے گھیر لیتے
ہین اور بچے کو دیوانہ کر دیتے ہین جس طرح عالم کا دشمن جاہل اور محنتی کا کام چور اسی طرح
عقل کا دشمن جہل سُستی کی بیری چالاکی و چستی ہے بچون کا ذکر مین نے اس
غرض سے کیا کہ دنیا مین کے سب آنے والون کا وہ پہلا حصہ ہے اور اسی
حصہ مین اُن کے اوسط و انجام کی درستی کا وقت مقرر ہے اگر اس عہد مین
ذرا بھی خامی رہ گئی تو آگے بڑھکر وہی خامی اپنا رنگ ضرور دکھائے گی خواہ جوانی
مین ہو خواہ بڑھاپے مین یہ جو آپ اکثر جوان اور بوڑھی عورتون کو دیوانی اور
اول جلول دیکھتی ہین اس کا وہی باعث ہے جو مین نے عرض کیا بالکل احمقون
اور جاہلون کا تو ذکر ہی نہین وہ سب زمانون مین یکسان رہتے ہین اور جوانی
بڑھاپے مین لڑکیون سے زیادہ نادانی کرتے ہین یہ مین نے اُن کا تذکرہ کیا جو
تمام چار کو پڑھے ہین یا جھوٹ موٹ کی اچھی صحبت اُٹھائی ہے علم ایک ایسی چیز ہے
کہ اس سے کچھ دنیا ہی کے کام نہین نبتے بلکہ آخرت مین بھی کام آتا ہے جب
بے لکھا پڑھا کسی کتاب کا ایک حرف (الف) نہین پہچان سکتا تو اللہ کو کیا
پہچانے گا حالانکہ جو حق پہچاننے کا ہے وہ ایسا دشوار ہے کہ ہم کیا اور ہماری ہستی
اور بنیاد کیا ہے جب (نہین پہچانا حق پہچاننے کا) ہمارے نبی برحق نے ارشاد کیا ہے
لیکن یہان میری مراد اس معرفت حقیقی سے نہین ہے بلکہ میرا مقصود یہ ہے کہ ایک

توسنکر کسی بات کو جاننا اور ایک آنکھوں سے دیکھکر پہچاننا سننے اور دیکھنے مین جو فرق ہے وہ ظاہر ہے تمھارے اُن کے مُنھ سے خداے پاک کا نام سُنکر ہم کو بھی معلوم ہوا کہ کوئی خدا ہے اور جب اپنی آنکھون سے اُس کا کلام پاک دیکھا اور پڑھا ترجمے پر غور کیا اُس کے معنی اور مطلب پر نظر ڈالی اپنی بے اختیاری کے آنے اور بے بسی کے جانے پر لحاظ کیا پھر اذا جاء اجلہم پر خیال کیا تو صاف ظاہر ہوگیا کہ جو ہم کو دنیا پر لاتا ہے اور جو ہم کو یہان سے بلاتا ہے وہی خدا ہے اور کیسا خدا ہے جو ایک اکیلا ہے نہ اُس کا سہیم ہے نہ ندیم نہ عدیل ہے نہ نظیر نہ کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ صلاح ومشورے کی حاجت قل ہو اللہ احد پڑھا اور یہ بات حاصل ہوگئی بیگم صاحب اور سب کو جانے دیجیے اگر آدمی عقل و انصاف کے ساتھ کام لے تو ایک آیہ ان اللہ علی کل شیٔ قدیر سے کیا کیا مطلب نہین نکل سکتے اسکے معنے یہ ہین کہ بتحقیق خدا کل چیزون پر قادر ہے اور درحقیقت یہی ہے کہ ہمارا کھانا پینا مرنا جینا ہماری بیماری صحت ہماری آبرو عزت ہماری روح ہماری جان ہمارا لباس ہمارا امکان دھن دولت بال بچے چلنا پھرنا اُٹھنا بیٹھنا عہد وعدہ سب اُسی کے تو قبضۂ قدرت مین ہے وہی ابر بنائے وہی مینھ برسائے اسی پانی سے کہین موتی بناتا ہے کہین اناج اُگاتا ہے ابر کا دوڑتے ہوئے جانا آفتاب کا مُنھ اندھیرے آنا دن کا اُجالا رات کے تارے رعد کا غل بجلی کے اشارے ہوا کا چلنا رُت کا بدلنا بدلی کا اندھیرا فصل کا پھیرا چاند کا گھٹنا بڑھنا دھوپ کا اُترنا چڑھنا غنچے سے پھول پھول سے پھل بنانا ایک بیج سے درخت کا نکلنا ساری خدائی کا سنبھالنا ایک دانے سے خرمن کر دکھانا اور پھر ایک ایک

کے حلق تک پہونچانا سوا اخدا کے کسی دوسرے سے بھی ممکن ہے علم سے عقل کو مدد ملتی ہے زور بڑھتا ہے بے علم کے خالی عقل لڑا کے کام نکالنا بہت مشکل کام ہے جز یہ کوئی ہوگا جو بے پڑھے لکھے ایسا کرسکتا ہو توفیق نیک رفیق ہونے کی تو اور بات ہے اس کی مثال سامنے کی یہ ہے کہ جو باتین مین نے آپ سے اس وقت کین یہ آپ کے بھی خیال مین تھین نہین تھین اگر ہوتین تو وجیہ النسا کی اُٹھان کا یہ انداز نہ ہوتا آٹھ نو برس کا بچہ ایسا نہین ہے جسے پورا کلمہ نہ یاد ہو یا دہنا بایان ہاتھ نہ بتا سکے اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ بوجہ بے علمی اور نادانی کے آپ اس بچی کی ذرا بھی تعلیم بھی نہ کر سکین جس کے بُرے بُرے نتیجے آپ پر خود اتنی مدت مین ظاہر ہوگئے ہون گے مین نے جو ٹوٹی ماری اس وقت گفتگو کی یا وجیہ النسا کو جو چار باتین آپ سے سوا معلوم ہوگئین یہ کاہے سے اسی علم کے صدقے سے علم کے معنے جاننے کے ہین اس مین سبھی طرح کا تو جاننا خواہ روزہ نماز ہو خواہ مسئلے مسائل دینداری کی باتین ہون یا دنیاداری کی علم بے سیکھے آ نہین سکتا پس ضرور ہوا کہ مین آپ سے اور آپ مجھسے سیکھین یہی آج تک ہوتا آیا ہے جو نہ جانتا ہو اُس کے پوچھتے ہین اور جو معلوم ہو اُس کے بتانے مین کبھی دریغ نہ کرنا چاہیئے جو ایسا کرتے ہین اُن کو مبارک رہے ہم تو اچھی عادت اپنی ماما اصیل کی اختیار کرتے ہین اور بُری بات فرشتہ خان کی نہین سنتے چاہے نفس ہو یا شیطان میری اس ساری پریشان تقریر کا ماحصل یہ ہے کہ آپ مجھکو بار بار کی سنت و خوشامد سے نہ محجوب کیجیے اور جو کچھ ہوا اس کو خدا کی طرف منسوب کیجیے

صالحہ بیگم صاحب میری ساری باتین سنا کین اور پھر کہا تو یہ کہا کہ میری بچی مین تجھپر
ہزار جان سے قربان تونے تو مجھے بال بچون سمیت مول لے لیا اور پھر آزاد کر دیا
عمر بھر یہ احسان نہ بھولون گی ماشاء اللہ چار دن مین تونے اس اوٹ پٹانگ چھوکری
کو جس کی کوئی کل اونٹ کی طرح سیدھی نہ تھی کیسا ہموار اور درست کر لیا یا مین
صورت دیکھنے سے جلتی تھی یا گھر بیٹھے پیار چلا آتا ہے مین نے کہا کہ بیگم صاحب
دیکھیے آپ کا یہ فقرہ بھی (کہ کوئی کل اونٹ کی طرح سیدھی نہ تھی) مجھے نہین پسند
آیا اگر آپ کو ناگوار نہ گذرے تو مین عرض کرون (صالحہ بیگم) نہین بیوی تمھاری
بات اور ناگوار گذرے خدا معلوم مین تمھین سمجھتی کیا ہون مین نے کہا کہ خداوند عالم
نے اونٹ کو عجیب الخلقت صرف اپنی قدرت خلاقی دکھانے کو بنایا ہے اور
یہی سبب ہے جو قرآن مجید مین حکم دیتا ہے کہ دیکھو تو اونٹ کی طرف کیونکر
پیدا کیا گیا مطلب اس سے یہ ہے کہ پیدا کرنے والے کی قدرت کو دیکھ بظاہر
بے ہنگم کاہ اک چار ہاتھ کی گردن پر ماہا اور پھر اس سے کیسے کیسے کامون کا نکلنا
خداوند اس کو اس شکل پر ایک مصلحت خاص سے بنائے اور ہم اونٹ کی کسی کل
کو سیدھا نہ سمجھکر اپنی جہالت سے ٹیڑھی راہ چلین اور عیب لگائین تو آپ ہی
بتائیے یہ اُس کی کاریگری پر نام دھرنا ہے یا نہین صالحہ بیگم نے دونون ہاتھون
سے جلدی منھ پر توبہ توبہ کہہ کے تھپڑ مارے اور کہا کہ اے ہے سچ تو ہے کسی نے
کیا بُری مثل کہی ہے تو بچ کوئی اس نگوڑی مثل کو یاد کرے خداوندا میری خطا
معاف کرنا مین نہ جانتی تھی گو مین نے دیکھا نہین مگر تیرے اونٹ بنانے کے
صدقے مین اس فقرے پر مسکرا کر رہ گئی اور سارا گھر ہنسنے لگا کوئی پھر پھر ٹھہر کر

صالحہ بیگم رخصت ہونے لگین مین نے کہا جی چاہے تو وجیہ النسا بیگم کو لیتی جایئے
کہا کہ نہین بیوی مین لے جا کر کیا کرون گی بین تو دیکھو چلی رہے اُن کے باپ
اُن سے خیریت کہدون گی پھر اور رہی کون جس کے لئے لے جاؤن میر نقش علی
صاحب پیشہ ورون مین سے تھے چکن اور کامدانی کی چیزین بنا بنا کر بیچتے تھے
جتنے بچے ہوتے گئے خرچ بڑھتا گیا خدا نے اُن کے کام مین بھی ترقی دی دو سے
چار کاریگر ہوئے چار سے آٹھ رفتہ رفتہ کارخانہ ہوگیا جیسے وجیہ النسا میرے
ہان آئین اس سال سے دن دونی رات چوگنی اُن کے کاروبار مین رونق
ہوگئی جب بیوی میرے یہان سے گھر پہونچین اور میر صاحب رات کو آئے
تو اُنھون نے یہان کی سب باتین دوہرائین جن کو سنکر میر صاحب کی باچھین
کھل گیئن اور کہا کہ ایک دن تو لڑکی کو بلاؤ ذرا مین بھی تو دیکھون کہ چودہ
پندرہ مہینے مین کیا کیا سیکھا بیوی نے کہا بُلانا تو میرے اختیار مین ہے مگر
مین بلاؤن گی نہین اور کیا عجب ہے جو لڑکی خود نہ آئے مین پہر بھر کامل
وہان بیٹھی اُس نے آنکھ اُٹھا کر میری طرف نہ دیکھا کہ یہ مان ہے یا کوئی
غیر عورت قرآن شریف گردان کر کتاب اُٹھائی کتاب پڑھ کر رکھی تختی
لے بیٹھی اُس سے فرصت ہوئی بقچی کھل گئی چار دن پانچون سر جوڑے اپنا
اپنا کام کیا کین مین تو چلی آئی نہین معلوم اس کے بعد پھر کون کون سے کام
کئے فرصت کس وقت ہے جو کوئی بلائے اور بلائے ہزار جب وہ آئے بھی
تمھاری خوشی ہے کل مین کسی کو بھیج دون گی دوسرے دن اُنھون نے یہ سب
باتین سنجھادو رد کہن سے کہین اُنھون نے کہا کہ آٹھ دس روز مین میرے اصغر کی

دودھ بڑھائی انشاءاللہ ہو گی اُس دن قصد ہے کہ اُستانی جی کو بھی لاؤن اور
لڑکیون کو بھی بلاؤن وہ چپ ہو رہین بارھ کو بختاور دولہن پہونچین اور ادھر
اُدھر کی باتین کرکے کہا کہ آپ سے کئی روز پیشتر اسی غرض سے مین کہنے کو دوڑی
آئی ہون تاکہ آپ پوچھنے پچھنے کا عذر نہ کیجیے اُس جمعہ کو آپ کی دعوت ہے
اور اپنے ساتھ لڑکیون کو بھی لیتی آئیے گا آپ کے آنے سے میری عزت گھر
کی حرمت محفل کی زینت ہو جائے گی مین نے کہا کہ آپ نے بہت خوب کیا
جو پہلے سے کہہ دیا عین وقت پر شاید مین نہ پہونچ سکتی اب تو بڑا وقت
آپ نے دیا ہے مین اجازت لیکر انشاءاللہ ضرور آؤن گی وہ مجھے راضی پاکر
خوشی خوشی واپس گئین شب کو نانا جان سے مین نے عرض کیا اُنھون نے فرمایا
کہ جانا مگر تمھاری امان جان سے نہین کہا مین نے کہا جی نہین تو فقط مجھی
سے کہا ہے وہ چپ ہو رہے صبح کو جیسی ہی مین اپنی فرض وواجب ضرورتون
سے فراغت کرکے بیٹھی ہون کہ پھر اُن کا میانہ آیا اور بختاور دولہن اُترین
عقلمند کی دو ربلا بختاور دولھن نہایت ذہین اور ہوشیار تھین کل امان جان
سے کہنا بھول گئین گھر پر جاکر یاد آیا بڑی دیر تک رنج مین مبتلا رہین جب
عقل سے مدد مانگی تو اُس نے ایک عمدہ تدبیر بتادی جون تون رات کاٹی
صبح کو پھر آموجود ہوئین پہلے مجھی سے صاحب سلامت ہوئی جب مین کھڑی
ہو گئی تو کہا کہ آپ بیٹھیے مین بڑی بیگم صاحب پاس جاؤن گی کیونکہ خاص
اُنھین کے لینے کو آئی ہون پھر چپکے سے رات کی بات دھر اکر کہا کہ آپ بھی
اگر میری سعی کیجیے مین بھی اُن کے ساتھ ہوئی کمرے مین پہونچی پہلے امان جان

کو سلام کیا پھر ہاتھ جوڑا اور سر جھکا کر بیٹھ رہین وہ ہائین یہ کیا ہائین یہ کیا کچھ کہو تو سہی
ہزار ہاتھ جدا کرتی ہین یہ نہین سنتین پھر کہا تو یہ کہ میری خطا معاف کیجیے اماں جان
ہائین خطا کیسی (بخنا اور دولھن) کیسی ہی ہو آپ معاف کیجیے تو مین ہاتھ سے ہاتھ
جدا کردون اُنھون نے گھبرا کر کہہ دیا کہ اچھا بوی معاف کی اُسوقت بخنا اور دولھن
نے عقل کی بتائی ہوئی بات یون کہنا شروع کی کہ کل مین نے اُستانی جی
سے فقط اس لیئے کہا کہ دو دو صاحبون کی اُن کو اجازت درکار ہے پہلے
اُن سے کہہ دون تاکہ یہ رخصت لے رکھین آپ سے نہ کہنے کی یہ وجہ تھی
کہ دونون صاحبون سے کوئی یہ نہین کہہ سکتا تھا کہ خاص ہمارے لینے کو یہ
آئی تھی آپ اللہ رکھے گھر کی مالک ہین میری بڑی اُن کی بھی بڑی اُسکے
علاوہ فقط نواب دولھا صاحب سے پوچھنا تھا وہ روز محل مین آتے ہی
تھے مین سمجھی کہ پہلے اس مشکل معاملہ کو طے کرون وہ سہل ہے کل آپ سے
عرض کر دون گی اور الگ الگ آنا دونون صاحبون کے بلانے کے لیئے
ضرور بھی تھا اُستانی جی صاحب کو مقدم صرف اس وجہ سے کیا کہ تھوڑی مدت
کو یہ ناپینا اور جھٹ سے عذر کر دیتین پہلے آپ سے عرض کرنا چاہیئے تھا اور
مجھسے اُس کا عکس ظاہر ہوا اس لیئے مین نے خطا بھی بخشوالی اب جمعہ کو
اُستانی جی صاحبہ اور پانچون لڑکیون کو لے کر سویرے سے آپ تشریف
لائیے گا نہین میری آنکھین دروازے سے نہ ہٹین گی اور دل آپ ہی مین
لگا رہے گا جس سے میرے کاروبار مین بڑی خرابی ہو گی جتنے سویرے آئیے گا
اُتنا ہی مجھ پر زیادہ احسان فرمائیے گا صبح وشام دونون وقت کی دعوت ہے

(امان جان) اُن کی باتین میٹھی ہوئی سناکین اور مسکرایا کین جب وہ کہہ چکین تو کہا کہ بس آپ کی داستان ختم ہوئی اُنھون نے کہا جی ہان کہا مین ضرور چلتی مگر چونکہ پہلے آپ نے طاہرہ بیگم کو کہا ہے اور بعد مین مجھے اسی طرح یہ جمعہ کو آئینگی اور مین ہفتہ کو (رنجنا ورد و لھن) اے ہے بیگم صاحب ہفتہ کو میرے ہان کیا ہے (امان جان) ہوچکا ہے کچھ ہو چکا ہے نہ ہو مجھے ہونے ہوانے سے کیا کام جسطرح بلانا اُسطرح جانا ہفتہ کے دن مین سویرے سے چلی آؤنگی (رنجنا ورد و لھن) اپنی آنکھون کی قسم ہفتے کو کچھ نہین ہے اُس کے لیے تو خاص جمعہ مقرر ہے (امان جان) مین نے اپنے جانے کا ہفتہ مقرر کیا ہے جب دو وقت کی دعوت ہے تو کیا کھانا کھا کے لوگ اسی وقت سوار تھوڑی ہو جاینگے (رنجنا ورد و لھن) جی ہان نو دس بجے کے بعد شاید دو چار مہمان رہجان تو رہ جاین (امان جان) تو بس اُنھین دو چار مین پانچوین مین بھی شامل ہو جاؤنگی (رنجنا ورد و لھن) نے گھبرا کے پھر ہاتھ جوڑنے کا ارادہ کیا کہ امان جان نے ہنس کر ہاتھ پکڑ لیے اور کہا کہ ہوی مین تمھاری باتون سے ہنسی تھی پہلے بلانا اور پیچھے بلانا مین کون غیر ہون اور طاہرہ بیگم کون غیر ہین آپ خاطر جمع رکھیے مین ضرور آؤنگی اور جہان تک بن پڑے گا سویرے آؤنگی ماشاراللہ طاہرہ بیگم کے کام جب یہ چلین گی تو مین بھی ہل سکونگی (رنجنا ورد و لھن) کام کیسے نہانے دھونے سے ایک دن پہلے فرصت کر رکھئے صبح کی نماز کے بعد سوار ہو جیے کھانا اُس دن پکوانا نہین آدمی آپ کے ساتھ ہونگے جو مہمان رہ جاینگے وہ نواب صاحب اور نواب دولھا صاحب کی دعوت کا بچا کھچا کھالینگے (امان جان) تو یہ کہیے سارے گھر کی دعوت ہے

(بجتاوردولھن) جی دعوت کیسی یہی دال دلیا چٹنی روٹی جو کچھ میسر ہے آپ کے ساتھ کھانے کو جی چاہتا ہے نہ دودھ بڑھائی ہے نہ کھیر چٹائی میری غرض فقط آپکے بلانے اور اُستانی جی کے لے جانے سے ہے (امان جان) تو اچھا جمعہ کو بڑھا دیجئے پھر کسی دن انشاءاللہ چلینگے ہم دودھ بڑھائی سمجھے تھے جب وہ بات نہین تو جمعہ پر کیا چلیے ابھی چلیے بجتاور دولھن ہنس کر چپ ہو رہین اور پھر بہ کمال منت امان جان سے وعدہ لیکر اپنے گھر گئین جمعرات کو امان جان نے تیاری کی مین اور وہ نہائین لڑکیون کو نہلوایا کپڑے بدلوائے مین تو اجازت لے ہی چکی تھی شب جمعہ کو امان جان نے بھی پوچھ لیا رحمت اعجوبہ دولت محمدی خانم بھی تیار ہوئین نانا جان اور ابا جان اپنی دعوت کا حال سُنکر مجھسے کہنے لگے کہ یہ تو اُنھون نے نئی بات کی ہے تم لوگ تو خیر اپنے ساتھ مٹھائی لے جاؤ گی لڑکے کے ہاتھ مین کچھ دو گی ہماری دعوت تو مفت مین ہوتی ہے اس کی کیا تدبیر مین نے کہا کہ آخر وہ یہان آتی ہین جس دن لڑکے کو لائینگی مین آپ سے کہلوا بھیجونگی باہر بلا کر جو مناسب ہو ہاتھ مین دیدیجیے گا اور اگر نہ لائینگی تو کہہ سن کے لڑکے کو اک دن بلا لیا جائے گا سوا اس کے اور کیا تدبیر ہو سکتی ہے نانا جان نے فرمایا کہ ہان بات تو معقول ہے تم نے مٹھائی منگوا لی مین نے کہا کہ جی ہان غلام علی ہی کو تو روپے دیے تھے بجتاور دولھن کے مزاج مین تکلف کم ہے اس وجہ سے مین نے فقط پانچ روپیہ کی مٹھائی منگائی ہے ایک خوان لگا لیا اور قصد ہے کہ پانچ پانچ روپے بچے کے ہاتھ مین دے دینا دیکھیے وہ قبول بھی کرتی ہین یا نہین کھانا کھانے کے بعد رات کو بڑی دیر ایسی ہی ایسی باتین رہین پھر سو رہے

صبح کو اٹھکر نماز وغیرہ سے فرصت کر کے جانے کا سامان کر رہی رہے ہین کہ امیر خانم آموجود ہوئین اور کہا کہ لیجیے یہان تو نام خدا سب چلنے ہی کو تیار بیٹھے ہین مین نے کہا کہ ہان وعدہ ہی کر چکے تھے (امیر خانم) جی ہان بیوی نے مجھے نہ ٹکنے دیا کہا تم جلدی جاؤ کہنا رات بھر خوشی کے مارے مجھے نیند نہین آئی کہ کل استانی صاحب یہان آئین گی خدا نے یہ دن دکھایا اب ایک دم کی دیر نا گوار ہے مین نے کہا بھی کہ وہ وعدہ کر چکی ہین تو ضرور آئین گی کہا کہ نہین دل نہین مانتا ابھی جاؤ دیر نہ لگاؤ اور میری بیتابی ظاہر کر دو تا کہ وہ آنے مین اور جلدی کرین گھر سے نکلنا بھی کو دشوار ہو جاتا ہے اور اُن کو تو ماشاء اللہ ہزارون کام ہین چلتے چلتے ایک نہ ایک کام نکل آئے گا مین نے کہا کہ اب کچھ دیر نہین کہار آئے اور سوار ہوئے رحمت اور دولت کو سنراول کر دیا ہے کوئی دم مین خبر آتی ہے امیر خانم کھڑے کھڑے یہ باتین کر کے اور پہلے مین جا کر خبر کرون کہہ کر تو ڈیوڑھی مین گئین اور دولت کو اُدھر سے پردا کرائے آتے دیکھکر جلدی سے سوار ہو کر پہلے چلی گئین اُن کے بعد تینوں پنیسون مین ہم ساتون آدمی سوار ہوئے اور وہان پہونچے دروازے پر امیر خانم سب کو لیے کھڑی تھین استقبال کر کے آنکھین بچھانے سب ہم کو لے گئے پانچون لڑکیان میرے ساتھ ساتھ تھین جہان مین بیٹھی وہان میرے پہلو سے لگ کر وہ بھی بیٹھ گئین یہ معلوم ہوتا تھا کہ نئے نئے مہمان ہین اُن کا گھر ہی نہین مین نے تھوڑی دیر تو اُن کو بیٹھنے دیا پھر کہا تمھارا تو گھر ہے تم یہان ہاتھ پر ہاتھ دھرے کیون بیٹھی ہو وہان جاؤ دیکھو شاید کوئی کام ہو آج ہی تو تمھارے سلیقے اور سگھڑاپے دیکھنے دکھانے کا دن ہے سردار نے جواب دیا کہ جی ہم سے کوئی کہے بھی تو ہم نے

کہا کہ مین کہتی ہون کہا کہ آپ کا فرمانا بجا ہے مگر کام تو ممانی امان کے ہان کا ہے مین نے مسکرا کر کہا کہ اچھا بوا حشمت تم جاؤ وہ بھی سر جھکا کر خاموش ہو رہی اتنی دیر مین بختاور دولھن آئین اور اُن کو چپ چاپ مہمانون کی طرح بیٹھے دیکھکر کہا کہ اوئی لڑکیون یہ تم الگ تھلگ خالی خولی کیون بیٹھی ہو اُٹھو گھر کا کام کاج دیکھو مہمان بن کر بیٹھنا کیسا بیوی سے پوچھ کر جاؤ سب نے کہا کہ بیوی تو خود فرما رہی تھین مگر جا کر کیا کرین آپ جو جو کام بتائین ہم آنکھون سے بجا لائین بختاور دولھن نے کسی کو پانون پر مقرر کیا کسی کو کشتیون کا انتظام سونپا کسی کو مہمان کے اُتروانے اور لانے کا عہدہ دیا وجیہ النسا سے کہا کہ تم کھانے پر رہنا اور مٹھائی جو آتی جائے اُسے کوٹھری مین رکھواتی جاؤ ایک آدمی یہان رہنے دو باقی اُن کو بھی کام مین لگا دو وجیہ النسا نے رحمت اور دولت کو ساتھ لیا دو چار مہمان آچکے تھے مٹھائی اُٹھوائی خوانون پر نام لکھکر کوٹھری مین رکھوائے بچھونے درست کیے پاندان کھول کر دیکھے ضروری چیزون کا جائزہ لیا باورچی خانے مین جا کر کھانے کی خبر لی تنور سے روٹیان آئین وہ گن کر رکھوائین پھر مہمانون کی طرح آکر بیٹھ رہین نو بجتے بجتے دسترخوان بچھا کھانا کھلایا گیا جن جن کو آنا تھا وہ آچکے تھے دس پانچ عزیز نہین آئے تھے پھر بھی مہمانون سے ماشاء اللہ کھچا کھچ مکان بھر گیا میر نقش علی صاحب کی بیوی اپنی لڑکی کے پیچھے پیچھے اُن کے کام گرہستی سلیقہ دیکھتی پھرتی تھین اُن کو یہی ایک کام تھا مین نے جو ان مصارف پر نظر کی اور دودھ بڑھائی کی چھوٹی سی شادی کو دیکھا دل بھر بھر آیا جی چاہا کہ اس فضول خرچی پر کچھ کہون بڑی دیر سے اسی اُدھیڑ بن مین تھی اور بیٹھی ہوئی دیکھ رہی تھی کہ جو چیز ہے افراط سے جو

بات ہے کرو فر سے سب کھا پی چکے اور من بھر کی روٹیان بچ رہین بیگم صاحب
روٹیان بچنے کا حال سنکر بولین کہ باہر بھجوا دو اور اُن سے کہو کہ فقیرون کو بٹوا دین
دس بجے ہمارے ہان بھی پانچ خوان کھانے کے بھیجے گئے بارہ بجے کشتیان آنے
لگین سفیدا اور ہرے پان کی دو ڈھولیان آدھ سیر چھالیا پاؤ بھر کتھا چھٹانک بھر
چوگھڑے کی الائچیان ایک تشتری مین تمباکو کا قوام پاؤ سیر دو رخی چکنی ڈلیان
گوٹے کا ہار عطر کی سنہری شیشی دھنیا مین دو پلیٹون مین سادی ورق دار گلوریان
غرض ایک طرح کی کشتی چھوٹے سے لگا کر بڑے تک کی آئی ایک نہین بجا تھا کہ
فرصت ہوئی لڑکیان میرے پاس آئین مین نے کہا کہ امجدی بیگم صاحب کہان
ہین انھون نے کہا کہ مہمانون مین بیٹھی ہوئی کچھ آپ ہی کی باتین کر رہی ہین کچھ
عجب نہین جو سب کو لے کر آئین مجھے بخت اور دولھن نے سب سے الگ اپنے
رہنے کے کمرے مین بٹھایا تھا وہ کچھ ایسی لمبی چوڑی جگہ نہ تھی مگر راحت کی
سب چیزین آنکھون کے سامنے تھین آٹھ چوکیون پر بچھونا تھا جن مین کی دو
پلنگ سے رکی ہوئی تھین مین نماز کا نیت کر کے جانماز کھول رہی ہون کہ امجدی بیگم
اور بخت اور دولھن آٹھ دس بیویون کو لیے ہوئے وہان پہونچین شناخت اور
صاحب سلامت کے بعد مین نے کہا کہ اگر آپ صاحبون کے خلاف مزاج نہ
گذرے تو مین نماز پڑھ لون بلکہ میری تو یہ صلاح ہے کہ آپ بھی فراغت کر لیجیے
تا کہ اطمینان سے بیٹھین اور بے اندیشہ دل کھول کر آپس مین بات چیت کرین
دو چار تو مستعد ہو گئین ایک دو بیویون نے عذر کیا کہ جی نہین ہمارا وقت
نہین ہے آپ شوق سے پڑھین ایک دو نے بچون کا حیلہ لیا ایک دو یہ کہہ کے

چلی گئین کہ بہت اچھا ہم بھی پڑھے آتے ہین ہین نے سب کی سُنی اور نماز پر کھڑی ہوگئی نماز کے بعد جب پھر سب جمع ہوئے تو اب کے پانچ چھ بیبیان اور زیادہ پائین ہین نے کہا کہ اگر آپ میرا کہنا سُنین اور دل لگا کے سُنین تو کچھ کہون اس سے مجھے کام نہین کہ آپ کو اسپر عمل کرنے کو بھی مجبور کرون میرا کہنا بغرض اور دوستانہ ہے نہ یہ کہ بڑی بوڑھی بن کر نصیحت کرنے کو بیٹھی ہون ایک بات دل مین آئی ہے ارادہ ہے کہ وہ آپ صاحبون کے سامنے بیان کر کے صلاح یون دیکھون تو آپ کے نزدیک میری تجویز کی کچھ قدر ہوتی ہے یا پھیر دی جاتی ہے بختاور دولھن صاحب آج کی اس مبارک تقریب مین آپ کا کیا خرچ ہوا ہوگا ماشاء اللہ حوصلہ تو آپ کا ظاہر ہے اگر آپ کو نہ معلوم ہو تو اندازے سے بتایئے میرے نزدیک تو دو ہزار روپیہ سے زیادہ ہی اٹھنا معلوم ہوتا ہے بختاور دولھن جی کیا معلوم کل حال کھلے گا (مین) ہان اس مین شک نہین آج تو اُٹھا ڈالا کل البتہ حال کھلے گا یہی تو میرا مطلب بھی تھا جو آپ نے خود کہہ دیا مین دو ہی ہزار فرض کیے لیتی ہون اب بتایئے کہ آپ نے کتنا روپیہ دیا (بختاور دولھن) ایک پیسہ نہین مین کہان سے لاتی اور کیون دیتی۔ (مین) ہان بجا ہے لڑکے ہین فقط آپ کا آدھا ساجھا ہے اُٹھانے سے تو غرض نہین بھلا یہ پہلی شادی تھی یا اس کے پہلے اور بھی ہوئی (وہ) جی نہین یہی پہلی شادی تھی (مین) آپ کے میان کی کیا آمدنی ہے (وہ) دو سو روپیے مہینے کے نوکر ہین (مین) اگر اس تقریب مین دو ہزار صرف ہوئے تو کے مہینے کی تنخواہ ہوئی (وہ) دس مہینے کی (مین) اب انشاء اللہ سال چلیے پھر کوئی نہ کوئی شادی اُٹھ کھڑی ہوگی اسی

حوصلے سے اُس میں دل چالاکی کر بیٹھیے گا پھر تیسرے سال دل بھر بھر لیئے گا عالی ہمتی
کیجیے گا ہمیں بظاہر کوئی کام نہیں فقط کھانا کھانے کو آئے ہیں لیکن ہم آپ کمیں جدا
تو ہیں نہیں آپ کا نقصان ہمارا نقصان ہے اور آپ کا فائدہ ہمارا فائدہ
دودھ بڑھائی کی ایسی شادی نہیں ہے کہ آدمی دو ہزار اُٹھا بیٹھے ہمارے آپ کے
ہاں چھٹنے رسوم ہیں سب مذموم ہیں خیال کیجیے کہ ماشاء اللہ دو لڑکیاں آپ کی
موجود ہیں چار دن میں یہ بیاہنے کے قابل ہوں گی جہاں تک ہو انکی فکر کیجیے
اور جو کچھ مہینے کے خرچ سے بچے اُس کو اُن کے لیے جوڑیے نہ بچتا ہو تو اُس کے
بچانے کی فکر کیجیے آپ نے تو اس کے خلاف ارادہ کرلیا ہے دیکھیے تو سہی کہ آٹھ
نو برس میں یہ بیاہنے لائق ہوئیں بات ٹھہری اور آپ نے چھوٹی چھوٹی غیر ضروری
شادیاں کرکے اپنے حوصلے دل نکال لیے اور خدا نہ کرے قرضدار بھی ہو چکیں
ہمت صرف ہوگئی دل خوش کرلیا قرضے کا بار ہوگیا اب یہ بوجھ کیونکر اُٹھے گا
مجھے ہرگز امید نہیں کہ آپ کے ہاں اس فضول خرچی کے بعد مہینے میں کچھ پس انداز
ہوتا ہوا اگر آپ نے پہاڑ کا بوجھ مرد کے سر پر رکھدیا تو کون سی محبت کی بات
ہے اپنی جان پھنسا کے قرض سے وام سے جہاں سے ہو سکے وہ قرض ادا کریگا
اور اس بوجھ کو اُٹھائے گا لیکن ساتھ ہی اُس کے یہ بھی ضروری ہے کہ اُس کے
غم والم کی وجہ سے باقی حصہ زندگی کا آپ پر بھی بہت گران گذرے گا اور
جب آمدنی وہی رہے گی تو اُس قرضے کی ادائی کی کوئی شکل نہ ہوگی سوا اسکے
کہ گہنے پاتے سے ہاتھ اُٹھایئے اور پوری نہ پڑے تو دو چار جوڑے دیجیے اور پھر کچھ
باقی رہ جائے تو تنخواہ لگایئے تنگی اور مصیبت سے بسر کیجیے اور جب خدا نہ کرے

فاقون کی نوبت آئے تو وہ بیچارہ حرام سے روپیہ کمائے ہا دوگھڑی کی واہ واہ
کے واسطے اتنا بڑا کام بے سمجھے بوجھے کرگذرنا کونسی دانائی کی بات ہے آب تو آپنے
ایسا کیا آیندہ ایسی ناشائستہ حرکت سے کنارہ کیجیے کچھ آپ ہی پر موقوف نہین ہین
اس وقت سب بیویون کی خدمت مین عرض کرتی ہون کہ آپ سب سے
میرا وہی اک سوال ہے آپ مین سے کوئی ایسا کیون نہ کرے ضرور غلطی پر ہے
اور وہ غلطی ایسی نہین ہے کہ زبانی افسوس سے کام چلے بلکہ مالی اور جانی مضرت
پہونچنے کا کھٹکا لگا ہے چھوٹی چھوٹی شادیان جیسے سال گرہ دودھ بڑھائی کھیر چٹائی
بل گوندھن بسم اللہ مسلمانی وغیرہ ہے ان مین کی چارون پہلے والی تو ہرگز اس
قابل نہین کہ سوا روپے سے زیادہ اُس مین صرف کیجیے اب رہی بسم اللہ بڑی شادی
(مسلمانی) یہ البتہ اپنی ضرورتون سمیت سو پچاس روپیہ صرف کرنے کے قابل ہین
کسی قسم کی کوئی شادی کیون نہ ہو ڈھون ڈھون پون پون اور نوبت نقارہ
باجا گاجا بالکل بے حیا اور سراسر بے جا ہے ڈومنیون کے چونگے ناچنے والون کے
غمزے گناہ بے لذت اور پھر نہ خسر خوش نہ خاوند دولھن بیچاری کوٹھری مین آنکھین
بند کیے بیٹھی ہوگی دولھا اپنے نہانے دھونے یا اور کسی ضرورت مین مصروف ہوگا
ناچ دیکھنا گانا سننا نہ اُن کو نصیب نہ ان کو میسر اب رہی رہے خود ماں باپ
انھین سر اُٹھانے کی تو مہلت نہین ملتی ناچ گانا کیا مہانون مین سے آدھے
تو سنتے ہی نہین ثقہ صلح ہین جو سنتے ہین اُن مین کے دو چار کمسن کمسن آبیٹھے مسخرا پن
دیکھا خوش ہوئے وہین پڑکے سو رہے ڈومنیان پڑی چلا رہی ہین طبلہ بجائین بجائین
کررہا ہے باہر کا بھی کچھ ایسا ہی نقشہ ہوتا ہوگا دو کو پسند ہے چار مذمت کررہے ہین

چار جا کے لیٹ رہے کہ جب طائفہ بدلا جائے تو جگا دینا دو کو رنڈی کا ناچ پسند
ہے چار نقالون کی حرکتون پر لوٹ پوٹ ہین اندر یا ہر دونون جلسون کے سب
لوگ ہرگز ہرگز خوش نہین ہو سکتے مزاج مختلف طبیعتین جدا جدا اور اگر خوش
بھی ہون تو ہماری کیا شامت ہے کہ خدا کو ناخوش کر کے بندون کی خوشی کرین
اپنی قبر مین انگارے بھرین پھر سب ایک ہون تو کیونکر رہی رونق چہل پہل اُس
کے لیے شادی خود کیا کم ہے مہمانون کا ہجوم اُن کی زینت بناؤ سنگھار سنگار سو طرح
کی ہانک پکار بچون کی چین پین کم سنون کی دوڑ دھوپ سونے والون کا میلا
نئی نئی وضعین طرحین ڈولیون کا آنا سمدھنون کا اُترنا صحنک رتجگا منت مراد
ایک بات ہو تو کوئی کہے کیا اُن سے رونق اور گہما گہمی نہین ہوتی جو ناچ گانے
کی شاخ لگائی جائے اس کی تو بات ہی دوسری ہے کہ بے طبلے سارنگی کے
شادی مقبول ہی نہ ہو گی مین نے سنا ہے کہ آپ نے بھی ڈومنیان بلوائی مین
نوبتہ ہی کی آواز پر میرے کان کھڑے ہوئے تھے یہ خبر سنکر تو رونگٹے کھڑے
ہونے کی نوبت پہونچی کوئی عقلمند کہے گا کہ یہ پیسہ فضول نہین اُٹھا جن صاحب کو
میری بات مین شک ہو یا اعتراض کرنا منظور یا جواب دینا ہو وہ اسی وقت فرمائین
میرے پیچھے کہنے کی سند نہین اکثر جگہ مین نے دیکھا ہے کہ جب کہنے والا کہکر چلا گیا
اب ایک ایک سو سو طرح کے اعتراض اور نکتہ چینی کرتا ہے نفرین ہے مذمت
ہے اُس کی بیوقوفی ثابت کی جاتی ہے رد پر رد کر کے ردّے رکھے جاتے ہین
یہ غلط تھا اور وہ بالکل غلط ایسا کیونکر ہو سکتا ہے اور اس طرح کیونکر کیا جا سکتا ہے
باپ دادا کے وقت سے ایک بات ہوتی چلی آئی ہے اُن کے کہنے سے

چھوڑ دین کینے ہین ناک کٹ جائے ذلیل وحقیر ہون انگلیان اُٹھین نکو بنین
اُن کا کہنا ہو جائے ہذیان بک کر چلی گئین میری بیوی مرزا تو جب تھا کہ اس ہذیان
کے جواب مین آپ نے منھ در منھ کچھ کہا ہوتا پیٹھ پیچھے آپ اپنی عقل پر ناز اور
زبان پر افتخار کیا کیجیے اس لیے مین کہتی ہون کہ جن صاحب کو عذر ہے وہ میرے
آگے ہی کہہ کر قائل معقول ہون کیا عجب جو مین ہی غلطی پر ہون اس فقرے
سے دلیر ہو کر ایک بی بی بول اُٹھین کہ اُستانی جی صاحب دنیا مین کوئی بھی ایسی
بات ہے جس کا جواب نہین یہ کہیے کہ لحاظ کے مارے کوئی کچھ نہ کہے مین نے کہا
شرع مین کیا شرم مین نے جو کچھ عرض کیا ہے آپ اُسی کا جواب دیجیے بولین کہ
اس کا ایک جواب بیسیون جواب ہین مین نے کہا کہ ایک دو ہی ارشاد ہون
کہا کہ سو جوابون کا ایک جواب تو یہ ہے کہ اپنے دل کی خوشی اُس پر طرہ یہ کہ
قدیمی رسم ارجا پرجا اسی دن کے امیدوار شادی مین ناچ گانا نہ ہو تو کیا مولود
پڑھا جائے مین نے کہا خوشا نصیب اُن دولھن دولھا کے جن کی شادی کے
مہمان گانا سننے کے بدلے مولود شریف یا حدیث سنین اپنے دل کو خوش کرنا اُسی وقت
تک اچھا ہے جب تک کسی دوسرے کو رنج نہ پہونچے کیا آپ اس فقرے کی
قائل نہین کہ وہان تک گدگدائے جہان تک دوسرا رو نہ دے یہ فقرہ پورا
پورا آپ کی بات کا جواب ہے کسی کو گدگدانا اپنے دل کی خوشی کرنا ہے اور اُسکے
رونے کا خیال رکھنا انسانیت کا مقتضا جب ایک آدمی دوسرے کا اس طرح
خیال و پاس رکھتا ہے اور آدمیت کا منشا بھی یہی ہے تو خداوند عالم کے خلاف
حکم و مرضی کرنا کتنی بڑی نالایق بات ہے اُس نے تو یہ روز خوش دکھایا برسون

کے ہو. شادی کا دن آیا دل کی خوشی کے سامان پیدا کیے سب ارادے پورے فرمائے ہم جو اُٹھے تو شکر کے بدلے ناشکری کرنے لگے اور سر تسلیم جھکانے کے عوض مین سرتابی پر کمر باندھی اگر وہی نہ چاہے تو یہ خوشی ہم یا کوئی کرسکتا ہے کیا آپنے یہ جانگزا حادثے نہین دیکھے سُنے کہ ہزارون حسرت بھری مائین اپنے بچّون کے سہرے دیکھنے کے ارمان مین شکل سے دم توڑ توڑ کر مری ہین کیا غضب کی بات ہے کہ حاکم یا مالک اپنے محکوم اور بندے کی خوشی کرے اور بندہ اُس کی خوشی اور مرضی کے برخلاف کرے اس کے علاوہ جب آپ کی خوشی فقط ناچ گانے ہی پر موقوف ہے تو سہرے جلوے دیکھنے کی حسرتین اور دعائین دولھا یا دولھن بنانے کی مرادین منتین کیسی ناچ گانا دیکھکر دل ٹھنڈا کرلیا خوشی ہوگئی شادی ہو چاہے نہ ہو اور جب بچّون کی شادی کی تو ضرور دل کی خوشی ہوئی پھر ناچ ہوگا تو کیا اور نہ ہوگا تو کیا یہی خوشی کیا کم ہے جس کے نہ ہونے کا ہزارون بیویان غم لیکر دنیا سے سدھاری ہین بیوی یہ تو مین نہین جانتی اگر کوئی بڑا بوڑھا یا خدا کملنے اور دینے والا ہو اور اس کی خوشی یہ باتین کرنے کی نہ ہو تو پھر دیکھون کیونکر آپ اپنے دل کی خوشی کرتی ہین جب یہ بات آپ کو خواہ مخواہ دنیاداری کے اصول سے ماننا پڑی تو کیا قیامت ہے کہ اُس بڑے بوڑھے کو بھی جس نے دیا ہے اور جو اُس بڑے سے کرورون درجہ بڑا ہے اُس کی خوشی کرنے پر آپ کو بالکل توجہ نہ ہو آپ ہی بتائیے کہ دل کی خوشی اچھی یا خدا کی۔ (وہ) نہین خدا کی وہین تو بس میرا مطلب حاصل ہے کہ خدا کبھی غنا سے خوش نہین اور اُسی نے حرام کیا ہے منع فرمایا ہے آپ اُس کے فرمانے کے برعکس کرتی ہین اب رہے ارجا پرجا

اُن سے نہ یہان بحث ہے نہ اُن کا دینا حرام قدیمی رسم کو آپ نے فرمایا اُس کے بہت سے جواب ہین افسوس ہے کہ آپ نے تاریخ نہین دیکھی ورنہ قدامت کا لفظ کبھی منھ سے نہ نکالیتین بڑی بڑائی آپ نے اپنے مان باپ انتہا نانا دادا کو دیکھا ہوگا تو ایک دو پشت کی بات کو قدیمی تھوڑی کہتے ہین قدیمی وہ ہے جو ہمارے بزرگون کے بزرگ کرتے تھے سات پیڑھی اُدھر ہم ہون یا آپ ہندوستان کے نہین ہین کیونکہ مین نے قرینے سے پہچانا کہ آپ سیدانی ہین جب سیدانی ہین تو بالضرور کسی نہ کسی امام کی اولاد سے ہون گی مین آپ کے کہنے پر ابھی چلونگی اگر آپ اُن امام کے احکام مین جن کی آپ اولاد ہین یا جن کا مین نام لینے والیون مین سے ہون"۔ جن کو مین حرام کہتی ہون حلال دکھادیجیے جب آپ نہین دکھا سکینگی تو ہرگز قدیمی نہین ہے بلکہ ہندوستان کی بیہودہ اور نئی رسمون مین ایک حرام اور ناجائز یہ بھی ہے پھر قدیمی کیونکر ہوئی آپ اس کو جھوٹون بھی نہین یقین دلاسکتی ہین کہ کبھی لاکھ پر کسی امام یا نبی کا مہر بندھا اُن کے جسم اقدس پر اُبٹنے لگائے گئے تل شکری کھائی قدم قدم پر بڑے چنے مقیش کا ساشملہ سر پر رکھا ڈیڑھ گز کا سہرا باندھا طرہ لٹکایا خلعت پہنا اکیس پان کا بیڑا نوش فرمایا رسی پر بیٹھ کے آرسی مصحف دیکھا منڈھا کھڑا کیا گیا گھاس سے نہلائے گئے سب تو سب (بیوی مین تمھارا غلام ہون آنکھین کھولو) کہا گود مین اُٹھا کر لے گئے آپ کو تو خدا نے عقل دی ہے زمانہ دیکھا ہے کوئی بچا بھی امام کے نام کے ساتھ ان باتون کو نہین منسوب کرے گا اس سے پہلے بلکہ سب سے پہلے حضرت آدمؑ اور جناب حواؑ ہمارے آپ کے پہلے مان باپ

کس طرح خدا نے ایک کر دیے نہ نوبت رکھی گئی نہ ڈومنیان آئین آپ فرمائینگی
کہ ڈومنیان تھین اماں بین کہتی ہون کہ اگر ضرورت ہوتی تو جس طرح خدا نے
حضرت حوا کو پیدا کیا تھا ڈومنیان بھی جہنم کی آگ سے پیدا کر دیتا نہین بنائین تو
معلوم ہوا کہ ضرورت ہی نہ تھی پھر کیونکر یہ پہلی شادی ہوگئی اچھا ان دونون
صاحبون کا ذکر جانے دیجیے بہشت سے نکل کر دنیا مین آئیے اور اس کی آبادی
پر خیال فرمایئے جیسے اور ہمارے نبی برحق کے عہد تک ہزارون پیمبر گذرے
کسی کی شادی اس دھوم دھام سے ہوئی جیسے اب ہوتی ہے دو ہی سیدانی
تو بیوی یہان کون پیمبر اور پیر ہے دین) اماین پیمبر کسی کو نہین بنا سکتی اور نہ
میرے بنائے کوئی بن سکتا ہے ذکر فقط قدیمی رسم کا ہے ہرگز نہین اور کسی طرح
یہ رسم کیا بلکہ کل رسمین قدیمی نہین بالکل نئی ہین اور گڑھی ہوئی بھی کسی ایسے ویسے
ان پڑھ کندۂ ناتراش کی ہین جو انتہا کا نادر تھا کہیے کیون اس لیے کہ حدیثون
اور قرآن سے برابر ظاہر ہے کہ خدائے پاک نے مرد کا رتبہ عورتون سے زیادہ
بنایا ہے خصوص بیوی سے میان کا دین کی باتون ہین بھی عورتین ناقص ہین
عبادت ہو یا جہاد اور ناقص العقل تو ضرور ہین جس کے ثبوت مین یہ رسوم
جو خاص عورتون کے گڑھی ہوئی ہین اُن کی حماقت کے کافی شاہد ہین مرد
جس کو خدا نے عورت پر غالب کیا ہے دولھا بن کر شیر کی طرح کٹھرے مین
بند ہو گیا ہے جو جو جس کے جی مین آتا ہے وہ وہ کہلوا رہا ہے بندھا خوب مار کھاتا
ہے وہ بھری محفل اور اس کا عاجز کر مین تمھارا غلام ہون کہنا کیسا قلب کو
ناگوار گذرتا ہوگا اور اُس کی بے بسی مجبوری عزیزون کی زیادتی اصرار خدا

نہ دیکھتا ہوگا ضرور دیکھتا اور سنتا ہوگا کیونکہ وہ سمیع و بصیر ہے لیکن اس کی عین
عنایت اور بندہ نوازی ہے جو اُن آنکھون کو (جو ایک بیگناہ کو خواہ مخواہ
غلام بنوا کر کھلتی ہین) پھوڑ نہین دیتا بیگم صاحب چاہے آپ بُرا مانین لیکن مین
ضرور یہ کہون گی کہ جو کوئی خلاف شرع رسمون کی پابندی پر کسی کو مجبور کرے گا
وہ گناہ گار ہے اور کیسا گناہ گار کہ خدا کا الگ اور بندے کا جدا جو جو مین نے
کہا ہے اس کو قبول کیجئے یا جواب دیجیے بختاور دولھن صاحب ہماری بیگم صاحب
کا اسم مبارک کیا ہے بختاور دولھن جی ان کا نام سلطان بیگم ہے اہین بھی
شاہانہ مزاج ہے نام کا بھی تھوڑا بہت اثر ضرور پڑتا ہے ہان جناب سلطان بیگم
صاحب میری بات کا جواب مرحمت ہو مین نے جھوٹ عرض کیا یا سچ۔
سلطان بیگم اُستانی جی میرے تو حواس گم ہین عقل چکر مین ہے کہ آپ نے کہا تو
جو کچھ وہ سچ کہا مگر ہین جو دیکھتی ہون تو یہ بیل منڈھے نہین چڑھتی معلوم ہوتی
ہین) کیون (سلطان بیگم) اسی وجہ سے کہ جب ایک بات شہر مین برسون سے
جاری ہے اور کوئی گھر اس سے نہین بچا تو ننتانوے موقوف اور بند کیونکر ہو جائیگی
(مین) بیگم صاحب تمام شہر کا تو مین نے ٹھیکہ نہین لیا مجھے آپ لوگون سے
کام ہے اور تمام شہر بھی سہی تو کیا مضایقہ یہ بد رسم کیونکر جاری ہوئی افسوس
کی جگہ ہے کہ لوگ بُری بات پھیلانے مین پس و پیش نہ کرین اور آپ لوگ
نیک کام کرنے مین بغلین جھانکیے (سلطان بیگم) ہمارے ہان کیا اور آپ کے
ہان کیا سبھی کا تو ایک حال ہے ہم تو جب جانین کہ ہمارے لڑکے کی کوئی شادی
کرادے اور یہ رسمین وسمین کچھ نہ ہون خالی زبانی جمع خرچ سے تو کام نہین چلتا

کوئی اپنی لڑکی کیوں اس طرح دینے لگا کہ چوروں کی طرح چپ چاپ ننگے لچے آویں
نقد مال اُٹھالے جاویں) جس کو غرض ہو گی جو خدا سے ڈرے گا جو اُس کے
حکم پر چلے گا وہ دے گا (سلطان بیگم) جی ہاں مجھے تو اتنے صاحبوں میں سے
ایک بھی نہیں معلوم ہوتا (میں) کیوں کیا خدا نہ کرے یہ سب کے سب خدا اور
اُس کے حکم سے منحرف ہیں یہ سنتے ہی بختاور دو دلھن بول اُٹھیں کہ ہماری ہی
دونوں لڑکیوں کا اُستانی جی کو اختیار ہے وہ اُنھیں کی اونڈیاں ہیں جس طرح
چاہیں بیاہیں اس کے بعد امجدی بیگم نے کہا کہ میں بھی دل سے کہتی ہوں
بلکہ اگر ایسا ہو جائے تو اُستانی جی ہمارے سارے کنبے اور قبیلہ کی محسن
اور آبرو بخش ہیں میر نقش علی صاحب کی بیوی نے کہا کہ اپنے ایمان کی قسم
اُستانی جی کے کہنے کے اگر خلاف کروں تو سید کی نہیں چار کی زائیدہ ہوں
اب تو چو طرفہ سے یہی آوازیں آنے لگیں کہ اگر یہ رسمیں بالکل حکم خدا و رسول
کے خلاف ہیں یا ہمارے بزرگ نہیں کرتے تھے اور ترک وطن یا اور کسی سبب
سے جاری ہو گئی ہیں تو ہمکو اُن کے چھوڑ دینے میں کیا قباحت اور گناہ ہے
ہم موجود ہیں اُستانی جی ہم نے آپ کے فرمانے پر جان و دل سے عمل کیا۔
میں نے کہا بیویو! ابھی آپ سن چکی ہیں کہ زبانی جمع خرچ کوئی مانتا نہیں
میں کاغذ لکھے دیتی ہوں جو صاحب راضی ہوں وہ دستخط فرمائیں جو ناخوش
ہوں بحث کریں یہ کہہ کر میں نے کاغذ لکھا جتنی بیبیاں بیٹھی تھیں سب شریک
ہوئیں پانچ چار نے دستخط کیے آٹھ دس نے نشانی بنائی اُسکے بعد میں وہ کاغذ
لیکر سلطان بیگم صاحب پاس گئی اور کہا کہ آپ کا بھی نام لکھا جائے اُنھوں نے

مسکرا کر کہا کہ جی ہان ضرور سمجھا بگاڑ تو مین ہی ہون جب وہ بھی دستخط کے نیچے نشان کر چکین تو مین نے کہا کہ لیجیے اللہ رکھے پانچ لڑکیان تو یہین موجود ہین آپ پہل کیجیے آپ ہی کو یہ بات سب سے زیادہ دشوار بھی معلوم ہوتی تھی وہ بہت خوب بہت اچھا کہہ کر ہنسنے لگین مین اس کاغذ کو لئے ہوئے ایک بات سوچ رہی تھی کہ امجدی بیگم نے کہا اُستانی جی آپ کی امان جان نے نہین دستخط کیا کہین وہی تو مثل نہ ہو کہ خود را فضیحت و دیگرے را نصیحت مین کچھ کہنے نہ پائی تھی کہ امان جان نے کہا کہ میرے تو گھر کی بات ہے جب چاہون گی دستخط کر دون گی۔ (امجدی بیگم) جی نہین یہین لکھیے انھون نے کہا خیر آپ کی خوشی لایئے مین لکھ دون مین نے کہا کہ بس اب اقرار ہو گیا مین امان جان کے بھی دستخط کرا لون گی امجدی بیگم نے نہ مانا مین چاہتی تھی کہ امان جان کی بے علمی نہ ظاہر ہو مگر مجبور ہو کر مین نے وہ کاغذ اُنھین دیا اور کہا کہ دیکھیے گیلا ہے خشک ہو جائے تو لکھ دیجیے گا اُنھون نے کاغذ لے کر رکھ لیا اور بیویان رخصت ہونے لگین سلطان بیگم صاحب نے چلتے وقت کہا کہ اُستانی جی میری خطا معاف کر دیجیے گا مین نے آپ سے زبان لڑائی تھی مین نے کہا اُسی زبان لڑانے کا تو یہ نتیجہ نکلا نہ آپ زبان لڑاتین نہ برسون کی لڑائی طے ہوتی یہ آپ ہی کی زبان کی برکت ہے۔ (سلطان بیگم) اُستانی جی سچ تو یہ ہے کہ ہم کو آپ کی کیا قدر آج کا حال جب مرد سنین گے تو دل سے آپ کو دعا دین گے آپ نے بہت بڑا احسان کیا ہے (مین) جی نہین مین نے مردون پر تو احسان نہین کیا ہے بلکہ عورتون پر کیا ہے کیونکہ اُن کو ناجائز باتون سے روکا نہ وہ ضد کرین گی

نہ مردون کو کرنا پڑے گا سلطان بیگم کچھ کہا چاہتی تھین کہ اُن کی ماما نے (بچا رو تا ہے)
صدا دی وہ گھبرا کر اُٹھ گئین جب سب جا لیے اور دن کم رہا مین نے پھیکی روشنائی
سے ایک اسطر کے نیچے امان جان کا نام لکھ دیا اُنھون نے سیاہی بھر دی اب
مین نے لڑکیون سے کہا کہ بیویو تم نے بھی میری تقریر سنی (سب) جی ہان بین یہ
تقریر تمھین پسند ہے ماننے اور عمل کرنے کے قابل ہے ؟ (وہ سب) جی ہان
کیون نہین - مین - تو پھر تم بھی دستخط کر دو بچپنے کی بات زیادہ یاد رہتی ہے وہ
سب کچھ رُکین اور اپنے دل سے کچھ باتین کرنے لگین مین نے کہا کہ آج تم
صاحب اولاد نہین ہو کل انشاءاللہ ہو گی اس وقت مین کہان اور تم کہان
اس کاغذ پر دستخط کرو اور ایک ایک نقل کرکے کتاب کی دفتی مین اندر وار
گوند سے چپکا لو تا کہ مکرر نظر کرنے سے خوب ذہن نشین ہو جائے کتاب سے لوح
دل پر اُتر آئے اُنھون نے چپکے چپکے شرما شرما کے اپنے اپنے نام لکھ دئے ان
لڑکیون سمیت کوئی ۲۴ بجے تک ستائیس نام ہوئے تھے جب یہان کی عورتین
اپنی اپنی جگہ گئین اور جو نہین آئی تھین اُنھون نے سُنا بعض نے تو چھٹتے ہی اک
ہے خوب ہوا کہا اور بعض سناٹے مین آ کر رہ گئین ایک آدھ اُلجھنے لگین امجدی بیگم
اور نجتا ور دلھن انھین پکڑ کر میرے پاس لے آئین اور کہا کہ اُستانی جی انھین
بھی راہ پر لائیے یہ کسی طرح شیطان کا پیچھا نہین چھوڑتین مین نے کہا آپ یہان
بیٹھیے وہ خود بھاگ جائے گا دو دفعہ اُن سے لاحول اور درود پڑھوا کر مین نے
کہا کہ ہان بتائیے آپ اس بات مین کیا عیب نکالتی ہین ان صاحب کا امراؤ بیگم
نام تھا بولین کہ اُستانی جی امجدی بیگم دِگی باز ہین ہنر مین کوئی عیب نکال سکتا ہے

مین نے کہا تو پھر کاغذ پر دستخط کیجیے کہا لائیے مین نے کاغذ دیا ان بیچاری نے
چپکے سے دستخط کر دیا امجدی بیگم اُنھین لکھتے دیکھکر جاتے جاتے پلٹ پڑین
اور کہا کہ وہان خوب قینچی سی زبان چل رہی تھی یہان نہ کچھ بن پڑی کیسی شرمائی
بنی بنی بیٹھی ہین جب جانتے کہ اُستانی جی سے کچھ تقریر کرتین امراؤ بیگم ای بیٹھو
جی وہان کس نے تقریر کی تھی مین تو ایک بات کہتی تھی وہ بھی ناتمام رہی تم
ادھر کھینچ لائین (مین) کیا بات (وہ) ای اُستانی جی مجھے یاد بھی نہین - امجدی بیگم
اُستانی جی ان کی یہ سزا ہے کہ کاغذ اور قلم دوات اُنھین دیجیے اور فرمائیے کہ
سب سے دستخط کرا لاؤ - (امراؤ بیگم) نہین بوی مجھمین لڑنے کی طاقت نہین
(ہین) اچھا آپ کمک کو میرے ساتھ رہیے مین خود چلتی ہون - امجدی بیگم - ہان
اُستانی جی یہ خوب بات ہے اگر کچھ فرمانے کی نوبت آئے تو مجھے ضرور بلوا لیجیے گا
بڑے دالان والون مین سے تو ایک نے چون نہین کی نام بتاتے گئے اور امراؤ بیگم
لکھتی چلی گئین بعد ازان ایک صحنچی مین سب سے الگ بیٹھی ہوئی تھین
اُنھون نے البتہ کہا کیا کاغذ دستخط کا ہے کی - امراؤ بیگم پڑھ لیجیے - (وہ) آپ خود
پڑھیے آخر ہے کیا کچھ ٹکٹ باندھا ہے کہین جانے آنے کی قسم لیجیے گا (امراؤ بیگم) اوئی
بوی بات کرنے دو ماشاء اللہ تمھاری گریبان مجھے تو جلائے دیتی ہین یہ کہکر وہ
بیٹھ گئین مین امجدی بیگم سے پھر کر پوچھنے لگی کہ یہ کون صاحب ہین اُنھون نے
کہا ایک بختاور دولھن کی بہن ہین اور ایک بھائی کی بیوی امراؤ بیگم نے کاغذ
سنایا کہا کہ جب لڑکے ہون گے اس وقت لائیے گا سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا
(امراؤ بیگم) یہ بیوی شادی ہوئی ہے تو خدا اولاد بھی دے گا (وہ) تو ہان جب دیگا

جب ہم بھی لکھ دین گے آج آپ لکھوا لیجیے اور اولاد نہ ہو تو آپ تو سب
طرح سے اچھی رہین چچا عم کسی نے کہا کہ مرے تو ہم امراؤ بیگم کچھ سناتے ہین آ کر رہ گئین
مین نے ارادہ کیا کہ مین اُن سے کچھ باتین کرون امجدی بیگم امراؤ بیگم کو اٹھا لائین
بختاور دولھن کی بہن مبارکی بیگم نے کہا کہ جناب مجھ سے تو دستخط کراتی جائیے۔ امراؤ بیگم اب
تم بھی نہ دستخط کرو گی پھر مین ایک کا لکھ دینا کافی ہے وہ اُٹھ کر دوڑین اور کہا کہ
چچی جان مین نہ مانون گی مین تھم گئی وہ بھی یہ کہین اُنھون نے دستخط کیا اور کہا
کہ اگر وہ نہ دستخط کرین گی تو کیا ہوگا دو تین مقام کمرے شہ نشین سائبان مین اور
گئے اور کاغذ سنایا سبھون نے بخوشی منظور کیا دو کم چالیس عورتون کے دستخط
ہوئے اور وہ کاغذ مین نے بوا رحمت کو لا کر دے دیا حقیقت مین یہ کاغذ بڑے
معرکے کا تھا اور جو بات اس سے حاصل ہونے والی تھی وہ میری زندگی بھر
کی نصیحتون کا نتیجہ تھا کہان مین اور کہان نصیحت کہان وعظ اور کہان میری
حقیقت دراصل یہ سب اُن معظمہ کی دعا کی برکت تھی جو خداوند عالم نے
میری زبان و بیان مین تاثیر بھر دی برسون کا کہنا تو موثر نہین ہوتا نہ کہ ایک
دن کا کہنا اور وہ بھی بے ارادے نہ پہلے سے اس کا خیال تھا نہ فکر نہ دس
آدمیون مین کبھی زبان کھولنے کی نوبت آئی تھی نہ عادت تھی لیکن خدا نے
اچھی باتون مین ہمیشہ سے ایک عروج دیا ہے ساری سبھا پر میری بات رہی
گو مین اُن سب سے کم عمر اور کم رتبہ تھی مگر اُس نے اپنی عنایت سے میری
آبرو رکھ لی وجیہ النسا نے آ کر وہ کاغذ بوا رحمت سے لے لیا اور چارون لڑکیون
سمیت الگ بیٹھ کر اُس کی نقلین شروع کر دین جتنے نام تھے اُتنے کاغذ مجھے لکھکر

دکھائے اور کہا کہ ایک ایک پرچہ سب کو بانٹ دیجیے تاکہ ان صاحبون کو
اپنے کہنے کا پاس اور لکھنے کا خیال رہے مجھے اُس بچّی کی یہ بات بہت پسند
آئی اور اُسی نے سے کہا کہ جاؤ تمھین تقسیم کراؤ بانچون کی پانچون وہ کاغذے کر
گیئن ایک نام پکارنی گئی ایک کاغذ دیتی گئی دونے دعا دی کہ خدا آپ کے
اقرار کو پورا کرے ایک نے آمین کہا اسی طرح سب کاغذ بانٹے ڈومنیان بھی آئین
تھین مگر نجنا ور دولھن نے اُن کی ڈولیان باہر ہی باہر کرایہ دے کر پھروادین
کسی نے کہا بھی کہ بھلا یہ کون سی بات ہے آپ ہی بلانا آپ ہی ہکانا اور
پھر کون کہ ڈوم ڈھاڑی اگر اُن کو نچوانا منظور نہین ہے تو مجرے کا روپیہ دیدو
نجنا ور دولھن نے کہا کہ جی بجا مجھے غرض دینے سے کچھ حرام کا روپیہ ہے کہ پاپ
نہ گائین روپے لے جائین نچوانا گوانا منظور نہین پھر روپیہ کیون دون مین تو ڈولی
کے کرایے بھی نہ دیتی کمبخت پہلے سے یاد نہ آیا جو منع کر وا بھیجون اب وہ آپڑین
شرما شرمی دینا پڑا وہ بھی فقط بھائی پیارے کی مروت سے ورنہ تو یہ ایک
کوڑی تو مین دیتی ناکھیڑی ہی کا روپیہ گل گیا مجھے اسی کا ملال کیا کم ہے جو اور
ریچ مول لون وہ چپ ہو رہین نجنا ور دولھن میرے پاس آئین اور سب حال
بیان کیا مین نے کہا خدا آپ کو نیک ہدایت دے بہت اچھا کیا ان
بے تکیون کے نہ ہونے سے نقصان ہی کونسا ہوگا کہا جی ہان مہمانون کے لیے
سب سامان کئے جاتے ہین کہ اُن سب کا دل لگے جانے کی دھاڑ نہ مچائین
اب وہ بھی ڈر نہین سمجھی تو ایک رنگ مین ہین نہ کہہ سکتے ہین نہ جاسکتے ہین مین نے
کہا کہ ہان اور کسی کے جانے اور برخاستہ خاطر ہونے کا خیال نہین لیکن آپ کی

بھاوج البتہ ڈومنیون کے چلے جانے سے بے چین ہون گی خدا معلوم اُنھون نے
سنا کہ نہین کہاٸینں گی تو کیا کرین گی جی چاہے بیٹھین جی چاہے چلی جاٸین مین
اُن کے لیے سارے کنبے اور آپ کو تھوڑی ناراض کردن گی یہ ذکر تھا کہ بختاور دولھن
کی بھاوج باجی کہان ہین پوچھتی ہوئی اُدھر آئین اور کہا کہ بیوی صاحب یہ کونسی
حرکت تھی کہ ڈومنیون کو باہر ہی باہر ٹہلا دیا ہم اب کیا کرین دم اُلجھتا ہے
سناٹا پڑا ہے سوے پانچ چار روپیہ کی بھی یہ حقیقت تھی جس کا آپ نے خیال
کیا نہ اپنی بات جانے کو دیکھا نہ مہمانون کے گھبرانے کو ہمین اُن کے مجرے
کے روپے دے دیتے اشرفیان لیتین اور کوپلون پر مُہر آپ کے بھی مزاج کا
عجب نقشہ ہے اسی سے تو لوگ تھالی کا بیگن کہتے ہین جو جس نے کہا اُس پر
لگ گٸین اچھا سلوک آپ نے بلا کر کیا یہ قید ہے کہ شادی ہنسو نہین ہو نہین
جل تو جلال تو کی تسبیح پڑھا کرو بختاور دولھن کو بھی اُن کے بگڑ کر تام دھرنے سے
غصہ آگیا اور کہا کہ بس بیٹھو تمھاری جو بات ہے بے تکی جب ہمین نچوانا گوانا منظور
ہی نہ تھا تو ڈومنیون کو اندر بلا کر کیا کرتے کچھ اُن کی صورت مین لال لگے تھے
تمھارے دم اُلجھنے کی کیا بات کچھ دنیا سے انوکھی نہین ہو جو سب کرین وہ تم
بھی کرو کیا سب بیٹھے ہوئے جل تو کی تسبیح پڑھ رہے ہین تمھارے پاس روپیہ
فالتو ہے اپنے گھر پر طاٸفے بلا کر ناچ دیکھنا میرے نزدیک تو بیشک پانچ روپے
کی بڑی حقیقت ہے کیونکر نہ خیال کرتی بعضے وقت آدمی ایک ایک پیسے کو
حیران ہو جاتا ہے مزاج سب کے الگ الگ ہین کچھ ضرور نہین کہ مین تمھارے
مزاج کی تقلید کرون میرے مزاج کا اچھا یا بُرا جیسا نقشہ ہے وہ میرے لیے ہے

تھالی کا بیگن ہون یا بازی کا پھول آپ اپنی خبر رکھیے یہ استقلال آپ کا آپ کو مبارک رہے نہ مین نے کوئی بدسلوکی تم سے کی نہ دشمنی نہ میرا گھر خدا نہ کرے قیدخانہ ہے نہ تمھین کسی نے قید کیا ہے تمھین اپنی بات کا اختیار ہے مجھے اپنے فعل کا کاغذ دستخط کرنے پر تم جان سے تم نے جو تکرار کی ہمین نہ برا معلوم ہوا اپنی اپنی سمجھ اور توفیق ہم بھی سنکر چپ ہو رہے ٹال دیا کہ وہ جانین اُن کا کام فقط ہمارا ہی نفع تو ہے نہین ہے تو سب کا ہے جسے اپنا نفع خود نہ سوجھے اُس کی سمجھ کا کیا علاج ہم کو تو بات بات پر تکرار بری نہ لگی تم وہان سے فرض کرکے بری بات پر رد و بدل کرنے آئی ہو بس جاؤ بیٹھو میرے منھ نہ لگو تم اس قابل کب ہو کہ تم سے کوئی بات کرے ذرا مزاج مین چلبلاپن ہے اُس پر اترائی جاتی ہین چاہے شوخ طبعی کا موقع ہو چاہے نہ ہو بڑا ہے بڑا سہی چھوٹا ہے چھوٹا سہی تمھین دو دو چونچین لڑا لینے سے کام تمھی امراؤ بیگم صاحب سے اُلٹی سیدھی ہانک چکین اب آئین مجھ سے میدان داری کرنے کو نچلا بیٹھا ہی نہین جاتا زبان مین کھجلی ہوتی ہے تھوڑی دیر چپ رہین اور منھ مین چل اُٹھی (دوا) ہا ہا ہا! یہ کہیے کہ اس کاغذ کے لیے آپ کو تاؤ پر تاؤ آرہے ہین وہ نہا ہی کیا کہین کاغذ کی بھی ناؤ چلتی ہے آپ کو اتنا بھی معلوم نہین اور یہ کہہ کر مسکرائین اپنے نزدیک اُنھون نے گویا پالا جیت لیا اور بختاور دولھن کو بند کر دیا مین نے کہا آپ ذرا بیٹھ جائیے کھڑے رہنے سے تو سچ مچ یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھاگنے کو تیار رہین بختاور دولھن نے ہاتھ پکڑ کر بٹھا دیا اور کہا کہ لو اب زبان لڑاؤ دیکھون تو کیسی تڑتڑیا ہو۔ وہ کیون زبان لڑانے کو کیا ہوا جو جیسا کہے گا ویسا سُنے گا (بختاور دولھن) دیکھو سطوت آرا

اگر تم نے اُستانی جی سے شوخی کی تو مجھے بُرا کوئی نہین طریقے سے بیٹھکر ادب سے
بات کا جواب دینا ہین۔ اب آپ اپنی نصیحت تہ کر رکھیے اور میری سفارش نہ کیجیے
اگر مین اُن کے نزدیک سرزنش ہی کی سزاوار ہوئی تو وہ کیونکر طرح دے سکتی ہین
اور اُن پر کیا کوئی بھی نہ دے گا اور قابل رحم ٹھہری تو خفا نہ کرے وہ ظالم اور
نالایق نہین ہین ہان سطوت آرا بیگم صاحب آپ کیا روز ڈومنیون کا ناچ دیکھا
کرتی ہین۔ وہ نہین تو۔ اچھا آپ کے ہان سو پچاس آدمی روز آتے جاتے ہین
وہ۔ جی نہین۔ مین نے کہا پھر یہان تو ایک بات زیادہ آپ کے گھر سے ہے
کہ سارا کنبہ جمع ہے دو چار نئے آدمی بھی ہین اگر گھڑے گھڑے سب کے پاس
جائیے تو دل کا دل بہل جائے اور ایک جگہ کی قید بھی نہ ہو شادی مین بڑی
چہل پہل مہمانون کی ہوتی ہے بھلا بدون مہمانون کے فقط ڈومنیان بلاکر
تو نچوائیے دیکھیے کیا بُرا معلوم ہوتا ہے جب آپ روز اپنے گھر مین ناچ نہین
دیکھتین اور نہ عادت ہے تو آج ڈومنیون کی کیون تلاش ہے اگر شادی بیاہ
مین دار و مدار ڈومنیون ہی پر ہے اور اُنھین کی یاد منائی جایا کرتی ہے تو پھر
صاحب خانہ پر احسان جتانا بے سود نہ اُس کے کہنے سے آئے نہ اُس کی خوشی
سے کام نہ شادی سے غرض ڈومنیان ہوئین ٹھہرے نہ ہوئین پلٹ گئے بلکہ میرے
نزدیک یہ نہایت مناسب ہے کہ ڈولی ہی مین بیٹھے بیٹھے پوچھا پھر بقدر صحبت
ہوئی ہرگز نہ اُترے زیادہ احتیاط کی گھر ہی سے پچھوا لیا آنے کے قابل ہوئی آئے
نہ ہوئی نہ آئے میل ملت عزیزداری و قرابت سے تو غرض نہین کام تو فقط ڈومنیون
سے ہے مین جانتی ہون کہ اگر آپ ہمارے کاغذ کی طرح سے ایک پرچہ اس کے

خلاف لکھکر لینے والیون سے (ایسے مین سب اکٹھا بھی ہین) دستخط کرا لیجیے تو بڑی
ناموری کی بات ہے نیکی ہو یا بدی کسی مین نام پیدا کرنا چاہیے اس کاغذ کی ناؤ
خشکی اور تری دونون جگہ بڑے زور شور سے چلی گی بلکہ طوفان حشر مین بھی کام
آئے گی بیگم صاحب بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ نہ اپنے گھرانے پر نظر
کرتی ہین نہ اپنی اصلیت کو دیکھتی ہین جو منھ مین آتا ہے کہہ بیٹھتی ہین برے
کام بد بات پر مصر ہوتے مین نے آپ ہی کو دیکھا کوئی نادم ہو کر گریبان مین
منھ ڈالتا ہے آپ اُلٹا حلق دباتی ہین کون سی بری بات اس کاغذ مین لکھی
تھی جس کی آپ نے دھجیان اُڑائین اگر بد عادت اور بیہودہ خصلت ناجائز
رسمین گناہ کی باتین چھوڑنے پر خدا سے ڈر کے سب نے قسمیہ اقرار نامہ لکھدیا
تو کیا گناہ کیا عقل و تہذیب کا مقتضا یہ تھا کہ اگر وہ کاغذ بیجا بھی ہوتا تو آپ
اُس کی مذمت نہ کرتین آپ نے اچھے کو برا کر دیا ہنر مین عیب نکالا ماشاء اللہ
کیا شوخ طبعی اور ذہانت اسی کا نام ہے کہ جیا دار پر خاک ڈالیے اور حق کو
ملیا میٹ کیجیے فضول خرچی سے نجات ہوگی تو سب کو اور ترک رسوم بد ہوگا تو
سب کے ہان سے اس بات کا انتشار یا دخل رخنہ کیا کہ ہم نے اگر ایسا عہد کر لیا
تو اپنی لڑکی کون دے گا یا ہمارا لڑکا کیونکر بیاہا جائے گا بیوی جب چار ملکر
ایک بات کرین گے تو انھین کے ہان کھپت بھی ہو جائے گی نئی بات نیا
قانون نیا حکم پہلے خلاف طبع ہونے کی وجہ سے گران گزرتا ہے لیکن رفتہ رفتہ
جب اس کی خوبیان اور جوہر کھل جاتے ہین فائدے ظاہر ہو جاتے ہین تب
بدون اُس کے کام بھی نہین چلتا اسی طرح سے یہ بد عادتین پیچھے پڑی ہون گی

کیا ایکا ایک سب نے تھوڑی مان لین دو آج پھنسے چار کل دس اس سال بیس اُس برس لیجیے آخر کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکے گئے جب بچون کا افیون دینا شوہرون سے مقابلہ کرنا زچا خانے سے نماز کا ترک قضا کا اعادہ نہ کرنا روزہ کھا کھا کے پیٹ بھرنا نصیحت سے بگڑنا بڑون سے لڑنا ایک گھر یا ایک گھرانے سے نکل کر عالمگیر ہو گیا اور اب ان باتون کو کوئی عیب بھی نہین جانتا اور اُن کا چھوڑنا سہل بات نہین کیونکہ داخل عادات ہو گئین اور عادت کا دوسری طبیعت نام ہے جس طرح سے آج اُن کے ترک مین دقتین معلوم ہوتی ہین اسی طرح دوسرے کے اختیار کرنے مین مشکلین نظر آتی ہین عقل سا جوہر لطیف خداے پاک نے خاص اسی منشا سے دیا ہے کہ حق و باطل کو پہچانو نشیب و فراز کو سمجھو اچھے بُرے کو پرکھو اس لیے نہین دیا ہے کہ دل کے کوٹھے مین بادشاہی چیز کی طرح رکھ چھوڑو اور جھوٹون کام نہ لو کیا آپ انصاف اور عقل سے یہ کہہ سکتی ہین کہ ہمارے ہان جتنی باتین شادی بیاہ مین ہوتی ہین اول سے آخر تک مہمل اور بہت سی خلاف شرع بہتیری جان لیوا اکثر آبرو کی دشمن نہین ہین آپ تو آپ مین ہون چھوٹے چھوٹے بچے بھی اس بات کو سمجھ سکتے ہین کہ ماں باپ اُن کو پیسہ دو پیسہ روز اُٹھانے کو دین اور وہ ایک دن چار آنے کا سودا کھا جائین آٹھ روز سوا ایک ایک کا مُنھ تکنے اور قرضہ ادا کرنے کے کوئی چارہ ہے اگر اس فضول خرچی کی خبر سُنکر ماں باپ نے ہاتھ کھینچا تو سودے والے کا ہاتھ ہے اور اُن کا دامن اسی طرح جس خدا نے ہمارے اخراجات کا ذمہ لیا ہے ضامن رزق ہے کفیل خرچ ہے ہم کو جو کچھ دیا ہے یا

عنایت کیا ہے ہمین چاہیئے کہ سوچ سمجھ کر اُٹھائین تقدیر کے لکھے کی تو کسی کو
خبر نہین کہ کتنا لکھا ہے کیا ملا اور کیا باقی ہے اگر یکمشت دس بیس ہزار
لکھدیے تھے اور وہ ملے ہم نے بیس راہ لگا دیے لکھا تو مٹ نہین سکتا
اب فرمایئے کہ کیا ہوگا دینے والا تو دے چکا ہم نے چار روز مین وارا نیارا کیا
ہاتھ جھاڑ کر بیٹھ رہے اب بھیک مانگین یا چوری کرین راحت طلب نفس پرست
ہوئے مال حرام پر ہاتھ لپکا یا چوری کا چسکا پڑا جفاکش غدار س ہوئے ڈلیا
ڈھونے لگے نتیجے دونون کے بُرے اپنے ہُن گنوا کے در در مانگے بھیک
والی مثل ایسے ہی لوگون پر صادق آتی ہے فضول خرچی وہ بدتر چیز ہے
جس کا مارا پنپتا ہی نہین عقل سے کام لے کر دیکھیئے کہ مین نے جو مثال دی
وہ صحیح ہے یا نہین آگے بڑھ کر خلاف شرع ہونے کا ثبوت مجھے دینا چاہیے
اس کے واسطے بہت دور نہ جایئے یہین بیٹھے بیٹھے قیاس کیجیے کہ شرع کو
تکلفات ظاہری سے کیا علاقہ معاذ اللہ شرع مین یہ بات ہوسکتی ہے کہ
اکیس پان کا بیڑا کھاؤ تلشکری چباؤ تو کام چلے وہان مہر کے لیے ایک سو پانچ
یا سات کا حکم ہے یہان ہزارون سے لاکھون پر نوبت پہونچ گئی جب آمدنی
تھوڑی کم اور ارادہ کیا بڑا بھی ہو وہ بھی ہو تو رسے بناری کی اور تمام شہر کو رقعہ
بانٹے پندرہ طائفے بلائے پچاس من کی بخت کرائی تو خواہ مخواہ دھوم ہوس کر
لانا پڑا کہین خوشامد اور اپنی ساکھ پر کہین سے لکھ پڑھ کے روپیہ لیا شادی
کے بعد جو خرابی پڑی اُس نے رونے تک نہ دیا گھر مین چھپے بیٹھے ہین باہر قرضخواہون
کی چڑھائی ہے اگر دولھن بیاہ لائے اُس کا جہیز چھینا تو سارے شہر مین بدنام الگ

ہوئے اور صاحبزادے سے الگ بیر پڑا وضعداری کی کھس کھس کے جان دی تھے پڑے آبرو پر پانی پھر گیا عورتون کا کیا وہ فرمائشین کرکے الگ ہو گئین چین بیچارے مردون پر آفتین ہین اُن سے میری اس تقریر کی داد لیجیے پرائی کمائی کا کیا درد محنت مشقت سے کمانا پڑے تو فارعافیت معلوم ہو آنکھون کے آگے ناک سوجھے کیا خاک جس وقت راہ پر آکر نظر کیجیے گا آپ کو میرے کہنے کا حال کھل جائے گا بہت سے نادان ناک چوٹی گرفتار عورتون نے نام اور شہرت کی طمع مین اپنا گھر خال سے لگا دیا شادی تو بُرے بھلے حال ہو گئی مگر انجام یہ ہوا کہ میان دیس چھوڑ کر پردیسی ہوئے چار دن چھپکر بھی گھر مین رہنے نہ پائے اور بہو بیٹا پھانک کر الگ وہان ہے کیا جو کوئی ساتھ دے بیوی صاحب خالی بیٹھی کرایے کے مکان مین اپنے کیے کو رو رہی ہین پچھتاتی ہین کوّے اوڑاتی ہین بے وقت کے افسوس سے ہونا ہی کیا ہے بہتیرے تو پہلے ہی شادی مین کھک ہو کر رہ گئے اکثر دوسرے درجے پر پہونچ کے گر پڑے یعنے تیسری شادی کرکے سر پر ہاتھ دھر کے رو ئے بڑے بوڑھے اگلے زمانے والے جنکی طبیعتین نیک اور مزاج اچھے تھے اسی لیے کہہ گئے ہین کہ جو کام کرے خوب سوچ سمجھکر کرے اسوقت تو خوشی کی ترنگ مین کچھ سجھائی نہین دیتا آخر کو آنکھیں رو رو کر پھوڑنا پڑتی ہین میرا کاغذ اسی قسم کی ہزارون برائیان دفع کرے گا اور انشاءاللہ بیگم صاحب دیکھ لیجیے گا کہ بلا کے کاغذ مین بلا ہی کا اثر ہو گا آج ہم کوئی بات کہنے سے آپ چاہے بلا فرمایئے اور چاہے ٹالنے کی دعا کیجیے کل خدا نے چاہا تو اسی بلا کے قدم آنکھون سے لگانے کی آپکو بھی حسرت ہو گی اور یہ بلا نہ ملے گی (سطوت آرا بیگم

اُستانی جی توبہ توبہ مین نے تو ایک بات کہی تھی یون اور آپکو بلا کہون (مین) بیگم صاحب
مین کچھ بُرا تھوڑی مانتی ہون اگر مین دراصل بلا ہون تو آپ نے ٹھیک کہا اور
اگر نہین ہون تو آپ کا کہنا غلط غلط بات پر خیال کرنا کسی سمجھدار آدمی کا کام نہین
مین نے بھی آپ ہی کی طرح سے ایک بات کہہ دی اگر آپ نے کہا تھا تو اُسکا جواب
سمجھیے تاکہ آپ کو اپنی جودت اور شوخی پر دوبارہ ناز نہ ہو اگر آپ نے نہین کہا تو
میری طرف سے اب سمجھیے کہ مین اپنے تئین خود بلا کہتی ہون کیونکہ اتنی دیر سے
آپ کے پیچھے پڑی ہون (سطوت آرا بیگم) اگر آپ یہی سمجھین تو مین مجبور ہون آپ کی
سمجھ پر میرا زور نہین کیونکر سمجھاؤن سوا سکوت کے کوئی چارہ نہین بہتر ہے یون ہی
سہی آپ جو بانٹتی پھرتی ہین مجھے نہ دیجیے گا چلیے فرصت پائی (مین) بیگم صاحب
یہ تو آپ کا حال بالکل اس وقت ویسا ہے کہ زبردست مارے اور رونے نہ دے
جب بات عائد ہوچکی ضمیر پھر گئی تو آپ کو حجاب آیا اُس کے ساتھ ہی ساتھ غصہ
کو بھی ملا لیا یہان عتاب و ملال کا محل نہین نہ ذاتی گفتگو ہے نہ مجھے خدا نہ کرے
آپ سے لڑنا منظور ہے (سطوت آرا بیگم) آپ لڑ بھی سکتی ہین (مین) استغفر اللہ
میری کیا مجال خدا نہ کرے جو مین آپ سے لڑنے کا ارادہ کرون کیونکہ میرا تو مقصود
ہی کچھ اور ہے وہ لڑائی مین حاصل کیون ہوگا مجھے اپنا مطلب فوت کرانا تھوڑی
منظور ہے کہ اتنی دیر تھک تھک ہوا اور پھر نہ الاالذی نہ اولاالذی ہان جواب
لینے کی ضرور طالب ہون کہ میری بات کا شافی جواب دیجیے (سطوت آرا) شافہ
اور شافی تو کسی دوسرے سے لعنت چھلنیے مین آپکی طرح استانی وستانی تو ہون نہین
جواب مین نے فقیر تاک کو نہین دیا آپ تو بڑے گھر کی ہین بخشا دو دولھن صاحب

کا گھرانا ماشاء اللہ آپ کا خاندان سبحان اللہ ۔ مین ۔ بیگم صاحب یہ مزاح کا وقت نہین ہے مین فقیر نہین ہون آپ شوق سے جواب دیجیے لغت بولنے کے قابل جب آپ کو سمجھون تو کیونکر نہ بولون خواہش اور خوش طبعی سوال اور غصہ چار دن آپسمین ضدر کھتے ہین آپ ایک وقت مین اُن کو جمع کر کے اپنی جوانی کا ماشاء اللہ زور دکھاتی ہین مین ہر طرح سے آپ کی طبیعت کا لوہا مان گئی لیکن میرا مطلب خبط ہوتا ہے دو ہی باتین ہین ہان یا نہین جو کہنا ہو کہہ دیجیے کہین فرصت تو ہو (سطوت آرا) آپ مزاح کے قابل ہی کب ہین لیجیے ہان اور نہین بس ۔ مین ۔ واہ واہ سمجھانے کا اثر آپ کی طبیعت پر کس قدر جلد پڑتا ہے اے صاحب دو مین سے ایک کو قبول کیجیے (سطوت آرا) مارے باندھے کا سودا مجھے نہین اچھا معلوم ہوتا کیجیے آپکی خاطر سے کہدون ۔ مین ۔ نہین بیوی میری خاطر سے کیا کام اپنے اور اپنے کنبے کی خاطر سے کیجیے زبردستی کی کیا بات ہے جی مین آئے تو ورنہ مجبوری کا ہے کی جبر ظلم کون کرتا ہے اپنے حق مین بہتر دیکھیے قبول کیجیے برا معلوم ہو دور فرمایئے مین نام بھی نہ لون ۔ سطوت آرا ۔ حضت سنئے ہزار بات کی تو یہ بات ہے کہ آپ نے اتنا کچھ کہا مجھے قسم لیجیے جو اک لفظ مین نے دل لگا کے سنا ہو نہین معلوم مین کہان تھی اب اس کہانی کو تو اٹھا رکھیئے کہ دوبارہ سننے کی مجھ مین طاقت نہین اور نہ میرا دماغ اس قابل ہے گو آپ پھر کہنے کو موجود بھی ہون مگر مین سنون ہی گی نہین کیونکہ عمل نہین کرنا ہے اب رہا جواب وہ دو چار روز مین دے دیا جائے گا ۔ مین ۔ بیوی واہ میرا تو وہ اصرار آپ کی یہ گفتار مجھے ہرگز دوبارہ آپ کے نازک دماغ کو تکلیف دینے کی ضرورت نہین جواب مین اُسی وقت

ہون گی کیونکہ اُس مین آپ کے دماغ کو چندان ایذا اُٹھانا نہین ہے ورنہ مین
اُسے بھی ہمیشہ کے لئے فردا پر اُٹھار کھتی ہاتھی گھوڑے نہین لگین گے نہ چھکڑا
آپ کو میری طرح کھینچنا پڑے گا تین حرف کا ایک ہان دو حرف کا دوسرا نا ہے
دونون مین سے ایک کو کہہ دیجیے بس اللہ اللہ خیر سلا میرے دل کی ہوس نکل
جائے (سطوت آرا) اجی حضت صاف تو یہ ہے کہ بندی کو منظور نہین چاہے
آپ سر سے زمین کھود ین - مین - بیگم صاحب دیکھیے غُصّے سے کام نہ بگاڑیے
آپ کے حق مین یہ جواب بہت مضر ہے آپ کے کہنے والے کچھ اور خیال رکھتے
ہین آپ کچھ اور کہہ رہی ہین شادی بیاہ آپ کے ہان آپسمین ہین ہوتا ہے
ذرا سوچیے تو یہ ہونا کیا ہے خدا رکھے چار دن مین لڑکے بالے ہون گے پھر شادی
کا زمانہ آئے گا ان مین شادی نہ کیجیے گا تو کہان جائیے گا (سطوت آرا) بیٹھے بھی
غصہ اور ملال کیسا مین سچ کہتی ہون ہرگز ہرگز مین آپ کی بات نہین مانون گی
چاہے یہ لوگ شادی کرین چاہے نہ کرین جس کو ہزار دفعہ غرض ہوگی ذات بات
کا بھوکا ہوگا ناک گھستا ہوا آئے گا اور سری ٹیک کر کے لے جائے گا نہ غرض ہوگی
وہ اپنے گھر خوش مین اپنے گھر خوش نہ لڑائی نہ جھگڑا اب تو چار باتین اور مین
اپنی طرف سے بڑھا دون گی امراؤ بیگم جاتے جاتے کھڑی ہوگئین اور یہ آخری
ہی فقرہ سُنکر اُن کو تاب نہ رہی غصہ سے کہا کہ بس اُستانی جی کہنے کی حد
ہوگئی آپ کی بلا سمجھائے اس لڑکی کو نہین معلوم کاہے سے اپنی عقل پر غرّا ہے
اور عقل چھو تک نہین گئی چار نہین تم پچاس باتین بڑھا دینا کسی کو کیا جو آگ
کھائے گا آپ انگارے ہگے گا اب دیکھتے ہین کہ تم کہنے ہین اپنی بات اونچی ہی

تو کر لے جاتی ہو اپنے سر کی قسم اگر شادی کے لالے نہ پڑ جائین اور لڑکا لڑکی دو بھر نہ ہو جائین تو اپنا ہاتھ کٹوا ڈالون تو صاحب سارے گھرانے سے یہ الگ چل کر نئی بات کرین گی اور کوئی اُن کے کہنے کو مان لے گا کسی کو ایسی کیا پڑی ہے ضد ہے تو ضد سہی جاؤ تمھاری یہ راہ ہماری وہ راہ سو ناک والون مین ایک نکٹا کیا اچھا معلوم ہوتا ہے اللہ ری بات کی پچ پہلے جو منھ سے نہین نکلا تو اب بھی وہی نہین سوار ہے ایک نہین ہزار نہین کوئی سمجھائے سے سمجھتا ہے یہ اور تنتی برتی جاتی ہین بیٹا جو اس مین آؤ ہم بھی دیکھتے ہین کہ یہ انوکھی چال خلقت کو نکرالگ نکالی جاتی ہو اور سب سے بگڑ کر کیا بنا تی ہو ذرا اسوقت کی بات بھول نہ جانا دستوت آرا جی خوب یاد ہے لائیے لکھ دون امراؤ بیگم کچھ ضرورت نہین لکھوا کے کسی کو کیا کرنا ہے تم چاہے لکھو چاہے نہ لکھو ہم نے تو دل پر لکھ لیا جیتے جی تو یہ نہین مٹتا اُستانی جی آپ کو میرے سر کی قسم اس بارے مین اب آپ کچھ نہ فرمائیے گا حجت ختم ہوگئی نصیحت ہو چکی دسطوت آرا جی بہت اچھا آپ کتاب نصیحت بند کرا دیجیے یہان بھی کسی کا کچھ نقصان نہین ہوتا اُستانی جی نہ کہین گی تو کیا ہوگا وہ ہزار کہین یہان سنتا ہی کون ہے قسم لیجیے جو میرے کان پر جون تک رینگی ہو امراؤ بیگم تمھارے کان پر جون کیون رینگنے کی بُرائی لیکھ پر چلنے والیون مین ہو جو کرتی ہو اچھا کرتی ہو ایک حمام مین سب ننگے سنے تھے ردئی کا نہ تولا نہ دیکھا تھا جناب کچھ اچھی ٹھوڑی ہے سطوت آرا جی کیا مزے کی بات ہے کہ آپ ہی تو کتاب نصیحت بند کرنے کو کہتی ہین اور آپ ہی روضہ والی بنکر بیٹھ جاتی ہین ذرا سمجھائیے یہان اثر ہی نہ ہوگا پتھر مین کہین جونک لگ سکتی ہے یہی نا کہ لوگ ہمارے بچون سے شادی نہ کرینگے جوتی کی

نوک سے پاپوش کی خاک سے آپ سے کمکر بڑی چیز اٹھوا لیجیے دیکھیے بات نہ بٹی ہو (امراؤ بیگم) میری جان مین کیون کہنے لگی جنھین اپنی قسم اور بات کا خیال ہوگا وہ خود ہی نہ کرین گے سبھی تو آتے جاتے سن رہے ہین کچھ کلھیا مین تو گڑ پھوٹا نہین تم تو ڈنکے کی چوٹ ہانکے پکارے کہہ رہی ہو (بین) بیگم صاحب اس وقت آپ کو سچ مچ غصہ آگیا اور غصہ کا قاعدہ ہے کہ آدمی کو اونچ نیچ دیکھنے سے روک دیتا ہے ابھی اس ذکر کو موقوف کیجیے تھوڑی دیر بعد سمجھ بوجھ کر جواب دیجیے گا کچھ جلدی نہین ابھی تو ہم آپ کی خدمت مین رات تک حاضر ہین گو ہم سے آپ سے تعارف نہ تھا آج ہی آپ کو پہچانا لیکن ماشاء اللہ آپ بڑی بات کی دھنی اور قول کی پوری ہین کوئی آپ کی اس بات کو ضد یا ہٹ سمجھے لیکن مین ہرگز نہین کہہ سکتی بلکہ اس کے برعکس آپ کی عقل کی تعریف کرتی ہون انسان کو جو کام کرنا ہو پہلے اُسکے عیب و ہنر پر آپ کی طرح دانائی سے نظر ڈالے یہ نہین کہ ہر کس و ناکس کے کہنے پر لگ جائے مجھے آپ کے انکار و تکرار سے ہرگز ہرگز ملال نہین ہوا بلکہ ایک طرح کی خوشی ہوئی کہ اگر آپ میرے کہنے کو قبول کرین گی تو پکی طرح سے یہ نہین کہ خاطر سے مُنھ پر ہان ہان بہت اچھا بہت بہتر کہہ دیا پھر کون کرتا ہے سمجھداری کے معنی یہی ہین کہ جس کام مین دخل دے اُسے پورا کر لے ذرا آکر میرے گلے تو لگ جایئے سارے جلسے مین اک آپ کی عقل کا مجھے امتحان ہوا جتنی جہان بنان سے کام کیا جائیگا اتنا ہی اُس کو قیام ہوگا یہ کہکر مین نے تو ہاتھ بڑھائے اور وہ خدا کی بندی جھجک کر کھڑی ہوگئی مسکرا کہا کہ او جھاجی اب آپ نے دوسری طرح سے میرے پھانسنے کی تدبیر کی مین ایسے دم دھاگون مین آنے والی نہین کسی اور کو یہ پٹی پڑھایئے چہ خوش کیا

مین کچی گولیان کھیلی ہون جو آپ کے دم پر چڑھ جاؤنگی (مین) دوئی بیوی اس مین دم دلاسے کی کون بات ہے مین تو آپ کے اوپر چھوڑتی ہون ابھی پہر بھر کا عرصہ میرے گھر جانے مین ہے اتنی دیر مین خوب سوچ بچار کے جواب دیجیے گا یہ کیا ضرور ہے کہ جواب میرے خاطر خواہ دیجیے اگر آپ نے پھر نہ منظور کیا تو دم دھاگا کیونکر ہوا بیگم صاحب کیا آپنے میری ہر اک بات نہ ماننے ہی کا عہد کر لیا ہے جو اچھے کو بھی بری طرف لے جاتی ہین آپ کی عقل سے بعید ہے کہ آپ اپنے اک نئے مہمان کو بات بات پر ذلیل کیجیے اور اُس کو برخی سے جواب دیجیے سطوت آرا۔ ہان نہ مان مین تیرا مہمان۔ مہمان باجی کی ہونگی مجھسے کیا غرض یہ کیا میرا گھر ہے (مین) آپ وہ کہین جدا ہین مین تو ایک ہی جانتی ہون آپ چاہے مانیے اور چاہے نہ مانیے مہمان تو ضرور ہون اور آپ دونون صاحب مین بھی برابر جیسے آپ کا گھر ویسے اُن کا مکان آپ اگر ایسا نہ سمجھین تو مین مجبور بھی نہین کر سکتی کہ خواہ مخواہ میرا کہنا ہو سطوت آرا۔ آپ ہزار پیر پھار اور گھیر گھار کیجیے باغ سبز دکھایئے محبت جتایئے بندی ان پھلاسڑون مین آنے والی نہین" (مین) بہت خوب جیسا ارشاد کیجیے لیکن میری خطا کو معاف کر دیجیے گا کیونکہ آپ کے نزدیک مین نے ہر اک بات بیجا اور بے محل کہی جس سے ضرور ہی آپ کے دشمنون کو رنج ہوا ہوگا میرا تو بے اختیار دل چاہتا تھا کہ آپ کے گلے سے لگ کر دل صاف کر دون لیکن خلاف مرضی یہ بھی نہین کر سکتی آپ مجھے نہ گلے لگانے کے قابل سمجھتی ہین نہ منھ لگانے کے پس مین ضرور نالایق و ناقابل ہون اور نالایق گنہگار لہذا خطا بخش دیجیے اور قصور معاف کیجیے (سطوت آرا) جی معاف تو ایک کوڑی نہین ہوگی آپ کے دل مین اور جو کچھ آئے کہہ لیجیے مین کچھ کہنے نہ پائی تھی کہ امراؤ دولھن

(امراؤ بیگم) نے دوڑ کر میرے قدمون پر سر رکھدیا اور کہا کہ اللہ اُستانی جی اب آپ ان بی صاحبزادی کی بات کا جواب نہ دیجیے اور اُن سے کہا کہ بس بیوی تمھارے جوہر کھل گئے اب سدھارو اپنی صحنچی مین جاؤ بختاور ددھن باہر کھڑی ہوئی یہ تقریرین سن رہی تھین سطوت آرا بیگم کے دو کوڑی نہ معاف ہوگی کہنے پر آپے سے گذر گیئین اور امراؤ بیگم صاحب سے بلا کر کہا کہ بس جو ہونا تھا ہو چکا آپ جا کر اُس بیہودہ کو یہان سے دور دفان کیجئے جب ان بیچاری نے جانے کو کہا تو سطوت آرا بیگم بولین کہ جی بجا کیون جاؤن صحنچی اور دالان کیسا کچھ قبالہ تو اُس کا میرے نام ہے نہین نہ مین صحنچی مین ٹانگ توڑ کر بیٹھنے کا عہد کر کے آئی ہون سارے گھر مین جہان جی چاہے گا وہان بیٹھون گی جس کو میرا بیٹھنا ناگوار ہو وہ خود اُٹھ جائے (امراؤ بیگم) میری جان ناگوار کیون ہوگا اک بات کہی کہ یہان بیٹھ چکین اب وہان جاؤ تنہا تمھاری اکیلی بیٹھی ہین (سطوت آرا) بیٹھی رہین کچھ مین اُن کی نوکر تو ہون نہین کہ دُم کے ساتھ ساتھ پھرون (امراؤ بیگم) نوکر کیسا محبت عجب چیز ہے تم اُن کا خیال رکھو گی وہ تمھارا (سطوت آرا) نہ مین اُنکا دیا کھاتی ہون نہ مجھے ان کے خیال کی ضرورت پڑی ہے (امراؤ بیگم) چلو نہ سہی تم یہین بیٹھو ہم اُستانی جی کو تمھاری صحنچی مین لئے جاتے ہین (سطوت آرا) دیکھا تو نہین وہان میری ہزار طرح کی چیزین پڑی ہین (امراؤ بیگم) تو یہ سنتے ہی فق ہو گیئین اور بختاور ددھن تھر تھر کانپتی ہوئی مبارک بیگم کے پاس پہونچین تھم تھم کے اور رک رک کے آدھے کا تہا آدھہ کے اُن کے ہاتھ جوڑے کہ بیوی اپنی بھاوج کو اُٹھا لاؤ نہین مین آدمیون سے کہتی ہون وہ بیچاری گھبرا کر دوڑین کمرے مین آئین اور کہا کہ ہائین تم یہان بیٹھی ہو مین کب سے ڈھونڈھتی پھرتی تھی (سطوت آرا) کیون (مبارکہ بیگم) یونہین اکیلے بیٹھے بیٹھے دم گھبرا گیا

کہا لاؤ سمدھی کو دیکھوں تم یہان چھپی ہوئی تھین لے چلو (سطوت آرا) ہم تو نہین جاتے تمھین غرض ہو تم بھی بیٹھو (مبارک بیگم) معقول مجھے یہان بیٹھنا ہوتا تو کسی نے منع کیا تھا جلدی اٹھو اک کام ہے تاؤ بگڑتا ہے اک چیز لے رکھی ہے ٹھنڈی ہوتی ہے۔ (سطوت آرا) یہین لے آؤ کسی کا ڈر ہے یا چوری کیا لونگ چڑے والی آئی ہے (مبارک بیگم) واہ لونگ چڑے کون گرم گرم بیچتا ہے کلیجی کے کباب ہین وہ پھڑ پھڑا رہے ہین کہ بے پھونکے کھائے نہین جاتے لوگ ماشاء اللہ لے رہے ہین ٹوٹے پڑتے ہین ایسا نہ ہو کہ بک جائین (سطوت آرا) یہ ہر چیز پر آپ ہی کی رال ٹپکتی ہے میری نیت سیر ہے مین تمھاری طرح ندیدی نہین ہون کہ جہان دیکھون چکنی بوٹی دہان کٹاؤن ناک اور چوٹی (مبارک بیگم) ای ہے اٹھو بھی شلبین پھر چھانٹ لینا بیر ابھی مزا جاتا ہے تمھارے سر کی قسم ایسے چٹپٹے ہین کہ بس کھاؤ گی تو کھو گی (سطوت آرا) ایک دفعہ کہہ دیا کہ یہین لے آؤ۔ مبارکہ پھر وہی مرغ کی ایک ٹانگ سنتی جاتی ہو کہ وہ آتے کے ساتھی نرغے مین گھر گئی سانس تک تو لے نہین سکتی وہ آئے گی نہین کباب یہان تک آتے آتے ٹھنڈے ہو جائین گے پھر کیا ہو (سطوت آرا) ای ہے وہ بھی بھاڑ مین جائے اور کباب بھی چولھے مین پڑین مین تو نہین جاؤن گی (مبارک بیگم) میری بھابھی مین صدقے مین قربان تمھارے بغیر حلق سے نہین اترتے جلدی چلو مجھ نگوڑی کا بھی مزا جاتا ہے کباب لیکر ایک کھایا تھا کہ حلق مین پھنسا تمھین لینے کو چلی آئی وہ وہان اتنی دیر مین ہٹی ہو گئے ہونگے (سطوت آرا) میری بلا سے مجھیر احسان کچھ میرے واسطے لئے تھے آئین تو دو نا وہان چڑھا کر آئین لیتی آتین تو کیا ہاتھ گھس جاتے (مبارکہ بیگم) لاتی تو تھی پھر مجھے شرم آئی کہ استانی جی صاحب وہان بیٹھی ہین انکی امان جان مین کیا کیا بن

کا دونا ہے اُن کے سامنے جاؤن تو سطوت آرا، تم ایسی ہی شرمیلی بلی ہو اُستانی جی اور
اُن کی امان ولی ہین کچھ کھاتی پیتی تھوڑی ہین ہو ا بھانک کر جیتی ہین سانڈے کی اولاد
مبارک بیگم ہین بیہودہ نہ بکو تمھارا لحاظ شرم کہان اُڑ گیا (سطوت آرا) جو ہمارا لحاظ پاس
نہ کرے ہم اُس کے باپ کا نہ کرین بختاور دولھن اس کلمے سے آگ ہو گئین اور کمرے مین
لال بھبوکا بنی آئین ہین اُٹھ کھڑی ہوئی اور اُن کا ہاتھ پکڑ کر باہر یہ کہتی ہوئی چلی
کہ مجھے کچھ کہنا ہے ذرا باہر چلیے وہان آکر دیکھا کہ سر پکڑے امجدی بیگم بھی بیٹھی ہین
اُن کو لیتی ہوئی مین کوٹھے پر چلی گئی وہان جا کر جہان تک زبان مین گویائی تھی
دونون صاحبون کے دل سے بات نکالنے کی کوشش کی لیکن ان کو اسقدر رنج
تھا کہ زانوؤن سے سر نہ اُٹھایا دونون آنکھ نیچی کیے خاموش بیٹھی رہین جب دن
بہت کم رہا تو مین نے کہا کہ بس بیوی بیہ غم کم کرو نیچے جاؤ مہمانون کی خبر لو لڑکیون کو
یہان بھیجدو کہ مین نماز کا سامان کرون تمھین تو ایک بات عمر بھر کے یاد رکھنے کو کافی
ہو گئی کچھ گھر کا بھی دھندا دیکھو گی وہ بیچاریان شرمائی لجائی میرے آگے سے ٹل گئین
اور وجیہ النسا سے کہا کہ استانی جی کوٹھے پر ہین اپنی بہنون کو لیکر وہان جاؤ پانی
جانماز بھی لیتی جانا یہ کہتی ہوئی وہ پھر کمرے مین گئین دیکھا تو وہ نیکبخت بیوی اُسی طرح
ڈٹی بیٹھی ہین دونون نند بھاوجون نے ایک زبان کہا کہ بیوی تم سے یہ امید نہ تھی
آج تم نے خوب ہی ذلت دلوائی ہین سامنے کھڑکی مین کھڑی تھی سطوت آرا چٹاخ
سے بولین کہ جی بجا اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے آپ نے مجھے ذلیل کروایا یا مین نے
آپ کو خدا لگتی کیسا انصاف تو اُوڑ گیا دنیا کا لہو سفید ہو گیا۔ ع۔ پیدا ہوئے ہین چاہنے والے
نئے نئے غیرون کی چڑھی بارگاہ عزیزون کا بُرا تباہ واہ کیا اُلٹی سنیا ہے آپ کے

ہان کا باوا آدم ہی نرالا ہے مین ایسا جانتی تو کیون آتی آکر پچھتائی جسطرح امان جان نے عذر کرا بھیجا مین بھی کوئی حیلہ بہانہ کر دیتی مگر یہ معلوم کس کو تھا کہ آپ نے پیٹ سے پاؤن نکالے ہین آپ ہی زخم لگایا آپ ہی نمک مرچ چھڑکتی ہین اب سے آئے گھر سے آئے آیندہ کو کان ہوگئے دیکھا جائے گا کیا پھر نہ بلائیے گا ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے اور مین اس گھر مین قدم نہ رکھون اچھی دوستی کے پردے پردے اور عزیزداری کے اوٹ مین آپ نے دشمنی اور بیگانگی دکھائی خیر کبھی کے دن بڑے اور کبھی کی راتین سو دن سُنار کی ایک دن لوہار کا امان جان نے اور زیادہ بات بڑھتے دیکھکر امجدی بیگم اور نجنا ور دولھن کو سمجھا بجھا کر باہر بھیجا اور ہرگز اُن کو جواب نہ دینے دیا رحمت سے کہا کہ دیکھو طاہرہ بیگم کہان ہین جاتے جاتے امجدی بیگم نے یہ کلمہ سنکر کہا کہ وہ کوٹھے پر ہین آپ بھی وہین چلی جائیے امان جان کانون پر ہاتھ رکھے کوٹھے پر آئین اور کہا کہ اپنی آنکھون کی قسم مین نے ایسی اُلٹی مت اور اوندھی سمجھ کے لوگ نہین دیکھے نہ پانی کے اوپر نہ پانی کے نیچے کچھ عجب طرح کا مزاج اس لڑکی کا ہے ۔ مین ۔ کچھ اور ہوا ۔ امان جان جی ہان امجدی بیگم اور نجنا اور دولھن اپنا درد دل کہنے کو گئی تھین اُنھون نے وہ دھر پکڑ کیا کہ ہکا بکا ہو کر رہ گئین مین نے دیکھا کہ بات کو طول ہوگا ملال بڑھے گا اُنھین اُٹھا لائی ۔ مین ۔ جی ہان مجھے بھی ایسے لوگون سے سابقہ نہین پڑا عجیب الخلقت انھین لوگون سے مراد ہے ان کا دماغ ضرور بگڑا ہوا ہے کچا سودا نہین بلکہ پکا جنون ہے آپ نے اس لڑکی کی بد دماغی اور کوڑھ مغزی دیکھی ۔ امان جان ۔ بیٹا تمھارا ہی ظرف اور حوصلہ تھا کہ جو تم نے ہنس ہنسکر اُس کی ہر بات کا جواب دیا مین ہوتی تو سنتے ہی پر روک دیتی

اور یا اُلجھ پڑتی مجھسے تو ضبط نہ ہوتا جو تم نے دکھایا ماشاء اللہ کارنمایان کیا ہے سمجھانے کی بھی حد کر دی اور صبر کی بھی انتہا دکھا دی یہ کہہ کے امان جان چوکی پر گئین مین ٹہلتی ہوئی کھڑکی مین گئی دیکھتی کیا ہون کہ پندرہ بیس عورتین جو قریب کی رشتہ دار تھین امجدی بیگم اور بختاور دلھن سے یہ خبر سنکر افسوس کرتی ہوئی وہان آئین اور مین دیکھ رہی ہون کہ ایک ایک کمرے مین داخل ہوکر ارد گرد اُس دیوانی کے بیٹھین بہلا پھسلا کر چاہا کہ اُٹھا لے جائین وہ بھلا کب اُٹھنے والی تھین آخر کو سب تھک کر چلی گئین اور مبارکہ بیگم کو بھی لیتی گئین اُن کے جانے کو پاؤ گھڑی بھی نہ گذری ہوگی کہ سطوت آرا ادھر تو در مین آکر کھڑی ہوئین اور اُدھر امان جان پاءخانہ سے نکلین مجھے کھڑکی مین کھڑا ہوا دیکھکر چلی آئین صاحبزادی کمرے کے دروازے مین انگڑائی لیکر تنتی جہا مین ہم دونون آدمیون پہ نگاہ پڑی ہاتھ اُٹھا کر نہین معلوم کیا کہا امان جان ہٹ کر کہنے لگین کہ دیکھو کوستی ہین یہ سن کر لڑکیان دوڑین اور دوسری کھڑکی کھول کر جو دیکھا سطوت آرا بیگم نے پھر کچھ کہا دلدارتے ایک دفعہ چیخ کر کہا کہ یہ آپ کوستی کیون ہین یہ سنتے ہی بی صاحبہ مسکراتی ہوئی باہر نکلین اور اپنی صحنچی کی طرف تشریف لے گئین وجیہ النسا نے کہا کہ دیکھیے جب سب بلانے آئے تو نہ گئین اور خود بے بلائے چلی گئین مین نے کہا چلو تم کو کیا وہ جانین اُن کا کام جانے بڑون کی بات پر نام نہین دھرتے وہ چپ ہوئین مین ضروریات سے فراغت کر کے وضو کرنے کو بیٹھی اتنے مین بختاور دلھن آئین اور کہا کہ استانی جی صاحب سطوت آرا نے غضب کیا چھپٹے بھیا باہر آئے ہوئے تھے فرض کر کے پردا کرایا باہر گئین اور ساری کہانی اپنی بےبسی

اور بیگنا ہی اور میری آپ کی زیادتی کی بیان کی وہ بیوی کے دانہ کھلانے والون
مین تو سیئن بگڑ گئے نہ مجھے بلایا نہ امان جان سے کہلوا بھیجا بیوی کے کہنے پر آگ گئے
گھر جاکر ہنین بھیج دی اب سارا گھر ایک طرف ہے اور وہ نیک بخت ایک
جانب مین نے کہا کہ اگر آپ کو اُن کا جانے دینا منظور نہین ہے یا ہر مردون
سے کہلوا بھیجیے وہ ڈرا دھمکا یا کچھ دے لے کے کہارون کو ٹال دین گے وہ
خوش خوش گیئن اور جاکر یہی تدبیر کی اُن کے میان میر مبارک حسن صاحب نے
ڈیوڑھی مین آکر پردے کے بہانے کہارون کو باہر نکالا اور آواز بلند سے
ڈرا دھمکا کر اُن کی عورتون کو اندر ڈھکیلا کہارون کو باہر نکال کر سمجھا دیا کہ تم
رات کو آنا پنیس یہین چھوڑ جاؤ آٹھ آنے پیسے انعام کے دیے اب کہار ہی نہین
ہین سوار کیونکر ہون اُدھ چلین کو دین رہ گیئن نماز پڑھ کر ہم کوٹھے سے نیچے اُترے
آج ہمارے گھر سے نکلنے کا پہلا دن تھا وہ ایسا سبارک و مسعود سارے گھر کو
سطوت آرا کی زبان درازی کا رنج تھا مگر مجھے نہ تھا ہان رہ رہ کر یہ خیال ضرور
آتا تھا کہ کیونکر اُن کے دل مین اپنا دل ڈالون اور کس طرح سمجھاؤن مین اسی
اُدھیڑ بن مین تھی کہ امجدی بیگم کمرے کے باہر آئین اور پکار کر پوچھا کہ اُستانی جی
صاحب نواب صاحب کس وقت خاصہ نوش فرماتے ہین مین نے کہا نو بجے
وہ چلی گیئن اور فوراً نکلوا کر اندر منگوایا جائزہ لے کر آٹھ نہین بجے تھے کہ کھانا روانہ
کر دیا آٹھ بجے کے بعد گھر مین دسترخوان بچھا جب مہمان کھانا کھا چکے سواریان
لگین کھانے کے پہلے تو سطوت آرا بیگم صاحب نے بہت کچھ دھنا ست مچائی تھی
پھر جو بھولین تو بہت سے لوگ سوار ہو گئے تو دس کا عمل ہوا اور وہ چلنے کا

تام نہین لیتین مین نے امجدی بیگم اور بجتا ور دولھن کو بلا کر کہا کہ آپ خوشی سے اگر اجازت دیجیے تو اب ہم بھی سوار ہون اُنھون نے کہا کہ جی تو نہین سیر ہوتا اور نہ آپ کی تکلیف گوارا ہے کیا عرض کرین نہ رخصت کر سکتے ہین نہ روک سکتے ہین اور آج تو آپ سے جیسی شرمندگی ہوئی ہے عمر بھر یاد رہے گی آنکھ چار کرتے حجاب آتا ہے اور دل پانی پانی ہوا جاتا ہے وین ہیوین آپ کی پُر تکلف باتون سے غیریت کی بو آتی ہے اور مجھے تکلف سے نفرت ہے آخر شرمندگی کا ہے کی اور حجاب کس بات کا نہ آپ نے سکھا دیا تھا نہ آپ کی اشتعالک تھی اگر حجاب آئے تو اُنھین وہ تو شرماتی نہین آپ کو کیا ضرور ہے کہ جو اُن کی قائم مقام بنیے اور اُن کا فرض ادا کیجیے بات مین بات اکثر نکل آتی ہے اسی طرح آنچل مین باندھ لی جائے تو دنیا کے کام بند نہ ہو جائین گیا ہوا اگر ایک آدھ بات بڑھکر کہہ گئین میرے بدن پر نہ تو اُن کا کہین نشان معلوم ہوتا ہے اور نہ وہ چمٹی ہوئی ہین (امجدی بیگم) جی رنج تو اسی بات کا ہے کہ آپ کی وہ تہذیب و متانت اور اس بے حیا کا وہ شہد پنا اور سفاہت کاش کے آپ جواب دیتین تو پھر نہ رنج ہوتا ہمارے دلون کی بھی بھڑاس نکل جاتی قلق تو اسی بات کا ہے کہ آپنے طرح دیدی ہم تو کیا مین بھی ویسی ہی ہو جاتی ایک کے ساتھ دوسرا کیون سڑی ہو جائے اس کے ورا ایک حساب سے اُن کا حق بجانب بھی تھا کیونکہ ایک تو نصیحت خود ہی بدذائقہ اور بدمزا ہے اس پر طرہ ترک عادت کا آپ ہی خیال کیجیے کہ یہ مشکل کام ہے یا نہین (امجدی بیگم) تو ایک اُنھین کے لیے مشکل تھا اور سب کے واسطے سہل (اُستانی جی) اب آپ کی طرف داری مجھے اچھی نہین معلوم ہوتی ہان ہ

فرمایئے کہ جس کے نصیبے کی کملی کالی بن گئی ہے وہ ساتون بہشت کے پانی سے بھی
سفید نہین ہوسکتی یہ ذکر تھا کہ سطوت آرا بیگم کے جانے کا غل ہوا امجدی بیگم اُدھر
چلی گیئن اُن کے جانے کے بعد مین بھی وہان پہونچی اور خواہ مخواہ چار طرف سے پھر کے
مین نے رخصت کا سلام اُنھین کیا گو اُنھون نے بہت ٹالا مگر مین نے نہ ٹالنے
دیا جب وہ سوار ہوگیئن تو ہمارے ہان کی بہنین آیئن مین نے لڑکیون کو بلاکر کہا
کہ تم رہ جاؤ کل چلی آنا اُنھون نے عذر کیا کہ کتابین تو ہماری وہان ہین کل کا سبق
کیونکر دیکھین گے مین نے کہا کہ مین جاکر بھجوا دون گی شادی کی رات ہے رہ
بھی جاؤ کہا کہ جی یہان سے جاتے جاتے دیر ہو جائے گی دن چڑھ جائے گا ایسا
نہ ہو کہ ہمارے کامون مین فرق پڑے ساتھ جانے مین تو یہ ہے کہ سواری سے
اُترتے ہی کتاب پر جھک جایئن گے اور جب آپ جاکر بھیجیے گا تو آتے آتے
گیارہ بج جایئن گے نیند آنے لگے گی نہ سبق دیکھنا ہوگا نہ تختہ پڑھنا ہوگا نہ
مشق کر سکین گے مین نے بختاور دولھن اور امجدی بیگم سے کہا کہ مین کہتی ہون
لڑکیان نہین ٹھہرتین وہ بولین ٹھہر کے کیا کرینگی وہان سے تو آپ کے ساتھ
آیئن اور یہان سے آپ اکیلی سدھارین وہ گھر مین رہ جایئن اس کے علاوہ
شادی ہو چکی پڑ کے سو رہنا ہی ہے پھر وہین جاکر کیون نہ سوئین یہان اب کیا کام
ہے وہ یہ سنتے ہی تسلیمون کو جھکین اور مجھسے آگے جاکر ڈیوڑھی مین کھڑی ہو رہین ہم
دس بجے گھر پہونچے نانا جان اور ابا جان دیر تک شادی کی باتین پوچھا کیے
امان جان نے سب کہہ سُنکر اُس کا فدک کی نقل اُنھین دکھائی اور کہا کہ نام خدا آج پہلے
دن کا وعظ مین طاہرہ بیگم نے اتنے آدمیون کو مسخر کیا نانا جان نے خوش ہوکر

مجھے گلے سے لگایا اور دو ہزار روپیہ اس کام کے صلے مین مرحمت فرمائے گیارہ بجے
جب مین سونے کو گئی تو دیکھا کہ پانچون کی پانچون سر جوڑے اپنی اپنی کتابون
پر جھکی ہوئی ہین بیچ مین شمع روشن ہے مین نے قریب جاکر کہا کہ بس اب رات
زیادہ آئی صبح کو نماز کے لیے آنکھ نہ کھلے گی آؤ سو رہو سبق دیکھ چکین کہا بہت
خوب اپنی اپنی کتابین اُٹھا کر قرینے سے طاق الماری میز پر رکھین اور میرے
ارد گرد اپنے اپنے بچھونون پر لیٹ کر آرام کیا صبح کو بختاور دولھن سوار ہو کر ہمارے
ہان آئین اور کہا کہ باجی امجدی بیگم سے چھوٹے بھیا صبح صبح لڑنے کو آئے جیسے ہی
اِن کے اُن کے رُدّ و بدل ہونے لگی مین وہان سے ادھر چلی آئی باجی پھر لحاظ کرینگی
مجھسے تو بگڑ ہی جاتی ہین مین نے کہا آپ نے دانائی کی اور بہتر ہو جو وہ بھی ٹال دین
وہ بیچارے ناواقف نہین معلوم جاکر اُن سے کیا جھوٹ سچ لگایا کہ وہ برافروختہ
ہو گئے یہ بھی قصور انھین صاحبزادی کا ہے کہ آپ الگ ہو گئین میان کو بھڑا دیا
وہ بیوی کو سچا سمجھ کر کیا کیا سخن پروری نہ کرین گے یہ امجدی بیگم صاحب کے خلاف
ہو گا بات بڑھنے کا اندیشہ تو ضرور ہے ایسا نہ ہو کہ دلون مین ملال آ جائے اگر
آپ کی بھی رائے ہو تو مین بوا رحمت کو بھیج کر انھین بھی بلا لون کہا ہان بہتر تو ہے
اُسی وقت رحمت سے کہا وہ سوار ہو گئین جیسے ہی وہان نازل ہوئین کہ امجدی بیگم
گھبرا گئین پوچھا بوا رحمت خیر تو ہے اُنھون نے کہا جی ہان آپ کی دعا سے
خیریت ہے بیوی نے کہا ہے کہ بختاور دولھن صاحب آئی ہین اگر آپ بھی گھڑی
دو گھڑی کو آ جائین تو اچھا تھا امجدی بیگم نے کہا بوا کیا جاؤن صبح سے اُن کے
بھائی صاحب تشریف لائے ہوئے ہین نہ منھ دھونے کی ہون نہ پان کھانے کی

نماز کے بعد سے آج نیا وظیفہ پڑھ رہی ہون ابھی ابھی وہ اُٹھکر بیوی کے بلوانے کو
پینس کہار بھیجنے گئے ہین بکتے بکتے منھ خشک ہو گیا رات بھر مین نہین معلوم کیا کیا
کہہ دیا کہ وہ بنتے سے اُکھڑے ہوے ہین عزیز داری چھوڑنے پر کمر کسے ہین وہ تو
چلی گئین صاحبزادے میرے لپٹ گئے لاکھ لاکھ چھڑاتی ہون ٹالتی ہون طرح
دیتی ہون وہ ہین کہ پلے آتے ہین آخر کو حل کر ہین تے کہہ دیا کہ بیٹا تمھاری بیوی
بالکل جھوٹی ہین اک اک کی دس دس لگائین ہزبانی کی آپ ہی اُستانی جی
کو بھلا بُرا کہا زبان لڑائی اور اُلٹا تمھین اُبھار کر بھیج دیا ہمارے منھ پر کہین
تو جانین کہ بڑی سچی ہین یہ سُنکر وہ چلے تو گئے ہین لیکن مجھے کھٹکا یہ ہے کہ وہ
میرے منھ پر کیا میرے فرشتون کے منھ پر کہدین گی اور مجھسے کچھ بنائے نہ بن سکیگا
کل بھی تو یہی ہوا تھا ایک ہی بات کہنے پائی تھی کہ اُنھون نے باغ لگا دیا ہم
دونون نند بھاوجین اپنا سا منھ لے کر رہ گئے جھوٹے کے آگے سچا رو مرے
حقیقت مین سچ ہے دیکھون اب کیا ہوتا ہے۔ رحمت۔ بیوی آپ اتنا پریشان
کیون ہوتی ہین نہ وہ آئین گی نہ سامنا ہو گا جھوٹا تیہے اور ناؤ کے وقت مقابلہ
کر گذرنا ہے پھر اُس مین وہ جرأت نہین رہتی کیا منھ لیکر آئین گی اور کونسی آنکھین
چار کرین گی اگر یہ سمجھیے کہ وہ ضرور آئین گی تو آپ کا بھی ٹل جانا مناسب ہے
مین لیئے تو آئی ہون اُن سے کہہ دیا جائے گا کہ اک ضروری کام تھا نہ ٹھہر سکین
اُستانی جی کی ناما اکر لے گئی امجدی بیگم نے عذر کیے مگر رحمت نے نہ مانے جیسے ہی
وہ سوار ہونے کو اُٹھین کہ سطوت دولھا موجود ہوئے رحمت جلدی کر کے ڈیوڑھی
مین گئین اور کہا کہ میان آپ ذرا باہر ہو جائیے تو بیگم صاحب سوار ہون سطوت دولھا کون بیگم

رحمت۔ اجی امجدی بیگم صاحب۔ سطوت دولھا کہان جائین گی۔ رحمت۔ جی مین
لیے جاتی ہون۔ سطوت دولھا۔ واہ واہ واہ کیونکر جانے پر راضی ہوگئین۔ رحمت۔ جی
وہ تو کسی طرح راضی نہین نہین مین نے زبردستی راضی کیا ہے کہین دور نہین
اسی گلی مین تو جانا ہے دہنے ہاتھ کو جو ہے۔ سطوت دولھا۔ دہنے ہاتھ کو کونسی گلی
ہے۔ رحمت۔ اے میان یہ کیا اس دروازے سے نکل کر۔ سطوت دولھا۔ اجی بایان
ہاتھ کہو تم بھی کچھ یونہین سی ہو۔ رحمت۔ جی ہان میان یونہین سی نہ ہوتی تو آپ کہتے
ہی کیون اچھا لے ہٹ جائیے تو مین پٹ بھیڑون دیر ہوتی ہے ابھی پلٹ
بھی آنا ہے یہ سنکر وہ باہر گئے رحمت نے امجدی بیگم کو بلایا وہ یہ کہہ کر پینس مین
سوار ہوئین کہ بوا رحمت تم ٹھہری رہو سطوت آرا بیگم آئین تو مجھے فوراً بلوانا
یا خود سوار ہو آنا رحمت دروازے پر تھین کہ تھوڑی دیر بعد کہار غل مچاتے ہوئے
آموجود ہوئے صاحبزادے کہین ٹہل گئے تھے رحمت نے ان سے کہا کہ بھیا تم
چیختے کیون ہو دو آدمی یہین ٹھہرے رہو نواب صاحب آتے ہون گے اور اک
ڈولی لاکر مجھے پہونچا دو وہ ڈولی لائے رحمت سوار ہوکر گھر پہونچین امجدی بیگم
دیکھتے ہی ڈر گئین کہ شاید وہ آئین پوچھا خیر تو ہے کہا کہ جی ہان بیوی تو بیوی میان
بھی پلٹ کر نہ آئے کہار غل مچا رہے ہین تین دو کو اپنی ڈولی مین جوت لائی دو وہان
دہنے بائین اُن کی تاک مین ہین پھر رحمت نے وہ سب ذکر دہرایا امجدی بیگم نے کہا
کہ سطوت دولھا بھی نہایت اکھڑ اور اُجڈ ہین ایسی ہی خدا نے جورو بھی دی برابر
کی جوڑ ہے خدا دیکھ کے جامہ قطع کرتا ہے اگر مزاجون مین فرق اور سیرتون مین جدائی
ہوتی تو زنانگی حرام ہوجاتی اک دن نباہ نہ ہوتا بیوی دوپٹہ مین چاند سورج چھپاتی ہین

اور میان یقین للتے ہین مین نے کہا کہ اگر یہ نہ ہوتا تو دن رات کا فرق نہ ہو جاتا خدا کی قدرت ہے کہ ایک دوسرے سے دب یا ڈر کر اپنی ترک عادت پر مجبور ہو جاتا ہے اور کسی نہ کسی طرح سے خواہ مخواہ اپنی خوشی پر دوسرے کی خوشی مقدم رکھتا ہے طبیعتین بالکل تو ایک ہو ہی نہین سکتین ہان یہ بات ہے کہ مادے نیکی بدی کے طبیعتون مین برابر ہون اگر دونون مین نیکی کم اور بدی زیادہ ہے تو اور نیکی زیادہ ہے تو دوسرے کے ہم قدم ہو جائے گا اور ایک مین اچھی چیز زیادہ اور دوسرے مین کم ہوئی تو دل ملنا دشوار ہو جاتا ہے عقل ہوئی تشنم تشنم برے بھلے حال گذر گئی دل کی بات ظاہر نہ ہونے دی اور عقل ہوئے قلعی کھل گئی ان دونون صاحبون کے مزاجون مین کبر و غرور اور دماغون مین فتور معلوم ہوتا ہے عقل سے کام لینا ہی چھوڑ دیا نفس کو بالکل اختیار دے دیا ہے جو وہ کہتا ہے وہ کرتے ہین (امجدی بیگم ہان ہان کرتی جاتی اور دروازے کو پھر پھر کے دیکھتی جاتی ہین مین نے کہا بھی کہ دروازے مین کیا ہے کہا کہ جی کچھ نہین سطوت دولھا کی نافہمی سے مجھے کھٹکا ہے کہ میرے چلے آنے سے کچھ اور فتور نہ برپا کرین یہ وہ کہتی تھین کہ امیر خانم کی ڈولی آئی اور ہم سب اُدھر دیکھنے لگے اوترتے کے ساتھی اُنھون نے سطوت دولھا کی باتون کا دفتر کھولا معلوم ہوا کہ امجدی بیگم کے یہان سید مقبول احمد صاحب جیسے ہی مسجد سے مکان پر آئے اور ان بندہ خدا نے اُن کے آگے شکایت کا باغ لگا دیا وہ بیچارے گھر کے اندر کا حال کیا جانین سنتے سنتے عاجز ہو گئے اور کہا کہ بھائی مجھے کچھ خبر نہین حکیم مبارک حسن صاحب کو بلواؤ شاید اُنھین کچھ خبر ہو۔ وہ صبح سے انکے ڈر کے مارے کوٹھے پر پیچھے بیٹھے تھے کیونکہ جب بختا در دولھن ہمارے یہان آنے لگین

تھین تو اُن سے سارا حال کہہ کر آئی تھین ایک تو بیوی کا چھوٹا بھائی دوسرے
بدمزاج اس لیے عموماً وہ نہین آئے تھے بہنوئی کے بلانے سے مجبور ہو کر گئے اُنھون
نے کہا کہ ذرا آپ کی تو باتین سنئے وہ بولے کہ جی مین کیا سنون آپ جو فرماتے ہین
بجا ہے آنکھون کی بینائی سے کام لینا اور عقل کو تکلیف دینا تو انھین آتا نہین فقط
کانون سے غرض رکھتے ہین میرے پاس ان کا کوئی جواب نہین (سطوت آرا)
یہ کیا کہا سمجھے آپ جواب دیجیے نا مین بھی تو دیکھون سنون (مبارک حسن صاحب)
آخر آپکا منشار اصلی اس جواب طلبی سے کیا ہے اور کاہے کا جواب مقصود ہے (سطوت مدظلہا)
سمجھے اسی کا جواب دیجیے کہ ایک غیر عورت نے بیگم کو ذلیل کیا اور گھر بھر کی عورتین
سناکین مجھے سارے کنبے کی شکایت ہے کیا فقط مجھے بڑی باجی اور چھوٹی باجی کا
گلہ ہے کہ یہ دونون صاحب ایک تو ہنسا کیے اور پھر بولے تو اُستانی کی طرف
سے سمجھے کیا قرابت اسی کو کہتے ہین اور محبت اسی کا نام ہے کہ گھر پر بلا کے ایک
عزیز کو خفیف و حقیر کرین (میر مبارک حسن) بھائی خدا معلوم بے سمجھے بوجھے کیا کہہ
رہے ہو اول تو خواہ باجی ہون خواہ تمھاری ہون اُن کی یہ عادت نہین کہ کسی پر
ہنسین اور اس غرض سے جس مین کسی کی تحقیر و تذلیل ہو دوسرے جب سارا
خاندان ایک طرف تھا تو کون سی دانائی کی بات تھی کہ وہ دونون آدمی کنبے سے
الگ ہو کر دوسری راہ چلتے اور یہ کیا معلوم تھا کہ تمھاری بیوی اُس بات کو منظور
بھی نہ کرین گی جب سب ایک ہو چکے اور کاغذ لکھا گیا تب تمھارے گھر کے لوگون
کی نوبت پہونچی اُنھون نے انکار کیا اُستانی جی نے سمجھایا سب نے بوجہ نیک بات
ہونے کے ہان مین ہان ملائی اس مین ذلت اور حقارت کاہے کی تھین یہ بھی خبر ہے

کہ اُنھون نے ہماری محسن و مہمان عزیزون کی فخر کنبے کی جان اُستانی صاحبہ پر کیا کیا زیادتی کی اور نہ حجاب آیا نہ لحاظ شکایت کا محل تو ہمارا ہے تم اُلٹی پیش بندی کر رہے ہو اور بغایت مافی الباب ایک بات سمجھانے کے طور یا فہمایش کے طریقے سے تمھاری یا میری بہن نے کہی بھی ہو تو کیا قباحت ہوئی بڑون کا حق یہی ہے تم کیون اُن کا حق مٹاتے ہو میر مقبول احمد صاحب نے کہا کہ یہ بات کیا ہے ہمین بھی تو سمجھاؤ میر مبارک حسن صاحب نے سارا واقعہ میری نصیحت لوگون کی شرکت کاغذ کی تحریر اُن کی تقریر زبان لڑانا باتین بنانا چچی اور بہن سے لڑنا کنبے سے بگڑنا تفصیل کے ساتھ بھائی کو سُنایا وہ مسکرا کر بولے کہ بھئی کل تمھارے ہان کی شادی یادگار شادی ہوئی خدا اُستانی جی کی زبان مین تاثیر اور بیان مین اس سے زیادہ زور عطا کرے درحقیقت اُنھون نے عجیب احسان کیا (سطوت دولھا) لیجیے ایک نشد دو شد بس جناب سمجھے مین نے بھر پایا جہان کے مردون کا یہ حال ہے سمجھے وہان کی عورتون سمجھے کیا ذکر جتنی حماقت کرین وہ تھوڑی ہے (میر مقبول احمد صاحب) بس بھائی معلوم ہوا کہ تم کو نیک و بد کی تمیز مشکل سے ہوگی اور اچھی طرح تمھارے کان بھرے گئے ہین جو اس نیک صلاح پر تمھین رغبت نہ ہوئی عورتون سے بھی گئے گذرے وہ سمجھکر شریک ہوئین اقرار کیا ترک کا وعدہ کیا تم ہنوز ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کاغذ سنا اُس کی خوبی دیکھی اور پھر وہی انکار تم اس نیک صلاح کو نہ مانو اور ہم تمھارا کہنا سُن لین چاہیے وہ سننے کے قابل ہو چاہے نہ ہو اب ہم ہم سے شکوہ گلا محض بیجا ہے ایسی لغو بات نہ ہمین سننے کی ضرورت ہے نہ اُس کی معذرت کی احتیاج بس زبان بند کرو اور خواہ مخواہ کی تکلیف نہ دو (سطوت : دولھا) بہت اچھا آج سے

ہمارے آپ کے میل ملت رشتہ قرابت آنا جانا حقہ بجز اسپ ترک دبیر مبارک حسن صاحب) اگر یہی تمھاری خوشی ہے تو ہم مجبور نہین کر سکتے تمھین اختیار ہے لیکن بھائی غصے غیظ رنج ۔ ملال کی کوئی وجہ بھی ہوتی ہے سُنی سنائی بات پر عمل کیا تم نے جو وجہ نزاع اور لڑائی کی صورت بیان کی تھی ہم نے اس کا جواب اسلئے دیا کہ تم اپنے دل سے رنج نکال ڈالو یا اس غرض سے کہ تم عزیزداری سی شے کو ترک کردو ذرا سوچو تو کہ مہمان کا مرتبہ کتنا بڑا ہے اور مہمان بھی کیسا جس کا ایک بھاری احسان سر پر ہو ہم تم غیر تو ہین نہین غیر تو اُستانی جی تھین اُن کی خاطرداری عزت خدمت جیسی ہم پر ضروری تھی ویسی تم پر جیسے تمھاری بہن پر ویسے تمھاری بیوی پر پھر کوئی قصور اُن کا نہین خطا نہین جس بات کو تم جرم قرار دیتے ہو وہ جرم اُس حالت مین ہوتا کہ سوا تمھاری بیوی کے اُنھون نے اور کسی سے نہ کہا ہوتا فقط اُنھین کے پیچھے پڑ جاتین اور کسی ناجائز بات کو سمجھاتین حق امر کہنے کے علاوہ اُنھون نے اور کیا کیا سمجھانا اس خوبی کا اس حسن کا کہ سوا تمھاری بیوی کے اور سب نے مان لیا جس مین بڑے بوڑھے بھی دس پانچ تھے تم پہلے میرے کہنے کو جاکر اپنی امان جان سے تو پوچھو اُن کے بھی تو دستخط کاغذ پر ہین وہ بھی تو موجود تھین اگر وہ میرا کہنا غلط بتائین اسی وقت عزیزداری کی جڑ کاٹ ڈالو رشتہ یا قرابت بچون کا کھیل تو ہے نہین کہ کھٹ ہوگئی غرض واسطہ نہ رہا بات صرف اتنی ہوئی ہے کہ سطوت دولھن کے انکار پر اُستانی جی نے دلیلین پیش کی ہین وہ عاجز آگر جواب نہ دے سکین گھر جاکر تمھارے ذریعے سے بدلا لینا چاہا اس کا اثر فقط ہماری ذات تک محدود نہ رہے گا بلکہ سارے کنبے تک پہونچے گا کیونکہ سبھی تو عہد و قسم

سے اقرار کر چکے ہین تو ہمارے ساتھ تم سارے کنبے کو چھوڑتے ہو بھلا تمھارے چھوڑے چھوڑا جائے گا اور یہ بھی سہی کہ تم اپنی ضد اور بیوی کی خاطر سے ایسا کربھی گذرو کہ ہمین چھوڑ دو اور سب سے تو ملو گے پھر بھی قصور تو اُن کی طرف بھی عائد ہوتا ہے چھوڑو تو سب کو چھوڑو پہلے جا کے سب کی بڑی اپنی امان جان سے اس کا جواب لو کہ آپ میٹھی رہین اور بہو کو سب نے ملکر ذلیل کیا اگر وہ عاجز آکر قابل چھوڑ دینے کے ٹھہرین تو پہل اُن سے کر و پھر سلسلے سے ہم تک بھی پہونچنا اس وقت تمھارا کہنا بمجبوری ہم بھی مان لین گے چاہے ہمارا دل چاہے یا نہ چاہے ملنا جلنا ایک طرف سے تو ہو سکتا نہین تمھارے ترک سے ہمین بھی خواہ مخواہ رکنا پڑے گا۔

(سطوت دولھا) آپ کی ساری تقریر سے مجھے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سراسر خطا میری بیوی کی ہے مجھے اور سب بے قصور ہین (میر مبارک حسن) بھائی یہ تو ہین نہین کہتا اُن کی کیا خطا اور کسی کی کیا خطا تم خواہ مخواہ اُستانی جی کو خطاوار ٹھہراتے ہو آخر اُن کا کیا جرم ہے ایک بات کا سمجھانا یہ قصور ہے تو ہم بھی قصوروار ہین کہ اسوقت ہم نے تم کو سمجھایا (سطوت دولھا) معقول آپ کے اُن کے سمجھانے ہین مجھے زمین آسمان کا فرق ہے آپ نے میری ذلت کی کون سی بات کہی مجھے ایک تو طریقے اور قاعدے سے کہنا مجھے ایک مشیخت اور بدزبانی کے ساتھ (میر مبارک حسن) بھلا بھائی تمھاری سمجھ مین یہ بات آسکتی ہے کہ ایک آدمی زبان درازی اور بے عنوانی سے چالیس پچاس آدمیون کو اپنا بندہ بنالے اور وہ بن جائین نہ ایک کو غیرت آئے نہ رگ حمیت جوش کھائے تم بچے ہو بھلا کسی تجربہ کار اور سن رسیدہ سے تو پوچھو کہ شیرین زبانی سے دل ہاتھ مین لیے جاتے ہین یا درشتی اور تلخ گوئی سے ایک کام کرو میرے اس کہنے

کو بھی تم اپنی امان جان ہی سے پوچھ لیتا زیادہ بات کو کیون طول دو پہلے میرے کہنے
کو آزمالو پھر جو مزاج مین آئے وہ کرنا سطوت دولھانے چاہا کہ پھر کچھ کہون میر مقبول احمد
صاحب نے روک دیا اور کہا کہ اب تو ایک بات فیصلے کی کہہ دی گئی جاؤ اسے
آزماؤ اگر وہ قصوروار ٹھہرین تو بے کہے سُنے ہمین بھی چھوڑ دینا یہان آکر کہنے اور
تکلیف کرنے کی کچھ ضرورت نہین سطوت دولھا چلے گئے اور اُلٹے پاؤن پھر پلٹ
آئے کہا کہ امان جان اور میری بیوی سوار ہو کر آتی ہین آپ بھی اُن صاحبون کو بلوا بھیجے
میر صاحب ہاتھ ملکر رہ گئے اور امیر خانم کو اُدھر دونون صاحبون کے لیے کو بھیجا
دونون بیچاریان افسوس کرتی اور سوچتی ڈرتی سوار ہوگئین مین نے چلتے وقت
کہہ دیا تھا کہ ذرا آپ لوگ غصے سے کام نہ بگاڑیے گا اور اگر ہوسکے تو مجھے اطلاع
دیجیے گا کہ میرا دل لگا رہے گا چونکہ امجدی بیگم اور نجنا ور دولھن کو میری بات کا
خیال تھا جب وہ دونون بیبیان سوار ہوگئین تو امجدی بیگم کو وقت نہ رہا تھا
جھٹپٹا ہو چلا تھا مگر آئین اور نماز سے فرصت کر کے بیان کیا کہ خیریت یہ گذری
کہ ہم سے بات چیت کی نوبت ہی نہین آئی ساس بہو اور وہان بیٹھے ہی مین خوب
رد و بدل ہوئی نجنا ور دولھن نے بولنے کا ارادہ کیا لیکن مین نے ہرگز اُن کو بات
نہ کرنے دی جس وقت وہ بیوی کی طرف سے مان کو قائل معقول کرنا چاہتے تھے اور
آواز بلند کرتے تھے یہ تھین کہ لال ہو ہو جاتی تھین ادھر اُنھون نے قصد کیا اور مین
نے گلا دبایا منھ پر چھوپا دیا ایک سے تو برابر وہ بندہ خدا لڑ رہا تھا یہ بولتین تو اُن کی
بھی اچھی طرح خبر لیتا بارے لڑتے لڑتے جواب دیتے دیتے وہ بیچاری عاجز ہوگئین
اور تنگ آکر یہ کہا کہ اچھا بھئی جو تمھین بن پڑے وہ کرو جب تم ہمارے شریک نہ ہوگے

تو ہم تمھاری کسی بات مین کیون شریک ہونے لگے سارے کنبے کے سامنے مین اقرار کر چکی کا غذ تیرہ ہوا بڑھاپے مین کہہ کر مکر جاؤن گھٹے کی جگہ کلنگ کا ٹیکا لگواؤن تمھارا ساتھ دے کر مجھے اپنی بات کھونا منظور نہین چاہے بلو چاہے نہ بلو سطوت دولھا بگڑکر اُٹھے اور بیوی سے کہا کہ جاؤ اپنی سب چیزین نکلوا کر رکھو مین مزدور بھیجتا ہون مجھے آپ کے تعلق کا خیال تھا جب وہ گیئن تو بختاور دولھن نے چاہا کہ اپنی امان جان کو روکین مین نے کہا کہ مبارکہ بیگم وہان اکیلی ہین نند بھاوج ایک جگہ کئی برس سے رہتی ہین اُن کے جانے پر ایسا نہ ہو کہ وہ کچھ روکین ٹوکین اور بھائی بہن مین لڑائی ہو بختاور دولھن چپ ہو رہین اُن کی امان جان نماز پڑھکر سوار ہوگئین جیسے ہی کہا انھین پہونچا کر آئے ویسے ہی مین سوار ہو آئی ہون ۔ کیا سمجھانے کی نوبت نہین آئی یا پہلے ہی سے رنگ بگڑ گیا اُن کی امان نے آپ لوگون کی طرف گواہی ضروری دی ہوگی انجاری بیگم جی ہان سبھی کچھ ہوا کوئی جتن اُٹھا نہین رکھا گیارہ بارہ بجے سے اس وقت تک یہی تو تو مین مین بک بک جھک جھک رہی وہ لڑکا دیوانہ ہے آپ ہی ایک بات کہتا ہے آپ ہی مکر جاتا ہے گھڑی مین تولہ گھڑی مین ماشہ ہو بہو بیوی کے مزاج کا چربہ ہے نہین معلوم اُن کے منھ مین اُس کی زبان ہے یا اس کے منھ مین اُن کی تمام زمانہ ایک طرف وہ بندہ خدا ایک جانب بیوی کا بھی بالکل یہی نقشہ ہے نہ بردباری نہ بات کا سلیقہ نہ تحمل دونون کے دونون چھچھورے اور اوچھے ہین وہ اپنی امارت پر اتراتے ہین یہ بیوی کے بل پر کودتے ہین چار دن اُدھر وہ غضب کا بیر قیامت کی دشمنی دونون مین تھی کہ ایک دوسرے کے خون کا پیاسا تھا مجال نہ تھی جو یہان کا آدمی وہان

اور وہان کا یہان نکل آگے محبت اور اخلاص ہو تو ایسا کہ امان جان کو چھوڑنے پر
کمر باندھ لی نہ اس مین بھار رکہ نہ اس مین چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیرا پاک
خدا راس لائے کہین سسرال مین جا کر گل نہ کھلائین مزاج کی تو تیز ہین دماغ دار
اتنے بڑے کہ ناک پر مکھی نہین بیٹھنے دیتے پندرہ روپے مہینہ باپ بھیجتے ہین معلوم
ہوتا ہے کہ پندرہ ہزار ہین نواب بنے پھرتے ہین ٹھسا ہے ٹھسا کہ خدا کی پناہ وہان
سب کے سب ایک سرے سے اُن کے بھی اُستاد چار روز بھی ساتھ نہ ہوگا اور عجب
نہین جو بیوی سے بھی پھر کھٹ پٹ ہو جائے ہین جو کچھ ہوا برا ہوا مجھے کیا معلوم تھا
کہ ان کا مزاج نیک صلاح دینے سے ایسا بگڑ جائے گا اور اسقدر بات بڑھے گی
ورنہ میری کیا شامت تھی جو اُن سے کچھ کہتی سنتی اگر آپ یا بجتا ورد دلہن اشارے
کنائے سے بھی مجھے روک دین تو مین سمجھکر ٹال دون بعضے وقت کچھ ایسی ہی وقت
آ پڑتی ہے کہ بنائے نہین بنتا خدا انجام بخیر کرے آپ نے یہ کہکر میرا دل اور
ڈرا دیا کہ سسرال والے بھی سب کے سب مزاجدار ہین لو امجدی بیگم جی نہین
سب نہین نواب صاحب اور اُن کی بیوی چھٹ سب ایک تھیلی کے چٹے بٹے
ہین سطوت آرا بیگم کی بہنین بھائی بھاوجین خدا رکھے سب کے سب دس بارہ ہین
ایک سے ایک بڑھکر بد دماغ اور کور مغز اُٹھا ؤ میرا سو نا رھا کہ کنبے کا کنبہ بھونڈا
مان باپ کی تو ایک بات کسی مین چھو تک نہین گئی لڑکے فرعون بے سامان لڑکیان
پڑھے جن بھاوجین شیطان اگر دونون صاحبون کی خوبی مزاج کا سولھوان حصہ
ان بچون مین ہوتا تو تر جاتے خدا معلوم ان مین بدخصلتین کہان کی آگئین شوخی۔
شرارت ضد بیہودگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے جو ہے تڑاق پڑاق نہ آنکھ مین سیل

نہ منہہ مین لگام نہ زبان مین لوچ نہ ادب جانین نہ تہذیب گنوار کے لٹھ ہین مین تو
تو ایک دفعہ کامنی بیگم کے مانجھے والے دن اپنے سن بھر مین گئی تھی دن بھر رہی تمام
دن کانٹون پہ لوٹتے ہی گذرا ہیوی بچے ہین کہ آفت زمین سے پورے اُبھرے نہین
ٹھینگے برابر قد ہاتھ بھر کی زبان سارے گھر مین چیخ دھاڑ مچی ہوئی ہے انّا نے
شکایت کی کہ پیارے میان دودھ لگتے تھے مین نے کہا کہ اب دودھ کیسا انھون نے
میرے اس زور سے کاٹا کہ دیکھیے لہولہان ہو گئی۔ ماما نے بالون کا بکٹا لا کر دکھایا کہ دیکھیے
چھوٹی بیگم نے میرا سر گنجہ کر دیا کبڑنی ادھر حلوا سوہن والی آتے کے ساتھی آفت مین
مبتلا ہو گئین شکر قند امرود گاجرین بھرا ہوا ٹوکرا ایک دم مین خالی کیسی تول کیسا مول
ایک پٹری کی چلتی ساری کی ساری کھٹکتا پھرتا ہے پیچھے پیچھے ماما کاوتہ کر رہی ہے
اور کہتی جاتی ہے کہ دیکھیے ننھے نواب نہین مانتے دوسرا جوزی کی نوز کھاتا اور پھیکتا
پھرتا ہے سب مین بڑے تل کے لڈوؤن سے گولیان کھیل رہے ہین ایک لگا
لیکر بے تحاشا جو دوڑا چھجا باٹوٹ کر چھجن سے زمین پر آیا ڈیوڑھی کا تو سامنا اور لڑکون
نے برابر ڈاک کے ہرکارون کی طرح آہر جا بہ سر لگا رکھی ہے کسی نے منع کیا انھون نے
بالکل پروا اگرا دبا بلیحن تو جھکی ہوئی چولھا پھونک رہی ہے ایک لڑکا جو اُس کے
اُوپر گرتا ہے اوندھے منہہ چولھے مین جا رہی راکھ بھر گئی بھوین پلکین جل گئین مُنہ
بھل بھلا گیا آنکھین مل کر جو پلٹتی ہے کوئی نہین کونون مین بیٹھے ہوئے قہقہے لگا
رہے ہین مچان پر سے انّا پٹارا اُتارنے کو چڑھی تلے اوپر موناڑھے تھے پکڑے رہنے
کے بہانے سے مونڈھے کو اپنی طرف جو اُلٹا کھینچا وہ کھڑے قد سے پٹارے سمیت زمین
پر آ رہی ایک نے دوسرے کے سر چھپار کھ دیا اور آپ روبکاری مین نلوہ الگ

مرچون کی لبری مصالح پیستے ہین ایک لے بھاگا دوسرے نے ٹپنا ملا کر سب ماما چھیلون
کے بل دبا سارا دن کمبختون کو روتے کٹا بہت سے جوتے جو مہمانون کے رکھے ہوئے
دیکھے ایک ایک کرکے آٹھ دس جوڑے نہ خانے ہین جا کر ڈال دئے جو اُٹھتا ہے
جوتا ندارد کسی کی نماز جاتی ہے کسی کو پیشاب لگا ہے بولایا او گھبرایا چار طرف ڈھونڈھتا
پھرتا ہے لڑکے ہنسی کے مارے لوٹے جاتے ہین دسترخوان پر ایک ہنگامہ تھا معلوم
ہوتا تھا ٹیڑون کے آگے دانہ ڈالا پلاؤ کے چار دانے کم زیادہ ہونے پر کئی پلیٹون کا
خون ہوا پیالے ٹوٹے ادرک لگی برن کو الگ دُکھ پہونچا پلیٹ جا کر اُس کے منھ پر پڑی
ایک دوسرے کے آگے کی بوٹی دیکھتا پھرتا ہے دسترخوان لت روندن مین آیا
ہے وہ کہتا ہے تمھاری بوٹی بڑی ہے یہ کہتا کہ باجی کی بے ریشے ہے جیسے ہڈیون پر
کتے لڑتے ہین سیر تو قابل دید تھی مگر مین تین ہی پہر مین اُکتا گئی ہونٹون پر دم آگیا دن
پہاڑ ہو گیا کسی طرح کاٹے نہین کٹتا خدا خدا کرکے چار بجے مین رخصت کو گئی بیگم صاحب
نے کہا کہ بیوی ایک رات تو رہ جاؤ کل چلی جانا مین نے کہا کہ مین آپ کے حکم اور
خفگی کے خیال سے چلی آئی آپ جانتی ہین جو میرے سر کام دھندے ہین وہ تو
یہ کہہ کے رکین لڑکی نے دوپٹہ اُتارنے کے قصد سے آنچل کھینچ کر کہا کہ ہم تو نہین جانے
دینگے دوپٹہ تھام کے مین نے کہا کہ انشاء اللہ پھر آئین گے اور آکر رہین گے کبھی اُسنے
دوپٹہ پر کچھ زور نہ چلتا دیکھکر جھٹ میرے ہاتھ سے ریشمی رومال چھین یہ جا وہ جا
بیگم صاحب ہان ہان کیا کین لیکن وہ کب سنتی ہے خدا معلوم کدھر غائب ہو گئی ادھر
ڈھونڈوا اُدھر دیکھو مین نے کہا کہ جی کیون کاہے کے لیے لے گئین تو لے جانے دیجیے
آخر اُس رومال مین کیا دولت کو نہین بندھی تھی کہ بچے سے کھل کے گر پڑے گی صدقے کیا تھا

(بیگم صاحب) نہین یہ کیا بات ہے اس وقت تو نہین ملے گا مین چھین کر بھجوا دونگی رومال ملال ہوگیا آج تک تو نہ آیا خدا معلوم اُس نے کس کو نے کھترے مین غارت غول کیا چھینگے پوتے چھوٹے بڑے لڑکیان لڑکے سب کے سب آفت کے پرکالے حشر کے فتنے خدا بچائے ایسے بچون سے بیگم صاحب بھی کچھ اُن کی حرکتون کی عادی ہوگئی ہین مجھے تو سودا ہو جاتا ایک دن مین تو دل بے قابو ہو چلا تھا ہر دفعہ جی چاہتا تھا کہ سب کو پاخانہ مین جا کر بند کرا دُون اُدھر نہین دیکھتی ہون بھیانک آوازین کان کے پردے اور ٹلے دیتے ہین دیکھتی ہون آنکھون سے خون ٹپکتا ہے گھر بھر مین ایک تلاطم ہے معلوم ہوتا ہے بھگدر کا دن ہے سانڈ چھٹے ہین دیوانے گھس آئے ہین کچھ دہی انوکھے بچے نہین آخر اور گھر دن مین بھی تو بچے ہین نہین معلوم سب کے سب کس قماش کے ہین اور کس پر پڑے ہین۔ ہین۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مان باپ کثرت کی وجہ سے کچھ توجہ نہین کرتے نیچ قومون مین پل کر بڑے ہوئے انھین کی خو بو پائی جتنی باتین آنیئے کہین سب سے یہ ظاہر ہے کہ بالکل تعلیم نہین ہوئی لاڈ پیار نے اور رہی سہی مٹی خراب کی امارت اُس پر بھی طرّہ کچھ گیہون گیلے کچھ جا نگر ڈھیلے جہان تک ممکن ہو شریف قوم کی عورتین ڈھونڈھ کر بچون پر مقرر کرے اناکے واسطے تو شرافت بالفرور ہے دودھ کی تاثیر مشہور ہے کیا معنے جو بچے مین دودھ کا اثر نہ ہو جب ابتدا سے بُری صحبت ہوئی اور نافہمون سے پالا پڑا دودھ پیا کماری اور چماری کا تب آپ ہی بڑھکر وہ لڑکے رنگ لائین گے جو کچھ نہ کرین وہ تھوڑا ہے اگر کچھ پڑھا لکھا دیے جاتے تو مس قلب پر ملمع ہو جاتا جہالت سے رہی سہی اور بھی قلعی کھل گئی سطوت آرا بیگم کو دیکھیے کہ اس قدر غصہ ور بد مزاج جوانی کا عالم شوہر والی مان کی لاڈلی باپ کی پیاری اُسپر بات چیت

کے وقت جو آتے ہوئے غصے کو جو روک لیتا ہے اُنھین دو حرفون کا زور ہے جو اُنھون
نے پڑھے ہین خواہ وہ اچھی جگہ پڑھے گئے خواہ بُری جگہ برون کی صحبت تھی یا بھلون
کی اُستانی جی کا بھی کیسا ہی مزاج سہی لیکن یہ جو تھوڑی سی نیکی اور تہذیب اُن مین
برائے نام ہے اُسی پڑھنے کے صدقے سے ہے دور نہ جائیے وجیہ النسا بیگم ہی کی حالت
کو جانچیے چار روز اُدھر کیا تھین اور ماشاء اللہ آج کیا ہین کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ وہی
وجیہ النسا ہین (امجدی بیگم) جی ہان آپ بجا فرماتی ہین ماشاء اللہ احمدی بیگم مجھسے
زیادہ پڑھ گئین سبھی باتون مین زیادہ ہین یہان شادی کے مارے پڑھنا لکھنا سب
چھوٹ گیا اُن کی شادی اچھے خاصے سن تمیز مین ہوئی بارھوین یا تیرھوین مین تھین
میری شادی کی وہ جلدی پڑی کہ دسوین ہی برس مین سب کچھ ہو گیا چٹ منگنی
پٹ بیاہ (بی بی) دیکھیے کسی کی شادی بھی اچھی نہین دشمنی اسی دوستی کا نام ہے کہ عقل
کامل ہونے دی نہ سمجھ درست دس برس کے کیڑے کو پہاڑ کے نیچے دبا دیا چاہے
اُس مین اتنے بڑے بوجھ اُٹھانے کی طاقت ہو چاہے نہ ہو اُنھون نے تو اس پر
احسان کا چھپر رکھدیا ٹھار رکھین گے تو اتنا کہ بال سفید ہو جاوین دودھن خضاب کرے
تو سسرال مین منھ دکھانے کے قابل ہو اور نکالین گے تو اتنی جلدی کہ بی بنو میان سے
چھلی چھلیا کھیلین گڑیون کا گھر جہیز کے ساتھ لے جائین جو بات ہے انوکھی جو ایجاد ہے
گندہ یہ کیا ضرور ہے کہ ہم پُرانی لکیر کے فقیر بنے رہین اور اپنا اونچ نیچ آپ نہ دیکھین
آخر یہ خدا نے عقل کیون دی ہے پہلے تو شادی بیاہ مین ایسی ایسی رسمین تھین کہ سنکر
قے آتی ہے چھوٹی سی چھالیا ڈلی دودھن کو مائیون مین کھلا دیتے تھے اُسی کو پاخانے
سے نکالکر سکھاتے اور کاٹ کر بیڑے مین کھلاتے تھے آخر یہ رسم کیونکر موقوف ہوئی عقل

ہی کے ذریعے سے ناشدہ شدہ ہو پھوٹی ایک دولھانے سنا پہنچا پٹیا استفنا ہوا نجس
اور حرام ہونے سے اس کا رواج اُٹھ گیا اسی طرح سے بہت سے موقع اور محل
شادی بیاہ تصرف کے قابل ہین خشکہ اور بروزہ اگرچہ گندہ مگر ایجاد بندہ۔
(امجدی بیگم) ای ہے یہ کس کمبخت کا ایجاد تھا موا گھنا نہ ڈھیل اگھوری دولھا بچارے
کا کیا قصور وہ نجس پاک کیا جانے جبر وظلم سے کھا لینا ہوگا کیون اُستانی جی اس کا
گناہ بھی اُسی کی گردن پر ہوگا ہین) اور کیا (امجدی بیگم) ای ہے میرا تو جی متلانے لگا
یہ ان لوگون کی عقل پر کیا پتھر پڑے تھے جھوٹون بھی اس سے کام نہین لیتے تھے
ہائین بھلا اس حماقت کا کہین ٹھکانا ہے ای ان پر یہ کیا مصیبت پڑ گئی کہ ایک
سرے سے دوسرے تک اُلٹے ہی پیونار لگاتے چلے گئے اور سوجھائی نہ دیا کہ
ہم اپنے حق مین کانٹے بوتے اور اپنی راہ مین کنوئین کھودتے ہین آخر لڑکا اور
لڑکی دونون ہی تو خدانے سب کو دیے ہونگے پھر یہ نہ سمجھے کہ جو آج اور کے
بچے سے ہم کرینگے کل ہمارے بچے سے بدلا لیا جائیگا ایک ہاتھ کی لینی ایک ہاتھ
کی دینی (مین) ہوی یہ سب مردون کی غفلت اور عورتون کی حماقت ہے شادی
بیاہ سی مشکل بات اور اُس مین مردون کی پہلو تہی سل انکاری سے جواب دے دینا
کہ بھئی اس بارے مین باجی جان اپنے جانین ہمین دخل نہین خدا تو مشورہ کرنے کا
حکم قرآن مجید مین دے اور یہ بیویون کے غلام ایسے سخت اور مشکل کام مین اپنا بولنا تک
نہ جائز رکھین بھلا اس بے پروائی او غفلت کی کچھ حد بھی ہے اُستانی جی بہت بجا
فرماتی تھین کہ آج کل کے مرد جورتین اور عورتین مرد ہین پہلے ڈھیل دے دیکر جورتون
کو تو مطلق العنان کر دیا پھر اُن کی خود مختاری کے زور سے دب دب کر آپ بے بس

اور معذور ہو بیٹھے مردون مین بیٹھ کر مدشین چھاٹنے کو ہین اپنے نبی برحق کے اس
کہنے پر بالکل دھیان نہین کہ اگر کوئی نہ ملتا تھا تو مین عورتون سے مشورہ لیتا تھا جو
وہ کہتی تھین اُس کے خلاف کرتا تھا ذرا آنکھ کھول کر دیکھین کہ اس روایت سے فقط
مشورہ ہی کی تاکید نہین ثابت ہوتی بلکہ عورتون کے کہنے کے خلاف چلنے کا بھی حکم
دیا ہے واہ کیا خوب یہان اس کے برعکس عورتون کی عقل پر دارمدار ہے جو وہ
فرمائین معاذ اللہ حدیث و آیت ہو جاتا ہے ویسی ہی تو خرابیان پڑتی ہین سر پہ ہاتھ
دھر دھر کے روتے ہین نام استخارے کا پاڑ لیا کوئی پوچھے کہ تمھین استخارہ دیکھنے کا محل
و مقام بھی معلوم ہے یا بدنام ہی کرنا آتا ہے تل پھوٹتے استخارہ پھول سونگھتے استخارہ
جتنے محل پر عقل سے مشورہ لینے کی ضرورت ہے وہان خدا سے مشورہ لیا جاتا ہے
اور بے سمجھے بوجھے الزام رکھنے کو بھی موجود ہین اُس ڈھٹائی کی قائل ہون اسمین
بھی شک نہین ہے کہ عورتون نے دخل در معقولات دے دیکر مردون کو عاجز ضرور
کیا اور اُن بیچارون نے اپنی بدنامی خاندان کے پاس حرمت کے لحاظ سے طرح
دے دیکر عورتون کو حریف غالب بنا لیا کیا اندھیر ہے کہ جو مدمقابل ہونے کی لیاقت
نہ رکھے اُس کو فوقیت دیجائے (امجدی بیگم) حقیقت مین آجکل بڑے بڑے گھرانون
کی عورتون کا یہی حال ہے ہزار ہزار خدا کا شکر کہ ہمین ان عیبون سے پاک رکھا
بجتا اور دو طھن بھی اپنے میان کی کسی بات مین دخل نہین دیتین ماشاء اللہ بڑے
آن بان کی ہین دور از حال اُن کے میان ماندے پڑے اور ایسے ماندے کہ راجہ صاحب
نے کام ہرج ہونے کی وجہ سے دوسرا نوکر رکھ لیا دو مہینے تک تو تنخواہ بھیجی اسکے بعد
سے وہ صورت ہوئی آمدنی کم رکتا تھی کہ خرچ کی بلون بلون پڑگئی پھر اُسی نے ماشاء اللہ

سارے گھر کا بار سنبھالا کل گہنا بیچ ڈالا اور مان باپ کے عتاب خطاب کے خیال سے یہ دانائی کی کہ جو چیز بیچی ویسی ہی چاندی کی ملمع دار بنوائی چھ مہینے تک اب سے دور چھوٹے بھیا بیمار رہے اور سارا کنبہ دیکھنے کو آیا اُنھین گہنے پاتے مین لدا پھندا دیکھا جب خدا نے فضل کیا وہ اچھے ہوئے تو اُنھون نے ایک دن مجھسے پوچھا کہ باجی کیا تم نے روپے خرچ کے دیے مین نے کہا کہ بھیا مین نے نہین دیے کہا اور بہت کہا مگر تمھاری بوی کیمیا بناتی ہین اُنھین ضرورت ہی کیا تھی وہ ہنسنے لگے اور کہا مجھے تعجب ہے کہ پھر خرچ کیونکر چلا کہین اپنے گھر سے تو نہین منگوایا مین نے کہا کہ مجھے یہ بھی معلوم نہین آخر میرے سامنے اُنھون نے بلا کر پوچھا پہلے تو ہنسا کین پھر گہنا بیچنے کو کہا اُنھون نے پوچھا کہ کیا کیا بیچا کہا کہ طوق جوشن جھڑے کڑے ڈھولنا پاؤنکے چھلے نونگے چوہے دتیان کنگن بھائی نے کہا کہ ہائین کڑے کون سے بیچ ڈالے وہ سمجھے کہ شاید چڑھاوے کے کڑے کہا کہ جہیز والے اُنھون نے کہا اور تم پہنے جو ہو کہا کہ ویسے ہی مین نے چاندی کے بنوا کر ملمع کرا لیا بھیا بولے کہ آخر اس سے کیا مطلب تھا کہا کہ اس سے بڑا مطلب یہ تھا کہ گہنا بکنے کا حال کسی پر ظاہر نہو اور کوئی میرے عزیزون سے خبر پا کر طعنہ مہنہ نہ دے بھیا دیر تک تعریف کیا کیے اور کہا کہ درحقیقت خدا نے تمھین بہت اچھی طبیعت دی ہے اور عقل سے کام کرتی ہو مین تمھارا احسان مند ہون انشاء اللہ جیتا ہون اور اچھا ہو گیا تو سب سے پہلے جتنی چیزین تم نے بیچی ہین خواہ چاندی کی ہون خواہ سونے کی مین سب سونے کی بنوا دون گا وہی اُنھون نے کیا کہ گوالیار کی نوکری کو سال نہ پلٹا تھا ایک ضرورت سرکار سے وہ آئے ہزار روپے گہنے کے لیے دے گئے اب ماشاء اللہ اُن کے پاس ایک تار چاندی کا نہین سونے

مین پہلی موتیون مین سفید مین (مین) (امجدی بیگم صاحب اسوقت آپ سے بختاور دولھن کی یہ دانائی سنکر مجھے جو گئی محبت ہو گئی کہان سے پاؤن جو گلے سے لگالون واہ واہ واہ کیا دل خوش کیا ہے خدا اُن کو ہمیشہ خوش رکھے نیک بیبیان اور اُن کی اچھی باتون کا کیا کہنا کسی کی اچھی بات کیون نہ ہو دوست دشمن کے مُنھ سے تعریف نکل جاتی ہے (امجدی بیگم جی ہان (سیدہ بیگم) بختاور دولھن کی میرا مُنھ نہین جو تعریف کرسکون خدا اُس کو مانگ کوکھ سے ٹھنڈا رکھے اُسکے بچے اُسکے سایے مین پروان چڑھین رَجے پُجے ایسے بلسے عجب نیک اور ملنسار بیوی ہے اُستانی جی بھی اک بات نہین اُس نے ایسی ایسی ہزار دانائیون سے ہم سب کو اپنا لونڈی غلام بنا لیا ہے لڑکے بالے جوان بوڑھے سب اس کے لیے دست بدعا ہین محلے کی عورتین بھلا فرض کرکے دیکھنے کو نہ آئین اور دو تین دن گھر مین نہ دلی سے میٹھ تو ین استغفر اللہ بہت سی رات کو بہت سی دن کو اُس کی زیارت اور باتون کی مشتاق ہو کر آیا جایا کرتی ہین قریب اور دور کے عزیز اُس پاس کے غیر اُس کی سیرت کے عاشق ہین (مین) ہو کہیے بجا ہے اچھی خصلت نیک سیرت ہی ایسی شئے خدا جملہ جہان کی بہو بیٹیون کو ایسی نیک توفیق دے کہ وہ غیرون مین جاکر عزیزون سے زیادہ ہر دل عزیز ہون راہ چلتے پیرون کے نیچے آنکھین بچھائین غیر آنکھون پر عزیز سر پر بٹھائین حاتم مین ایک سخاوت کی صفت تھی دنیاوالون نے اُس کی کہانی جوڑ ڈالی مثل مین نام ملا لیا پھر کیا ان لوگون سے اور حاتم سے عزیزداری تھی جو کچھ ہوا اُس کی سخاوت کی وجہ سے نوشیروان عادل تھا ہمارے نبی نے فخر کیا کہ الحمد للہ مین بادشاہ عادل کے عہد مین پیدا ہوا وہ کافر مطلق

یہ بنی بر حق کہاں نور کہاں نار کہاں گل کہاں خار مگر چونکہ وہ عادل تھا حضرت نے
حق کلمہ کہہ دیا اچھے کو سبھی تو اچھا کہیں گے جب ہم مین کوئی صفت ہی نہو گی تو تعریف
کا ہے کی کی جائے گی خوشامد و آمد کی سند نہین یہ تو تھوڑی بات کو بہت ساد کھاتی
ہے اور مزاج مین ذرا ظہور جو نیکی ہوتی ہے اُسے بھی خاک مین ملا دیتی ہے پھر خواہمخواہ
کے آپ ایسے اور آپ ویسے رہ جاتے ہین سونا جانے کسے آدمی جانے بسے ساتھ پر
حال کھلتا ہے کہ ہی ہی یہ تو ایسے ویسے مشہور تھے ڈھاک کے تین پات ہائین ان
مین تو کچھ بھی نہین خاک نہ دھول بکائن کے پھول ایسا مشہور کرانا دو کوڑی کا
امجاری بیگم صاحب آج کل کسی کی اچھی بات اگر سننے مین آتی ہے تو یہ سمجھ لیجے کہ
پیر نہین اوڑتے مرید اوڑاتے ہین خوشامد کے مارے بیوقت کا راگ گاتے ہین
مجھے بختاور ددھن کی نیکبختی اور سادگی خوش مزاجی اور بے تکلفی کا حال بخوبی اتنے
دنون مین کھل گیا تھا لیکن اس درجے کا مین اُن کو نہین سمجھتی تھی اسوقت تو آپنے
اُن کا یہ ذکر کر کے مجھے بے چین کر دیا دل ڈھونڈھ رہا ہے کہ اس گوشے سے نکل آئین
اُس کونے سے آجائین تاکہ مین انھین جی بھر کے کلیجے سے لگا لون واہ بیوی بختاور ددھن
واہ خدا تمھاری لڑکیون مین بھی ایسی ہی صفتین دے جن کی میری طرح چار غیر تعریف کرین
اور تمھاری طرح اُن کا ساتھ نیکبختون اور قدر دانون کا ہو کہ اُن کی زندگی عیش
و راحت سے گذرے اندھون کے آگے روئے اپنے دیدے کھوئے کی زحمت و
مصیبت سے یہ بچیان دو چار نہ ہون اور خدا نہ کرے ہون تو صبر کے جوہر دکھائین
بیتاب و بیقرار نہ ہون خداوندا تو بڑا قادر و توانا ہے میری سفارش میری دعا سب
بے بیاہیون کے حق مین قبول فرمانا اور اُنکو سسرال کے جہنم مین جلنے سے بچانا۔

امجدی بیگم میرے ہر فقرے پر آمین اور انشاءاللہ کہتی تھین کھانے کا وقت آجانے سے یہ ذکر ختم ہوا اور دسترخوان بچھا امجدی بیگم میرے ہان کے دسترخوان کے ادب قاعدے دیکھ چکی تھین دل مین بہت سی باتین آئین مگر سر ہلا ہلا کر اور مسکرا مسکرا کر رہ گئین کھانا کھانے کے بعد جب سب ہاتھ منھ دھو چکے تو ہنستی ہوئی میرے پاس آئین اور کہا کہ ذرا ہاتھ دیجیے مین آنکھون سے لگاؤن یہ لڑکے کھانا کھاتے تھے اور میرے دل مین گدگدی ہو رہی تھی اُس دن ہول جول مین مین نے دیکھا نہین آج جو اُن کے ساتھ بیٹھکر کھایا تو جی چاہتا تھا کہ ہر نوالے پر آپ کے گرد پھرون ایک مین حرکت نہ تھی معلوم ہوتا تھا کہ تصویرین ہین دوزانو ادب سے سر جھکائے نیچی نظرین کیے چھوٹے چھوٹے نوالے اُٹھانا اور نرمی و ملائمت سے چبا نا کھاتی وہ تھین مزا مین لے رہی تھی ہا ئین یہ وہی بچے ہین جن کے کھانے کی چپڑ چپڑ آواز دوسرے دالان تک جاتی تھی آج ایک دسترخوان پر بیٹھنے والے کان لگائے ہین آنکھ ملائے ہین نہ آواز آتی ہے نہ منھ چلتا دکھائی دیتا ہے خدا کی قسم خدا رکھے آپ کے دم کو ہم جب آتے ہین دو چار سبق تہذیب اور علم مجلس کے آپ سے پڑھ جاتے ہین سبحان اللہ ماشاءاللہ جی چاہتا ہے کہ روز پہر دو پہر آپکی خدمت مین رہ کر آدمیت سیکھین مگر مجبور ہین کچھ زور نہین چلتا بڑے بوڑھے دسترخوان پر بیٹھ کے وہ وہ دنیا بھر کی باتین بناتے ہین جن کا سُننے سے تعلق ہے یہ تو بچے ہین مگر آپ کی صحبت کے اثر نے ان کو کیا ماشاءاللہ نستعلیق کر دیا اور پھر مزا یہ کہ مین نے کسی وقت آپ کو اُن کے ساتھ سر پھراتے نہین دیکھا دو دو تین تین پہر بیٹھی ہین معلوم آپ کن اشارے کنایون مین سبق دیتی ہین اور یہ بچے

کیونکر سمجھ لیتے ہین ہم نے ایسا انداز تعلیم و تربیت کا دنیا مین نہ دیکھا نہ سنا ہم کو
اور احمدی بیگم کو بھی آتو نے پڑھایا مخدرہ بیگم اور مبارکہ بیگم بھی اُستانی سے پڑھین
لیکن یہ بات کہان مین نے کہا کہ آپ سچ کہتی ہین خدا بخشے اُستانی جی کو یہ سب
اُنھین کا صدقہ ہے پہر رات گئے امجدی بیگم سوار ہوئین اُن کے جانے کے بعد
امان جان نے کہا کہ امجدی بیگم نہایت ہوشیار اور ملنسار ہین اُن کی ہر ایک بات
سے احسانمندی اور وفاشعاری کی بو آتی ہے نا قدری اور احسان فراموشی نہین
تم سے بہت بڑی ہین مگر کس قدر لحاظ و پاس کرتی ہین ادب دانی بھی عجب جوہر
ہے سچ کہا ہے کہ با ادب با نصیب جبھی تو ماشاء اللہ نصیبے کی تیز اور سب طرح
سے خوش ہین مین بھی ہان مین ہان ملا کر وہان سے اُٹھی اور لڑکیون کے کمرے
مین جا کر کامون کا جائزہ لیا کئی دن سے روزمرہ کا خرچ اور کیفیت نہین
لکھی تھی وہ لکھی ایک کتاب پر اچھی اچھی باتین لکھا کرتی تھی اور اچھی کتاب
اُس کا نام بھی تھا ان سب باتون سے فرصت کر کے دفتر برخاست ہوا جا کر
سو رہی صبح کو سویرے نانا جان تشریف لائے اور فرمایا کہ ایک کتاب قلمی
جس مین طرح طرح کی باتین لکھی ہین اور عجیب و غریب نسخے غیر مشہور دعائین شعبدے
نکتے گر نقلین شعر لطیفے حکایتین لکھی ہوئی ہین بکنے کو آئی ہے اگر تم بھی پسند کرو تو
لے لین مین نے اس کتاب کو نانا باوا سے لیکر دیر تک اُلٹ پلٹ کر دیکھا
بکار آمد معلوم ہوئی جا کر عرض کیا کہ بظاہر بہت اچھی چیز معلوم ہوتی ہے فرمایا کہ
رہنے دو مین نے تسلیم کی اور کتاب کو ایک جزدان مین رکھا شام کو ابا جان نے
کہا کہ طاہرہ بیگم آج ابا جان نے ایک کتاب لی ہے حکیم بڑے صاحب کہتے تھے

کہ اُس کی قیمت پچاس روپے دئے تم نے بھی دیکھی ہین جی ہان کہہ کر وہ کتاب اُٹھا لائی ابا جان نے رات کی وجہ سے پڑھا تو نہین مگر دونون خطون کی پختگی اور عمدگی کی دیر تک تعریف کیا کئے حقیقت مین کسی بہت نستعلیق خوش نویس نے لکھا تھا اور دونون خط نہایت روشن ننھے سیاہی اور سرخی سفید افشانی کاغذ پر آنکھون مین کھبی جاتی تھی امان جان کا سر بیچ ہین تھا اُنھون نے نماز کے بعد آرام کیا ابا جان باہر چلے گئے مین مکتب خانے مین آکر اُس کتاب کو لے بیٹھی دیکھتے دیکھتے ایک مقام پر امن یجیب المضطر کے عمل پڑھنے کی یہ ترکیب لکھی تھی کہ نوچندی جمعرات کو قبل از غروب غسل کرے اور پاکیزہ لباس پہن کے فضیلت کے وقت نماز مغرب پڑھے ختم نماز پر قبلہ رخ ایک تسبیح صلوات پڑھ کر یہ آیہ شریفہ پڑھنا شروع کرے نماز صبح تک جس قدر ہو تسبیح درود پر تمام کرکے روزے کی نیت کرے اور نماز صبح بجا لائے جس مطلب اور مراد کی خدا سے دعا کرے گا ضرور قبول ہوگی دوسرے دن پنجشنبہ تھا رات کو تو کچھ ذکر نہ کیا صبح سویرے دن کو نہا دھو کر بین سکھ کا کرتہ اور تہمد بنا کر اس پر چادر اوڑھ لی اور عمل کو ختم کیا دعا مانگ کے سو رہی بارہ بجے کے بعد آنکھ کھلی نماز پڑھی اور رو رو کر خدا سے پھر اپنے مطلب کی دعا مانگی الحمد للہ کہ میرے خدائے برحق نے میری دعا اُس عمل کی برکت اور اپنے کلام پاک کے صدقے مین سُن لی دو تین مہینے نہ گذرے تھے کہ آثار قبولیت امان جان کے حمل سے معلوم ہوے مجھے اس ترکیب اور عمل پر انتہا کا اعتماد و اعتقاد تھا جب روزہ کھول کر کھانے بیٹھی تو ابا جان نے نہایت اصرار سے فرمایا کہ طاہرہ بیگم کس کام

کے لئے تم نے عمل پڑھا تھا مین نے کہہ دیا فرمایا کہ ہان خدا تمھاری ہی سعی مین
برکت اور زبان مین اثر دے مین نے کہا کہ انشاء اللہ تعالےٰ تھوڑے ہی دن بعد
آپ پر کھل جائے گا وہ چپ ہو رہے جب میری بات کی تصدیق ہوئی تو تب
کو مین نے پھر کہا کہ ابا جان دیکھیے خداوند عالم نے فضل کیا میرے اعتقاد کا اثر
ظاہر ہوا وہ ہنسکر چپ ہو رہے ان مہینون مین دو چار مرتبہ اندر امیر خانم باہر آدمی
امجدی بیگم کے یہان سے خبر کو آئے گئے لیکن اُن کو آنے کی فرصت نہ ہوئی کچھ
گود کا بچہ دانتون پر تھا اُس کی اُلٹ پلٹ مین رہین پندرہ بیس دن سسرال
مین گذرے گھر پر آئین تو زکام اور بخار مین آٹھ دس روز مبتلا رہین پھر نہائین نہ
تھین کپڑے میلے تھے خدا خدا کرکے پورے تین مہینے بعد ایک ضرورت سے
بی امجدی بیگم صاحب آئین اور کہا کہ چچی سلطان بیگم صاحب تشریف لائی
ہین مجھے بھیجا ہے کہ اجازت لیکر مجھے بلواؤ اگر مصلحت ہو تو میرا پیام بھی دینا
مین نے کہا شوق سے تشریف لائین آپ کو کچھ خیال ہے تو امان جان سے اجازت
لیے لیتی ہون یہ کہہ کر مین وہان گئی اور امان جان سے کہا اُنھون نے کہا کیا مضائقہ
بلوا لو مین تمھارے ابا جان سے کہہ دون گی کہ میری اجازت سے بلایا ہے مین اُنکا
حکم لے کر پلٹی اور کہا کہ بلوا لیجیے باہر آدمی موجود تھا کہلوا بھیجا سلطان بیگم صاحب
آئین پہلے تو اِدھر اُدھر کی باتین رہین پھر کہا کہ استانی جی میرا پیام آپ کو پہونچا
مین نے کہا کہ نہین تو کس سے کہلوا بھیجا تھا کہا امجدی بیگم سے مین نے کہا کہ اگر
آپ کو بلوانا منظور نہ ہوتا تو مین اُن سے پوچھتی اُنھون نے تو کہہ دیا تھا لیکن مجھے
آپ کی زبان سے سُننا منظور تھا کیونکہ اپنا مطلب اپنے ہی سے خوب ادا ہو سکتا ہے

اب فرمائیے کہا کہ دودھ بڑھائی ہین جو آپ نے نسبت کا وعدہ کیا تھا اُسے وفا کیجیے
مین نے کہا کہ آپ اپنے عندیے سے مجھے آگاہ کیجیے کس طرح منظور ہے کس کے ساتھ
ارادہ ہے کب کا قصد ہے جلدی ہے یا دوسرے کی مرضی سے بھی غرض ہے
کہا کہ وجیہ النسا بیگم کے ساتھ مین نے کہا خدا نے چاہا تو ہو جائے گی آپ ایک
اسم نویسی بھجوا دیجیے گا لیکن یہ خوب سمجھ لیجیے لڑکے اور لڑکی مین بڑا فرق ہوتا ہے
صالحہ بیگم بچاری وعدہ کر چکی ہین مگر اُن کے میان کو اِنھین بچون کی تقدیر سے
خدا نے کارخانہ دار کیا ہے کچھ نہ کچھ ضرور ہی وہ اپنا نام چاہین گے اُسکی درستی
اور سامان مین اگر دیر ہو یا مہلت مانگین تو آپ کو قبول کرنا پڑے گی اور باتون
کی نسبت تو کہنے کی ضرورت نہین کیونکہ مجھے اپنا زبانی وعدہ یاد ہے آپ نے
تو لکھ بھی دیا ہے اُنھون نے کہا کہ مجھے بہت اچھی طرح سے حفظ ہے آپ خاطرجمع
رکھئے مین نے کہا تو آپ بھی مطمئن رہیے میرا وعدہ خداوند عالم وفا کر دیگا دوپہر
تک ٹھہر کر جب دونون صاحب چلنے لگے تو مین نے اچھے دن بتا کر رقعہ کی تاکید کی
اور امجدی بیگم صاحب سے کہا کہ جب رقعہ آئے تو آپ اس کے ساتھ ہی صالحہ بیگم کو
بھی میرے پاس بھیج دیجیے گا لے خدا حافظ۔ وہ قبول کیا کہہ کر سوار ہوئین جمعہ کو
صالحہ بیگم آئین اور یہ کہہ کر رقعہ دیا کہ امجدی بیگم نے تسلیم کہی ہے اور یہ کاغذ آپکو
دیا ہے مین نے اُن کا مزاج اور خیریت پوچھکر کہا کہ آپ نے تو آنا ہی چھوڑا ہم تو
ہم اپنی لڑکی کا بھی کچھ خیال نہین ہم نے تو یہ سمجھ کے اُس کا گھر جانا رد کا کہ آپ
اُس کی للک مین خود آئین گی اس بہانے آپ سے ملنا ہوگا آپ نے ہماری سمجھ
کے بالکل برعکس بہادری دکھائی یہ غفلت آپ کی اچھی نہین ماشاءاللہ اب

وہ سن تمیز کو پہونچین کہین شادی بھی ٹھہرائی یا بٹھا رکھنے کا ارادہ ہے صالحہ بیگم استانی جی بھلا مین کہان اور نسبت ناتا کہان یا آپ جانین یا اُنکے باپ مین نے کہا کہ ہماری نہ کہیے ہمارے اوپر منحصر ہے تو اسے لیجیے یہ ٹھہر گئی اور یہ کہکر مین نے وہ رقعہ انکے آگے رکھدیا اور کہا کہ میر صاحب کو دیجیے کہ وہ لڑکے کا چال چلن وضع طرح پوچھ گچھ کے اقرار انکار سے مجھے مطلع کرین اور اپنے ارادے اور مستعدی کی بھی خبر دین کاغذ دیکھکر انکی باچھین کھل گئین اور کہا کہ وہ بھی آپکو ہر نماز کے بعد دعا دیا کرتے ہین کئی روز ادھر کا ذکر ہے کہ مجھسے اسکی نسبت کے بارے مین کہتے بھی تھے اس رقعہ کو دیکھکر بہت خوش ہونگے اور آپکی معرفت کا حال سنکر مین جانتی ہون کہ وہ دریافت بھی نہ کرین مین نے کہا خوب ہوا کہ آپ نے یہ کلمہ کہہ دیا کہین ایسا غضب بھی نہ کرین مین نے لڑکے کی مان خالہ بہنون کو دیکھا ہے نہ اُس کو وہ مرد ہین باہر کے آنے جانے والے چار محلے والون یا اپنے شناساؤن سے اوپری اوپر دریافت کرلین دمڑی کی ہانڈی تو ٹھونک بجاکر لی جاتی ہے نہ دریافت کرنا کیا معنی ذات رات کا پوچھنا نہین چال چلن تو خواہ مخواہ معلوم کرلینا چاہیئے اور ایک دو جگہ نہین پانچ چار جگہ اور بڑی چھان بنان سے پوچھین ہندی کی چندی کر کے تاکہ کوئی بات رہ نہ جائے کہ پیچھے کو خدا نہ کرے افسوس ہو۔ صالحہ بیگم یہ سنکر خاموش ہوئین وہ رقعہ لیکر اپنے گھر گئین اور کانون مین تیل ڈال کر بیٹھ رہین جب مین نے امجدی بیگم صاحب سے کہلوا بھیجا اور اُنھون نے تقاضا کیا جب اُنھین یاد آیا میر صاحب کو وہ کاغذ دیا اُنھون نے ایک ہی دو روز مین لاکر بیوی کو پھیر دیا اور کہا کہ لڑکے کی سب تعریف کرتے ہین تم اُستانی جی کے ہان جاؤ میری تسلیم کہو اور منظوری ظاہر کردو وہ آئین

اور پیام دیا اُن کے نزدیک نسبت ٹھہر گئی مین نے ابا جان سے شب کو کہا کہ مین
امجدی بیگم سے کہلوائے بھیجتی ہون جب لڑکا بردکھوے کو آئے تو اس کے مزاج
کی کیفیت سعادت مندی اور غیرت پنھاوے بشرے اور قیافے سے دریافت
کرکے مجھے مطلع کیجیے تا کہ وجیہ النسا کی شادی ٹھہرائی جائے دوسرے دن صاحبزادے
اپنے دو چار عزیزون اور باپ کے ساتھ آئے نانا باوا کے باغ مین بڑی دیر تک
نشست رہی ابا جان نے اچھی طرح سے اپنا اطمینان کرلیا جب مجھے کہلوا بھیجا
تو میر نقش علی صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا کاغذ مین نے بھیج دیا جس مین لڑکی
کے ننھیال اور ددھیال کی سات پیڑھی تک کے نام لکھے تھے وہ کاغذ
سید وجاہت حسین صاحب کے باپ میر بشارت حسین صاحب کو دیا تا کہ وہ بھی
ذات رات کو دیکھ بھال لین اس کے تھوڑے ہی روز بعد اُنھون نے بھی
کہلوا بھیجا کہ میر نقش علی صاحب اور اُنکی بیوی سادات بارہہ سے ہین ہم کو بدل منظور
ہے کوئی فی اُن کی ذات مین نہین جب طرفین قبول کرچکے تو میر بشارت حسین
صاحب نے آکر ابا جان سے ایک دن کہا کہ اب کوئی ایسی رسم ہوجائے کہ دونون جانب
عذر باقی نہ رہے اور بات پکی ہوجائے ابا جان نے کہا کہ ایک عہد نامہ آپ
اُنھین لکھ دین ایک مین اُن سے لکھوا کر آپ کو بھیج دون گا چلیے فراغت ہوئی
ہزار رسم کی ایک رسم یہ ہے جو کچھ ہے انسان کی زبان ہے کیا رسم سے پابندی
بہ نسبت زبان کے زیادہ ہوتی ہے مجھے امید نہین کہ رسم کا ڈھکوسلا میر نقش علی
صاحب کی بیوی منظور کرین اور آپ نے شاید اپنے گھر مین بھی ذکر نہین کیا ورنہ
وہ بھی آپ کو رائے نہ دیتین کیونکہ یہ سب لوگ میر مبارک حسن صاحب کے

ہان دودھ پڑھائی مین عہد کر چکے ہین اُنھون نے اپنی لاعلمی ظاہر کر کے کہا کہ یہ تو بہت اچھی بات ہوئی سبحان اللہ اس سے کیا بہتر مین آپ سے اقرار کرتا ہون کہ جس طرح وہ فرمائین گے اور جس وقت کہین گے مجھے بلا عذر قبول ہوگا اباجان باہر ہی سے باہر اُن کو رخصت کر کے ٹہلتے ہوئے میر نقش علی صاحب پاس چلے گئے اور اُن سے بھی اقرار مدار کر کے مجھے ان باتون کی اطلاع دی اطمینان ہوگیا شادی ٹھہر چکی ہے اتوار کا دن ہے ہم سب کھانا کھا کر بیٹھے ہین سبق شروع ہوا ہے کہ راحت نے ایک میانہ آنے کی خبر دی مین نے کہا کون ہے کہا کھاردے کے پردے کا ایک چوپہلا پھاٹک پر رکھا ہے کوئی بیوی وجیہن کی عزیزدار آئی ہین اجازت دی وہ جا کر انھین لائی سب لڑکیون نے میرے ساتھ تو سلام کیا لیکن وجیہ النسا نے اُنھین دیکھکر سلام کے بعد کچھ منھ پھُلا لیا جب وہ مل جلکر بیٹھین تو مین نے وجیہن کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آپ ہماری وجیہن کی رشتے مین کون ہین اُنھون نے ہنسکر کہا کہ صاحب میران یہ تو پھر پوچھیے گا یہ فرمایئے کہ تم کون ہو اور کدھر آئین مین نے کہا اچھا یہی سہی بولین کہ صاحب میران مین لڑکیان پڑھانے پر اسکول مین نوکر ہون وجیہن نسا کا امتحان لینے آئی ہون مین نے کہا جو اُنھون نے پڑھا ہے وہ سب یاد ہے اٹکے بھٹکین گی نہین شوق سے پوچھیے ہان اسکول کے قاعدے اور طریقے البتہ نہین جانتین کہا نہین بیوی موئے اسکول صاحب میران سے کیا مطلب مین عقل کا امتحان لون گی وہی پوچھون گی صاحب میران جو انھین معلوم ہوگا یہ کہہ کر وجیہن کی طرف مڑین اور کہا بیوی جان صاحب میران ذری میرے قریب آؤ وجیہ النسا تو پہلے ہی سے اُکھڑی اُکھڑی تھین ان باتون سے

تو اور زیادہ گون منتھوں ہوگیئن مجھے اُن کے نہ ٹسکنے اور چپ ہوجانے سے اُنکا آنا اور بلانا ناگوار معلوم ہوا بات بنانے کے لیے کہا کہ آپ نے اُن کی تعریف کس سے سُنی کہا اُن کے باپ سے صاحب میران کیا ان کی امّی جنیانے میرا نام آپ سے کبھی نہین لیا مین نے کہا نہین کہا مین اُن کی نند اَنگیا کی بند بھی ہون اور صاحب میران ایک طرح سے بھینا (بہن) بھی لگتی ہون میرا نام مبارک آؤ تو جاؤ کہان جگ کی امان جہان کی خالہ بیچ کی دلالہ اچھی خاصی ایسی ویسی بڑ کی جان صاحب میران ادیب النسا بیگم ہے لڑکیون کو صاحب میران ہی کی شرارت پر مسکراہٹ ستا رہی تھی اس فقرے نے تو دل مین وہ گدگدی کی کہ ضبط نہ ہوسکا کھل کھلا کر ہنس پڑین لیکن اُدھر تو ہنسی کے چھپانے کو بچون نے منھ پھیرا ادھر اُنھون نے ٹالنے کی غرض سے گردن جھکا لی جب سب سے پھر آنکھ چار ہوئی تو وجیہن کے چہرے پر مین نے کچھ بحالی کچھ ہنسی دیکھی اُن سے کہا پھر تو آپ کا بڑا حق ہے جس طرح چاہے امتحان لیجیے۔ وجیہ النسا بیگم پاس جاؤ وہ بے عذر اُن کے سامنے جا کر بیٹھ گئی کہا سلائیون کے نام بتاؤ اس نے کہا پکی تیپچی پسوج بخیہ شلنگا اور رائی مَنی ڈوری زنجیرا ترپنا لڑھیا ناٹکیا تانا دُہرانا کہا بیوی یہ تیری میری کون سی سلائی ہے کیسی ہوتی ہے اُس نے قلم دوات اُٹھا کر کہا کہ اُلٹے سیدھے ڈھیرون الف لام میم ہوتے ہین پھر تختی پر یہ صورت بنا کر دکھائی کہا پیٹ والی کو کس کس چیز سے براؤ کرنا چاہیے مین نے کہا کہ ابھی یہ وہان تک نہین پڑھی ہین مجھے اجازت ہو تو کچھ عرض کرون کہا نہین ہوی ہین تم سے نہین پوچھتی تم بتاؤ کہ راز کب تک کہا جا سکتا ہے وجیہن نے کہا کہ جب تک اپنے

دل مین ہے کہا ایماندار کی کیا شناخت ہے جواب دیا کہ وہ صاحب غیرت اور
باحیا ہوگا پوچھا عورت کا مرتبہ زیادہ ہے یا مرد کا اُنھون نے کہا مرد کا کہا کوئی
دلیل وجہین نے کہا بڑی دلیل یہ ہے کہ مرد کامل العبادت ہے دوسرے عقل مین
زیادہ ہے جو عقل مین سوا ہوگا رتبے مین بھی بڑا ہوگا کہا عورت کے نام مین چار حرف
ہین مرد کے نام مین تین ہین کیا حروف بڑھنے سے بھی اُس کا مرتبہ نہین بڑھا
وجیہین نے کہا کہ اگر نامون کے حرف ہی بڑھنے پر مرتبے کا بڑھنا موقوف ہے تو
باز سے کبوتر اور بہتا سے ابابیل بیوی سے لونڈی مالک سے خدمتگار ہین سوا
ہین اگر وہان عورت کو فضیلت دیجیے گا تو یہان بھی دینا پڑے گی کہا مرد مین
جو تین حرف ہین ہر اک سے کیا مراد ہے جواب دیا کہ مردانگی اور مروت کی میم
راستی اور ریاست کی رے دینداری اور دولت کا دال کہا عورت مین جو چار
حرف ہین ان سے کیا مقصود ہے بولین کہ عین سے ایک نہ ایک علت واؤ
سے وہم رے سے راحت پسندی تے سے تکبر پوچھا عورت کسی حال مین مرد کو
نصیحت کر سکتی ہے کہا ہان اگر مرد اس کے سامنے گناہ کرنے پر بالکل آمادہ
ہوا ہو تو ورنہ کوئی حق نہین ہے کہا عورت پر کس کس کی اطاعت فرض ہے
اور مرد پر کس کس کی کہا عورت پر والدین اور شوہر کی مرد پر فقط والدین کی
کہا اگر ایک بات پر مان باپ بجد ہون اور شوہر منع کرے تو عورت کو کس کا
کہا کرنا چاہیے کہا کہ شوہر کا بولین کہ شوہر کی اطاعت کا تو قرآن مجید مین کہین
حکم نہین ہان مان باپ کے بارے مین لاتقل لہما اُف البتہ آیا ہے جواب
مین کہا کہ نہ تو مجھے سارا قرآن شریف یاد ہے نہ مین حافظ ہون لیکن ایک جگہ

عورتون پر مردون کے غالب ہونے کا ذکر ضرور ہے اور شاید وہ آیت یہ ہے الرجالُ قوامون علی النساء پس جب مردون کا غلبہ حکم خدا سے ثابت ہو گیا تو انھین مین شوہر بھی ہین اُن کا بھی غلبہ نکلا اب جو مغلوب ہے وہ مطیع ہے اور جو غالب ہے وہ حاکم ہے کہا شوہر کی اطاعت کب تک عورت پر فرض ہے کہا کہ جب تک دم نکلا جھکی پر دم ہو کہا کہ خدا کی اطاعت اور شوہر کی اطاعت مین پھر فرق کیا رہا نماز کے بارے مین بھی مرتے مرتے پڑھے جانے کا حکم ہے ایسی قید تم شوہر کی اطاعت مین لگاتی ہو کہا طاعت و اطاعت کا خود ہی فرق کیا کم ہے اس کے علاوہ وہان سجدہ ہے سب پر طرہ حضور قلب اطاعت کے واسطے اگر ظاہر باطن یکسان ہو تو فبہا ورنہ ظاہرداری ہی سہی جو عبد و معبود مین فرق ہے وہی طاعت اطاعت مین بھی ہے کہا میان سے بیوی کہان تک لے سکتی ہے اور کس قدر حق ہے کہا جہان تک وہ اپنی خوشی سے بے مانگے دے جو ملجائے وہ اپنا حق سمجھے کہا عورت کا سلیقہ مکان صاف ستھرا رکھنے سے ظاہر ہوگا یا اپنے بنے سنورے رہنے سے کہا دل پاک صاف رکھنے سے کہا دل کی بات شوہر پر کیونکر ظاہر ہوگی کہا دل کے کارندون کے ذریعے سے کہا کون کارندے کہا ہاتھ پاؤن آنکھ زبان رات دن ہاتھ پاؤن ہیلے دم نہ لے زبان پر بہت اچھا ہو آنکھون کے اشارے پر چلے کہا یہ تو اطاعت وخدمت ہے نہ سلیقہ کہا سلیقہ وہی سلیقہ ہے جس سے شوہر خوش ہو اگر کسی سگھڑ عورت سے اُسکا شوہر ناراض رہتا ہو تو اس کا سگھڑاپا بیکار ہے اور صفائی بے سود اگر گھر لیپا پتا بیوی صاف شفاف ہین دل مین خاک اُڑ رہی ہے خاطر پر میل ہے تو زندگی حرام پھوہڑ غیرت دار اور خدمت گزار سلیقہ شعار ناک چوٹی گرفتار بیوی سے ہزار درجے بہتر ہے

آجلے شفاف بچھونے کی پلنگڑی پر بیٹھ کر بدمزاجی کے جلنے سہنے سے کھری کھاٹ اچھی جس پر آؤ بھگت ہو کہا اگر مرد چار نکاح کرے تو کیا کرنا چاہیئے کہا مرنا اور بھونا چاہیئے خدا کا شکر کرے جس نے یہ دن دکھایا جو اُس کا بیان حکم رسول بجالایا کہا اگر میاں بدمزاج ہے کہا میٹھی زبان کا شربت اس کا علاج ہے کہا اگر شوہر روٹی کپڑا دینے میں کمی کرے کہا بھوکے اور ننگے کی اُسے تصویر دکھائے تاکہ وہ رحم کھائے کہا اگر اس کے دل میں محبت نہ ہو کہا اپنی محبت اُس کے دل میں ڈالے کہا اگر وہ بے غیرت ہو کہا اپنی غیرت سے دوہرا کام نکالے کہا بدزبانی کا علاج کہا سکوت و خاموشی کہا ناقدرے پن کا تدارک کہا اپنی بھلائیوں کی فراموشی کہا اگر سو برون سے برا ہو کہا ہزار اچھوں سے اچھا سمجھے کہا اگر بنائے سے بھی نہ بنے کہا مقدر کا لکھا سمجھے کہا اگر کھوٹا ہے کہا اپنی اطاعت کی تیز آگ میں تپالے کہا اگر حد سے زیادہ بدراہ ہے کہا نیک توفیق کی دعا دے کہا اگر چھلا ہے کہا ڈرنا چاہیئے کہا اگر بڑا ہے کہا ادب حاصل کرنا چاہیئے کہا اگر ظاہر بظاہر دشمنی کرے کہا حاضر و غائب دوستی کا دم بھرے کہا اگر آنکھ نہ ملائے کہا کہ یہ آنکھیں بچھائے کہا کہ اگر بہت چھٹ ہو ہاتھ چلا بیٹھے کہا پاس سے دور جا بیٹھے کہا اگر رعب ٹھانے کے لیے بے خطا بھی کچھ کہے کہا گنہگار کی طرح دم بخود ہو رہے کہا اگر مرشتنے پر بھی نہ دھیان کرے کہا اور زیادہ اپنی جان ہلکان کرے کہا یہ روز کی اجابت کب تک کرے کہا جو وقت تک مرے ادیب النسا نے یہ سنکر سکوت کیا اور کہا کہ بس میری جان صاحب میران میں تم پر قربان امتحان ہو چکا تمھیں السا بلسا پھولنا پھلنا راج رچنا نصیب جیسا مجھے خوش کیا تم بھی سدا خوش رہو میں نے کہا اتنی دیر سے آپ کے صاحب میران کہاں تھے کہا بیوی کام کے وقت میں

اُن کو رخصت کردیتی ہون اس بات سے معلوم ہوا کہ اُنھون نے صاحب میران کو جان بوجھکر تکلیف دی تھی مطلب یہ تھا کہ بوکھل اور سٹر بلی سمجھکر لڑکی جواب دے نکلے رعب مین نہ آجائے پہلے پہل کی ملاقات پھر امتحان کا نام اُنھون نے اس مشکل کو اپنی دانائی سے اس طرح سہل کیا تھوڑی دیر او بیٹھکر جب وہ رخصت ہوئین مین نے وجیہن کو گلے سے لگا کر کہا کہ یہ تمھاری خالہ پھوپھی نہین اُنھون نے کہا دورچھوڑ ایک رشتہ بھی نہین مین جانتی بھی نہین کہ یہ کون ہین مین نے کہا بیٹھو تمھارے سامنے اُنھون نے کہا اُس وقت منھ سے نہ بولین کہا جی مین اب منھ ورمنھ کیا اُنکی بات کو دُکھتی مین نے پوچھا تمھین ملال کس بات کا تھا کہا جی ملال تو نہین شرم تھی مین نے کہا کیون ؟ کہا خود بخود مین نے ایک رقعہ مین یہ سب کیفیت لکھکر امجدی بیگم کے ذریعے سے ادیب النسا بیگم کا حال دریافت کیا جواب سے بھی وہی بات ظاہر ہوئی جو وجیہ النسا بیگم نے کہی تھی دوسرے دن صالحہ بیگم آئین اور کہا کہ آپ نے رقعہ لکھا تھا جب جواب لکھوا چکی تب مجھے یاد آیا یہ بیوی بیاہ مانگنے والون کے ساتھ آئی تھین لڑکیان پڑھاتی ہین اور کسی اسکول مین نوکر ہین بڑی تڑاق پڑاق گرما گرم ہین یہ سُنکر مجھے خیال گذرا کہ وجیہن کے شرمانے کا یہی سبب تھا شاید اُس نے آواز پہچانی ہماری وجیہن کی واجبی صورت تھی اس کی بھی غیرت آئی ہوگی کہ سسرال کی عورت آکر مجھے دیکھ گئی الغرض جب صالحہ بیگم جالین تو مین نے بجد ہوکر سب حال پوچھ لیا جب وہ قبولین کہ مین نے آواز ہی سے نہین پہچانا بلکہ صورت سے بھی اس لئے کہ مین پاخانے سے چلی آتی تھی جو یہ بوی صاحب ڈولی سے اُتر رہی تھین خاطر خواہ مین نے اُن کی زیارت کی اور اُنھون نے مجھے دیکھا

میں نے کہا کہ الحمد للہ تم نے اُن کی بات کے پورے پورے جواب دیئے اگر ہچکچا جائیں یا شرما جائیں تو کیا ہوتا میری تمہاری دونوں کی آبرو پاک پروردگار نے رکھ لی دو رکعت نماز شکر کی پڑھو اور اپنی سونلی رنگت لمبے قد کھڑے نقشے سیتلا کے داغوں سے بد دل اور آزردہ خاطر نہ ہو صورت کیسی ہی ہو سیرت اچھی ہونا چاہیئے ہر وقت اسی کی فکر رہے کہ دنیا و دین دونوں جگہ ناموری اور سرخروئی حاصل ہو اس وقت جو تم نے کہا ہے اسے بھول نہ جانا وقت پر کر دکھانا خدا تمھیں اس دن کے امتحان میں بھی پورا کرے جس کا آج سے دھڑکا لگا ہے اور بہت بڑا ہے ہماری اُستانی خدا بخشے یہ شعر بہت پڑھا کرتی تھیں ؎

اپنے عصیان سے نہ ذلت ہو مجھے اے داور حشر کے روز ترے ہاتھ ہے پردا میرا

الحاصل جب ہمارے ہاں خدا نے شادی دکھائی اور میری چھوٹی بہن عابدہ بیگم کی چھٹی ہیں ان سب بیویوں کی دعوت ہوئی تو شب کو میں نے پھر نسبت کا ذکر چھیڑا اور ہر اک طرف کی تسلی اور رضامندی دریافت کر کے ماہ رجب مقرر کیا پھر یہ بھی کہہ دیا کہ اگر اُس زمانے تک خدا کی رحمت سے کوئی امر نو حادث نہ ہوا تو اب رجب نہ ٹلے گا گو آٹھ مہینے کا وقفہ تھا لیکن خدا کے صدقے سے سب طرح اچھی جمی رہی اور جمادی الثانی کا مہینہ آیا اب ہماری وجیہ النسا ماشاء اللہ بارہویں میں تھیں کوئی تین برس تک میرا اُن کا ساتھ رہا جب عقد اور رخصت کی تاریخ بالاتفاق مقرر ہو چکی تو میں نے اس کے پہلے چاہا کہ وجیہ النسا کو رخصت کروں اس لیے عقد سے آٹھ روز پیشتر جمعہ کا دن ٹھہرا کر سب صاحبوں سے پیام بھیجا کہ اگر فرصت ہو اور ہرج بھی نہ ہوتا ہو تو آپ پھر دوپہر کے واسطے آ جائیں جتنے سویرے

آئیے گا اتنی ہی جلدی فرصت ہوگی سب اپنی محبت کی وجہ سے میرے بلانے سے شاد ہوتے تھے اور گویا کہ یہی راہ دیکھا کرتے تھے علی الخصوص بختاور دولھن اورامجدی بیگم اس پیام کے سنتے ہی مستعد ہوگیئن اور سارے کنبے مین خود سوار ہو ہو کر گیئن ادھر میر نقش علی صاحب کی بیوی اپنے میکے مین قریب کے عزیزون کو نیوت آئین جمعہ کو کوئی پہر بھر دن بھی نہ آیا ہوگا کہ ان صاحبون کی ڈولیان میانے پینسین آنے لگین آج کے دن مین نے نکانہ توڑا ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی حکومت کیا کی اور اپنے حواس خمسہ سے کام لیا کی لڑکیون پر مین نے اپنا ارادہ بالکل نہ ظاہر ہونے دیا مہمان اور گھر کے آدمی ملاکر کوئی سوا سے اوپر تھے ماما اصیلون لونڈی باندیون کا ذکر نہین لڑکیون نے آج نہایت خوبی سے دونون بڑے دالانون مین پر تکلف بچھونا کیا مسندین اور گاؤتکیے طرف فاعرے سے لگائے ہر مسند کے آگے ایک اُگالدان خاصدان صراحی گلاس دو دو گلدستے رکھے جو آتا گیا اس کے عطر ملا ہار دیا اور مسند پر بے جا کر بٹھا دیا خاصدان کا ڈھکنا تمباکو کی ڈبیا کھول دی آٹھ آدمی پنکھے پر مقرر کیے اوٹون پر پھول ڈال دیے ہوا کے رُخ پر اگرسوزون اور انگیٹھیون مین خوشبو سلگادی بچے زنانیون کو باہر کے دالانات مین اور چھوٹے چھوٹا بیبیون کو اندر بٹھایا شہ نشین مین بھی بچھونا تھا لیکن بیچ کا در میرے لیئے مخصوص تھا جب آنے والے آچکے تو مین نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آج آپ صاحبون کو مین نے خاص اس غرض سے تکلیف دی ہے کہ کچھ اپنے دل کے بھید آپ کے سامنے اُن بچون سے کہون جو ایک زمانے سے میرے ساتھ مین اگر یہ بچے قدر کی نگاہ سے انھین دیکھین گے تو جو اہرات سے

کہین زیادہ پائین گے خدا کے صدقے سے یہ بھی ممکن تھا کہ مین آج کے روز وجیہ النسا بیگم کو کچھ زیور یا نقد روپیہ دیکر رخصت کرون کیونکہ اب مجھسے اُنکی جدائی کا زمانہ بہت قریب ہے لیکن روپیہ پیسا ہاتھ کا میل ہے اور یہ بھی خیال تھا کہ یہ غیرت دار بچی شاید میری اس ادا سے دل مین ناخوش ہو یا اُنکی اماں جان کو گران گذرے اس لیے مین نے اُس ارادے کو موقوف کرکے اُن کے واسطے یہ امر تجویز کیا جو نہ اُن کے مزاج اور کنبے کے خلاف ہو نہ روپیہ پیسے کی طرح چار روز مین کہین کا کہین ہو رہے جس وقت مین تقریر کو شروع کرون وہ جس مین خاص کر کے خطاب وجیہ النسا بیگم سے ہوگا اور ضمناً دلدار وحشمت وغیرہ بھی شریک ہین" اگر آپ کے بچے روئین تو اپنی ماماؤن یا میرے گھر کے آدمیون کو (جو اسی کے لیے باہر کے دالان مین معین کیے گئے ہین) دیدیجیے گا تاکہ وہ بہلائین اور میری بات سننے مین آپ صاحبون کو تکلف و تکلیف نہ ہو اگر ایک فقرہ بھی اس کا سننے سے رہ گیا تو میری محنت کی پوری داد نہ ملے گی اور مطلب خبط ہو جائے گا جب آپ کا دل دوسری طرف ہوا طبیعت ہٹی بچا رو یا چار نے اس صدا پر کان لگائے بس اُس کا بھیا تاک چہرہ دیکھنے کو مڑے دو پھر کر پوچھنے لگے چار نے اشارہ کیا لیجیے جس سے خاص خطاب تھا اس کا بھی دھیان بٹا چوکنا ہو کر رہ گیا اشارہ دیکھے لوگون کے پھرنے پر نظر کرے یا میری سُنے محبت اور محنت کی ایک املا ہے میری محنت کو اپنی محبت سے رائگان نہ کیجیے گا آپ مین آپ کی اجازت کی منتظر ہون تاکہ اپنا راز دل ظاہر کردن ان سب باتون کو مین نے لکھ بھی لیا ہے اگر آپ سب صاحب دل لگا کے سنین اور اس لکھے ہوئے کاغذ مین رجوع اس وقت

اپنے جوش محبت سے مین زیادہ کھون) ملاتے جائین تو دونا لطف ہو جائے گا
بیگما صاحب نے اُٹھکر کاغذ میرے ہاتھ سے لے لیا اور قلمدان لیکر بیچ دالان
مین جا بیٹھین سب نے بڑے تپاک اور ولولے سے مجھے اجازت دی اور مین
شہ نشین کے بیچ والے در مین جا بیٹھی جن جن بیویون کا سامنا نہ تھا وہ اندر چلی
آئین اور بچون کو باہر چھوڑا اب ماشاءاللہ دالان کی رونق ہی اور ہو گئی بسم اللہ
بسم اللہ کی چوطرفہ سے آوازین بلند ہوئین اور مین نے دوزانو ہو کر آنکھین
بند کرکے تاثیر کو رجوع قلب کے ذریعہ سے تکلیف دی اور بعد بسم اللہ وصلوات
کے یون شروع کیا کہ ”ہزار ہزار شکر اُس خدا کا جو ہمین دنیا پر لایا اور نبی برحق
کی امت گردان کر اشرفیت کا جامہ عطا فرمایا زبان کو دل کا عرض بیگی کیا
اور دل کو بادشاہ کا مرتبہ دیا چشم وگوش کو دیکھنے سننے کی خدمت دی ہاتھ پاؤن
کو چلنے پھرنے کی طاقت عقل وخرد کو مشیر کار کیا اور قلب وزبان کو خزانہ دار دماغ
کو گنجینۂ خیالات بنایا اور تصور وقیاس سے کام لینے کو فرمایا دنیا کی خوبیان اس
آدمی مین بھر دین جہان بھر کی صفتین اس کو عطا کین اس پر بھی آکتفا نہ کی پیرون
کے ذریعے سے اس کی خبر لی ہدایت کے لیے ہادیون کو روانہ کیا رحمت کے
بہانے سے کام کیا ہدایت کی وہ راہ نکالی کہ اس کی مٹی آگ مین جلنے سے بچالی
گو کہ وہ بھی کچھ دے چکا تھا کوئی کسر نہ تھی لیکن بے علمی سے آدمی کو کچھ خبر نہ تھی جب
علم ہوا تو نیک وبد جانا چھوٹے بڑے کا مرتبہ پہچانا بچون مین سوا نیکی کے بدی کا
مادہ ہوتا ہی نہین اور بڑھکر پیدا ہو جاتا ہے تو دنیا کی ہوا یا صحبت کے اثر یا علم
کا وقت ٹل جانے یا شیطان کے بہکانے سے بخشنے نبی پیمبر مرسل ہدایت کو آئے

ہین سبھون نے رنج پر رنج اُٹھائے ہین بوڑھے توتے پڑھانا خدا ہی کے پڑھائے ہوؤن
کا کام تھا ورنہ سب کا کام تمام تھا خدا کے دوست حضرت خلیلؑ آگ مین ڈالے گئے
کلیم خدا وطن سے نکالے گئے حضرت عیسٰیؑ کو دار پر چڑھایا نوحؑ نے طوفان کا صدمہ
اُٹھایا حضرت یونسؑ کا مچھلی کے تنگ و تاریک پیٹ (چلتے پھرتے قیدخانے)
مین بدن گھل کر بہا حضرت ایوب نے کیا کیا ظلم اُٹھائے صبر کیا کچھ منھ سے نہ کہا
حضرت زکریا کا ذکر دل پر آرے چلاتا ہے جناب یحییٰ کا افسانہ پتھر پگھلاتا ہے
ہمارے نبی برحق خدا کے حبیب کا دندان مبارک شہید ہوا اُن کے بچون پر ظلم
شدید ہوا حضرت آدم کے زمانے سے آج تک اور آج سے قیامت تک نصیحت
و فہمائش کا سلسلہ چلا آیا اور چلا جائے گا اگر یہ فعل معاذ اللہ بُرا ہوتا یا نہ سننے اور نہ
ماننے کا خیال کیا جاتا تو کاہے کو ہزارون نبی خدا کی طرف سے آتے اور اپنی اپنی
امتون کو سمجھاتے حجت خدا ختم ہوئی شرط بلاغ تمام مانا اچھے رہے انجام بخیر ہوا
جنت پائی نہین اپنے پانون مین کلھاڑی ماری دوزخ کی جاگیر ہاتھ آئی کہنے
والے کو حق کا چھپانا حرام ہے اور جاننے والے کو راہ بتانا واجب سبھی قسم کا خشک
و تر قرآن مجید مین موجود ہے عمل کرو گے پھل پاؤ گے ترک کرد گے پچھتاؤ گے سیدھی
راہ منزل مقصد پر پہونچاتی ہے غولون کی ہمراہی اونچ نیچ مین ٹھوکرین کھلواتی ہے
کوئی عاقبت مین کسی کے کام نہین آتا یہ اک مشہور بات ہے لیکن جب غور سے اسپر
نظر کی جائے تو بالکل واہیات ہے فرض کیجیے کہ ایک شخص مین طرح طرح کی برائیان
اتفاقات سے جمع ہوگئین نہ گناہ سے پاک تھا نہ روز جزا کا اندیشہ دغل فصل سے
کماتا تھا حرام کا لقمہ کھاتا تھا دوسرے نے سمجھاتے سمجھاتے اُس کی سب بُری عادتین

چھڑائین نیک راہین دکھائین ڈرایا دھمکایا نشیب وفراز سمجھایا خود تکلیف اُٹھائی اُس سے توبہ کرائی نیک بندون مین داخل ہوا جنت کے قابل ہوا کیا اب بھی کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ ناصح عاقبت بین اُس کے کام نہین آیا اور اس کا بگڑا ہوا انجام نہین بنایا دنیا مین کسی کا کسی کو سمجھانا نہ اپنے فائدے اور ناموری کے لیے ہے بلکہ دوسرے کے نفع اور بہتری کے لیے دنیا ہی مقام امتحان ہے سونے کی کسوٹی پتھری ہے اور آدمی کی کسوٹی دنیا جو کھرا اور پورا اُترا بازار حشر مین پہلے اسی کا سودا ہوا جو کھوٹا تھا جہنم کی آگ مین تپایا گیا جب ہم کو اتنا بڑا بیش بہا وقت اس کی سرکار سے عطا ہوا ہے جس کا ایک پل ہفت اقلیم کا خراج دیکر نہین مل سکتا کتنے بڑے افسوس کی جگہ ہے کہ ہم اُس کو بُرے کامون یا فضول باتون مین گنوا دین جو کرنا ہے اسی دنیا مین جو ہونا ہے اسی مین نصیحت ہے تو یہین تک اور اس پر عمل ہے تو اسی دنیا تک نہ مرے پر کوئی کسی کو سمجھا سکتا ہے نہ کوئی سمجھ سکتا ہے پس اس وقت کی قدر آپ پر فرض ہے اور ہم پر واجب اتفاق سے آج کی صحبت ہے نہین معلوم زمانہ کیا رنگ دکھلائے اور انقلاب کیا گل کھلائے اس کو غنیمت جانیے اور مجھے اپنا اک دن بچھڑنے والا دوست سمجھکر میری باتون کو گرہ مین باندھیے شاید پھر ایسا دلسوز ہمدرد نہ ملے قدر نعمت بعد زوال تو سبھی کرتے ہین آپ اپنی عقل وتمیز دانائی اور قدردانی سے جیتے جی میری باتون کی قدر کیجیے نعمت تو مین آپ کو نہین کہہ سکتی کیونکہ اپنے منھ میان مٹھو بننا ہے ہان وہ کلمات حق ضرور اک قسم کی نعمت ہین جو اسوقت میری زبان سے نکل رہے ہین۔ وجیہ النساء تم نے سُنا کہ مین نے کیا کہا میری پیاری

وجہین تمھین اور میری چارون بہنون کو خدا و ند عالم نیک توفیق دے اور تمھارا تھوڑا سا علم بڑے بڑے کام دکھائے اور کام آئے دیکھو وہ وقت بہت قریب ہے کہ خدا کے حکم سے ایک نیا بادشاہ تم پر فوج کشی کرے اور تم اُس کے پنجے مین گرفتار ہو کر سسرال کے مضبوط قلعے کی چار دیواری مین جاؤ گو وہ جگہ نئی ہونے کی وجہ سے پہلے تمھین بہت کچھ تنگ و دل بستہ کرے گی وہی حال ہو گا جو نئے پکڑے جانور کا پنجرے مین ہوتا ہے روح پھڑکے گی اور دم گھبرائے گا چار طرف سے لوگ گھیرے ہون گے لیکن عورت آشنا اُن مین ایک نہ ہو گا دعوی عزیزداری کا کرینگے لیکن ہون گے سب غیر بظاہر محبت سے چمکار چمکار کے باتین کرینگے لیکن نگاہین سب کی عیب جو ہون گی کوئی تمھارے رفتار کی مذمت کرے گا کوئی صورت پر نام دھرے گا کوئی ایک ایک خال پر نکتہ چینی کرے گا کوئی چوٹی دیکھکر پھبتی کہے گا کوئی کہے گا ہے ہے ماتھا بہت چھوٹا اور تنگ ہے کوئی کہے گا ناک سوتوان نہین کوئی دانتون کی بتیسی دیکھکر ہونٹ لٹکائے گا کوئی پیٹھ کے کُب پر الزام دے گا ایک گھونگھٹ کو گھوڑے کی اندھیاری کہے گا ایک بات نہ کرنے پر گونگی کا خطاب دے گا تم ہرگز ہرگز بُرا نہ ماننا نہ ان چیزون مین سے کوئی چیز تمھاری بنائی ہوئی ہے نہ تمھارے ہاتھ کا کوئی کام ہے گھونگھٹ ہو یا پیٹھ کا کُب دو روز کے لیے عاریتی ہے رہی اور چیزین وہ خدا کی بنائی ہین وہ خود سمجھین گے اور اصل مطلب پر پہونچین گے اپنے منھ پر آپ تھپڑ مارین گے توبہ کرین گے اگر بندے ہو کر خدا پر نام دھرین گے خود ہی چار غیرون کے ذریعے سے بدنام ہون گے ہان اس کی ضرور فکر کرنا کہ تمھاری

سیرت خصلت طبیعت عادت پر نہ کوئی عیب لگائے نہ برا بتائے جو بات ہوا اقبال سے جو کام ہو سمجھداری سے نہیں اُن لوگون سے دل ملانے اور ایک ہوجانے کی سخت ضرورت ہوگی اور ایکا ایکی میل میل اجنبیت کے باعث یا دلھناپے کے سبب سے بہت دشوار ہوگا کیونکہ نہ تم اُن کے مزاجون سے واقف نہ عادتون سے نہ طبیعتون سے نہ خصلتون سے تمھاری اور راہ اُنکی اور راہ تمھین چاہیے کہ مایون بیٹھنے کے دن سے یہ قصد کرلو کہ ہم جو تھے وہ نہین رہے اچھے ہین تو غیرون کی اطاعت کے لیے اور بُرے ہین تو اپنون کی شماتت کے لیے وہ کام کیون کرین جو انجان نام دھرین بدخصلت کے لیے الزام ہے اور سعادت مند کے واسطے دعا نہ تم نفس کو اپنا نفس سمجھنا اور نہ مزاج کو مزاج جب تم ساری پیلی کسی کی کنیزی یا اختیار مین دے ڈالی گئین تو نفس و مزاج کہان رہے دل ہزار کہے اس کا کہا نہ کرنا شیخی۔ غرور۔ مزاج داری آن بان غصہ شوخی ان مین سے ایک کو منہ نہ لگانا بلکہ عاجزی خاکساری بردباری تحمل خلق قناعت کے جوہر دکھانا جھک کے چلنا جھک کے ملنا بڑا بول قاضی کا پیادہ بڑی بات آبرو کی دشمن بُرا تو الہ حلق کا دربان ہے جب تم اپنے نفس کو دوسرے کا پابند کردوگی وہ خود تم سے کام لینا چھوڑ دیگا جب تم اپنا دل اور کے ہاتھ مین دے دوگی وہ آپ تم پر حکومت نہ کرے گا میان اور ساس نندون کا اپنا کرلینا کیا دشوار ہے ذراسی توجہ درکار ہے عقل سے کوئی مشکل بڑی نہین خردمند کی خالی کوئی گھڑی نہین سب سے بڑھکر بڑی بات یا مشکل اور کٹھن یہ ہے کہ رفتہ رفتہ بڑے بڑے زور لگانے اور تکلیف اٹھانے

کے بی تمھین اپنے میان کے ساتھ ایک محبت ہوگی خبردار زنہار اس محبت کو
حد سے نہ بڑھنے دینا یہی محبت جب مقام معین سے بڑھ جاتی ہے تو بہت
بُرے بُرے رنگ دکھاتی ہے محبت دریا کی طرح بڑھتی اور دل آندھی کی طرح
آتا ہے جس سے انسان گھبرا جاتا ہے دیکھو اس وقت بہت سنبھلنا بس اتنی
محبت کافی ہے کہ اپنی ذات سے اُن کو تکلیف یا رنج نہ پہونچے کوئی کام یا
بات خلاف مزاج نہ گذرے یہی محبت بڑھکر تمھاری دشمن ہو جائے گی
رات رات بھر جی جلائے گی نیند اُڑائے گی تم چاہو گی کہ وہ سامنے سے دم بھر
اوجھل نہ ہون اور وہ مرد ذات کماؤ پوت کبھی گھر مین کبھی سفر مین کبھی پر شہر مین
مین کبھی یار دوستون کی لت بھر مین اُن کی آزادی اُدھر ہی بنا بنائے لئے
پھرتی ہے تمھاری پردہ نشینی تمھین قید بنا کئے بیٹھی ہے طرح طرح کے وہم جو
پی محبت کے چیلے چاپڑ ہین چو طرفہ سے گھیر لیتے ہین دیوانی باؤلی بنا دیتے
ہین کوئی بات اچھی کوئی خیال نیک دل مین گذرنے ہی نہین دیتے جتنے خیال
آتے ہین بُرے جس قدر منصوبے بندھتے ہین غلط جہان تک گمان ہوتے ہین فاسد
رفتہ رفتہ یہی وہم مرض لاعلاج ہو جاتا ہے خفقان اور اختلاج ہو جاتا ہے آگے بڑھ
کے جنون ہے مالیخولیا ہے پھر دیوانگی ہے سودا ہے وہ بات کیون کرو جو وہم کو راہ ملے
اور سڑی سلطان ہونے کی نوبت پہونچے اُن کا خیال رکھنا مگر اعتدال کے ساتھ
محبت کرنا مگر دیکھ بھال کے ساتھ جو کہین وہ کر دینا جو دین وہ لے لینا انھین
خوش کر کے خوش رہنا انھین رنج نہ دینا خود غم سہنا تھوڑی شے پر قناعت اچھی
جو بے مانگے ہاتھ آئے بہت سی چیز دو کوڑی کی جس کے لیے ہاتھ پھیلایا جائے روپے

پیسے کو بے اجازت ہاتھ نہ لگانا گہنے پاتے پر حرصائی بنکر جی نہ دوڑانا نہ اُن کے جلد
آنے سے کام نہ دیر کرنے پر الزام کسی بات کا دل مین گھولوا نہ ڈالنا. زبان سے
خلاف شان کوئی کلمہ نہ نکالنا بات کی گتھی دل کو اُلجھا دیتی ہے زبان بڑھکر رتبہ
گھٹا دیتی ہے شکوے شکایت سے دل پھر جاتا ہے زبان لڑانے سے آدمی نگاہون
سے گرجاتا ہے غصہ آتے ہاتھی گھوڑے تو لگتے نہین ذرا مین آتا ہے اور برسون کی
بنی بنائی بات بگاڑ جاتا ہے اس کو تھامنے والا کوئی نہین مگر رحم جو عقل بھیکر
اسی وقت بلوا لیا جاسکتا ہے اس سے غصہ یون بھاگتا ہے جیسے آگ سے
تیر یا شیر سے آدمی تم غصہ کو آنے ہی نہ دینا اُس کی یہ تدبیر ہے کہ نہ رحم کی جگہ
خالی کروگے نہ غصہ آئیگا جس طرح اکیلے مکان مین ہوا کا گذر ہوجاتا ہے
یہی حال غصے کا بھی ہے دل ہر شخص کا رقیق ہے اور مرد کے بہ نسبت عورت
کا زیادہ پھر کیا ستم ہے کہ دل تو رقیق ہو اور رقت قلب کے لیے رحم لازم یہان اسکے
برعکس معاملہ ہو غصے کی حالت بدلتے ہی اور غیظ و غضب کم ہوتے ہی عرق شرم
کی طغیانی ہوجاتی ہے خطا کی ندامت اوکے آنسو رلاتی ہے اور وہ نینوں آنکھ
چار نہین کی جاتی وجیہہ النسا تمھین جتنا رونا ہو خوف خدا مین رونا اور جتنا ہنسنا ہو
اپنے میان کی باتون پر ہنسنا طاعت سے خدا خوش ہوتا ہے اطاعت سے شوہر اطاعت
کے یہی معنی نہین کہ کبھی کبھار پان بنا دیا کھانا پکاکر کھلا دیا بیٹھا اُدھر اسی دبا مزاج
کا حال پوچھ لیا بلکہ یہ معنی ہین کہ ہر حالت مین اس کی خوشی کی پابندی کی اپنے
لیے آپ ابنا بندی کی ایک پانون اشارے پر اٹھایا دوسرا قدم مرضی پر رکھا
چاہیے اپنے اوپر شاق گذرے چاہے گران مشکل امر ہو کہ آسان وجیہہ النسا بیگم یہ

وہی جگہ ہے کہ بے اجازت جہان سے نکلنا نہ ملے گا نام قید کا نہ ہوگا مگر قید ہوگی
جس کا دل زخمی ہوتا ہے وہ صید ہوگی سارے گھر پر اختیار اور پھر مجبوری پوری
الگ اور پھر ادھوری خدمت کروگی اختیار پاؤگی حکومت کروگی نگاہ سے
گر جاؤگی نیا بتاً حکومت ہوگی اور اصالتاً خدمت دم مارنے کا وقت نہ ملیگا
سانس لی اور بے صبری کا خطاب رکھا ہوا ہے ذرا جلین اور جہنم کا جیتے جی
عذاب موجود الٹی سیدھی سنکر سیدھی رہنا کبھی بات بڑھکر نہ کہنا اپنے کام سے
کام اچھا نہ دوکھ اچھا نہ الزام اچھا ہر شخص کے کان میں شیطان پھونک گیا ہے
کہ ہم ایسے اور ہم ویسے بوجھ بھاری میں مدو شاہی پیسے اگر اسی گروہ مین کی تم
کبھی ایک ہوئین تو بہت بڑی نیک ہوئین تو نہ تو یہ شیطان کی پیرو اس کے کہنے پر
چلنے والی احمق سے بھری عقل سے خالی میری بہن تم نہ عقل پر ناز کرنا نہ ہنر
پر افتخار خدائے پاک نے ایک پر دوسرے کو فضیلت دی ہے ایک سے ایک
کی اچھی خلقت کی ہے حسن ہے تو زوال ہے کمال ہے تو زوال پھول ہوں یا
خار خاک مین ملنے کو آئے ہین چندروزہ زندگی لائے ہین جب ہستی خود بے مدار
ہے تو ہمارا انحصار کیا اعتبار جب سراہی کی بے بنیاد عمارت ہے تو مسافرون
کے قیام کی کونسی صورت عالم کو بات بات پر تغیر ہے انقلاب اپنا رنگ دکھاتا
ہے وقت جاکر پھر ہاتھ نہیں آتا اگر تم قارون کا خزانہ اٹھاؤ سر سے زمین کھود دو
زمین آسمان کے قلابے ملاؤ تو بھی بچپنے کا زمانہ بے فکری کا وقت رباد شاہی کا عالم
اب نہیں ملسکتا صبح دوپہر کو نہیں آسکتی اور دوپہر شام کو اپنی صورت نہیں
دکھا سکتی آج کا سا دن پھر نہ ملیگا اور نہ پھر یہ نیک وقت ہاتھ آئے گا خدا کے

کرم سے ہم تم بہم ہین آپس کی چار صورتین جمع ہین جس مین بعض پر گذری ہوئی یہ باتین ہین اور بعض پر آنے والی جن پر گذر چکین وہ اب احتیاط فرمائین جن پر آنے والی ہین وہ اپنے دلون پر لکھتی جائین دنیا مین آنا عبادت کے لیے ہے عبادت ایک قسم کی اطاعت کا نام ہے جس مین رکوع سجود قعود اور قیام ہے یہ عبادت خداے بے نیاز نے محض اپنی ذات پاک کے لیے مقرر فرمائی ہے جو خلق خدا کرتی آئی ہے اب خیال کرو کہ دنیا مین آنے کا کونسا زمانہ ہے ؟ وہی بچپنا" جس مین بادشاہی کے خطاب اور بیفکری کے نام سے موسوم کر چکی ہون) اگر اس بیفکری کے زمانے اور بادشاہی کے وقت مین آنکھ کھولنے اور زبان چلنے کے ساتھ ہی کوئی امر واجب ہے تو وہ اطاعت ہے اور کس کی اطاعت ہے ؟ اپنے مان باپ کی پھر کب تک ؟ جب اُن کے سایہ سے دوسرے گھر کی دھوپ مین جاؤ وہان شوہر کی اطاعت کا زمانہ ہے اور اس کے قدمون تلے آنکھین بچھانا یہ سرے ہی سے بندگی و فرمانبرداری کا لگا اس لیے لگا دیا ہے کہ انسان خوگر اطاعت وبندگی ہوکر اطاعت مجازی سے اطاعت حقیقی بجا لائے اور جس لیے پیدا ہوا ہے وہ کام انجام کو پہونچائے یہ قاعدہ ہے کہ جس چیز کی عادت ڈالو وہ پڑتی ہے اس لیے بہ طریقہ اطاعت مقرر ہوا کہ طاعت خدا کی کمسنی ہی سے عادت پڑے اور تسلیم و خاکساری کی خصلت ہو المختصر جو بات تم نے اپنے مان باپ کے گھر سے میرے مکان (مکتب) تک جاری رکھی ہے اس پر لحاظ رکھنا دوسرے گھر مین جاکر بھول نہ جانا عقل و فراست کا منشا تو یہ ہے کہ وہان اس جوہر دار

چیز کو زیادہ کام مین لاؤ نہ یہ کہ اس کے برعکس شیخی اور برابری کی دھن مین بیوقت کا راگ گاؤ وجیہ النسا بیگم واجب الاطاعت شوہر کے نہال قدکی دست جالی بنکر پھولون کی سیج پر آرام کرنا سرکشی و نخوت سے گل رخ کی دشمنی مین کانٹون پر لوٹ لوٹ کر اپنی نیند نہ حرام کرنا ہم کا لہلہاتا ہوا باغ سبز تم سے طرح طرح کے پھول چننے کو کہے گا تم انھین ہاتھ نہ لگانا نگاہ بھر کر نہ دیکھنا ورنہ کانٹون مین اُلجھ جاؤ گی اور تمام عمر پچھتاؤ گی مرد مین ایک قوت زیادہ ہے جو اس کی مردی کے لیے ضروری تھی جس سے شجاعت مراد ہے اگر وہی قوت کبھی تھوری کے لباس مین جلوہ گر ہو جائے اور اُسے تمھارے مقابلے پر لائے خبردار اسوقت آنکھ نہ ملانا سامنے سے ٹل جانا اگر تم ناز برداری کی خوگر اور اپنا کہا کرنے کی عادی ہو تو جس دن تمھین زرد کپڑے پہنائے جائین تم اس جوڑے کو بھی اُتار ڈالنا اور اُس کے بدلے اطاعت[۱] خدمت[۲] محنت[۳] قناعت[۴] غیرت[۵] مروت[۶] محبت[۷] سات پارچہ کا خلعت اپنے لیے عقل کے ہاتھون نکالنا جس مقام پر میاں بیوی مبیٹھو گی اکثر وہان کوئی نہ ہوگا اُس تنہائی مین اپنی بھلائی کی دعا کرنا خدا سے التجا کرنا دنیا ہی کے نیک کامون سے عاقبت بھی بخیر ہوتی ہے زنہار اس خلوت کدہ مین وسوسون کو نہ آنے دینا ورنہ اُنھین کے ساتھ ساتھ شیطان بھی چلا آئے گا اور کام بگاڑ جائیگا تمھین اکیلا پاکر وہم و وسواس بہت کچھ محبت جتائین گے گھوم گھوم کر آئین گے تم سمجھو گی محبت سے آتے ہین میرا دل بہلاتے ہین وہ عداوت ہے محبت نہاین خبردار اُن کے کہنے پر نہ آنا میرا کہا نہ بھلانا وجیہ النسا مین تم سے خوش ہون مگر میری خوشی سے کچھ مطلب نہ نکلے گا دین و دنیا کا کام میان کی خوشی سے چلے گا

میری بھی خوشی اُسی وقت کمال کو پہونچے گی جب تمھاری سسرال والے تم سے
خوش ہونگے وجیہ النسا خیال کرو کہ ایک زمانہ تمھارے بچپنے کا تھا ایک وہ
وقت تھا جس مین تمھارے ماں باپ نے تمھین نام رکھا ایک یہ وقت
ہے کہ جو ہے تمھین محبت کی نظر سے دیکھتا ہے جس طرح وہ دونون وقت
گذر گئے اس کی بھی عمر تمام ہے اب تم اپنے ان سب خوش ہونے والون مین
سے نئی جگہ جاؤگی پھر اُس جگہ نئے سر سے تمھارے لیے وہ رکھا ہوا ہے جو کسی
مین ملتا تھا فرق اتنا ہے کہ وہ ماں باپ کا عطیہ تھا یہ غیرون کا تحفہ سمجھ
اور عقل سے کام لینا تم بخوبی جانتی ہو کچھ اوپر تین برس ہمارا تمھارا ساتھ رہا
بظاہر تم مین کسر نہین اچھی اور بہت اچھی ہو اگر پیٹ مین کچھ اوگن نہ بھرے
ہون ان سب کی آزمایش دوسرے گھر جانے پر موقوف ہے جس کا سامان
بہت جلد ہونے والا ہے ہمین الزام سے بچانا بُرا نہ کھوانا تمھین ہم سے
جتنی محبت ہے اس سے زیادہ ہمین تم سے الفت ہے ہم نے تو اپنی دوستداری
آج ختم کردی کل کے دن تمھاری محبت دیکھنا ہے دیکھیے تم ہمارے ساتھ کیا
سلوک کرتی ہو یا تو تحسین آفرین کا دُھرا خلعت آیا یا طوق لعنت دونون مین
جو چیز آئی گی ہم پر تمھارے برتاؤ کی حالت کھل جائے گی یا اپنے ساتھ تم نے
ہماری بھی قلعی کھلوائی آبروسی شے گنوائی یا کڑی جھیل کر دکھائی چھولی جوہر
کھلے عزت بچائی بچون کے پالنے اور اُٹھان اُٹھانے کا طریقہ بھی تمھین معلوم
ہے ابتدائی تعلیم کی چار طرف دھوم ہے کسی کا دل ہاتھ مین لینا مشکل ہے
مگر عقل کے ذریعہ سے آسان ہے اُنس سے مشتق انسان ہے جب خودرائی

اور سرکشی ہماہمی اور زبان درازی سے بچکر چلوگی اپنی خواہش پر اورکی خوشی مقدم
کروگی دوسرے کا دل ہاتھ مین آجائے گا تمھاری گرہ سے کیا جائے گا نفس کشی
سے آدمی صاحب تاثیر ہوجاتا ہے جس طرح پارہ کشتہ ہوکر اکسیر ہوجاتا ہے جو بات
خلاف شرع ہے وہ بیجا ہے جس ناموری مین گناہ ہو وہ نازیبا ہے ہرگز ہرگز
تم ایسا حوصلہ نہ کرنا جس کا قول وقرار ہوچکا ہے ڈیل بھر مین زبان حلال ہے
اس کا خیال رہے نشیب وفراز کی جانچ پرتال رہے بچون کی محبت کی بھی
ایک مقام تک حد ہے اُس سے زیادہ کی تھین سند ہے دیکھو اس محبت کو
عقل کے زور سے روکنا بڑھے تو ٹوکنا خواہ میان کے ساتھ ہو یا بچون کے
ساتھ اپنی بات اپنے ہاتھ اسی محبت مین جی کا زیان ہے اور خون جگر کا
نقصان زبان شیرین بادشاہت کا مزا دکھاتی ہے چھوٹون بڑون کو بندہ
بناتی ہے اپنے فائدے کا وہین تک خیال اچھا ہے کہ دوسرے کا نقصان نہ ہو
دنیا عالم اسباب ہے کبھی رنج کے سبب پیدا ہوجاتے ہین کبھی خوشی کے سامان
نظر آتے ہین نہ اُن پر خدا کا بھولنا نہ اُن پر پھولنا ادب وتہذیب رحم وخلق کو
اربعہ عناصر بنانا اپنے مرتبہ کی چوحدی کے باہر نہ جانا خانۂ دل کی صفائی مین
آنکھون سے کام لینا پلکون سے جھاڑو دینا رکھ رکھاؤ سے کام رکھنا کسی کو برا
کہنا نہ نام رکھنا گہنا پاتا گو زینت کا سبب ہے مگر اترا جانا برا ہے تقوائے طہارت
زہد وتقدس کا زیور ہی دوسرا ہے دل خانۂ خدا مشہور ہے اُس کا ادب ضرور ہے
جب کسی کے دل مین گھر بنانا پھر اُسے نہ ستانا پاک صاف دل کو یون خدا عزت
سے دیکھتا ہے جس طرح کوئی اپنا گھر محبت سے دیکھتا ہے دشمن اچھی بات بتلائے

اس پر عمل کرنا تا غم فردا سے رستگار رہو دوست بری بات کو کہے اُس پر نہ چلنا
کہ خدا کی گنہگار ہو کمال میں چودھوین رات کا چاند رہو نا مگر بہت اونچی ہو کر اپنی
بات نہ کھونا پہلی رات کے چاند کی طرح ایسی شہرت نہ چاہنا کہ لوگ اُنگلیان
اُٹھائین کسی کے ذریعے سے اُلٹی چال نہ چلنا کہ بڑھتے ہوئے رتبے گھٹ جائین
اپنا عیب اور کے عیب کی طرح ٹٹولنا کسی کے ہنر پر اپنے ہنرون کے جوہر نہ کھولنا
نہ گپ چپ کے لڈو کھانا نہ بڑھ بڑھ کر زبان لڑانا ہنر پر ناز نہ کرنا پرہیز سے احتراز
نہ کرنا دوڑ چلنے سے آدمی گرتا ہے بہت باتون سے سر پھرتا ہے بناؤ سنگار شوہر
کو دکھانا پچھتاوا اور رویہ اچھا رکھنا آپے سے نہ گذر جانا غیرت وحیا کو سہیلیان
بنانا بے غیرتی کی ایک بات نہ ماننا دل بغلی گھونسا ہے آنکھ ایک طرح کی دشمن
ہے روپیہ پیسہ سانپ کا من خدا کے خوف کو دل سے نکلنے نہ دینا کہ اکیلا پاکر
کوئی بری حسرت آجائے آنکھ کو جھکائے رہنا کہ اونچی ہو کر کوئی فتنہ نہ اُٹھائے
طبیعت کو بدلنے سے بچانا اور جوانی کی دیگ کو اُبلنے سے خیر سے عافیت بخیر
ہے یہان کی قید پر وہان کی سیر ہے نیکی ہی سے انجام بخیر ہوتا ہے اپنا اور
دوست دشمن غیر ہوتا ہے نیکی ساتھ جاتی ہے نیکی بیڑا پار لگاتی ہے دنیا مزرعہ
آخرت ہے اچھے اچھے بیج بو جانا عمدہ عمدہ پیڑ لگانا آج ریاضت کر جاؤ گی
کل اس کا پھل پاؤ گی بھوت پریت سے نہ ڈرنا غصے کے بھوت سے
گریز کرنا اکیلے گھر مین رہنے کا ارادہ نہ کرنا طبیعت کی برائی کھل جائے گی
اور طرح طرح کی دقت پیش آئے گی اکیلا نہ رونا بھلا نہ ہنسنا بھلا مشہور ہے
گھر کو پہلے سے قبر بنانا کیا ضرور ہے میان کو اُبھار کر ساس سے جدا نہ کرانا آتمہ

کی آنچ کو نہ بھڑکانا لڑکون کو اپنے ساتھ خود سونے نہ دینا لڑکیون کو باپ سے مانوس نہ ہونے دینا نماز مین میان کے سامنے نہ جانا آواز نہ سنانا صورت نہ دکھانا وجیہہ النسا میری باتین گرہ مین باندھو اور ان پر عمل کرنے کا خداے پاک سے عہد کرو وہی تمھارے ارادے کو پورا کرے گا وہی تم کو توفیق نیک دیگا اب مین وہ مناجات پڑھتی ہون (جو زمانے بھر کی لڑکیون بالیون بچھڑنے والیون کی طرف سے نیابتاً مین نے کہی ہے) جس کا تمھین بھی وظیفہ کرنا واجب ہے اور ہر شعر پر آمین کہنا نہایت مناسب۔

مناجات

ہمین نیک توفیق دے اے کریم / کہ ہے تو سمیع و بصیر و رحیم
بنا ہم غریبون کا انجام کار / کہ ہے سب طرح کا تجھے اختیار
تری دی ہوئی عقل سے کام لین / نہ سر پر حماقت سے الزام لین
کرین یون مصیبت مین خوش خوش بسر / کہ اپنون کو شادی ہو دیکھین اگر
تری دی ہوئی آبرو کھو نہ دین / گنوا کر یہ موتی سی شے رو نہ دین
شجر غم کے ہنس ہنس کے کاٹا کرین / عسل تلخ کامی کا چاٹا کرین
برے سمجھین حرص و ہوا و ہوس / جو مل جائے اس پر قناعت ہو بس
نہ دل مین بدی ہو نہ کینہ نہ بیر / یہ گھر صاف ہو ہو کے دکھلائے سیر
تصور برے دل مین آنے نہ پائین / خیال اپنی وسعت دکھانے نہ پائین
نہ ہو وہم وسواس سے ہم کو کام / پھرے سر نہ لین مول سوداے خام

طبیعت کا نقشہ بدلنے نہ دین
ذرا نفس کا زور چلنے نہ دین

نہ شیطان کو ہم دل پہ دین دسترس
نہ الجھن سے دل کو بتائین قفس

صفا یون رکھین شیشۂ دل کو ہم
کہ ساغر یہ ہو غیرتِ جامِ جم

کدورت سے آئے نہ اس پر غبار
کہ بھر جائے یہ جام اعجوبہ کار

کرین کبر و نخوت نہ ہم بھول کر
نہ بیٹھین کسی رنج مین پھول کر

نہ چوری چھپے لینے کی ہوئے خو
نہ چھوٹے بڑون سے ہون ہم دوبدو

کوئی حرف شکوہ زبان پر نہ آئے
کوئی لفظ بیجا زبان پر نہ آئے

صدا بار کھین بد زبانی کو ہم
سمجھین بُرا لن ترانی کو ہم

زبان کے لڑانے کی عادت نہو
کبھی حد سے بڑھنے کی جرآت نہو

جہان کی بلاؤن پہ صابر رہین
فلک کی جفاؤن پہ شاکر رہین

بلا سمجھین اہل دلا کے لیے
جفا جانین اہل وفا کے لیے

بُری بات کرنے سے نفرت رہے
زبان مین ہمیشہ حلاوت رہے

نہ غصے مین ہو تلخ گوئی شعار
رہے نرمی و آشتی پر مدار

تری یاد سے ہم نہ غافل رہین
عبادت پہ ہر وقت مائل رہین

کبھی روئین ہم تو ترے ڈر سے روئین
ہنسین گر تو آپے سے باہر نہ ہوئین

جلائے اگر آتش رنج و غم
کرین یاد نار جہنم کو ہم

کسی طرح کا ہو جلاپا اگر
تو ہونے نہ دے عقل دل پر اثر

جو ہو مرگ اولاد سے دل مین داغ
تو سمجھین جلا تیرے گھر مین چراغ

نہ بھولین تجھے بال بچّون مین ہم
ہون مشہور کنبے کے سچّون مین ہم

نہ چھوڑین کبھی تیرا روزہ نماز — رکھین گرمی حشر سے دل گداز
نہ دین فکر اولاد مین غم کو طول — نہ جائین تجھے اُن کے ماتم مین بھول
نہ پیسے کے ہونے کی پہ پیٹ مچائین — نہ بیکار کی فکر مین تن گلائین
سوال و طلب اپنا شیوہ نہ ہو — غذا استنجا ہوئے میوہ نہ ہو
سمجھ لین تجھے ضامن رزق جب — تو کیون ہم کسی سے کرین کچھ طلب
نہ ترلقمے تو ہم کو ذلت کے دے — چنے دے مگر ساتھ عزت کے دے
کرین ترک باطل رہے حق سے کام — عطا کر تمیز حلال و حرام
حیا آنکھ مین سرمے کی جا رہے — نظر مین گنہ کا نتیجا رہے
وہ روز جزا کا ہو کھٹکا لگا — کرین آئے دن جس سے ہم رتجگا
کسی سے برائی کی عادت نہ ہو — ہر اک نیک خو ہو بُری لت نہو
گنہ کوئی چھوٹا بھی سرزد نہو — بلا ہم نہ ہون گو بلا رد نہو
نہ طوفان جوڑین نہ غیبت کرین — نہ ہم مفتری ہون نہ تہمت کرین
ہم اک طرح کے پیچھے آگے رہین — بدی رونے سے دور بھاگے رہین
ملین جس سے کہنے مین دل سے ملین — چنین غیر باتون مین وہ گل کھلین
ہو بیٹیون مین وہ روشن ہو نام — کہ شرمائے گردون پہ ماہِ تمام
کچھ اس طرح حق بات کہہ جائین ہم — کہ مر کر بھی دنیا مین رہ جائین ہم
ہمارے کہے کے اثر کم نہ ہون — یہ باتین جہان مین رہین ہم نہون
نہ ہون ہم ہمارے طریقے رہین — سب اس طرز کا ہم کو موجد کہین
اطاعت کے انداز سکھلا کے جائین — ہم اس طرح گھر گھر کے دکھلا کے جائین

کہین اُف نہ مان باپ کے جبر پر | صلہ نیک لین تجھسے اس صبر پر
دل و جان سے حق اُن کا جانا کرین | ترے بعد بس اُن کو مانا کرین
نہ شک لائین احکام قرآن مین | نہ فرق آئے ہم سب کے ایمان مین
بیاہا ہو کے جب دوسرے گھر مین جائین | سلیقے سے سو گھر دلون مین بنائین
کرین شوہرون کا نہ ہم حق تلف | اطاعت سے ہو اُن کی اپنا شرف
نہ بے پوچھے اُن کے قدم اک اُٹھائین | نہ بے حکم مان باپ کے گھر مین جائین
بچائے رہین اُن کی عزت کو ہم | لٹائین نہ اُن سب کی دولت کو ہم
نہ دین ہاتھ سے اپنی عزت کبھی | ڈھٹائی سے پالین نہ ہم مت کبھی
نہ نامحرمون پر کرین اک نگاہ | نہ ہم دین و دنیا مین ہون روسیاہ
سدا نقدِ عصمت بچائے رہین | کلیجے سے یہ شے لگائے رہین
چلین اُن کی مرضی پہ لیل و نہار | نہ نکلے زبان سے "نہین" زینہار
کرین اُن کو یون اپنا مختار ہم | کہ مالک وہ ہون اور غمخوار ہم
ہون دل سے ہماری وہ باتین پسند | کہ منہ دیکھتی ہی رہین ساس نند
بگڑ کر زبان کو بگڑنے نہ دین | اُلجھ کر گرہ دل مین پڑنے نہ دین
نہ تر دامنی سے ہو چشم اپنی نم | نہ سوکھے لہو خوف سے دمبدم
جو اولاد ہو صالح و نیک ہو | نہ دو چار دس پانچ ہون ایک ہو
نہ ہون چھپ کے بھی جرم پر ہم دلیر | رہین فقر و فاقے مین نیت کے سیر
بجا لائین آنکھون سے ہم اُن کے کام | نظر اُن کے رخ پر رہے صبح و شام
مروت نگہ کی نگہبان ہو | حجاب اپنی آنکھون کا دربان ہو

کرین ان سے جب بات ہنسکر کرین ۔ بگڑنے سے خوش ہون نگہ سے ڈرین
وفاداریون کے دکھائین چلن ۔ کرین شکریہ اُن کا سرّ و علن
نہ بگڑین نہ روٹھین نہ غصہ دکھائین ۔ کبھی آنکھ پھیرین نہ تیوری چڑھائین
رکھین سوکھے ٹکڑون پہ بھی تر زبان ۔ گزی گاڑھے کا وصف ہو بر زبان
ادب سے جھکائے رہین اپنے سر ۔ بڑی اُن کی حرمت ہو پیش نظر
خوشی سے کرین گھر کے سب کام کاج ۔ نہ جھنجھلائین نہ تھکین نہ ہون بدمزاج
اگر دل کچھ اپنی نزاکت دکھائین ۔ تو ہم صبر کی سل کا پتھر لگائین
ہر اک دان کی ایذا ہو راحت ہمین ۔ نظر آئے عسرت بھی عشرت ہمین
چنے اُنکی محنت کے خوش ہو کے کھائین ۔ غذا کی طرح ہاتھ مُنہ دھو کے کھائین
ہر اک راز شوہر پہ دین اپنی جان ۔ نہ نام اُن کا رکھین نہ ہون بدگمان
عزیز اُن سے کپڑا نہ گہنا کرین ۔ جو لین دین وہی کھایا پہنا کرین
مصیبت رہے یا فراغت رہے ۔ ہماری مگر ایک حالت رہے
ہزار آفتین جھیل کر جائین ہم ۔ نہ میکے مین اک بات دھرائین ہم
سدا نفس کو اپنے مارا کرین ۔ نہ شوہر کا صدمہ گوارا کرین
جواب اُسکو دین ہنسکے حسب الطلب ۔ رہے آنکھ نیچی کرین بات جب
نہ فرمایشون کی ہو عادت ہمین ۔ رہے ضد سے اور ہٹ سے نفرت ہمین
نہ صورت نہ سیرت پہ ہو ہم کو ناز ۔ بہت دیکھے بھالین نشیب و فراز
وہ ہو اپنا رکھ رکھاپت پہ دھیان ۔ نہ بگڑے کبھی خواب مین بھی زبان
کسی رنج مین سامنا ہو اگر ۔ تو شوہر کے آگے نہ ہون ہم مکدر

طبیعت کو اپنی سنبھالے رہین — بہت اپنی جا دیکھے بھالے رہین
ترے اور تیرے نبی کے طفیل — نہ ابرو پہ بل ہو نہ تیور پہ میل
مرض ہو نہ جھک کا نہ بکواس کا — نہ آزار ہو وہم و وسواس کا
نہ ہم اپنے شوہر کی دین بد دعا — حیا دین و ایمان سمجھین سدا
تو ہی سہل کر یہ کڑا امتحان — کہ جا پہونچین منزل پہ ہم خستہ جان
نہ ہے عقل کامل نہ صائب ہے رائے — تو ہی نت نئی آفتون سے بچائے
مساوات کا ہو نہ سودا ہمین — نہ دے خار حسرت کا پودا ہمین
محبت سے اُن کی نڈر ہون نہ ہم — کبھی مطمئن عمر بھر ہون نہ ہم
گرا دین جو نظرون سے ہم کو کبھی — تو سمجھین کہ معراج حاصل ہوئی
عتاب اُن کا سمجھین عنایت مدام — لرز جائین جب لین وہ غصے سے کام
رہین سبز و تر اُنکے سائے سے ہم — نہ دکھ دین اشارے کنائے سے ہم
کبھی طعنہ مہنہ نہ اُن سے کرین — ہنسی سے مرین اور خوشی سے بھرین
یہ سمجھین دشمنی مین نصیبے کے ہم — وہ پہونچاوین ہمکو جو سوئے عدم
بڑی بدنصیبی کی ہے یہ بھی بات — کرے بعد شوہر جو بی بی وفات
وہ ہے زندگی بے حلاوت کمال — صدا جس مین خون جگر ہو حلال
نہ ہم رانڈ ہو کر جہان مین رہین — نہ ہم چھوٹ ہونے کی ایذا سہین
نہ چوڑی نہ منہدی نہ مسی سے کام — نہ صحنک نکلنے مین لے کوئی نام
جیے کیا نہ پوچھی گئی جبکہ بات — ہو بیوہ کو کیا خاک لطف حیات
ہے بعد اپنے شوہر کے جینا ستم — نہ ہو ہم کو بے وارثی کا الم

مشیت سے تیری نہ چارا نہیں | مگر ایسا جینا گوارا نہیں
تو ہے جانتا خوب بیوہ کا حال | کہ رہتی نہین دل مین جاے ملال
خدایا سہاگن اٹھانا ہمین | نہ شوہر کا مرنا دکھانا ہمین
کفن مین ہون مہندی لگے اپنے ہاتھ | نہ چھوڑے مگر دیکھنے والا ساتھ
میان پر جو آئی ہو بیوی پر آئے | تو ہی اس کو سب آفتون سے بچائے
جہان زندگی مین جہنم نہ ہو | مکان عیش کا خانۂ غم نہ ہو
رہے مرتے مرتے سہاگ اور راج | نہ سر پر سے اٹھ جائے سر پر کا تاج
بدل ہے قبول اپنا مرنا ہمین | مگر رانڈ بیوہ نہ کرنا ہمین
کرین ہم جو دار محن سے سفر | تو ہو اپنے شوہر کے پیرون پر سر
یہ بن بیاہیون کی مناجات ہے | جو بات آنکی رکھے تو کیا بات ہے
پئے روح پاک جناب بتول | دعائین یہ کر طاہرہ کی قبول

میرے پڑھنے مین تو سناٹا پڑا تھا وہ عورتین جن سے کسی وقت چپ بیٹھا ہی نہین جاتا اور بکنے کے عیب کو عیب نہین جانتین چپ تھین مناجات کا تمام ہونا تھا کہ ان کے بھرے ہوئے دل اور ڈبڈبائی آنکھین ابل پڑین تھرائی کانپتی آوازون سے آمین آمین کہہ کر جو رونے لگین تو بہتون کی ہچکیاں بندھ گئین اور اکثر بیہوش ہو گئین بیاہیون اور بن بیاہیون کا ایک عالم تھا مجھے بھی جوش رقت اس قدر ہوا کہ آنسوؤن کا سہرا بندھ گیا جس کا دیرتک تار نہ ٹوٹا اور رہ رہ کر اپنے انجام کا خیال یا خطاؤن کا ملال دل وجگر کو اس طرح دکھا جاتا تھا کہ پھر وہی محفل کا حال ہو جاتا تھا بڑی دقت سے رقت

کم ہوئی اور بار بار آہ گرم سرد مین نے اُٹھکر چنگیر سے پھولون کا ہار اُٹھا کر وجیہ النسا بیگم کو پہنایا اور خدا حافظ و ناصر کہکر گلے سے لگایا بان خاصدان سے دیا پھر تو سب نے باری باری رخصت کیا وجیہ النسا کا تڑپنا اور بلبلانا ایک افسانہ ہے جس سے دل ملول ہوگا اور بات کو طول خلاصہ یہ ہے کہ سارے براتی اس دولھن بننے والی کو بیچ مین لیے چار طرف سے گھیرے ہوئے دروازے پر آئے اور دوبارہ گلے لگا لگا کر سوار کرایا حشمت و شوکت دلدار و سردار کے قلق و اضطراب کی کہانی دل دکھانی اور جگر برمانی ہے کئی وقت کھانا نہ کھایا اور رو رو کر آنکھیں سجائین درحقیقت ساتھ ایسی ہی چیز ہے جس کے چھٹنے سے دل کو تاب نہین رہتی آدمی برداشت نہین کرسکتا تین روز مین نے اُنکے دل کی بھڑاس نکلنے دی چوتھے روز پڑھانے مین لگے ہاتھ مین نے یہ بھی سبق دے دیا کہ تین دن ہم نے تمھاری خاطر سے کچھ نہ کہا اب تم ہماری خاطر کرو آج سے رونا دھونا موقوف کرو کیا تم ہمیشہ دنیا کو ایک چال پر چلتا ہوا جانتی ہو اور انقلاب کی قائل نہین اپنی فکر کرو دوسرے کے چھٹنے کا ملال اسیوقت چاہیے کہ جب ہم خود نہ چھٹنے والون مین ہون کوئی پابرکاب ہے اور کوئی مسافر تمھارے بھی پابرکاب کا زمانہ بہت قریب ہے یہان سے گھر اور گھر سے پر گھر جاؤ گی نہ بہین نہ اپنے مان باپ کو پاؤ گی اُس آنے والی جدائی کا پہلے سے ماتم کر لینا جب اُس کی گھڑی سر پر آجائے تو نہ رونا خبردار اب آنکھون مین آنسو نہ دیکھون ہائے وائے کی آواز نہ سنون اپنے کام مین لگو سبق یاد کرو رو رو کر کب تک جل جل بھرو گی کیا ساری محنت برباد کرو گی زندگی ہے تو ہزار دفعہ

وجیہ النسا کا سامنا ہوگا دنیا کے پردے کی جدائی ایسا اوٹ نہین کہ ایک دوسرے کو دیکھ نہ سکے جب کہو گی تمھین بھجوا دین گے یا اُنھین بلا دین گے مگر ہم وعدہ نہین کرتے کیونکہ اب وہ دوسرے کی تابعدار ہین اور خود بے اختیاری مجبوری اور بےبسی تمھارے لیے بھی آنے والی اور اپنی کمزوری دکھانے والی ہے صبر سے کام لو خدا سے دعا کرو سب کے بچھڑے وہی ملاتا ہے قبریون کو قبر سے چھڑاتا ہے لڑکیان غور سے میری باتین سنا کین ٹھنڈی سانسین بھرا کین جب مین نے اپنے ملال کا ذکر کیا اور عدم توجہی پر اُن کو اُلہنہ دیا اس وقت گھبرا کین ہنس کر اکر زبان پر لائین کہ آستانی جی ہم سے قصور ہوا معاف کیجیے اب روئین تو قسم لیجیے یہ کہکر آنسو پونچھ ڈالے کئی روز وجیہ النسا کی خالی جگہ دیکھکر میرا دل بھر بھر آیا مگر ضبط کرکے رہ گئی رجب مین وجبین کے پھول کھلے نئے نئے دوست ملے آپس مین میل جول اور میان بیوی کی موافقت کی خبر سنکر مین نے خدا کا شکر کیا اور اپنی محنت کی داد ملنے سے دل بڑھا حوصلے کے ساتھ بچون کو پڑھانا شروع کیا کیونکہ جو کچھ ہے وہ علم ہے علم خدا سے ملائے علم شیطان سے بچائے علم شمشیر عقل کا صیقل ہے علم انسان کے لیے جوہر اول علم ہی کے ذریعے سے جبین النسا نے سسرال مین کام کیا مجھے شاباشی دلوائی اپنا نام کیا بے علم رہتین مان باپ کو بدنام کرتین بیٹھ ہنگے مین سے کس کا گھر بھرتین میری پیاری بہنو علم سیکھو علم سکھاؤ وقت جاتا ہے جلد ہوش مین آؤ

لو ہو چکی بیویو کہانی میری	اربابی	لونڈی ہون گر اک بات بھی مانی میری
قربان گئی تم سے محبت ہے مجھے		دل مین رکھو تم بھی یہ نشانی میری

تمت ــــــــ بالخیر



اُس خدا کے صدقے جس نے میرے ارادے پورے کیے اور تصنیف و تالیف کے حوصلے دیے ایک حصہ تمام ہوا دوسرے کی ہمّت دی اپنی قدرت سے مجھ مین یہ قدرت دی جس طرح اس کے لکھنے مین امداد کی ہے اُسی طرح سے کلام کو تاثیر بھی دے تو میری محنت ٹھکانے لگے میرے مالک اپنے پیارے نبی کا صدقہ اس نثر کو مقبول و مطبوع عالم بنانا اور عالمگیر نفع پہونچانا جو سن لے دیوانہ ہو جائے جو دیکھ لے پروانہ ہو جائے بُری عادتون کے پاس نہ جائے اچھی خصلتون کو اپنا رفیق بنائے عورت یا مرد بوڑھا ہو یا جوان اس نعمت خانے کا مہمان ہو کر اُس کا دل دنیا سے ایسا سیر ہو کہ پھر نیت نہ بدلے اُسی کا ذایقہ لیا کرے اور چٹخارے بھرا کرے بھول کر بھی یہ راہ نہ بھولے اس خضر کا ساتھ نہ چھوڑے

اسی باغ کا گلچین ہو اسی کے درختون کے پھل کھائے اسی کی سیر سے جی بہلائے جو بہشت کا طالب ہوگا اس باغ پر ضرور راغب ہوگا اس کی دوستی اپنی جان و ایمان کی جان ہے اس کی دشمنی اس سے پرہیز دکنارہ بہت بڑا گناہ حق بات کے سننے والو ذرا سا ادھر متوجہ ہو جاؤ تھوڑی دیر کے لیئے دنیا کے کامون سے ہاتھ اُٹھاو یہ ایک فقیرنی کی گدڑی ہے جس مین ہزارون پیوند مین اور طرح طرح کے جوڑ بند مگر جو ہے اپنے ٹھکانے پر نہ بے محل نہ بے موقع ہر ایک ٹکڑا اپنے اپنے مقام پر جواہر کا ٹکڑا ہے پرکھوا ور دیکھو کسی مالدار کا دوشالہ نہین کہ ظاہر مین لمبا چوڑا اور بھڑک دار باطن مین بیکار نہ جاڑا جائے نہ پالے مین کام آئے بچھاؤ تو بیوقوف کہلاؤ رکھو تو کیڑون کی غذا پہونچاؤ جب دھرو سینتو بڑی احتیاط کرو لیکن اوڑھنے کے سوا کسی کام نہ آئے اپنے دور مین کبھی راحت نہ پہونچائے اس کے پھول بوٹون پر نظر نہ ڈالو اس گدڑی سے کام نکالو یہ طالب علم کی لنگی سے ہزار درجے رتبے مین بڑی ہے وہ دنیا ہی مین کام آتی ہے یہ دین کے کام بھی سکھاتی ہے ہزارون عیب چھپائے کی جامہ اصلی کے دھبے مٹائے گی۔

رباعی

احمق تو سدا دل مین بُرا ٹھانتے ہین
ای طاہرہ اُسکے نیک بندے ہین وہی
عاقل جو ہین وہ بُرا بھلا جانتے ہین
جو دل سے ہر ایک کا کہا مانتے ہین

اے نیک بخت بیبیو خدائے پاک کا نام لے کر اب مین دوسرا حصہ اپنے وعدے کے بموجب شروع کرتی ہون یہان تک تو تم سن ہی چکی ہو کہ جہین

کی شادی ہوئی اور اُسے بہن نے جوڑے یا گہنے پاتے کیے بدلے اپنی گانٹھی ہوئی ایسی ہی اک گدڑی دے کر رخصت کیا خدا کے فضل و کرم سے اُس گدڑی سے اُس نے وہ وہ کام لیے کہ کنبے بھر مین نام کیے جب بہن اپنی خدمت کا صلہ پا چکی اور بہت سے گھرون مین نیکنامی اُٹھا چکی تو نانا باوا نے ہر مہینے کا آخری جمعہ بہری وعظ بیان کرنے کا مقرر فرمایا اور ہار روپیہ ڈولی کے کرایہ مین اُٹھا کے اپنے دوستون اور عزیزون کے ذریعے سے تمام شہر کے اچھے اچھے گھرانون کی بہو بیٹیان جمع کین اور اُنکو میری ٹوٹی پھوٹی تقریر سنوائی جا بجا اس کا چرچا ہوا اور یہ بات پھیلی پھر تو سارا گھر بھرنے لگا دو آدمی باہر کہاری ڈولیون کی دیتے دیتے اور لکھتے لکھتے تھک جاتے تھے اس قدر لوگ آتے تھے دو تین برس کامل یہی طریقہ اور سلسلہ جاری رہا اس مین نانا باوا نے میری بہن عابدہ بیگم کی بھی ہنیری شادیان کین مگر سب ایک قاعدے اور طریقے سے ہر مہینے آخری جمعہ کو وہ ایک نہ ایک تقریب کا بہانہ کرکے اپنا حوصلہ بھی نکالتے تھے اور سب مہمانون کی دعوت بھی ہو جاتی تھی جب مجھے پندرھوان برس شروع ہوا تو جا بجا سے نسبت کے پیام آنے لگے اور بابا ہی باہر دس پانچ پیامون مین ایک آدھ پسند کرکے اسم نویسی رکھلی اور دریافت و اطمینان کے بعد وعدہ کر لیا جب بات ٹھہر گئی تو ابا جان نے ایک دن ہماری امان جان سے سب حال کہہ کے مبارکباد دی اُنھون نے ہنس کر جواب دیا کہ خدا انھین بھی مبارک کرے لیکن میری

طاہرہ کی نیک نفسی اور سعادت مندی سے تم بخوبی واقف ہو کچھ کہنے کی
ضرورت نہین ذرا اچھی طرح سے دیکھ بھال لینا تاکہ بعد کو اُسے کسی طرح
کی تکلیف نہ ہو ابّا جان نے کہا کہ بھلا تمھارے کہنے کی بات ہے ابا جان
کے مزاج کو تم جانتی ہو ذرا ذرا سی بات کو وہ کرید تے ہین اور رہنا ری کی چندی
کرتے ہین یہ تو شادی بیاہ کا معاملہ ہے اُنھون نے خوب ہی بحث و پنر
کرلی ہے اور اچھی طرح سے اطمینان کرلیا ہے جب مجھسے کہا ہے (امان جان
بس یہی میرا مطلب ہے کہ بعد کو خدا نہ کرے کچھ خرابی پڑے مجھے
طاہرہ کے سے مزاج و طبیعت کا دولھا ملنا ذرا دشوار معلوم ہوتا ہے
ہزار دن لاکھون مین شاید ایک آدھ نکلے چودہ برس کس عیش و عشرت
سے اس کی بسر ہوئی بڑون نے اطاعت کی چھوٹون نے خدمت اپنے
بیگانے جان و دل سے اس کو عزیز جانا کیے کہا مانا کیے ہزار ہا عورتین
ماشاء اللہ ہر مہینے آئین گیئن اگر انھین مین سے کسی کے ہان نسبت
ٹھہرتی تو اچھا تھا کیونکہ ہر خاندان کی عورتین ماشاء اللہ میری طاہرہ کا
لوہا مان گئی ہین اور اس کے بھاری بھر کم ہونے کو بخوبی جان گئی ہین
جن کو نہین معلوم وہ کیا جانین خدا معلوم ابا جان نے انھین مین سے کہین
بات ٹھہرائی ہے یا اور لوگ ہین ذرا کسی وقت اس بات کو پوچھنا ابا جان
نے کہا کہ میرے پوچھنے کا موقع نہین ہے تمھین اختیار ہے یہ سب باتین
سنکر مجھے اپنی خیر منانا پڑی اور دل سے کہا کہ موت کی طرح اب انتقال
کا زمانہ آگیا اس کے دوسرے ہی دن امان جان کو وقت ملا نانا باوا

سے پوچھ بلیٹھین اُنھون نے سب حال مفصل بیان کرکے کہا کہ جان پہچان
لوگون ہر مہینے کے آنے والون مین سے تو کوئی پاک صاف نہ نکلا پانچ
چار پیام تھے ہر ایک مین ایک نہ ایک فی موجود کوئی بے پڑھا کوئی
بدمزاج کوئی ناکارا کوئی بدراہ نک سک سے درست یہی لڑکا ہے
بہت اچھا جوڑ ہے خدا اس لائے اِک ذرا چپ تو ہے اب چاہے اُسے
شرم پر لے جاؤ چاہو گھونا کھو اور بظاہر کوئی بات نہین دل کا حال خدا جانے
ذات رات چال چلن بہت اچھے پڑھا و شریفون کا پڑھا لکھا لائق صورت دار
دال روٹی سے آسودہ اماں جان تعریف سُنکر خاموش ہو رہین اور اُن کے
اطمینان کو کہا کہ جی ہان یہی باتین دریافت کرنے کی تھین خیر الحمد للہ کہ جیسا
دل چاہتا تھا ویسا لڑکا ملا اس کے دو ہی چار مہینے بعد وہ مہینہ آیا دن تاریخ
ٹھہرا کر ہم کو رخصت کیا شادی بیاہ کے حال مین طول ہوگا خلاصہ یہ ہے
کہ دولھا اور براتی چپ چپاتے کوئی پہر رات گئے آئے اور بارہ بجتے بجتے
بیاہ لے گئے اسی طرح سے ہم نے وجیہ النسا کو بھی رخصت کیا تھا اپنا
سارا کنبہ اور امجدی بیگم کا گھرانا وجیہ النسا کے میکے اور سسرال کے
لوگ بجتنا ور دُلھن کے عزیز سب ہی اس شادی مین جمع تھے کوئی دُلھن
ہماری طرح سے بچہ سانہ لیکر نہ بیاہی گئی ہوگی عابدہ بیگم میرے ہی ساتھ
رہتی تھی اور بوجہ ناسمجھی کے کوئی اُسے سمجھا بھی نہین سکتا تھا مجبور ہو کر ساتھ
لے جانا پڑا اُس کا ساتھ لے جانا میرے لیے لڑکیان پیدا ہونے کا شگون
تھا اماں جان نے نانا باوا سے کئی دفعہ کہا کہ آپ طاہرہ بیگم کے میان

اور سسرے سے اُن کی خوبیان نیکیان سیرت غیرت کا حال ضرور کہا ہیجیے گا
تا کہ ایک عزت و وقار اُن کا اُن کی نگاہون مین زیادہ ہو مگر نانا بانے
مطابق ذکر نہین کیا یا بھول گئے یا مصلحت نہ سمجھے غرض ہم اُن سیدزادے
کے ساتھ بیاہ گئے جن کا نام مصلحت سے نہین لے سکتے اور کیونکر بیاہ گئے
جیسے معمولی دولھنین بیاہ جاتی ہین نہ ہمارے ہنر ظاہر کیے گئے نہ فن نہ
ہمارے جوہر کھولے گئے نہ اوصاف ہماری سسرال والون میں بھی باجا
گاجا ریت رسین ٹونے ٹوٹکے نہین ہوتے تھے اور نہ مہر لمبا چوڑا ہزارون
لاکھون کا بندھنا تھا اس سے شادی کے اندر اور اس سے پہلے
کسی طرح کی بے لطفی اور شکر رنجی نہین ہوئی سب کچھ ہنسی خوشی طے ہو گیا
چوتھی چالون تک بھی خیریت رہی سب سے پہلے ہماری ساس نے
عابدہ بیگم کا نام تمکنا رکھا اور کہا کہ اوئی بیوی یہ انوکھی دلھن ہے کہ گھر
سے ٹھوسا تھ لے کر آئی ہے نہ بڑون کو اس بات کا عیب سوجھا نہ چھوٹون
کو نئی نادون اور ریاانس کی نہرنی مہینہ ڈیڑھ مہینہ شادی کو ہو گیا اب
صیحنچی سے نکلین گھونگھٹ اٹھائین گھر کا کام کاج دیکھین یہ نہین کہ
تو تا پالے بیٹھی ہوئی ہین اُنھین اُسی سے کیون فرصت ملنے لگی جو
اور کسی کے مرنے جینے کی خبرلین گی رحمت اور اجوبہ میرے ساتھ آئی
تھین اُنھون نے مکرر اُن سے یہ باتین سُنین اور ٹال ٹال دین جب
اُنھون نے دیکھا کہ کسی طرح ان کو خبر ہی نہین ہوتی تو فرض کر کے بطور
پیغام صیحنچی کے پاس آکر مجھے سُنایا اور غیرت کی بہت کچھ تعریف کی مین نے

رحمت اور اعجوبہ سے کہا انھون نے اقبال کیا کہ جی ہان ہمین بھی سُناکر کہا تھا لیکن ہم نے غیبت کی راہ سے نہین دہرایا مین نے کہا کہ تم نے کسی کا نام نشان نہ لیا ہوتا اطلاع دیدیتین تاکہ میرے کان کھل جاتے بات نہ بڑھتی آج انھون نے عاجز ہوکر چبوترے پر کھڑے ہوکر کہا خبردار کل سویرے اُٹھکر امان جان پاس جانا اور اُن سے کام پوچھ کر مجھسے کہنا دوچار روز تو یہ ہوا کہ رحمت اعجوبہ کوئی جاتا گیا انھون نے ٹھنڈے پیٹون بتادیا انھون نے ہنسی خوشی کام کردیا پانچوین یا چھٹے روز جو اعجوبہ پوچھنے جاتی ہین بگڑ گیئن اور غصے سے کہا کہ واہ جب دیکھو ایک بلا سر پر نازل میری بلا یہ سزا دلی اُٹھائے گی نماز پڑھ کرتہ دل سے نہ بیٹھنے پائی نہ پان کھایا نہ ہوش درست ہوئے نہ حواس کہ ایک نہ ایک چرخہ آموجود صندوقچہ کھولو سبق پڑھاؤ کہاں کا روز کا جھگڑا نکالا ہے چولھے مین جائے گھر اور بھاڑ مین جاؤ تم اعجوبہ اُس وقت ٹل آئین تھوڑی دیر بعد پھر پہونچین بارے پان وان کھا چکنے سے ذرا طبیعت بحال تھی کہا بی بھسکو منھ اندھیرے آکر تقاضا نہ کیا کرو اس وقت طبیعت بے قابو ہوتی ہے انھون نے کہا بہت اچھا دوسرے دن وہ بیٹھی دیکھا کین جب انھین سب کامون سے فرصت ہوئی انھون نے جاکر کنجیان دکھلا کر ہاتھ پھیلائے کہ گوشت ترکاری کے پیسے دیجیے اُن کی کنجیان ازاربند سے کہین کھل پڑی تھین غصہ تو اُس کا تھا ہی اُن کا مانگنا بہت بُرا لگا تنک کر تو ہو ہی رہی تھین نہ آنکھ چار کی نہ اُن کی طرف دیکھا ازاربند پھر ٹٹول کے صندوقچی لی

اذرا انگنائی مین پھینک دی کہ لو بس اب تو کلیجے مین ٹھنڈک پڑی وہان شیشیان چورا ہوگیئن عطر خاک مین ملا صندوقچی کئی جگہ سے ٹوٹ گئی پٹرا الگ ہوگیا یہان یہ بیچاری ہاتھ کھینچ کر سناٹے مین کہ یہ ہوا کیا مین تو کنجیان دیتی تھی انھین غصہ کس بات پر آیا) بڑی دیر تک کھڑی رہین پھر کہا کہ بیگم صاحب دیکھیے یہ کسی کی کنجیان پہچانے مین گر پڑی تھین مین ڈھونڈ کر اٹھا لائی ہون انھون نے ہاتھ بڑھا کر کنجیان لین اور دیکھکر ماتھا کوٹا کہ اے ہے تم غارت ہوجاؤ کنجیان لیے کھڑی رہین اور میری صندوقچی چکنا چور کرواڈالی موئی پھپھو نا ردن اجگوبہ) بیوی مین تو ملتے کے ساتھی دینے کو لائی فقط دھونے مین جو کچھ کہیے وہ دیر ہوئی ہاتھ پھیلائے دے رہی ہون آپ نے نہ دیکھا بھالا گوشت ترکاری کا تام سنکر صندوقچی پھینک دی میری کیا خطا آپ ہی کہتین کہ کنجیان نہین ہین کوئی تدبیر کی جاتی صندوقچی پھینکنے سے کیا حاصل ہوا یہ سنتے ہی کھڑی ہوگیئن اور سیر الزام لے لیکر پیٹنا شروع کیا اور یہ بین کیے کہ آپ تو الگ رہی بلاؤن کو میرے پیچھے لگا دیا ارے میری چیز مٹے میرا نقصان ہو مجھی پر الزام دیا جاتا ہے یہ کیسا غضب ہے اجگوبہ گردن جھکائے وہان سے نکل آئین اور اپنے دالان مین آکر بیٹھ رہین نہ انھون نے مجھسے کہا نہ اُن حضرت کا غصہ اُترا کھانے مین دیر ہوگئی سارے گھر مین دھوپ پھیل گئی اباجان کے باہر سے آنے کا وقت آگیا یہان چولھے مین آگ تک نہین پڑی کتاب دیکھتے دیکھتے ایک دفعہ مین نے جو سر اُٹھایا تو باورچی خانے مین سناٹا پڑا ہوا ہے

رحمت کو بلایا پوچھا اُنھون نے کانون پر ہاتھ رکھا بوا اجو بہ کو بلا کر جو دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ بیگم صاحب کو غصہ ہے سردست اُسوقت اور کیا ممکن تھا
مین نے جلد ہی سے آلو منگوا کر کچھ تل ڈالے آدھون کا بھرتہ بنوا لیا اور
پوریان تلنے کے لیے رحمت کو بٹھا دیا دو ہی چار پوریان اُتری تھین کہ باپ
بیٹے باہر سے کھانا مانگتے آئے دروازہ بڑے دالان کے قریب تھا ڈیوڑھی
سے آتے ہی امان جان کا سامنا ہوا اُنھین سے کھانے کو بھی کہا وہ ایکبار
یہ سنتے ہی چلا اُٹھین کہ کیسا کھانا تمھین گھر کی بھی خبر ہے دیکھو صندوقچی کا
کیا حال ہے صاحبزادی صاحب نے مجھپر اپنے آدمیون کو کرٹوڑا کیا ہے
اب کل سے جو ہاتھ لگائے تو اُس پر تبرا تم جانو تمھاری بہو جانے دو لو پکواؤ
اور ندھواؤ جو چاہو کرو میرا پیچھا چھوڑو ابا جان بیٹھ گئے اور کہا کہ آخر ہوا کیا
کچھ معلوم تو ہو اُنھون نے اُلٹا پلٹا حال کہہ کر سراسر مجھے خطاوار ثابت کیا
دریافت کون کرے اور دریافت تو جب کرے جبکہ جھوٹ کا شبہہ ہو معاذ اللہ
بڑے بوڑھے کہین غلط بولتے ہین آتنا سنکر سارے گھر نے منہ پھلا لیا مین
نے کچھ سُنا کچھ نہین سُنا دس پندرہ پوریان اُتر نا تھین کہ دسترخوان بچھانے کو
بوا رحمت سے کہا وہ سینی لیکر جیسے ہی دالان مین گئین کہ مولوی صاحب
خوش ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے لڑکے کو آواز دی وہ بھی ہاتھ دھو کر
آموجود ہوئے دسترخوان بچھا بیگم صاحب کو جو بُلاتے ہین تو جواب نہین دیتین
جب بہت کہا تو جلا بھُنا یہ جواب دیا کہ تم زہر مار کرو میرا کیا چاہے نگلون
چاہے فاقے سے رہون بہو کو پکوانا تھین کھانا نصیب اللہ اس گھونی

بس کی گانٹھ کے قبل تو دیکھو کہ ہم نے روز کہا کہتے کہتے تھک گئے اور اُس نے ہاتھ نہ لگایا اور آج جو ہمین رنج ہوا الگ رہے تو آپ پل پڑی - تو کیا ساجھا نہین جاہتی - اُف ری فیلمائی اس کی منتظر ہی بیٹھی تھی کہ ساس مردی اپنا ہاتھ کھینچے تو مین گھرداری کرون یہ کہہ کر چیخین مار مار کر رونا شروع کیا مین گھبرا کر دوڑی گئی اور ہاتھ جوڑ کر قسمین کھا کر عار معذرت کی کہ دن چڑھنے کے خیال اور آپ کے ملال سے مین نے یہ ترکیب کی میری مجال ہے کہ آپ سے بیر بغض کرون اور جب آپ نے فرمایا دگو مجھسے نہین اپنی جگہ پر فرمایا لیکن) مین نے یہ سُنکر فوراً رحمت اور انجو یہ سے کہہ دیا کہ سویرے امان جان سے جاکر پوچھ لیا کرو آپ رنج نہ کرین مجھے آپ کی خوشی سے کام ہے جو آپ کو فرمانا ہوا کرے مجھے یاد کرلیا کیجیے زبان سے یہ کہتی جاتی ہون اور آنکھون سے آنسو ٹپک رہے ہین ہاتھ جوڑے گردن جھکائے کھڑی ہون دیر تک یہی صورت میری رہی جب اُنھون نے بالکل میری معذرت نہ سُنی اور خیال نہ فرمایا تو شرم نے میرے بدن کو عرق آلودہ کیا اور غیرت سے سارے جسم مین تھرتھری پڑگئی ان دونون نے چاہا کہ مجھے روکین اور باز رکھین مگر طبیعت اور عقل نے اُن سے مقابلہ کرکے میری مدد کی جس سے دیر تک مین وہی صورت بنائے کھڑی رہی یہان تک کہ ابا جان کھانا کھا چکے اور ہاتھ دھونے کو جب وہان پہونچے تو مجھسے کہا کہ بس بیٹا بس عذر ہو چکا اُن پر اس وقت شیطان چڑھا ہے وہ ایک نہ سنین گی کیون ہاتھ جوڑے کھڑی ہو

جاؤ کھانا کھاؤ مین نے عرض کی کہ جی نہین بے امان جان کے تو مین کھانا
نہ کھاؤن گی اُنھون نے میری اُن کی بات چیت سُنی جھلا کر بولین کہ شیطان
کی گھوڑی اور آدمی مین کیا نسبت مجھپر شیطان سوار ہے جب وہ اتریگا
جب خالی ہون گی یہ کہکر اُنھون نے چند باتین مولوی صاحب کو کہین جن
مین سے بوبات جھڑ دس کھوسٹ نکھٹو جھاڑو مجھے یاد رہ گیا اُن کے بعد
پھر میری گردن پکڑی اور جو جو منھ مین آیا فرمایا بازار کی مٹھائی تاک بنایا
نہ اُن بیچارے نے جواب دیا نہ مجھ مین مجال جواب تھی اباجان نے
میرے صبر و سکوت پر خیال فرماکے وہان سے ہاتھ پکڑکر میری صحنچی مین
مجھے پہونچا دیا آپ مین وہان جاکر سوچ مین بیٹھی کہ کس تدبیر سے اُن کا غصہ کم
کرون سارا دن اسی فکر مین کٹا شام آئی پھر کھانے کی وقت پکواتی ہون
تو وہ نہ کھائین گی اور نہ پکواؤن تو کیونکر نہ پکواؤن سارے گھر پر کڑاکا
گذر جائے گا دو چار تو صبح سے بھوکے ہین آخر کو مین نے اباجان سے
رحمت کی معرفت پُچھوا بھیجا اُنھون نے کہا کہ تم شوق سے پکواؤ بری چیز
کا نام لیکر کہا کہ انھین وہ کھانے دو مین نے خوشی خوشی کھانا پکوایا جب
دسترخوان بچھنے کا وقت آیا تو پھر لو پانی ایک ہوا وہی پٹاپ پھیلا وہی
غصہ وہی ہے ہے کھے وہی ملال رہی غم وہی خیال آخر کو اباجان
نے کہا کہ تمھین منظور کیا ہے اس بک بک جھک جھک سے کیا معلوم
ہو گیا کہ بہو کی محبت ہو چکی روپے اور حکومت کی لالچ ہے صاف صاف
کیون نہین کہتین اُس نے تو منھ در منھ کہہ دیا کہ جو کہنا ہو مجھسے کہیے پیٹھ پیچھے

کہنے سے کیا فایدہ تم جو کونے مین منہ ڈال کے کہتی ہو تو اسی غرض سے
کہ سب اُس کو الزام دین میرا حق بہ طرف لین اب جو اُس نے ہاتھ لگایا
تو زہر ہو گیا اگر تمھاری خوشی یہی تھی تو کیا بُرا کیا خواہ مخواہ کی باتین بناتی ہو
چار دن مین تمھاری طینت اور طبیعت کا حال کھل گیا وہ تو بس کی گانٹھ
نہین ہے تمھین فساد کی جڑ ہو یہ سُننا تھا کہ جھوٹتے جھوٹتے امان جان کھڑی
ہو کر پیٹنے لگین اور ہے ہے کرتی ننگے سر ننگے پاؤن گھر سے چلین سب
کے پہلے تیور پہچان کر مین دوڑی اور میرے ساتھ اُن کی لڑکی ساجدہ بیگم
دروازے کی راہ روک کر کھڑی ہوئی وہ ادھر سے مڑ کر کنوئین کی طرف
چلین رحمت اور اچھو بہ نے تھاما وہان سے منہ اُٹھائے سیدھی روشن علی
صاحب کے ہان دہائی تہائی دیتی چلی گیئن کھڑکی مین اُلجھکر دوپٹہ پھٹا۔
چوٹ لگی۔ اُدھر جا کر اُنھون نے دوپٹہ کی لیرین کر ڈالین سارا گھر سنّاٹے
مین ایک ایک دم بخود سب کو جُدا جُدا حیرت پھر وہان جا کر بھی چین نہ لیا
میان کا اور میرا نام لے لیکر چیخنا شروع کیا میر صاحب بچارے اُٹھکر باہر
بھاگ گئے بڑا لڑکا کھانا کھا رہا تھا وہ آنکھ نیچی کر کے گھر سے نکل گیا اُنھون
نے زمین آسمان کے قُلاّبے ملانا شروع کر دیے ساجدہ بیگم تڑپ کر دو دفعہ
کھڑکی مین گیئن اور جب زنانہ ہوا تو وہ بھی اُدھر پہونچین مین بیچ انگنائی مین
تصویر بن کر کھڑی کی کھڑی رہ گئی ایک کو ایک کی خبر نہ تھی جب نماز کا اول
وقت ٹلنے لگا تو رحمت نے میرے پاس آکر چپکے سے کہا کہ بیوی نماز پڑھو
بس کب تک کھڑی رہو گی ہو گا بھی یہان تو روز کا یہی جھگڑا اٹھا رحمت کے

اس کہنے سے مین چونک پڑی اور وضو کرکے نماز پر کھڑی ہوئی ابھی فرصت نہین پائی ہے کہ ساجدہ بیگم آئین اور کہا کہ بھابھی جان اگر تم ایک بات مانو تو اماں جان چلی آئین مین نے اشارہ کیا کہ ذرا ٹھہر جاؤ وہ بیٹھی رہین فراغت پاکے مین نے پوچھا کہا کہ تم کسی بات مین دخل نہ دینا نہ اچھے سے غرض نہ بُرے سے کام وہ چاہے گھر بھر کو فاقہ دین اور چاہے لنگر لُٹائین دوسرے اپنے آدمیون کو بھی منع کر دینا کہ وہ اُن کے پاس نہ جائین نہ کام کو ہاتھ لگائین جس طرح پہلے گھر بھر کی مالک بنی بیٹھی رہتی تھین جو چاہتی تھین کرتی تھین وہی اب بھی وہ چاہتی ہین گو اس بات کے جواب مناسب اور بھی تھے مگر مین نے سکوت و صبر سے کام لیا سجدہ کرکے لقچی بانڈھی اور اُن کو ساتھ لیکر اباجان کے پاس گئی کیونکہ مجھے بھی تو ایک گواہ کی ضرورت تھی اگر بدون اُن کی اطلاع کے ایسا کرتی اور الگ تھلگ رہتی تو چار روز بعد پھر جھگڑا موجود تھا کتنے بڑے الزام کی بات ہے کہ خود ہاتھ نہ لگاؤن اور آدمیون کو بھی ممانعت کردون حالانکہ اُن کے گھر مین بختاور کے سوا دوسرا کام کرنے والا نہ تھا ایک چھچھو تھین وہ بیچاری اندھی ہوگئی تھین اباجان کو ساجدہ بیگم کی تقریر سنوا کر مین نے کہا کہ مین آپ کے سامنے اقرار کرتی ہون کہ کبھی اُن کی مرضی اور حکم کے خلاف نہ کرون گی نہ مین ہاتھ لگاؤنگی نہ میرے آدمی وہ شوق سے تشریف لائین یہ کہہ کر مین چلی آئی اور ساجدہ بیگم جاکر اُن کو لے آئین دسترخوان پر سب نے ملکر کھانا کھایا میرا حصہ سینی مین لگا کر بھیج دیا صبح کو دوسرے دن بعد نماز مین سلام کو گئی گو غصہ کے خیال سے

مجھے نہ جانا چاہیے تھا لیکن نہ جانا بھی خلاف آدمیت تھا دونون صاحبون
کو سلام کیا تھوڑی دیر بیٹھی پھر چلی آئی یہی معمول رہا رفتہ رفتہ بات کرنے
لگین مگر مین نے اپنی عادت نہین بگاڑی کچھ کہا جواب دیا نہ بولین ملال
نہ کیا کام کو کہا آنکھون سے بجا لائی نہ کہا اُنگلی نہ لگائی شاید کوئی مہینہ یا
کچھ زیادہ اِس حال سے گذرا ایک دن مین جیسے ہی سلام کرکے بیٹھی
ہون کہ اُنھون نے پھر چھیڑ نکالی اور کہا کہ اوئی لڑکی تو نے تنکا توڑنا ہاتھ لگانا
تک چھوڑ دیا ساری گھرداری مجھی نگوڑی کے ذمے ذرا بھول چوک ہو
اور چار آئے گئے الزام دینے کو موجود ہم نے بہو بیٹیون کے یہ دیترے
نہین دیکھے کہ نہاری بیگ کے لونڈے بنے پھرین اور حکومت سے
کام کاج لین بڑے بوڑھے خدمت لینے کو ہوتے ہین نہ خدمت کرنے
کو تجھے کسی نے اچھّی اُلٹی پٹّی پڑھائی ہے کہ صحنچی مین بیٹھی راج رچنا اور چیلی
چاٹڑون سے کام لینا بات کیا ہے کہ ایک تو اپنا گھر نہین سمجھتی دوسرے
کسی کی شرکت منظور نہین جہان دوسرے نے ہاتھ لگایا اور تو نے اپنا پانون
نکالا پھٹک کے الگ ساجھے کی ہنڈیا چوراہے پر پورا اپنا قبضہ ہو کوئی
دخل نہ دے اللہ ری تری چند فند یہ بڑھاپا اور ہر روز تکیے سے سر اٹھاتے
ہی چولھے مین ہمارا منھ دینا تجھے نہین سوجھائی دیتا ہمارے یہ دن ہین کہ ہم
بیٹھکر روز دووقتہ دُنیا بھر کے کام کرین بوڑھے مُردے تو اٹھا بیٹھی کیا کرین
اور زندہ رہے جوان سیر فرش نبے بیٹھے رہین یہ تقریر ایسی نہ تھی کہ جو پتّہ رکھتا
ہوتا اُسے سُنکر جواب نہ دیتا سوا میرے کہ چپ بیٹھی ہوئی سب سُنا کی نہ روٹھی

نہ بگڑی نہ تیور پر میل آنے دیا جب وہ فرما چکین تو مین نے کہا کہ اماں جان گو آپ نے ساجدہ بیگم کے ذریعے سے مجھے ہر بات مین دخل دینے سے روک دیا تھا لیکن مین آپ کی محبت اور اپنی عادت کے چھوڑ دینے کو بہت بڑی مشکل خیال کر کے ہر روز اسی لیے آبیٹھتی تھی کہ جب مین سامنے ہون گی کوئی نہ کوئی کام لے ہی لین گی خدا آپ کو سلامت رکھے آپنے کبھی جب چاہا کام لیجے اب جو فرمایئے بجا لاؤن حقیقت مین آپ بجا فرماتی ہین محنت کے قابل آپ کے دشمن نہین ہین اور پھر خدا رکھے ساجدہ بیگم کے ہوتے ہوئے اُن کے علاوہ یہ نئی لونڈی بھی تو بے عذر خدمت کو موجود ہے یہ سنتے ہی اُنھون نے بگڑ کر جواب دیا کہ بس لڑکی بیٹھ مجھسے دنیا سازی نہ کرنا مجھے لاجا لوجی آئے نہ مین دنیا داری کرنا جانون صاف دو ٹوک بات کی عاشق ہون ساجدہ دو دن ہین اللہ رکھے اپنے میان کے یہان چلی جائے گی جب تک ہے بیشک اُس سے سب ہی طرح کی اُمید ہے جس طرح چاہون کام لون کان پکڑ کر اُٹھاؤن کان پکڑ کر بٹھاؤن تم اپنی کہو کہ ٹیڑھی نگاہ سے نہین دیکھ سکتی ہین مین نے کہا کیون مین کچھ اُن سے زیادہ تھوڑی ہون آپ ہر طرح میری بھی مختار و مالک ہین فرمایا کہ نوج چھائین پھوئین مجھے اپنا سر منڈوانا تھوڑی منظور ہے تمھارے طرفخواہ سگے سوجھڑے گرو گھنٹال مولوی بڈا صاحب جو آٹھ پہر گھٹ بڑھئی کی طرح کلیجہ کُریدنے کو موجود ہین اُن کے ہوتے ہوئے ہون سے چون کر سکتی ہون مجال پڑی ہے طاقت ہے مین نے عرض کیا کہ میرے نزدیک وہ اور آپ

برابر ہین جیسا آپ کو سمجھتی ہون ویسا ہی اُن کو سمجھتی ہون فرمایا کہ میری اُن کی کیا نسبت وہ دوست ہین دشمن اُن کی محبت کی نظر میرے عداوت کے تیور اپنے بچے کا آدمی خوب سرچڑھ سکتا ہے تم رنگا کے آئی ہو چار چاند لگے ہین نئی نویلی دُلھن نوجوان کمسن چکنی چپڑی کھچی کھچائی بنی ٹھنی بھلا کہان مین کہان تم جو تمھارا خیال دپاس ہوگا وہ مجھ سڑی سانپ کا ہو سکتا ہے؟ مجھے اس کلمہ سننے کے بعد تاب قیام نہ رہی وہان سے اُٹھ آئی سہ پہر کو فرض کر کے پھر مجھے بلا کر کہا اے بی دہری بھنڈ اس کان سن اُس کان اڑا دے بی سنتی ہو کل سے تم جا نو اور تمھارے سسرے یہان جو ہاتھ اُٹھا کر دیا دو گی کھالین گے نہ دو گی بُردن کی جانون کو صبر مین نے اس کا بھی کچھ جواب نہ دیا شام کو جب گھر والے میان صنحچی مین رونق افروز ہوئے تو رحمت نے اپنی محبت سے اُنھین ٹٹولا کہ دیکھون یہ بھی کچھ کہتے ہین سارا قصہ سُنا اور اُن بندۂ خدا نے جواب نہ دیا رحمت نے پھر پوچھا پھر کہا اُسوقت بولے تو یہ بولے کہ اجی مین اس جھگڑے بکھیڑے کو نہین جانتا ہو گا بھی رحمت نے کہا ادئی میان کوئی آپ سے یہ تھوڑی کہتا ہے کہ آپ جھگڑے مین شریک ہو جیے تدبیر پوچھتے ہین کہ وہ روز کہہ کر بدل جاتی ہین ہاتھ نہ لگائین نہ لگائین کام کرین نہ کرین ایسی بات بنائیے کہ بات نہ بڑھے خدا نہ کرے لڑائی جھگڑا تو ہے نہین مزاجون کا اختلاف ہے بولے کہ مین طبیب نہین ہون جو کسی کا مزاج بدل دون اور علاج کرون جو جس کو بن پڑے وہ کرے " ایسے قصّون سے مجھکو کام نہین " رحمت چپ ہو رہین

مین نے کہا کہ تم اُن سے کیا پوچھتی ہو بیشک اُن کے اختیار سے باہر بات
ہے وہ کیا کرین وہ بیٹھے ہی ہوے تھے کہ کھانا آیا اُنھون نے چاہا کہ مین
بھی یہین کھاؤن مین نے کہا کہ تم دسترخوان پر جا کر کھاؤ ایسا نہ ہوا ماں جان
کے خلاف گذرے کہا ہوگا بھی اس وقت تو مین خفا ہوا ہون ملنے کو جی
نہین چاہتا مین چپ ہو رہی وہ ہاتھ دھو کر کھانے کو بیٹھے ہی ہین کہ ہکا ہوئی
رحمت نے کہہ دیا کہ وہ یہان نوش کرتے ہین یہ سننا تھا کہ اُنھون نے
میان سے شکایت کا دفتر کھولا اور ایک پہلو ہاتھ آتے ہی میری
طرف سے لگانا بجھانا شروع کیا وہ سن رہے ہین یہ کہہ رہی ہین کہ
سالن کم ہوا ایک آدمی سے دو ہوگئے رحمت پیالہ لے کر گئین کھڑی
رہین کہ یہ بات کر لین تو کہون جب وہ مڑین تو رحمت کو دیکھ کر ایک چیخ
ماری کہ دُرسوئی چھچھوندر نجنتی نکھیل اری کیا مجھے کسی کا ڈر پڑا ہے یا چوری
ہے جو جاسوسون سے ڈرجاؤن جڑی سن گن لینے والی غارت ہوئی
پچھل پائیون پیزا بیٹیون نے میرا گھر گھیرا ہے کہان تقدیر کی نیند وڑین
لکھی تھین ارے ہم کبھی وہان جاتے ہین اسے پھٹے سے منھ اے تھوک
اے زوف بے غیرت نکٹی رحمت تو ایسی سناٹے مین آئین کہ دال سالن
سب بھول گئین پیالہ لیے کی لیے رہ گئین کہین تو کس سے کہین اور ٹھہرین
تو کیونکر وہان غصہ تیز یون پڑے ہے ہم دونون آدمی ہاتھ پر ہاتھ دھرے
بیٹھے ہین آخر کو رحمت نے کوئی چارہ نہ دیکھا وہ اپنی کہا کین اور انھون
نے بخنا درسے سالن نکلوا کر اپنی راہ لی میان نے کہا ارے صاحب

تم کو کچھ خبط ہے سودا ہے وہ سالن لینے آئی تھی یا یہیں گن مخبری اور
جاسوسی کیسی باتین کرتے دیکھ کے ٹھٹک رہی یہ بھی بُرا کیا کہ اجازت
لینے کو ٹھہری رہی خود لے لیتی تو اُس کا پیٹنا ہونا انتظار کیا کہ تم پھر دو تو
حکم لے کر سالن لے اس پر تم نے کیا کیا اس کو کہا سمارھیا نے کی
عورت دوسرے سمجھدار ہوشیار ہو کا پاس نہ سہی اپنی عزت کا تو خیال
چاہیے دوسری ہوتی تو اُلٹ کر جواب دے بیٹھتی اُس وقت قدر عافیت
کھلتی چار دن کا ذکر ہے کہ اسی زبان پر جعبرہ سے کیا کچھ رد و بدل ہو چکی
ہے دشمنی پڑ گئی آخر اُسے نکالتے ہی بنا تم اُسے وہ تھیکن زہر دینے کو
تیار تھی یہ سننا تھا کہ اُنھون نے ایک دوہتڑ مارا کہ ہے ہے یہ سمجھانا
ہے کہ آدمیون کو اُبھارنا ارے جوتیان ہاتھ مین دے دے اور
کہہ کہ اس سے خبر لو ارے تم مٹو ارے تم غارت ہو میرا حق مٹانے
والے میری بات بگاڑنے والے ارے یہ سبز قدم بہو میرا ہرا بھرا باغ
سکھائے گی ارے یہ بھن پیری میرا بھرا پرا گھر اُجاڑے گی رحمت
مردار کا تو یہ پاس کہ سمارھیانے کی ہے کلیجے کی نکلی ہے اُس کو سبق
پڑھایا جاتا ہے کہ دوسری دفعہ تڑ سے مُنھ پر جواب دے بیٹھے اور ہماری
یہ مٹی خراب مرتے ہین مرتے پر نہ راہ چلتے پر بھاڑ مین جائے یہ گھر چولھے
مین پڑے یہ ساتھ ارے تم سب سے خدا سمجھے جیسا مجھے بُرا کر رکھا ہے
ابا جان تو یہ سنتے ہی وہان سے ٹل گئے اور اُنھون نے ان کے طرح
دے جانے سے اور زیادہ زبان کو دراز کیا کھانا کھا کر ہین ہاتھ دھونے

باہر آئی سُنتی جو ہون تو میرے ہی اوپر لے دے ہو رہی ہے اور اُسکی
نہ حد ہے نہ انتہا دوسری بہو ہوتی اپنی بے گناہی اور اُنکی زیادتی پر
خیال کر کے بھڑ جاتی لڑ پڑتی کلیجہ تو میرا بھی پک گیا کان جل گئے مگر جلدی
سے ہاتھ دھو کر بھاگی اور اپنی صحنچی مین جا کر بیٹھ رہی رحمت سے پوچھا
کہ اس وقت امان جان کس پر خفا ہو رہی ہین اُنھون نے کہا بیوی
مین سالن لینے گئی تھی وہ بات کر رہی تھین مین ٹھہری رہی کہ یہ چپ ہون
تو سالن مانگون وہ جو بات کرتے کرتے مڑین مجھے وہان دیکھکر سمجھین
کہ یہ ٹوہ لینے کو آئی تھی پھر کیا تھا آؤ تو جاؤ کہان ہاتھ دھو کر میرے پیچھے
پڑ گئین وہ بات ناتمام رہی دوسرا قصہ چھڑ گیا مجھے ادھر کا خیال تھا
آخر کو بختاور سے سالن نکلوا کر سر پر پانون رکھ کے بھاگی جب سے
اس وقت تک اُسی کا تار بندھا ہے بیچ مین مولوی صاحب نے
سمجھایا وہ اور ستم ہو گیا مین نگوڑی ماری اگر پہلے سے جانتی کہ وہ آپ
کا ذکر کر رہی ہین تو کیون جاتی اور گئی تھی تو جلدی سے سالن لے کر
چلی آتی ٹھہرتی کیون اور پوچھنے کی ضرورت ہی کیا تھی لیکن خیر اب
سے آئے گھر سے آئے آیندہ کو کان ہو گئے اب ایسی خطا نہ ہو گی
مین نے کہا کہ تم کچھ بولی تو نہین رحمت نے قسم کھا کر کہا کہ کیا مین
نادان یا سٹرن ہون مین نے کہا ہان اس کا خیال رکھنا کہ انکو الٹ کر
جواب کبھی نہ دینا گھر کا واسطہ ہے جانے کا تو عمر ہو نہین سکتا کوئی
کام نکلے گا تو کیونکر نہ جاؤ گی یہ سمجھو کہ ایک بڑی بوڑھی گھر کی مالک ہین

خدا اُن کے دم کو رکھے زیادہ کاموں میں آدمی کو بڑا جاتا ہے دوسرے
خدا رکھے سن زیادہ گیا ہے بڑھاپے میں عقل جاتی رہتی ہے دل کمزور
ہو جاتا ہے غصّہ بات بات پر آتا ہے اُن کے کہے کا بُرا نہ ماننا تم خود
سمجھدار ہو مگر میں نے احتیاطاً کہہ دیا کہ بندہ بشر شاید اُن کے ہر وقت
کے غصے سے کبھی تم بھی بے قابو ہو جاؤ اور بگڑ بیٹھو تو ایسا نہ ہو اُن کے
بدلے تم مجھے کہہ لینا مگر خبردار کبھی اُن سے ردو بدل نہ کرنا رحمت بھلا
بیوی آپ کے کہنے کی یہ بات ہے میں بھی جانتی ہوں جو اُن کا مرتبہ ہے
وہ وہی ہیں میں میں ہی ہوں میری اُن کی برابری کیا موئی ٹکے کی ماما
جیسے آپ کی نوکر ویسے اُن کی ایسا کیا غضب ہے کہ میں اُن کو جواب
دوں گی ردو بدل برابر والوں میں ہوتی ہے یا نوکر اور آقا میں ہاں ذرا
بوا عجوبہ کو سمجھا دیجیے آج بہت اُداس ہیں صبح سے کئی دفعہ جز بز ہو کر
چلی تھیں میں نے روکا کہ نا بہن کہیں ایسا کام بھی نہ کرنا کیا میری بیوی
کی محنت خاک میں ملاؤ گی اُن کے صبر کو دیکھو انھوں نے کہا کہ ہاں
بہن سچ ہے تم سے سنا جائے تم بیٹھو ہم تو یہاں نہیں ٹھہر سکتے ہیں جی پی
ہزار نعمت کھائی پیروں کے نیچے کی زمین نکلی جاتی ہے بھلا میرے سامنے
میری بچّی کی دھجیاں اُڑیں فضیحت ہو اور میں سنوں غضب اندھیر یہ بدزبانی
اور کوسنا جو پاجیوں میں نہیں ہوتا خدا معلوم کیسے مولوی ہیں اور کیسا اُنکے
گھرانے کا اندازہ ہے میری بچّی بھلا ان باتوں کی عادی کہاں نہیں معلوم
کیونکر صبر کرتی ہے اور اُس کے دل کا اندر سے کیا حال ہے مجھے اس کی

جان کے لالے پڑے ہین کانٹون مین سے کہ پھول کو الجھا دیا خدا اس پر رحم
کرے مین نے یہ سنکر کہا کہ ذرا بوا اعجوبہ کو بلا لاؤ جب امین تو مین نے دیکھا کہ نیان سوتی
اور سوجے ٹپے بھر بھرائے ہوئے ہین پاس بٹھا کے پان بنا کر دیا کھانے کو پوچھا کہا
کہ بھوک نہین ہے مین نے کہا کہ ہائین صبح کو ایسا کیا کھا لیا تھا جو بھوک
جاتی رہی رحمت نے کہا کہ ایک نوالہ کھا کر فقط پانی پیا ہے صبح کو کیا کھایا
مین نے بہت کہا انھون نے ایک نہ سنا اُس وقت مین نے اُن کے
گلے سے لگ کر کہا کہ بوا غیر آدمیون مین جا کر اُن کو اپنا بنانا تمھارے نزدیک
کیا بچون کا کھیل ہے میری بات ہے مجھکو ایسا ناگوار نہین اور اگر میرے
دل جلنے پر خیال کرکے تم اپنا دل جلاتی ہو تو یہ بالکل بے سود ہے ممکن
ہے کہ کسی کے دل پر صدمہ ہو اور وہ ظاہر نہ ہو جائے اگر میرے دل
مین ملال ہوتا تو کبھی نہ کبھی زبان سے طریقہ سے بات چیت سے
ضرور ہی کھلتا جب تم پر نہین کھلا تو معلوم ہوا کہ نہین ہے پھر کیا وجہ جو تم
بے واسطے کا رنج مول لیتی ہو گالیان ہون یا کوسنے جو کچھ مجھے دیئے
جاتے ہین اگر مین اُن کی مستحق ہون تو جا سے دیے جاتے ہین جیسی کرنی
ویسی بھرنی اور اگر بیگناہ ہون اُن باتون کے قابل نہین تو دوسرا شخص
اپنی زبان خراب کرتا ہے کہنے کی زبان نہین پکڑی جاتی بھلا ہو سکتا ہے
کہ جس وقت وہ کچھ کہین تم اُن کی زبان پکڑ لو اور نہ کہنے دو یہ ہرگز ممکن
نہین بلکہ محال ہے پھر محال شے کی تمنا کرنا سراسر نادانی ہے اس کے
علاوہ تم کو ملال کرنے کا کیا حق ملال تو مجھے ہونا چاہیے مین قسم کھا کے کہہ دون

کہ مجھے اُن کی کسی بات کا رتی ریزے برابر ملال نہین تم بھی اپنے دل سے رنج نکال ڈالو تم مجھسے واسطہ رکھتی ہو میرے رنج سے تمھارا رنج میری خوشی سے تمھاری خوشی ہے پھر بے میرے ملال کے ملال کیسا میرے سر کی قسم کھانا کھاؤ اور جس طرح رہتی تھین اُسی طرح ہنسی خوشی سے رہو مین نے سنا کہ تم اُکتا کر ایسی بیدل ہو رہی ہو کہ گھر جانا دل پر ٹھان لیا مین تم سے پوچھتی ہون کہ مجھے چھوڑ کر جب تم چلی گیئن تو ہر ایک اس کا سبب پوچھے گا کیا بتاؤ گی جھوٹ بولو گی نہین پھر سچ کہہ کر کیا میرا یہان کا رہنا چھڑاؤ گی اور وہان سارے گھر کو کانٹون پر لٹاؤ گی میری ایذا اور تکلیف کا حال سنکر امان جان کو قرار آئے گا اور پھر وہ بے بلائے چین لین گی نانا باوا کے دشمنون کا کیا حال ہوگا اور ابا جان کو کیسا ملال آدمی بات سوچ سمجھ کر کرے تھوڑے دن مین بلاوا آئے گا ہم جائین گے تم کو نہ آنا ہو کوئی بہانہ کر کے رہ جانا ابھی تمھارا جانا بالکل مصلحت کے خلاف ہے بوا انجو یہ میری بلائین لے کر رونے لگین اور کہا کہ ہا افسوس ایسی غیرت دار لالون کی لال بچی کی اس گھر مین کیا قدر ہوئی ہے کیا ناقدرون سے پالا پڑا ہے جنھون نے خواہ مخواہ ہوا کی طرح چراغ سے دشمنی باندھ رکھی ہے مین نے کہا کہ بوا تمھارے سر کی قسم یہ دشمنی نہین ہے جسطرح بچے کھلونون مین سے کبھی بوے اور کبھی گجری کو پکڑ لیتے ہین اور پھر دن اُس کا پیچھا نہین چھوڑتے چاہے ٹوٹے چاہے پھوٹے اسی طرح بوڑھے دو بوڑھا بالا برابر" گھر بھر مین ایک آدھ کو اپنا کھلونا بنا لیتے ہین نہ بچون

کو کھاؤ نون کے ساتھ دشمنی ہوتی ہے نہ بڑون کو بیر بغض بات صرف اتنی ہے کہ زوال عقل ہو جاتا ہے نیک و بد کی تمیز نہین رہتی سب اعضا کی طرح دل بھی ضعیف ہو جاتا ہے عقل نہ ہونے سے سیدھی بات کو اُلٹا سمجھتے ہین اور تمیز نہ ہونے سے نیک و بد نہین سوچتے سمجھتے ضعف سے دل نہین برداشت کر سکتا زبان چلا بیٹھتے ہین چاہے کوئی برا مانے چاہے بگڑے انھین اپنے کہہ بیٹھنے سے کام بوا عجوبہ نے کہا ہان بیوی جو کہو بجا ہے ہم نے تو بال دھوپ مین سفید کئے نہ بوڑھون کو دیکھا نہ بڑون کو راجہ دیکھے رانی دیکھی حلق مین لکڑی کہین نہین دیکھی مین ہنسکر چپ ہو رہی اور ٹال کر کہا کہ خیر جو کچھ ہوا وہ ہوا اب غصے کو تھوک دو زمانے کی ہمیشہ ایک چال نہین رہتی دیکھو تو ہوتا کیا ہے تمھارا ایسی کہنا سہی کہ وہ دشمن ہین تو کیا دشمن سے مل کے چلنا گناہ ہے یا عقل کے خلاف تم تو عقلمند ہو کوئی بیوقوف بھی اس بات کو برا نہ بتائے گا کسی کل اونٹ بیٹھے ہی گا دیر آئے درست آئے جلدی ہر کام مین اچھی نہین ہوتی وہ بیچاری چپ ہو رہین اور جب اٹھنے لگین تو مین نے ان سے نہ جانے کا اقرار لے لیا جو مقام ہمین سسرال سے عنایت ہوا تھا وہ گو ایک گھر مین تھا لیکن انگنائی بہت بڑی ہونے سے بالکل جدا تھا صدر مین بیگم صاحب رہتی تھین اُس کے سامنے یہ دُہری صحنچی تھی جس کے پہلو مین ایک دالان اور کمرہ تھا کمرے کے دروازے سے باہر تھے مردانہ بیٹھکا تھا اندر کے دالان مین اعجوبہ رحمت

عابدہ بیگم رہتی تھین صحنچی مین ہمارے رہنے کا ٹھکانا تھا جب مولوی صاحب
نے اپنے لڑکے کی شادی ٹھہرائی تو اُس آدھی صحنچی مین شمال رو تین
دروازے لگا کر کمرہ کر دیا تھا باہر والے کمرے کے پہلو پر یہ کمرہ بنایا گیا
تھا اس وجہ سے رحمت والے دالان اور اس کمرے مین کچھ فاصلہ
ہو گیا تھا اعجوبہ کے جانے کے بعد مین نے چراغ کے آگے کچھ کام کیا
بعد ازان لیٹ رہی کروٹین لیکر نیند کو بلا رہی ہون کہ صحنچی مین کچھ آہٹ
ہوئی رحمت نے آواز دی مین نے دلائی منھ پر سے ہٹائی دیکھا تو کسی
نے چراغ پھونک دیا رحمت کے جاگنے سے مجھے اطمینان ہوا آنکھین
پھاڑ پھاڑ کے دیکھا کچھ معلوم نہ ہوا صحنچی مین جو دروازہ تھا اُس کے قریب
اُن کا پلنگ بچھا تھا اُس وقت وہ باہر تھے اس پلنگ پر ٹٹول کے
بیگم صاحب تختون پر پڑھین کچھ تخت چرچرائے کچھ چاپ معلوم ہوئی
مگر مجھے اُن کا خیال تھا نہ گمان ہون کھینچے پڑی رہی وہ میری پلنگ پڑی
پر آئین اور دونون پہلوؤن مین خوب ٹٹولا بھلا یہ کوئی عقل کی بات تھی
آدمی کو دیکھتی تھین یا سوئی ڈھونڈھتی تھین سرھانے پائینتی دیکھا تکیہ
اُٹھا کر دیکھا تکئی ہٹا کر دیکھا جب کسی کو نہ پایا اور مجھا سوتا سمجھین تو صحنچی
سے باہر نکل کر پوچھا کہ بختاور ارے کیا لڑکا باہر ہے اُس نے کہا کہ
جی مجھے معلوم نہین کہا جا دیکھ اگر ہو تو بلا لا وہ گئی آواز دی سبق
پڑھ گئے وہ کمرہ بند ہی کر رہے تھے بختاور کھڑی رہی جب باپ بیٹے
اندر آئے تو اُس نے پیام دیا تھوڑی دور بڑھے تھے کہ امان جان بلین

کہا کہ سنتا ہے لڑکے خبردار جو تو آج سے یہان سویا مین نے بڑے دالان مین پلنگ بچھا کر بچھونا کر دیا ہے وہان جا کر آرام کرو وہ کتاب لیے وہان چلے گئے اور سو رہے اب انھون نے یہ تدبیر کی کہ لاؤ اس طرح سے اسے ستاؤن دیکھون کہ سر اٹھاتی ہے یا سہہ جاتی ہے مجھے کیا تھا وہ ہان وہ بیٹے مین منع کرنے والی یا بگڑنے والی کون جہان چاہتے رہنے چار پانچ روز مین ایک ایک کر کے اُن کی کتابین قلمدان صندوقچہ الماری سب وہان منگا لیا اب یہ نوبت پہونچی کہ آٹھ آٹھ دس دس روز مین اُن کی صورت دیکھنے کو ترس گئی اور وہ بھی لاکھ لاکھ چاہتے مین امان جان ہنسنے نہین دیتین روز رات کو جب وہ سو رہتے ہین تو آپ سوتی ہین گھر بھر مین سوا ابا جان کے نقا کون جو اُن کی ان باتون پر خیال کرتا جب کئی مہینے اسی طرح سے گذر رے اور اس درمیان مین پندرہ پندرہ دن میکے مین بھی جا کر مین رہ آئی امان جان نے داماد کو کس کس للک سے بلا بھیجا مگر اُن کو بیگم صاحب نے ہرگز نہ جانے دیا اور ہر دفعہ ایک نہ ایک حیلہ بہانہ کر دیا جب روز آدمی آنے لگا تو مجھے بلوا بھیجا کہ نہ یہ بہت وہان رہے گی نہ کوئی بلانے آئے گا پھر بلایا تو اس طرح سے کہ پینس کہار آدمی جا کر صبح سے باہر سنر اول ہوئے اور نجتا در اندر سانس لینا دشوار ایک دفعہ تو کھانا کھا کر سوار ہوئی اور دو دفعہ بھوکی چلی آئی ایک دن ابا جان نے اُن کو الگ بلا کر پوچھا کہ بیگم یہ تم نے لڑکے کو بہو سے کیون جدا کر لیا اس طرح سے انھون نے ایک

بات کہی کہ وہ اپنا سا منھ لے کر رہ گئے اور دوبارہ کہنے کا حوصلہ نہ ہوا
آٹھ سات روز بعد اُنھون نے ایک دن پھر چھیڑا کہ دیکھو یہ جبر ظلم اچھا
نہین تم شکر کرو کہ خدا نے تمھین بڑی نیک بہو دی ہے آجکل کی بہوؤن
کی زبان دیکھتی ہو کہ ساسون کو جوتی مین پہن لیا ہے نہ ادب کرتی ہین
نہ لحاظ نہ شرم ہے نہ حجاب جب حد سے زیادہ ایک بات ہوگی تو
رفتہ رفتہ پھر وہ بھی شرم و لحاظ اُٹھا دے گی اُس وقت بڑی خرابی پڑیگی
چیخو پیٹو نہین ایک قاعدے سے میری بات کا جواب دو کہ مین سچ کہتا
ہون یا جھوٹ اگر خدا نہ کردہ تنگ ہو کر اُس نے بھی کوئی بات ایسی کہدی
جو تمھاری آبرو یا عزت کے خلاف ہوئی جب بے کہے سُنے تم ہر وقت
پیچھے پڑی رہتی ہو اور طرح طرح سے قرق بٹھاتی ہو تو اُس حالت مین ناگوار
طبع ہونے سے نہین معلوم تم اُس کا کیا جواب دے بیٹھیو اور پھر وہ کیا
کہے بات بے طرح بڑھے گی اور نتیجہ نہایت بُرا نکلے گا آیندہ تمھین اختیار
ہے اُس وقت نیکی کے دم مین تھین چپ بیٹھی سُنا کین اور مولوی صاحب
سے کچھ نہ کہا دل مین لے رہین دوسرے دن اس کا بدلا مجھسے اس طرح
لیا کہ جیسے ہی وہ باہر گئے اور اُنھون نے بُرے بُرے خطاب مجھے دینا
شروع کئے پھر آواز بڑھا کر کہا پھر وہان سے اُٹھ کر حوض پر آئین تاکہ اچھی طرح
مین سُنون اور بیسوا۔ شتاہ۔ مردار۔ ناشاد کہہ کر یہ الزام لگایا کہ خود الگ تھلگ
رہتی ہے اور اُس موئے چودھری بگڑباز کو اُبھار دیتی ہے پھر یہ نام ہے
کہ اہل ہے اور بے زبان ہے ظاہر مین ایسی ننھی نبتی ہے گویا کچھ جانتی ہی

نہین اور باطن ہین وہ وہ عیب بھرے ہوئے ہین کہ خدا کی پناہ۔ ہین نے
یہ سن کر اپنے دل مین کہا کہ اس وقت ابا جان آجائین تو ستم ہو جائے یہ
اماں جان کو کیا ہو گیا ہے مجھے کہہ لین اُن بیچارے نے کیا قصور کیا ہے
یہ بھی نہین سمجھتین کہ جو جو مین اپنے میان سے بُرائیان اور بدزبانیان کرونگی
میرے بچّے کے لیے مضر ہین ویسی ہی خصلت بہو کی پڑے گی اور
اپنے میان کو بے حقیقت سمجھے گی لیکن نہین معلوم اُنھین کیسی محبت
تھی محبت کے تو یہ معنی نہین کہ اپنے کسی چاہیتے کے وابستہ کو بُرے
سبق پڑھائے جائین مین اپنے دل سے یہ کہہ رہی ہون اور وہ بنکار رہی
ہین کہ مولوی صاحب گھر مین آئے مرد تھے کہان تک صبر کرتے اپنے
کمرے تک جاتے جاتے آپے سے باہر ہو گئے اور تھرّا کر بولے کہ بس کرو
بس خدا انھین شرمائے اب کہان تک بچپا لوگی بکنے کی کچھ حد بھی ہے
گھوے کا دماغ کتّے کا بھیجا جھینگر کی زبان ہے کسی طرح سے تھار ہی
نہین ٹوٹتا چاہے جواب دو چاہے صبر کرو زبان ہے کہ خدا کی پناہ
کہین رُکتی ہی نہین اُنھون نے کچھ اور بگڑ کر جواب دیا مولوی صاحب
کو تاب نہ رہی اور کہا کہ خدا کے لیے صبر کرو ایک رات کا اور جھگڑا ہے
کل سے اور کچھ انتظام کیا جائے گا مین ابا جان کے پاس اس غرض سے
چلی گئی کہ انھین روکون بلکہ ایک آدھ بات بھی کہی کہ آپ جانے دین
غصہ نہ فرمائین وہ دوڑتی ہوئی اپنے بیٹے کے پاس گئین اور ہاتھ پکڑ کے
کھینچتی ہوئی اُنھین باہر لائین دکھا کر کہا کہ دیکھ لکا تا جورو کیا کیا اُس

کھوسٹ کو سکھا پڑھا رہی ہے اور یہ کہہ کر انھیں جتا کر جو بیگم صاحب نے
کہا وہ میری زبان سے ادا نہیں ہو سکتا مولوی صاحب لاحول ولا استغفراللہ
کرتے اسی وقت باہر چلے گئے اور وہیں رہنا اختیار کیا چار روز بعد جمعہ کو
اُن کے بڑے بھائی آکر اپنے ہان لے گئے جھوٹ سچ کا ظاہری ایک
سہارا تھا اُن کے چلے جانے سے جو کچھ قلق و اندوہ ہوا ہے اُسے
بیان نہین کر سکتی لیکن تیسرا ہی روز اس غم و غصہ کھائے کو تھا کہ اُن کے
بڑے بھائی اُن کو پھیر کر گھر مین آئے اور بھاوج کو دیر تک سمجھا کر دھیرا
کیا نیک بات مین خدا نے ہمیشہ سے ایک تاثیر دی ہے اُن کے کہنے نے
یہ کیا کہ پانچ چھ مہینے تک وہ بالکل سیدھی رہین اس درمیان مین میرے
ہان صابرہ پیدا ہوئی اور ساجدہ بیگم کی شادی رچی کچھ ان دونون شادیون
مین اُلجھی رہین اور کچھ جیٹھ کے کہنے کا خیال تھا صابرہ کی چھٹی مین مرگ مارتے
پر اپنے لڑکے کے خوب خوب کان بھر دیے اماں جان بڑے حوصلے
سے چھٹی کرائی تھین اور چیزون کا کیا مذکور فقط مرغیون سے باہر دالا
سارا احاطہ بھر گیا تھا پانچ اشرفیان اُنھون نے داماد کو بھی دین وہ ہنسی خوشی
لے کر چلے گئے جب اُنھین معلوم ہوا تو بھری محفل مین کولے پر ہاتھ رکھ کے
اماں جان سے کہنے لگین کہ خوان بڑا خوان پوش بڑا اندر کھول کے دیکھو تو
آدھا بڑا نواسی کے لیے تو تین چار ہزار کا فقط گہنا اور داماد کو پانچ اشرفیان
اُنھون نے کہا کہ سمدھن ہمارا منھ دینے کے قابل کب تھا فقط تمھاری خوشی
کے لیے مین نے اس کو بھی گوارا کیا ورنہین تو مرگ کیسا اور اُس کے

مارنے کی مزدوری کیسی تم نے دو تین دفعہ کہا مین نے عذر کیا زیادہ اس لیے
نہین کہا کہ شاید تم کو پیسا عزیز ہونے کا خیال ہو اس لیے امجدی بیگم بیچ مین
بول اٹھین کہ آپ کو اس سے کیا غرض کہ مرگ بھی مارا جائے داماد کو جو دینا
ہے وہ دے دیا جائے گا ہمارے یہان تو ترک رسوم کا عہد ہو چکا ہے
اُس کی مزدوری بھی نہ چاہیے تھی مین نے آپ کی خاطر سے بے رسم ادا
ہوئے اُس کے حاضر کرنے مین کچھ تامل نہین کیا کم و زیادہ اپنی ہمت
پر موقوف ہے امجدی بیگم اکھڑی ہوئین اور کہا کہ بیگم صاحب مرگ مارنے
مین کیا ہمین ٹکے اٹھتے ہین اور جب مارا ہی نہین گیا تو جو ملا وہ پڑا ملا آپ تو
شیر کے شکار کا سامان چاہتی ہین ہم اس مین بھی باہر نہین آپ ہی تجویز
کر دیجیے حاضر کیا جائے ہمین آپ کو ناراض کرنا تھوڑی منظور ہے مین بیٹھی
ہوئی سُن رہی ہون اور حسرت ہے کہ ان مین سے کوئی میرے قریب آئے
تو اشارے کنایے سے اُسے روک دون کہ اُن سے ہنسی دل لگی نہ کرو
ایسا نہ ہو کہ بگڑ جائین وہی ہوا مین نہ منع کرنے پائی نہ امجدی بیگم نے
میری طرف دیکھا ہنس ہنس کر جو اُن سے ایسی باتین کین وہ بگڑ گئین
مگر ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر بولنے والا موجود تھا کہتین تو کیا کہتین
پی کے بیٹھ رہین جب سب مہمان رخصت ہوئے فقط امان جان اور
لڑکیان رہ گئین تو ایک رات بیٹھے بیٹھے وہی ذکر پھر نکالا اور امان جان کا
خوب مزہ لیا وہ بیٹھی ہنسا کین بجا درست کہا کین جب جی بھر کر دل کھول کر
کہہ چکین تو انھون نے کہا کہ بیگم صاحب روپیہ کیا ہے اور اشرفی کیا ہے

ہم نے اپنی عمر بھر کی دولت آپ کے تواضع کر دی آپ اس دولت کو اگر کچھ نہ سمجھیں تو ہماری قسمت آپ کا یہ خیال کہ امجدی بیگم نے بنایا ہیں اُن کی طرف سے قسم کھاتی ہون کہ وہ ایسی نہین آپ اس بات کو دل سے نکال ڈالیے جب ہم آپ ایک ہوئے تو جیسے آپ کو بنایا ویسے ہمین بنایا کوئی بھی اپنی ذلت آپ چاہے گا یا دنیا مین کوئی ایسا بھی آدمی نکلے گا کہ جس کے ساتھ جائے جس کا طرفدار ہو اُسی کو رسوا کرے امجدی بیگم سے عزیزون سے زیادہ ہم سے ربط ہے بہت نیک اور خوبیون کی بیوی ہین ہاں ذرا ہنس مکھ ہین۔ بیگم صاحب) ہنس مکھ تو نہین ہنستا چنبل اور ہری چگ ہین سمدھن تم ہزار اُن کا عیب چھپاؤ مین بھلا کب مانتی ہون وہ اُس دن ضرور مجھے لالچ خوری بناگئین۔ (امان جان) اے نہین سمدھن اپنے سر کی قسم اُنھون نے لالچی نہین بنایا آپ کی خوشی کے لیے کہا کہ جو فرمائیے وہ اب حاضر کیا جائے۔ بیگم صاحب تو کیا مجھے عنایت فرماتی تھین۔ (امان جان) جی نہین آپ سے کیا کام تاجدار دولھا کا ذکر تھا مین نے چپکے سے ہاتھ بڑھا کر امان جان کے زانو کو دبایا وہ سمجھکر چپ ہو رہین پھر بیگم صاحب نے بہت کچھ کہا لیکن اُنھون نے ایک بات کا جواب نہ دیا جب وہ چلی گئین تو امان جان نے اُن کے مزاج کی کیفیت پر کم ملنے اور کم آنے کی حالت سے خیال فرما کر مجھسے کہا کہ طاہرہ بیگم تمھاری ساس مجھے کچھ کم عقل اور زود رنج معلوم ہوتی ہین دوسرے اچھے بُرے کی تمیز نہین یہ تم سے اتنے دن کیونکر نبھی کس طرح کچھ اوپر سال بھر نیز کیا بیٹا میرے

تو دماغ کے کیڑے جھڑ گئے آج ساتوان دن مجھے آئے کو ہوا ہے اتنے
زمانے مین اُنھون نے بیسیون رنگ بدل ڈالے تمھارے میان کی بھی
کیا ایسی ہی خلقت ہے؟ مین نے کہا جی نہین نہ وہ ایسی مین نہ آپ کے
داماد تلون مزاج ہین آپ کو فقط نئے سابقے کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے
آپ کی سی عادت اور خصلت دوسرے مین کیونکر ہو اپنے مزاج کے
موافق نہ ڈھونڈھیے اپنی طبیعت سے جدا کر کے دیکھیے دنیا مین سب ہی
طرح کے تو لوگ ہوتے ہین آنھین مین سے ہین میرے ساتھ تو آج تک
اُنھون نے کوئی بُرائی نہین کی ذرا مزاج کی تیز ہین تو مجھے کیا کچھ برابری
کا تو اُن سے دعوے ہے نہین کہ مقابلہ کرون اور اُن کی بدمزاجی سے
مجھے کوئی صدمہ پہونچے بُڑھاپے مین سارے مزے اور بارن بھر کی
طاقت زبان مین آجاتی ہے پیٹھ پیچھے بادشاہ کو کہتے ہین اگر اپنی جگہ
کچھ کہتی بھی ہون تو نہ مین سنتی ہون نہ سُنکر بُرا مانتی ہون بڑی بوڑھی ہین
جیسے آپ ویسے وہ بڑھ کر کہہ جائین زیادتی کر جائین بُرا کہین بھلا کہین
تو کچھ میری عزت نہین جاتی رہیگی ایک وقت خفا ہونگی دوسرے وقت کلیجے
سے لگائینگی آپ کے دم کو خدا رکھے اپنے پہلو سے اُٹھا کر جسکے پہلو سے لگا دیا
ہے لگے بیٹھے ہین ہماری نالایقی ہے جو بڑون کی بات پکڑین یا اُسکا
شکوا کرین مجھے آپ کی طبیعت کا حال معلوم ہے کہ آپ کسی سے بُرائی
کرنے یا بدلا لینے پر قادر نہین اگر کوئی بُری بات اُن کی مجھے بُری لگتی تو
آپ سے کہہ دینے مین کوئی قباحت نہ تھی مین ہر طرح نہایت خوش وخرم

ہون اور کسی قسم کی تکلیف بے چینی ایذا نہ تھی نہ ہے ہان آپ کے پہلو
اور ابا جان کے سایہ نانا جان کی زیارت سے محروم ہون سوا اس کے
اور مجھے کسی طرح کا رنج نہین اگر آپنے کسی سے سنا ہو یا اب کوئی کہے اول
تو آپ اسے سماعت نہ فرمایئے گا اور سن کے یقین نہ مانیے گا بس اتنا ہی
ہے جیسی جی چاہے مجھسے قسم لے لیجیے کہ اگر مجھے کچھ بھی صدمہ ہوا ہوتا تو
مین آپ سے ضرور کہدیتی کبھی نہ چھپاتی مجھے یقین ہے کہ آپ بے قسم
کھائے بھی مجھے سچا سمجھتی ہین (اماں جان) خیر الحمد للہ ہمین تمھاری خوشی
اور راحت سے غرض ہے آم کھانے سے کام ہے نہ پیڑ گننے سے وہ
کیسی ہی مزاج کی تیز ہون جھلی ہون اس کے کریدنے سے کیا مطلب
فقط اس سے ہے کہ تم سے سیدھی رہین کھٹ پٹ کی نہ لین مگر ظاہر ہے بیگم جو
جس کی خصلت اور عادت ہوتی ہے وہ کہین جاتی بھی رہتی ہے تمھین
پورا سال گذرا ایک بدمزاجی نہین کی ہم سے سات دن مین سر پٹک
کی نوبت پہونچ گئی بھلا یہ عقل مین آنے کی بات ہے تمھاری خاطر سے
کہو ہان ہان کردین زبردستی مان لین ہمارے تجربے کے تو بالکل خلاف
ہے نام بڑا اور درشن تھوڑے اسی گھر کے سب حال ہے مجھکو تو ساتھ
ہی دن مین تین تلوک نظر آنے لگے تم لاکھ چھپاؤ چھپ نہین سکتا مین
کیا کرون میرے دل ہی سے نہین نکلتا مجھسے بے واسطے خواہ مخواہ چھیڑ چھیڑ کر
تو وہ لڑنے کو آئین اور تمھین بہو ہو کر چین سے بیٹھنے دین مین نے کہا
کہ اماں جان آپ نے شاید خیال نہین فرمایا اُن کی بات چیت کرنے کا

ڈھنگ یہی ہے کچھ عداوت اور دشمنی سے ایسی باتین تھوڑی کرتی ہین -
خلقت سے سب ہی ناچار ہین اُن کا کیا زور اب وہ بدل سکتی ہین نہ
چھوڑ سکتی ہین آپ زیادہ رہین گی کیون ورنہ میرے کہنے کا حال کھل جاتا
اماں جان خدا نہ کرے بیوی ہین رہ کر کیا خلل دماغ مول لون گی اچھا
خاصا آدمی اس گھر مین آکر تمھاری ساس کی معرفت تیسرے ہی دن تو
تنکے چُننے لگے کل انشاء اللہ شب بخیر صبح کی نماز پڑھکر تو مین جاؤن گی مین
نے یہ بات کہی اسی غرض سے تھی کہ اگر وہ دس پانچ دن اور رہین تو مین
کسی نہ کسی طریقے سے سعی سفارش اُٹھوا کر بیگم صاحب کو اتنے دن کے
لیے روک دون اور یہ کہہ دون کہ اپنے گھر کی لڑائی دوسرے گھر کی
ہنسائی ہے مجھے منظور نہین کہ آپ کی میری بدمزگی کا حال میرے میکے والون
پر کھلے جب تک اماں جان ہین آپ تامل فرمائین ذرا خیال رکھیے
اُن کے جانے کے بعد پھر آپ کو اختیار ہے یہان اماں جان کو خود
نہین رہنا منظور تھا اب پیام سلام کی کیا ضرورت تھی ایک رات کی
تو بات تھی صبح کو وہ اپنے گھر سدھارین اور میرا راز ڈھکے کا ڈھکا
رہ گیا امجدی بیگم نے بھی ایسی ہی کچھ باتین کہی تھین مین نے اُن سے
کہا کہ آپ مجھے بے غیرت سمجھتی ہین یا غیرت دار انھون نے جیسے ہی
غیرت دار کہا مین نے کہا بس غیرت دار ہو کر کوئی کبھی اپنی فضیحتی اُڑوائے گا
اور پھر ہنسا بنا رہے گا اور کچھ میرا زور نہین چلتا تھا کسی کا کچھ نہین کر سکتی تھی
اپنی جان پر تو قابو تھا رنج تو کرتی دل ہین تو کڑھتی پھر گھن نہ لگ جاتا

آج تک گھل کر بہہ نہ گئی ہوتی غم و رنج سے عارو یا کوفت اور تکلیف سے
دشمن انسان کو اس کے اصلی حال پر بھی کہین رہنے دیتے ہین ذرا ہین تو
اُترا ہوا چہرہ خود بول اُٹھتا ہے کہ ادھر دیکھو ہماری خبر لو ہمارا حال پوچھو
نہ مجھے رنج ہے نہ پریشان ہون آپ خاطر جمع رکھئے اور میرے اسی حال
پر رہنے کی خداے پاک کی جناب مین دعا کیجیے اس طرح سے مین نے
اُنھین بھی ٹالا تھا امان جان اور لڑکیون کا سوار ہونا تھا کہ وہ وہین کے
پاس آکر بیٹھین اور باہر دالان مین بیٹھ کر اُس کی تعریف مین قصیدہ
شروع کیا اپنے نزدیک میری ہجو کر رہی تھین لیکن اصل مین وہ میری
تعریف تھی وجیہ النسا نے کہا کہ بیگم صاحب مجھ مین جو کچھ ذرا شعور آدمیت
ہے سب آپ کی بہو صاحبہ کے تصدق سے ہے کہ دس برس یہان مین نے
اُن کی خدمت کی جوتیان سیدھی کین کچھ پڑھا کچھ لکھا کچھ صحبت اٹھائی
معاذ اللہ اُن کے قدم با قدم تو نہین کہہ سکتی ہان تقلید کرنے والیون مین
ہون کہا اری بیٹھ لڑکی تیری جوتی کی تو برابری کرین اے تیری گھوئی گھسکی
بس کی گانٹھ زہر کی پڑیا بھی چھری صورت حرام گوری چٹی ہین اپنے
لیے چاند کا ٹکڑا ہین اپنے واسطے ہمین صورت شکل سے کیا کام سیرت
اچھی ہونی چاہیے اس کا یہ حال ہے کہ بس دل ہی مرے اُٹھاتا ہے
کلیجے مین چھید ڈال دیے دل مین سوراخ ہو گئے دور سے بیٹھی وہ نشانہ بازی
کرتی ہے کہ توبہ ہی بھلی بھس مین چنگی ڈال جمالو دور کھڑی ہوئی لگائی بجھائی
مین اُستاد جوڑ توڑ مین ایک نہین معلوم سمدھن کے کیا کان بھر دیے کہ وہ

چلتے وقت مجھسے دل کھول کر اچھی طرح نہ ملین انجدی بیگم نے رنج دے کر
بات کرنا چھوڑ دی تم کو وہ پٹی پڑھائی کہ چھوٹون میرے پاس نہ پھٹکین
(وجیہ النسا رو) ادلی بیگم صاحب توبہ توبہ مجھسے قسم لیجیے جو انھون نے
مجھے منع کیا ہو یا کچھ کہا ہو بات دہرانے کی اُنھین عادت ہی نہین وہ ایسی
واہیات باتین کیا جانین (بیگم صاحب) اے ہے وہ ری چھوکری تو اُن کا
کلمہ کیون پڑھتی ہے بس اُنھین کا پڑھا کر (وجیہ النسا) مین میرا سارا کنبہ
اُن کے محلے والے بڑے بڑے گھر بستے کے لوگ اُن کا کلمہ پڑھتے ہین
نہین معلوم آپ کیا فرماتی ہین ایک مجھے نکال ڈالیے ہین دو ہزار عورتون
سے اُن کے فرشتہ خصلت ہونے پر گواہی دلوا سکتی ہون معاذ اللہ وہ
اور ابتری یا گھونی گھسکی ہون اُن کو تو خدا نے بڑا مرتبہ دیا ہے ایسے عیب
اُن کے ہان کی ماما اصیلون تک مین نہین (بیگم صاحب) یہی ماما اصیلین
رحمت ۔ اجو یہ ان چڑخندیون کا کیا کہنا بے عیب معصوم پاک صاف
چھپتا چھتی (بیٹاستی) ایک نیک زن دوسری نیک چلن دونون کی دونون
فرشتون کی تصویرین حورون کی مثالین (وجیہ النسا) یہ تو آپ فرمائین مگر
ہان اس زمانے کے لوگون سے اچھی ہین جو اُن مین خوبیان ہین اچھے
اچھے گھرون کی بیویون مین نہین (بیگم صاحب) بیٹھ لڑکی عقل کے ناخون
(ناخن) لے اپنا منہ بنوا تو نے ابھی دیکھا ہی کیا ہے ایک ہفتے کا سن دودھ
کی منہ سے بھقر بھقر بو آتی ہے اور یہ باتین بناتی ہے تو کیا جانے کہ اچھے
لوگ کیسے ہوتے ہین ارے ہمین دیکھ کہ ایسی بہو کا ساتھ دے رہے ہین

ایک دن دنیا مین جس کے ساتھ کوئی بسر نہ کر سکتا جس کے کاٹا کا منتر نہین وجیہ النسا جو فرمایئے بجا ہے یہ مین آپ کی بات ٹال نہین سکتی لیکن دنیا جہان کا دستور ہے کہ ایک کے برا کہے سے نہ کوئی برا ہو سکتا ہے نہ اچھا کہے سے اچھا جس کو ہزار اچھا کہین وہ اچھا ہے اور ہزار بھی کیسے جو خود اچھے ہون مجھ ایسے نکمے نہین مجھے یہان بھی آئے کئی دن گذرے جس کی جو عادت ہوتی ہے جھٹ نہین جاتی میرا اُلجھ ڈر نہین پڑا تھا اُن کی کچھ بڑی نہین تھی جو ادب و لحاظ کر گئین مین نے تو ایک بات بھی نہین سُنی اگر یہان آکر اُنکا مزاج بدل جاتا یا طبیعت اور ہو جاتی تو مجھ پر پہلے ہی روز کھل جاتا کیونکہ مین ایک مدت تک اُن کے ساتھ رہ چکی ہون اور کس طرح سے کہ ہر وقت کا ساتھ کئی برس تک ایک دم کو بھی جدا نہین ہوئی قدمون سے لگی رہی ایسا اندھیر ہے یا میری عقل پر پتھر پڑ گئے جو مین اُن کو بھول جاؤن گی اور احسان فراموش ہون گی آپ جیسی ہین اگر کوئی اس کے خلاف کہے تو کیا ہوگا جس طرح سے چاند کا داغ نہین مٹ سکتا اسی طرح سے اُس پر خاک بھی نہین پڑ سکتی بیگم صاحب کچھ کہنے کو تھین کہ وہ اپنے بچے کو گود مین لیکر میرے پاس چلی آئین اور وہ منھ کھول کر رہ گئین پندرہ دن رہ کر وجیہ النسا اپنے گھر گئین اس مدت مین کئی دفعہ امان جان نے اس کو گھیرا اور اُسنے نہایت خوبی اور لیاقت سے اُن کی باتون کے جواب دیے وجیہ النسا کے جانے کے بعد امان جان نے اُس کی نسبت خوب خوب زبان صاف کی کنجڑن بھٹیارن حلال خوری بختاور چھو چھوان مین سے جس کو پا گئین پکڑ لیا

اور وہبین کا قصہ بنا کر کہنے لگین کوئی نہ ملا دیوار پا کھون کے سامنے دُہرایا سنتے سنتے کان بہرے ہو گئے کوئی دو تین مہینے ساجدہ بیگم کی شادی کو گذرے تھے کہ بیگم صاحب نے لڑکی کو اب کی دفعہ جو بلایا تو سمدھن سے کھلوا بھیجا کہ بیوی ماشاء اللہ تمھارا لڑکا ہے دن مین دس دفعہ تمھارے پاس جا سکتا ہے مین اپنی لڑکی کو دیکھنے کیلیے ترس جاتی ہون تم آزردہ نہ ہونا اور نہ اپنے دل مین کچھ اور خیال کرنا لڑکی کے ساتھ ہی لڑکے کو بھیج دینا کہ دونون ملکر یہین رہین ہمارا تمھارا کوئی جدا نہین ہے اور در حقیقت بھی ایسا ہی تھا کیونکہ بہت قریب کے عزیزون مین ساجدہ بیاہ گئی تھین ان بیچاری کے ان کی طرح پتال مین تو جڑتی تھین یہ سنکر بے عذر و حیلہ اُنھون نے اپنے لڑکے کو ہمارے یہان رہنے کے ارادے سے بھیج دیا مکان ٹھہرا ایک دو چار مرتبہ تو فوراً پردہ ہو گیا گرمیون کے دن تھے مین تخت پر بیٹھی ہوئی مغرب کی نماز کے لیے وضو کا ارادہ کر رہی ہون پانون دھوئے ہین کہ اُنھون نے پکارا مین نے اشارے سے رحمت کو بلایا کہ کچھ جلدی اُٹھا کر آڑ کر لو کہ شہریار دولھا نکل جائین میرے پانون گیلے ہین جب تک رحمت جائین اور ڈلائی چادر لائین کہ اماں جان نے جان کھالی پردہ نہ ہوا بلا ئے جان ہوا جان بوجھ کر آپ ہی اُس کے آنے کے وقت توپ کے دہرے پر بیٹھین اور آپ ہی پردے کی شق نکالی بڑے پردے (دپردے) والی جب لڑکے کے آنے کا وقت ہوتا ہے ادبدا کر باہر نکلتی ہے میری کیا شامت تھی کہ یہ باتین سنکر وہان بیٹھی رہتی رحمت آنے نہ پائی

تھیں کہ جوتیاں ہاتھ میں لے کر بھاگی وہ گھر میں آئے انھیں سلام کر کے کوٹھے پر چلے گئے میں اپنی کھچی میں نماز پڑھنے لگی پھر رات گئے جو پیشاب کو اس طرف جاتی ہوں اُسی پردے کا ذکر اب کی اتنا اور بھی سُنا کہ صاحبزادے صاحب ذرا گھر میں آئیں تو میں اُن سے کہہ کر آج ہی تو اس موئے پردے کو خاک میں ملاتی ہوں پردہ نہ ہوا عذاب جان ہوا اپنا گھر نہ ہوا غیر کا مکان ٹھہرا ڈیوڑھی ہی سے روک ٹوک شروع آنے کی آواز دی اور ممانعت کی صدا پہونچی ماشاء اللہ کیا اچھا طریقہ اس گھر کا ہے کسی بات پر اختیار ہی نہیں تکر تکر دیدم دم نہ کشیدم اپنا بیت میں یہ غیریت اور اس غیرت پر یہ بے غیرتی بڑی پردے والی ہو اپنے کونے میں بیٹھی رہا کرو نکلیں گی تو عین وقت پر اور پھر پردے کی بھی یوں لگائیں گی آج تک میں نے اپنے میر صاحب کو کسی دن اشتیاق یا حکومت یا ضرورت سے نہیں بلوایا تھا مگر یہ باتیں سُن کر مجھے بجز اس کے کوئی چارہ نہ ہوا کہ انھیں گھر میں آنے کے وقت سے پہلے بلوا بھیجوں اور مجبوری سے بلوا بھیجوں یہ خیال کر کے میں رحمت کے پاس گئی اور اُن کو الگ لے جا کر کہا کہ جس طرح سے ہو تم میری خاطر سے ذرا باہر چلی جاؤ اور اُن کو بلا لاؤ مجھے ایک ضروری بات کہنا ہے یہ ڈر لگا تھا کہ وہاں ایک بات کی دُھن لگی ہے آنے کے ساتھ ہی تو سامنے کہنے کا پیام دے دیا جائے گا وہ ایک صاف آدمی ہیں ماں کی خاطر سے قبول کر لیں گے میں اُن کے پیام سے پہلے اُن کی بات کے جواب سکھا دوں تا میرا حجاب بدستور باقی رہے اور دو بیبیاں کا پردہ نہ اُٹھے

رحمت بیچاری چادر اوڑھ سر منھ لپیٹ باہر گئین اور اُن کو اپنے ساتھ
لیکر آئین جب سے لڑکی پیدا ہوئی تھی اماں جان نے اپنے صاحبزادے
پر سے وہ نقاب اُٹھا دی تھی آزاد کر دیا تھا جیسے ہی وہ گھر مین آئے
بیگم صاحب تو تاک لگائے بیٹھی ہی تھین جھٹ پکارا ادھر آؤ آج سویرے
سے کیون چلے آئے اُنھون نے کہا کہ کتاب لینے کو آیا ہون رحمت نے
کہدیا تھا کہ ایک ضروری کام ہے پہلے بیوی کے پاس جائیے گا اور اُنکے
بلانے کا نام نہ لیجیے گا اُس کے علاوہ وہ خود جانتے تھے کہ ہر روز یہ تُھکا
فضیحتی کیا کرتی ہین کوئی دن ناغہ نہین جاتا اگر بیوی کے بلانے کو کہونگا
تو وہ ضرور سمجھ جائینگی کہ کوئی نہ کوئی میری ہی بات کہنے کو بلایا ہے الغرض
کتاب لینے کا بہانہ کرکے وہ قدم اُٹھائے صحنچی مین آئے پوچھا کیا ہے
مین نے کہا ذرا بیٹھ جاؤ وہ پاؤن لٹکائے جوتا پہنے سامنے پلنگ پر
بیٹھ گئے مین نے مختصر واقعہ کہہ کر کہا کہ اگر اماں جان تم سے میرے
سامنے کر دینے کے بارے مین کچھ کہین تو تم صاف انکار کر دینا زیادہ
بحث ہو تو کہنا کہ آپ اس کے عوض مین اپنی لڑکی کو بھتیجے سے بیاہیے گو
وہ میری حقیقی بہن ہے مگر مین خوش ہون لیکن اپنی بیوی کو مین سامنے
نہین کرونگا خبردار نہ ماننا وہ آج اس بات پر اڑی بیٹھی ہین کہ شہریار دولھا
سے پردہ اُٹھ جائے اتنی دیر مین اُنھون نے کئی دفعہ جھانک جھانک کر
انگنائی کی طرف دیکھا کہ کہین اماں جان نہ تو ٹوہ لینے کو آئی ہون کہ بات
کا بتنگڑ بن جائے ذکر تمام ہوتے ہی جلدی سے کتاب لیکر باہر چلے گئے

تھوڑی دیر مین آنے کا وقت آیا گھر مین آئے کتابین رکھکر جیسے ہی تختون
پر جاکر بیٹھے اُنھون نے دسترخوان کھولنے سے پہلے پردے کا دفتر کھولا
وہ سب سنا کیے ساری پٹی پڑھکر بھلادی کہا تو یہ کہا کہ امان سامنے کردینا
تو اچھا نہین (بیگم صاحب) وہی بیٹیا سامنا اچھا نہین اور کانا پردا اچھا
ایک گھر کا واسطہ ایک نہ ایک دن غیب سے سامنا ہو جائے گا وہ
بہتر تم کو کبھی عقل نہ آئے گی پڑھکر گدھے پر کتابین لادی ہین۔ کیا۔ نہ
بات کا اونچ نیچ دیکھتے نہ سوچتے سمجھتے ہو آدمی وہ بات کرے جس مین
اپنی بات رہے وہ یہ تقریر سُنکر منطق کے زور سے ہر بات کا نتیجہ
نکالنے مین مصروف ہوئے اور اُنھون نے بولو جواب دو کہہ کر
اُن کا دماغ کھالیا میرے منع کرنے کا بھی خیال تھا کہا کہ اس وقت
میرا دماغ صحیح نہین سوچ کر جواب دون گا کہا دو چار برس کے بعد
اُنھون کہا کہ جی نہین کل پرسون تک اس کہنے سے تھوڑا سا اطمینان
ہوا دسترخوان بچھا نوالہ حلق سے اُترتے ہی دور کی سوجھی مُسکراکر کہا
کہ شہزادی بی سے تو کہین نہین پوچھنے پر رکھا ہے میری خوشی وہ کیون
ہونے دین گی اُنھون نے کہا کہ جی نہین اُنھین ان باتون سے کیا
کہا کہ ہان کہین ایسا غضب بھی نہ کرنا وہ میری ضد سے کبھی راضی نہ ہونگی
یہ سب باتین مین نے اپنے کانون سے سُنین جب وہ کھانا کھاکر سونے کو
آئے تو مجھے پکارا کہ کیا سوتی ہو مین نے کہا کہ نہین تو کہا تم نے اپنے
نزدیک سامنے ہونے مین کیا قباحت تجویز کی ہے کیا عزیزون کے

کوئی سامنے نہین ہوتا مین نے کہا پہلے پردے کی قباحتین تم کہو اُسکے بعد مین سامنے ہونے کی برائیان کہون گی کہا پردے مین ایک یہی قباحت کیا کم ہے کہ کسی روز تمھارے اُن کے مُٹھ بھیڑ ہو جائے مین نے کہا کیون ہو گی مجھسے قسم لو جو صحنچی سے قدم باہر نکالون ایک پاخانہ تم اس طرف اور بنوا دو امان جان روپیہ نہ دین گی مین دون گی ممکن نہین جو زندگی بھر میرا اُن کا سامنا ہو کہا ہان تمام زمانے کی مشکلین اُٹھاؤ اور سہل بات نہ کرو شاید تم نے سُن لیا ہے کہ امان جان کی مرضی ہے اسی سے تم اس کے خلاف کرنے پر مجھے مجبور کر کے حجتین پیش کر رہی ہو مین نے کہا توبہ اُن سے ضد کر کے مین کہان رہون گی صرف انجام کے خیال سے کہتی ہون کہ جب سامنا ہوا تو پانون کھلے گا وہ آئے جائین گے امان جان بات مین بات پیدا کرتی ہین ایسا نہ ہو کہین خدا نہ کرے کوئی تہمت دھر دین اول تو سامنا ہی نہ ہوا اور اگر ہو تو میری حد مین نہ آئین دور کی صاحب سلامت رکھین غیر مرد سے نہ میری آنکھ چار ہو گی نہ اُس کو پاس بٹھلانے کا کوئی موقع ہے میری اس جواہر مین تولنے کی تقریر کا اُنھون نے جواب دیا کہ تمھین وہم خبط ہے اس کی دوا لقمان کے پاس بھی نہین خواہ مخواہ تصور و خیال کے گھوڑے دوڑاتی ہو کچھ بھی نہین ہو گا تم بکا کرو مین اُن سے کل کہہ دونگا مین نے کہا تمھین اختیار ہے تم ایک چمار کے سامنے کر دو مین عذر نہین کر سکتی مالک ہو لیکن یہ بات اچھی نہین انجام اس کا بہت بُرا ہے یاد رکھو کہ ایک نہ ایک دن ملال دھرا ہوا ہے شیطان ایسے ہی ایسے موقعون پر

آکو دلہ ہے اور رسوا کر دینا ہے یہ تم اپنے ہاتھ سے اُس کے آنے کا رستہ
کر رہے ہو دیکھو باز آؤ اور جو مین کہہ چکی ہون یہی اُن سے کل لکھکر جواب
صاف دیدو قطعی انکار کرو کہ یہ امر شدنی نہین جس مین اُنھین پھر کہنے
اور سمجھانے بجھانے کا موقع نہ ملے دو روز تک طرح طرح سے سمجھایا
صاف صاف کہہ دیا کہ میری تمھاری دونون کی رسوائی ہوگی اُنھون
نے نہ مانا اور تیسرے دن مان کی خوشی کے لیے کہہ دیا کہ اگر آپ
کی یہی مرضی ہے تو کیا مضایقہ سامنے کر دیجیے یہ سنتے ہی اُنھون
نے بلائین لین اور کہا کہ میرا کہا مانتا ہے پھر خوشی کے مارے
خود ہی زینے کے پاس دوڑی گئین اور داماد کو لیکر لڑکے کو بُلایا پھر
سب ملکر میری صحنچی مین آئے مین اُس وقت صابرہ کو دودھ پلا رہی
تھی کہ اچانک یہ سب پہونچے یقین ماننا کہ اُسی دن سے دودھ خشک
ہوگیا اور اس قدر مجھے شرم و غیرت آئی کہ سارا بدن کانپنے لگا جیسے
لرزے کا بخار چڑھا اُنھون نے خوشی خوشی داماد سے سلام کرایا
اتنی عمر مین مجھسے ہنس کے اُنھون نے بات نہین کی تھی سو اُس
دن کے اور مجھے بھی کوئی بات اُن کی ایسی بری نہین لگی تھی جیسا
بے کہے چلے آنا اُس دن بُرا معلوم ہوا مگر چارا ہی کیا تھا سب آئے
بیٹھے مین اُٹھ گئی اور لڑکی کو دے کر پھر آ بیٹھی پان بنا کر سب کو دیے
آج امان جان نے بھی مسکرا کر پان لیا اور ہنس ہنس کر چبا چبا کر
باتین کین بڑی دیر تک داماد کو لیے بیٹھی رہین اس مین بیٹی کو بلوا یا دہ

وہ باغ باغ آئین مان کے گلے لگین میرے گلے ملین بختاور اور چھوچھو سے کہلوا بھیجا وہ آئین پھر لونڈی سے میان کو بلوا بھیجا مولوی صاحب تشریف لائے بیوی کی نظر عنایت مجھپر دیکھکر وہ بھی متبسم ہوئے اور فرمایا کہ چلو اچھا کیا سامنے ہونے سے رشتۂ قرابت مضبوط ہوتا ہے محبت بڑھتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ عزیزدار ہین دوسرے کے دل مین گھر ہوتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ ہمین اپنا سمجھتے ہین پردے کا جھگڑا بکھیڑا نہین رہتا بیوی نے ہان مین ہان ملائی اپنی تعریف ہونے سے خوش ہوئین پھر سب اُٹھ کر چلے اُس دن خوشی مین آکر بیگم صاحب نے فرمایا کہ شہزادی بنی اب سب ملکر کھانا ایک ہی جگہ کھایا کرین تو اچھا ہے۔ یہ پھوٹ پھٹک کیسی تین تیرہ ہوکر کھانا کیا معنی مین نے اس کا بھی جواب نہ دیا وہ فرماتی ہوئی چلی گئین اُن کے جانے کے بعد مین نے شہریار دولھا کی وضع طرح پر جو غور کیا تو جو جو خیال باوا ہمے بچھے ہوئے تھے درجۂ یقین پر جا پہونچے ٹُنکے دار دو انگل کی دو پلڑی ٹوپی جو پوری مانگ کو بھی نہین چھپا سکتی تھی سلائی سے بنے ہوئے گھونگروالے بال جن مین ڈھیر دن تیل پڑا ہوا جامدانی کا چست انگرکھا کوڑی پر چولی بابرلوٹ کا رنگا ہوا کرتا آنکھون مین گھرا گھرا سرمہ پانون کی ہوٹون پر لالی ریخون مین مسی ہاتھون مین مہندی دونو چھنگلیون مین دس بارہ انگوٹھیان ریشمی رومال اودے گرنٹ کا چوڑی دار گھٹنا کا مدار ابوٹ پیرون مین چھلے بازوؤن پر جوشن اور اناڑو یان دونون کانون مین عطر کی ڈوبی روئی گلے مین کالے ریشم کی سیلی گلنا ر با بن مین

خلال بڑی بڑی مونچھین چھوٹی چھوٹی داڑھی اُن کے جانے کے بعد مجھے سخت اُلجھن رہی اور دیر تک سر جھکائے انجام کو سوچا کی کہ دیکھیے کیا ہونا ہے ایسے وضعدار کا سامنا اچھا نہین جن کی طبیعت اور پسند سے طرح طرح کے فسادات پیدا ہین بُری باتون پر اُن کی نگاہ بہت مائل ہوتی ہے اس انتشار مین جو میرے آڑے آئی وہ عقل تھی جسنے مجھے اس خیالات فاسد اور غم آیندہ سے بچایا اطمینان کی شکلین دکھا کر اُس نحس صورت کو میرے دل سے نکالا اور اُس سے مفر اور پرہیز کی راہین اور تدبیرین بتا سکھا کر مجھے سنبھالا کچھ کچھ چہرے کی بیردنقی دل کی گتھی کم ہوئی ہے کہ کھانے کا وقت آیا حکم تو پہلے ہی صادر ہو چکا تھا اُس پر اپنے لڑکے کو کڑا پیادہ سمجھکر بھیجا وہ مجھے آکر لے گئے مجبوری اور معذوری سے گئی کھانا کھایا یا تو ہاتھ دھونے کے لیے سب اُٹھ جایا کرتے تھے اُس دن سے تسلا آنے لگا اور وہین بیٹھے بیٹھے سب نے ہاتھ دھوئے مین نے اُٹھنے کا ارادہ کیا امان جان نے روکا ٹھہرنا پڑا اب روز دو وقت کی یکجائی اور گھڑیون کی نشست ہونے لگی مجھے اس محبت سے اُن کی وہ دشمنی ہزار درجے اچھی معلوم ہوتی تھی اس لیے کہ نہ کسی نامحرم کا سامنا تھا نہ دونون وقت غم کا کھانا دو چار مہینے اسی طرح سے گذرے ہزار ہزار چاہا اور اُن کے بگڑنے کی تدبیرین کین جو باتین کبھی نہ کی تھین وہ کین مگر بیگم صاحب کو کوئی بات بُری نہ لگی نباہتی چلی گئین نئی بات کا بُرا نہ معلوم ہونا اور کسی

کی عادت بدلنے کا اثر نہ پڑنا یہ بھی اُنھین کے اختیار کی بات تھی دوسرے
ین مین نے یہ صفت نہین دیکھی نہ جواب سُن کر بگڑین نہ سرتابی و عدول حکمی
پر غصہ آیا نہ کہا نہ ماننے پر ملال فرمایا روز بروز محبت کو ترقی ہوتی چلی گئی اور
مزاج کی باگ بالکل اور طرف پھیر دی معلوم ہوتا تھا کہ یہ وہ ہئین نہین
مجھے ان بیجا باتون کے کرنے مین گو ایک دقت پڑی مگر ضرورت سے ناچار
تھی جب کچھ اثر نہ ہوا تو عادت بگڑنے کے ڈر سے جھک مار کر مین نے
اُنھین خود ہی چھوڑ دیا اور تھک کر بیٹھ رہی میان کے مزاج کا ہمیشہ سے
جو انداز تھا تھا ایک دن بیٹھے بیٹھے کمبخت خیال جو اُدھر دوڑ گیا اس مین
بھی کچھ نامعلوم سا فرق دکھائی دیا دن گذرنے اور مدت بڑھنے کے ساتھ
وہ بھی بڑھتا گیا بچہ پھرنے پر پیٹ کا جیسے شک و شبہہ جاتا رہتا ہے
وہی یہان بھی ہوا امان جان نے تو ایک خاص ضرورت اور اپنی غرض
سے دل پر جبر کر کے اپنی خصلت کو بدلا تھا بے کسی ضرورت و مصلحت و سبب
کے میان کے تیور بدلے اور نگاہ پھری دیکھکر مین پہردن اسی مین غلطان
پیچان رہنے لگی ایک دن میرے خیال مین یہ بات گذری کہ اہاہا مین نے
جو اُن کی امان کی نسبت دو چار مرتبہ کہا سُنا اور ایک آدھ شکایت
کی ہے بگڑی ہون شاید اس کا اُنھین ملال ہوا ہے اور اُسے دل
مین لیکر پالا ہے اب وہ پروان چڑھا یہ فقط میری نازک خیالی تھی
آخر کو معلوم ہوا کہ وہ بات ہی اور ہے مین نے اپنے اس بیان کے
عنوان اور تقریر کے اُن پہلوؤن کو دل مین سوچنا شروع کیا کہ جن کے

ذریعے سے بات نہ بڑھتی اور دفعیہ معقول ہو جاتا ہین اسی ادھیڑبن مین
تھی اور وقت ڈھونڈہ رہی تھی تا بوا س سے نہ ملا کہ آپ کے خود بدولت
بے کسی کے ورغلانے اور اشتعالک کے خود ہی رک کر الگ الگ
رہتے تھے ایک دن عابدہ کو بیٹھی کھانا کھلا رہی ہون رحمت سے
پانی مانگا وہ جو آئین تو تین بھرے جام لے کر دونون آنکھون مین اغدر
آنسو بھرے تھے کہ بے ہلے ڈلے گرے پڑتے تھے کٹوری لے کر
مین نے کہا کہ خیر تو ہے انھون نے کچھ جواب نہ دیا اور ٹل گئین آنسو
پونچھ کر پلٹ آئین اور کٹوری لے کر پھر چلین مین نے کہا بوا رحمت
تمھین میرے سر کی قسم کیا بات ہے کچھ کہو تو سہی کہا کہ ہان بیوی
آپ ہی خدا کے ڈر کا منھ مین قفل لگا دو اور آپ ہی اپنی محبت کی
کنجی سے اُس کے کھولنے کو کہو ہم تو آپ کے یہان آکر کہین کے
بھی نہ رہے چار باتین آپ کے صدقے مین اپنی طرف سے زیادہ
جان کر وہ مخمصے مین پڑے کہ تو یہ زبان کھولین خدا کے گنہگار بنین
نہ کھولین گھٹ گھٹ کر جان دین آپ کی صحبت سے ذرا ظہور عقل
مل گئی ہے اُس نے وہ اگر مگر مین اُلجھا رکھا ہے کہ نکل ہی نہین سکتے بات
کو دیکھتے ہین اُس کے انجام کو دیکھتے ہین بال کی کھال کھینچتے ، ہین
پہرون سوچ مین گذر جاتے ہین - یہان آکر تو اور بھی ہماری جان پر آفت
ٹوٹی شہتیری مار پڑ رہی ہے اور ہونٹ نہین ہلا سکتے خدا معلوم کیسے
اعمال ہین جن کا بھگتان ابھی سے بھگتنا پڑا نوج کوئی ایسا کمبخت ہو

سب طرح سے اُس کا شکر ہے ایک پخ ایسی موئی دنیا نے لگادی
ہے کہ جس سے زندگی دوبھر ہوگئی کہین موت بکتی ہوتی تو زہر کی طرح
منگوا چکی ہوتی سنکھیا کھاکر حرام موت مرنا ہوگا نہین تو یہ بہت سہل
تدبیر تھی مین نے کہا کہ تم نے تو باتون کا ایک باغ لگادیا مطلب کی
کہو ان مین سے کچھ تو مین سمجھی کچھ بالکل نہین سمجھی کہا کہ بیوی خدا کے لیے
ذرا رات دن کمرے ہی مین نہ بیٹھی رہا کرو باہر نکل کر جاتی دنیا کو بھی دیکھ
لیا کرو تم نے تو اللہ رکھے ایک کونے کو جو پکڑا تو باہر ہی نکلنا چھوڑ دیا
نہ ہوا کے بدلنے کی خبر ہے نہ فصل کے آنے جانے کی جاڑا گرمی
برسات سب دنون مین وہی کونا وہی کمرہ وہی تم مین نے کہا کہ آخر
باہر نکل کر کیا کرون اور جب ضرورت ہوتی ہے تو آتی بھی ہون ہر وقت
تو مین انگنائی مین کھڑی رہنے سے رہی کہ سب کام چھوڑ کے یہی ایک
کام اپنے اوپر واجب کرلون کہا کہ یہ کون کہتا ہے کھڑے کھڑے دو چار
پھیرے کیے اِدھر اُدھر دیکھا پھر اپنے کمرے مین چلے آئے ہر وقت
کیون کھڑی رہیے یہان زبان کے آگے خندق ہے جو چاہا منھ سے
کہہ دیا دوسرے کا دل دکھاتے عیب لگاتے کچھ خرچ تھوڑی ہوتا ہے
مین نے کہا کہ اگر تم اسی کے لیے روتی تھین تو خیر مین تمھاری خاطر سے
دن مین دو چار مرتبہ ایسا بھی کرلیا کرون گی کہا کہ رونا تو اپنے اعمال
کا تھا کہ دیکھیے مر کر کیا گذرتی ہے دنیا مین جیتے جی جب یہ حال ہے
تو قبر مین کیا ہونا ہے یہ کہہ کر وہ چلی گئین اور مجھے رحمت کے اس کہنے

سے خیال ہوا کہ شاید اُدھر کچھ میری باتین رہتی ہین اُنھین کو اُنھون
نے کہا ہے وہان بات ہی اور تھی بیگم صاحب کا تو مزاج ایسا بدل گیا تھا
کہ گرمی سے جاڑا ہو گئی تھین نہ وہ تیزی تھی نہ حرارت نہ گرم ابھرون
کے لوکے تھے نہ دل جلانے کی ہوائین میان کی طرف سے ایک
خارشہ تھا پھر وہ بھی کچھ ایسا نہ تھا کیونکہ اُن کی طبیعت کا انداز ہمیشہ سے
ایسا ہی تھا اُس زمانے مین جیسا ذرا ظہور بگڑ گیا تھا ویسا پہلے بھی کئی دفعہ
بگڑ چکا تھا جب ان دونون صاحبون کی طرف سے کوئی بات ہاتھ نہ لگی
تو اور طرف ڈھونڈھنے کو چلی ہین اسی فکر مین بیٹھی ہوئی ہون کہ شہر یادو لھا
بھابھی جان بن کی عرض کہنے مسکراتے نازل ہوئے چہرے کو فق
رنگت کو بیقرار دیکھکر پوچھا کیون آپ کا مزاج کیسا ہے مین نے کہا
کہ اچھی ہون پانچ چھ مہینے کے زمانے مین اب اُنھون نے بیٹھ بیٹھکر
اور آ آکر مجھسے بات بھی کرائی اور رہوا و بھی تڑوایا زیادہ لحاظ و حجاب
اس مصلحت سے نہ کیا کہ امان جان کہین کوئی لم نہ لگادین اور شرم کی
بھی دو تین مہینے تو سلام کا جواب تک نہین دیا بات کیسی رفتہ رفتہ
سب ہی کچھ کرنا پڑا اب نوبت خاطر مدارات تک کی پہونچ گئی پان دینا
سلام لینا جواب دینا خیر خبر پوچھنا فرض ہو گیا اُنھون نے کھانے کے
وقتون کے علاوہ بھی دن بھر مین دو ایک دفعہ آنا مستحب سمجھ لیا کبھی
گرنٹ نئی نئی وضع کی لیے چلے آتے ہین کبھی گاچ لاہی شربتی ململ
دکھانے کو مستعد کھڑے ہین ڈھونڈھ ڈھونڈھکر ایسی اچھی چیزین

لاتے ہین کہ آدمی دیکھا کرے نہ لینا ہو تو بھی لے لے گو پہلے ہی روز
مین نے اُن سے کہہ دیا تھا کہ بھائی اللہ رکھے امان جان کو میرا کھانا کپڑا
اُن کے سر ہے مجھے لینے دینے سے کیا جیسا اُن کا جی چاہے ویسا
بنوادین ایک دن اُن کے اصرار سے پوچھنے پر مین نے ایک پھولام اطلس
کی تعریف کی اس کے پہلے ایک دن وہ یہ بھی کہہ چکے تھے کہ آپ
پسند کر لیجیے مین تو لا دون گا مجھے اس اپنے کہنے کا خیال نہ آیا وہ اطلس
لیے امان جان کے پاس گئے کہا کہ آپ کی بہو نے یہ پسند کی ہے
ایک پائجامے کی لے دیجیے انھون نے کہا کہ ابھی روپیہ نہین ہے
کہا کہ مین قرض لا دون گا وہ چپ ہو رہین یہ بیوی کو پسند کرا کے بنوا لکھوا کر
ایک پائجامے کی اطلس لے آئے اور میرے آگے لا کر پھینک دی مین
نے قیمت پوچھی کہا آپ کو کیا مین امان جان سے لے لونگا یہ بات
اُن کو نہایت ناگوار گذری اور داماد سے ایک ملال ہوا اور کیونکر ناگوار
نہ ہوتا کہ داماد کا واسطہ تیس روپیہ کا پائجامہ دیتی ہین تو نقصان عظیم
ہوتا ہے نہین دیتی ہین تو غیرت نہین قبول کرتی طبیعت کا یہ حال کہ
دوسرا برس میری شادی کو ہونے آیا اور انھون نے جوتے تک کی خبر
نہین لی جوڑے اور پوشاک کیسی مین نے چار گے دکھانے اور اُن
لوگون کا نام کرنے کو سو روپیہ میان کو دے کے ابا جان کی معرفت
سے دُلائیان رزائیان پانچ سات جوڑے بچھون سمیت بنوائے وہ روپیہ
ابا جان نے بدفعات مجھے واپس دئے لیکن بیگم صاحب کو مطلق خیال

نہ آیا ایک دفعہ مولوی صاحب نے کہا بھی تو جواب دیا کہ کیا کچھ محتاج گھر کی لڑکی ہے ننگی لچی آئی اوڑھنے پہننے کو نہین نصیب کیا دھاڑ کیا پڑی ہے بنوا دیا جائے گا یون ٹالا یہان تک کہ سال پلٹا وہ سرانجام ہونے کے قریب آیا اب چوتھی کے جوتے بن بھی دم نہین رہا لفافیہ تو وہ بنا ہی تھا وہ سال پہننے سے جھوتڑے نکل آئے سلمہ ستارہ خاک مین ملگیا اندر سے سوت نکل کر کھوسٹرا ہوگیا ایک تو سچا بُرا دوسرے دن زیادہ کٹے مری گھوتس کو کھینچتی پھرتی تھی آخر اس کی یہ بے جنبنی دیکھکر میرے دل مین آیا کہ شہریار دولھا چیز اچھی لاتے ہین لاؤ انھین سے منگوالون ساجدہ بیگم کو بلاکر قرض کرکے مین نے دو روپے دے کر کہا کہ اپنے میان سے ایک گین اسی خوبصورت گرگابی منگوا دو اُنھون نے روپے پھر دیے اور کہا کہ روپیہ کی کیا جلدی پڑی ہے جب آئے اور پسند ہو جائے اُس وقت دے دیجیے گا بہت کہا نہ مانا مین چپ ہو رہی اُسی دن اس اطلس کا ٹکڑا لیے ہوئے امان جان کے پاس گئی وہ اور اُن کی بڑی بہو بڑے دالان مین بیٹھی ہوئی تھین بین نے رومال سے وہ ٹکڑا نکال کر اُن کے آگے رکھ دیا اور ساری حقیقت بیان کی پھر اُسی رومال سے روپیہ کھول کر دیے کہ آپ اپنے ہاتھ سے بھائی شہریار دولھا کو دیجیے مین نے اُن کی خاطر اور بار بار کے تقاضے سے تعریف کی وہ مجھے پسند ہے اگر آپ کو ناگوار نہ گذرے تو یہ روپیہ حاضر ہین ورنہ جیسا آپ مناسب جانین انھین سے مین نے قیمت و قرض کا حال سُنا خدا کی قسم مین نے

نہ فرمایش کر کے منگائی نہ کسی اور غرض سے تعریف کی اُنھون نے مسکراکر
میری طرف دیکھا بڑی ہوتے وہ ٹکڑا اُٹھا کر بے دھڑک کہا کہ امان جان یہ تو
مین لون گی وہ بولین کہ اچھا تمھین لے لو اِن کے تو بنت بھی نہین ہے
مین نے بھی کہا کہ آپ کے بنت آئے تو حاضر ہے کہا وہی تم تو اس طرح
سے کہتی ہو گویا تمھارا مال ہے کما کر کہین سے لائی ہو مین جیکی وہان سے
روپیہ اور رومال لے کر اُٹھ آئی بات کا جواب بات ہے مگر مین نے طرح
دی آج پہلی بسم اللہ اُنھون نے یہ کی اگر ٹوک دون تو اچھی رہون
لیکن میری آنکھ مین تو مروت اس قدر خدا نے دے دی تھی کہ جیسے
مین ہی جانتی ہون یہ صاحب اُن کے بڑے لڑکے مولوی سید سجاد حسین
کی بیوی تھین جب سے شوہر اُن کے مر گئے تھے چڑھی بارگاہ ہو گئی تھی
خود مختاری کے علاوہ ذرا آزاد مزاج اور بیباک بھی تھین مین نے
اُن کے تیور اُس وقت کی چلی کٹی سے پہچانا کہ بے ہے شاید اُنھین
کی نسبت رحمت نے اُس دن کہا تھا اب مجھے بھی اس کے کھوج
کی حاجت ہوئی اور جو کچھ دیکھا وہ بظاہر ناگفتہ بہ ہے مگر مین قسم کھاکر
کہتی ہون کہ سوا ایک بیباکی کے اُن کے مزاج مین اور کوئی بات نہ
تھی ساس کی خاطر اور اُن کی پاسداری دیور کی محبت سے اُنھون نے
اپنے سر بہت بھاری الزام لیا جو اُنھین کے سسرال والون کی
تینیی پر محمول ہے مجھسے جس نے کہا مین نے ٹکڑا نوڑ کے اُس کے ہاتھ مین
رکھدیا اور صاف کہا کہ کوئی قرآن کا جامہ بھی پہن کر آئے گا تو مین یقین نہ

ماؤن گی آدمیون کو بھی نہایت تاکید سے مین نے روکا اور حلق دبایا کہ کسی
نے سانس تک نہ لی کہنے والون نے آپ ہی مجھسے کہا آپ ہی اُن کو
اُبھارا کہ اُنھین ایسا ایسا گمان ہے اُنھون نے ضد کے مارے اپنی
اس محبت وحالت کو اور بڑھایا اور یہان تک نوبت پہونچی کہ اباجان
نے ایک دن بے ترکیب بات دیکھکر اپنے لڑکے کو الگ لے جاکر
بڑی لعنت ملامت کی اور سمجھاکر قسمین دین اُنھون نے ساری کیفیت
باپ سے بیان کی کہ امان جان نے اپنی چھوٹی بہو کے جلانے کو یہ باتین
کی تھین اُنھین کے طفیل سے اس حد تک اب پہونچین کہ وہ مجھسے
ہنسنے لگین اور آپ کو شبہہ ہوا اشتہار پایا۔ کہ مین اُنھین اپنی مان جانتا ہون
اور وہ بھی مجھے اپنا چھوٹا بھائی یا فرزند سمجھتی ہین پہلے مجھسے کہا کہ تم اُنکے
ساتھ عقد کرلو خدا اور رسول بھی خوش ہون گے میری بھی خوشی ہے مین نے
کہا کہ جناب مجھسے یہ بے ادبی نہ ہو گی تب اُنھون نے کچھ اُن کے
کان بھرے کچھ مجھے اُبھارا دونون کو بے غیرت بنوایا اور ذلیل کرایا
آپ کی چھوٹی بہو بڑی نیک ہین ورنہ غضب ہی ہو جاتا سارا محلہ روشن
ہوتا اور کوئی دوسرا ہوتا جھنڈے پر چڑھاتا جس قدر مشہور ہوا ہماری تادیب
اور تنبیہ کو کافی ہے بس اب آپ اُنھین اُن کے گھر بھجوا دیجیے تاکہ روز
کی آفت اور ذلت جائے اباجان نے اُنھین سمجھا کر آگاہ کیا وہ چلنے کو
تیار ہوئین سارا قصہ ساجدہ بیگم کی زبانی مین نے سُنا کہ یہ بات یون سے
یون تھی اگر خدا نہ کرے میری زبان سے کچھ نکل جاتا تو آج مین مفت

چینی بیگم دلھن صاحب کی گنہگار ہوتی چلتے وقت جب مین ملنے کو گئی اُنھون
نے گلے سے لگایا اور کہا کہ تمھارا پائجامہ امان جان پاس رکھا ہے ضرور
لے لینا اور بہن خدا کے لیے میری اُس دن کی نالایقی کو معاف کرنا مین
نے تمھین بہت بڑھکر ایک بات کہی تھی کل امان جان پائخانے
مین تھین ابا جان نے تمھاری ساری بیگناہی کی داستان اور اُنکی زیادتی
کی کہانی بیان کرکے مجھسے کہا کہ تم پر کیا پتھر پڑے تھے کہ تم نے بے سمجھے
بوجھے اپنے تئین مطعون کرایا اگر شہزادی بی سے بدلا لینا ہی منظور تھا
اور تمھارے نزدیک وہ ساس کے فرمانے کے بموجب قابل جلانے ہی
کے تھی تو کیا دنیا مین سوا اس تدبیر کے دوسری تدبیر نہ تھی خدا کی قسم
بہن یہ سنتے ہی میری آنکھین کھل گئین اور پردے آنکھ پر سے اٹھ گئے
خدا کے لیے میری خطا بخش دینا شاید دوبارا ملاقات نہ ہو زندگی کا کچھ
اعتبار نہین مین نے ہنس کر کہا کہ انشاءاللہ ہزار دفعہ ملاقات ہوگی کہا
خدا نہ کرے اب تم سے ہمیشہ کے لیے بچھڑتے ہین لے جلدی خطا معاف
کرو مین نے کہا کہ خطا کیسی آپ نے میری خطا کیا کی اور اگر کی تو مین نے
معاف کی میرے خدا نے معاف کی وہ پھر میرے گلے لگ کر سوار ہوگئین
مجھے اُن کی ایک بات پر کھٹکا ضرور ہوا مگر ساتھ ہی یہ بات بھی دل مین
آئی کہ اب یہان نہ آئین گی اُنھون نے وہان جا کر افیون کھالی اور وہ
بھی بہت سی پہر بھر کسی کو معلوم نہ ہوا جب حال کھلا تو اُن کا غیر حال
تھا یہان خبر آتے ہی مین اجازت لے کر پہونچی ہینگ کا غذ جو گیا ارنڈ کی

کوپل پانی مین پیس کر کوٹ کر پلائی مگر وہ کمبخت اپنا کام کر چکی تھی خاک فائدہ نہ ہوا تھوڑا دن باقی تھا کہ اُن بیگناہ بیوی نے نادانی اور کم علمی کی وجہ سے اپنی لال سی جان اس کالی بلا کے ہاتھون دے دی جس مشکل اور سختی سے اُن کا دم نکلا ہے اور جو کرب وتعب اُنھون نے اپنے ہاتھ سے مرتے وقت اُٹھایا ہے وہ دیکھا نہ جاتا تھا مین ایسے مقام پر بھی نہایت مضبوط اور دل کی سخت تھی مگر اُن ناشاد کی بوقت مرگ پر بے اختیار ہو کر روئی افسوس ہے کہ غیرت داری کی تو اس قدر کی اور پہلے سمجھ کر کام نہ کیا پھر اتنی دلیری کی اور انجام کو نہ سوچا اگر تھوڑا سا بھی علم ہوتا تو ضرور ہی خوف خدا اتنی بڑی جرات نہ کرنے دیتا یہ حماقت اور جسارت جو اُن سے سرزد ہوئی فقط اُن کی بے علمی کی وجہ سے مگر افسوس اور ہزار افسوس جس وقت مجھے اُنکی جان دینے کا اِس وقت بھی خیال آجاتا ہے دل بھرا جاتا ہے خدا اُن کی اس بیجا حرکت سے درگذرے اور وہ قصور معاف کرے اُن کے نیچے تک رہ کر مین گھر آئی ابا جان نے بڑی بہو کے مرنے کا نہایت غم کیا اور اُسی غم وغصہ مین بیوی کو اُن کا قاتل ٹھہرایا اس پر وہ بہت آزردہ ہوئین اور کئی روز تک میان سے لڑائی رہی بات نہ کی جب شہریار دولھا کو سسرال مین کئی مہینے گذر رے تو اُس محلے کے لوگون سے میل جول ہوا مکان کے قریب کوئی شخص رمّال رہتے تھے اُن کے لڑکون سے بھی راہ و رسم ہوا دو چار ہمسن نماز مغرب کے بعد وہان جمع ہوتے تھے یہ بھی وہان

بیٹھنے لگے اور اُس کو رفتہ رفتہ ترقی ہوئی یہان تک کہ کھانے کا وقت
ٹلنے لگا اکیلے کی وجہ سے ساجدہ بیگم کو ٹھے پر نہ جاتی تھین اور دوسرے
وہ کھانا بھی کھا کے نہین جاتے تھے پانچ چار روز تو امان جان چپ رہین
ایک دن اتفاق سے وہ ٹھیک کھانے کے وقت آ گئے دیکھتے کے
ساتھی اُنھون نے آڑے ہاتھون لیا اور اُلٹی سیدھی سنانا شروع کی
اول تو وہ اس دن سویرے آئے تھے کہنا ہی بے موقع تھا اور اگر
کہنا تھا تو ایک طریقے سے کہا ہوتا جس طرح بڑے بوڑھے کہتے ہین اُنھون
نے تو طعنون کے وار لگانا شروع کیے کہا کہ بس وہین جاؤ خلاف وضع
کرنا کیسا آج کیا ہے جو کھانے کے وقت پسلی پھڑکی خوب پیٹ سے
پانون نکالے مجھے نہین معلوم تھا کہ تم بھی میری جان کھانے والون مین
ہو گے ایک ہی آفت توڑنے کو میری جان پر کیا کم تھی کہ تم دوسرے
قہر ڈھانے کو اور نازل ہوئے کیا معلوم تھا کہ پاس رہ کر میلون بیٹھکر
کلیجہ چاٹو گے تم ہرگز اس قابل نہ تھے کہ سر چڑھائے جاؤ ہماری محبت اور
احسان دیکھو اور اپنی نالائقی اور چھچھورے پن پر نظر کرو یہ آدھی آدھی
رات گئے تک باہر رہنے کے کیا معنی ہم نے تمھین گھر کے لیے بلایا ہے
کہ دربدر کے لیے چار گھڑی دن رہا اور بن سنور کر تم اینڈتے بررتے
نکل گئے گئے بارہ بجے آئے کچھ میرا گھر بھٹیارخانہ بنایا ہے کہ جب
جی چاہا آئے تن تن کے ہتّے مارے اور منڈیا مروڑ کے پڑ رہے جب
بارہ بجے نکلے منھ کالے آؤگے اپنے سر پیر کی تو خبر نہ رہتی ہوگی جورو کیسی

اور جانا کیسا وہ بدنصیب تمھارے انتظار مین اپنی نیند بھوک کھوئے آدھی رات
تک بیٹھی جاگا کرے اور تم بات نہ پوچھو بڑے غیرت دار ناک والے معلوم
ہوتے ہو سبحان اللہ کیا کہنا خوب خوب گن پیٹ بن بھرے ہین وہ یا تو ہاتھ
دھوکر آتے تھے یہ باتین سنتے ہی اُلٹے پاؤن پلٹ کر کوٹھے پر جاکر سو رہے
بیوی نے بھی کھانا نہین کھایا جب سب کھا چکے تو وہ اُن کا کھانا
لے کر گیئن مگر اُنھون نے نہ کھایا دونون کے دونون بھوکے پڑ رہے مجھے
ساجدہ بیگم کے فاقے سے رہنے کا حال تو صبح کو معلوم ہوا لیکن شہریار دولھا
کے جلدی سے ہاتھ دھوکر آنے اور مایوس خاموش پلٹ جانے پر
دیر تک اداس رہے دل کڑھا کیا صبح کو ساجدہ امان جان کے پاس ہوکر
میرے پاس آئین اور کہا کہ رات کو اُنھون نے کھانا نہین کھایا بڑی
دیر تک جاگا کیے اور اس وقت جانے کی تیاری کر رہے ہین میری
بھابھی مین قربان جاؤن کسی ترکیب سے اُنھین روک لیجیے پھر چاہے
کل یا پرسون غصہ کم ہونے پر چلے جایئن مگر آج نہ جایئن امان جان تو بیدھڑک
جو منھ مین آتا ہے نکال ڈالتی ہین داماد اور نیا داماد کیون سننے لگا مین نے
کہا کہ جو تم کہو وہ مین کردن کہا ذرا کوٹھے پر میرے ساتھ چلیے مین اُن کی
خاطر سے کوٹھے پر گئی دیکھا تو وہ اپنی گٹھری بقچی باندھ رہے ہین مین نے کہا
کیون خیر تو ہے بھائی شہریار دولھا اس وقت کاہے کی تیاری کر رہے
ہو کہا بھابھی جان بس اب یہان رہنا بالکل نامناسب ہے رات کی
بات کیا آپ بھول گیئن مین نے کہا ہو ابتدا تو اُس بات کی مجھ آفت توڑنیوالی

ہی کے نام سے ہوئی تھی تم مرد ہو کر ایک ہی دن مین ہمت ہار گئے جی چھوڑ دیا
نہ بیوی کا خیال رہا نہ اپنی بات کا لوگ سُن کر کیا کہین گے بڑے بوڑھے
یوہین دل جلا کے کہتے ہین اگر دل نہ جلائین تو ناگوار کیون ہو اور بے ناگوار
ہوئے کوئی اپنی عادت چھوڑے کیون جب تک تم نہین آئے تھے کچھ کام
نہ تھا اب یہان آکر رہے جانا نہین اچھا معلوم ہوتا اگر جانا ہی منظور رہے تو
دو چار روز بعد جانا ابھی نہ جاؤ کہا بھابھی جان دو چار روز مین تو دو چار ہزار
فضیحتون کی نوبت پہونچے گی مین نے کہا نہین میرا ذمہ کہ وہ اب کچھ نہ
کہین گی مگر تم بھی بہت رات گئے نہ آیا کرو وہ یہ سنکر چپ ہوئے مین نے
ساجدہ بیگم سے کہا کہ تم بقچی لے کر اپنے صندوق مین رکھوا اور اُن سے کہا کہ
مین تمھارے لیے کھانا پکواتی ہون خبردار چلے نہ جانا ورنہ مجھے رنج ہوگا
یہ کہہ کے مین چلی اور اشارے سے ساجدہ بیگم کو بلا کر زینے پر یہ سمجھا دیا کہ
تم ہاتھ جوڑ کر منت خوشامد کر کے عذر کرو بالکل صاف ہو جائین گے اور
غصہ دھیرا ہو جائے گا اُدھر اُن بیچاری نے میرا کہا کیا اِدھر مین نے آکر
جلدی جلدی ان کے واسطے پراٹھے پکوائے انڈے تلے بالائی منگائی
دسترخوان بچھا کر دونون صاحبون کو کھانا کھلایا کھانا کھاتے مین اُنھون
نے آبدیدہ ہو کر کہا کہ بھابھی جان مین نے آپ کے حکم کو مانا کہ آپ نے
کبھی کبھار کوئی بات فرمائی عدول و انکار کیا کرون آپ کو ناگوار ہوگا لیکن
آپ بھی مجھپر اتنا احسان کیجیے کہ جب تک مین یہان ہون مجھے وہان کھانے
کو نہ بلائیے گا یا کوٹھے پر بھیج دیجیے گا یا اپنی صحنچی مین بلا کر کھلا دیجیے گا نہ

میری غیرت قبول کرتی ہے نہ آنکھ چار ہوتی ہے مین نے آپ کا بڑا لحاظ
کیا جو رک رہا ورنہ اب یہان مین کھڑے پانی نہ پیتا اور ایک آن نہ
ٹھہرتا افسوس ہے امان جان نے مجھکو ایسا ذلیل وحقیر بے گھرا بے در
سمجھ لیا کہ جو باتین نہ کہنا چاہیئے تھین وہ کہین نہ عزیزداری کا پاس نہ
قرابت کا خیال نہ رشتے کی غیرت افوہ کلیجہ جل جاتا ہے جب یاد آتا ہے
کہ اللہ ہم بلاکر اس جھوکم جھوکا کے قابل ہو گئے کس منھ سے بلایا تھا اور کس
دل سے اول قول سنایا تمام دن گھر مین رہتا ہون کچھ دن رہے البتہ
باہر چلا جاتا ہون تو وہ بھی کہین دور نہین دروازے پر ایک میر صاحب رہتے
ہین پہلے مجھسے پوچھتین منع کرتین اگر مین عمل نہ کرتا تو جو چاہتین فرماتین انھون
نے بے پوچھے گچھے میرے لتّے لے ڈالے دھریان اڑادین نہ میرے
کان ان باتون کے آشنا ہین نہ مین عادی سارے کنبے مین بانکا مشہور ہون
سب سے بڑھکر مجھے غم اس کا ہوا کہ آپ کے سامنے ذلیل کیا اور پھر بیٹھا
اگر نجتا ورڈیوڑھی ہی مین سے آواز دیدے تو مجھے خبر ہو جائے اتنی نزدیک
بیٹھتا ہون مگر کہون کس سے پوچھے کس کی بلا دن بھر بیٹھے بیٹھے جی گھبرا
جاتا ہے کبوتر وہان بٹیر وہان مولوی صاحب کی بدنامی کے خیال سے
کنکوا نہین اڑاتا خالی رہنے سے دم خفا ہوتا ہے الجھکر وہان دو گھڑی
جا بیٹھتا ہون میری کیا شامت تھی اگر اس روز سبہ کا حال معلوم ہوتا تو مین
کیون جاتا نہ ربط بڑھتا نہ ملاقات کرتا انھون نے چھیڑ چھیڑکر صاحب سلامت
کی آتے جاتے ٹوکا دماغ کی تو مجھے لینا نہین آتی آنے جانے لگا لیجیے نشست

ہوئی پانچ چار دن سے اُن کے ہان ایک مہمان کاکوری سے آکر اُترے تھے اُن کو شاعری کا خبط ہے تنکے سے ناپ ناپ تقطیع کرتے ہین اُن کی مسخری باتین اور شعر سننے مین دیر ہو جاتی تھی کل وہ چلے گئے ہین آٹھ بجے کے بعد اُٹھ آیا یہان آکر مین اپنی سزا کو پہونچا مین نے کہا بھائی تم دل گھبرانے کا تو اس قدر گلا کرتے ہو اور کتاب نہین دیکھتے جس کے دیکھنے سے دل بھی بہلے گا اور چار باتین اچھی ذہن پر چڑھین گی کہا حضرت میرے ساتھ کوئی کتاب نہین گھر پر کبھی کبھی یہ شغل بھی رہتا تھا مین نے کہا تمھین بٹیر کنکوّے کبوتر سے کہان مہلت ملتی ہوگی جو تم کتاب دیکھتے ہوگے ہاتم نے اپنے پیچھے کیا کیا بلائین لگائی ہین غیرت تو ماشاء اللہ مزاج مین اسقدر اور شوق ایسے بُرے جنھین غیرت سے کچھ لگاؤ ہی نہین کیا معلوم تم نے یہ کس دل سے کہا کہ کنکوّا مین یہان نہین اُڑا سکتا مولوی صاحب کی بدنامی کا اُس مین خیال ہے اور جب بٹیر ہاتھ مین لیکر نکلوگے اُس وقت کیا ہوگا تم تو لکھنے پڑھنے کا شوق کر بھی نہین سکتے دو ہی تو ہاتھ ہین بٹیر کس مین لوگے اور کتاب کس مین لیکر دیکھوگے مین جانتی ہون کہ شاید یہ فقرہ تم نے اوپری دل سے کہہ دیا تمھین مولوی صاحب کا بالکل خیال نہین اگر ہوتا تو شادی کے قبل کی وضع آج تم نہ اختیار کرتے کنکوّے ہی کی طرح سے تو آپ کی ٹوپی اور گھٹنا اور اونچی چولی کا انگرکھا بھی ہے کیا اس مین مولوی صاحب نہ بدنام ہون گے اور مولوی صاحب کیسے آدمی کو اپنی ناموری کا خیال چاہیے وہ وضع کبھی نہ اختیار کرے جو اپنے

خاندان یا اپنی شان کے خلاف ہو کیا غضب ہے کہ مولوی صاحب کی
بدنامی یا آزردگی کا خیال کرو اور خدا کا نام ہی نہ لو لہو ولعب کی خدا نے
بھی تو ممانعت کی ہے بیز باتون کا ستانا کھیل کو دین وقت گنوانا بڑی
خراب بات ہے کہا اچھا بھابھی جان پھر کون سی وضع اختیار کرون
مین نے کہا چوگوشیہ ٹوپی نیچی چولی کا انگرکھا بر کے پانچے کا پائجامہ سفید یا سرخ
بوٹ سفید کرتا سفید رومال کہا بہت اچھا آپ کا فرمانا بسر وچشم قبول
کیا انشاءاللہ اب آپ اس وضع سے مجھے نہ دیکھیے گا اور نہ بے وضع
بارے مین یہان سے جاؤن گا کھانا کھاکر کہا کہ اور سب باتون پر تو میرا
دل اُٹھتا ہے نیچی چولی کے انگرکھے پر رُجوع نہین ہوتی کچھ اور بتایئے مین
نے کہا بھابھی تم تو اس طرح پوچھ رہے ہو گویا ابھی تیاری کرنے جاتے
ہو کہا تو کیا اس مین آپ کو کچھ شک بھی ہے آپ نے سمجھا یا ہی اس طرح
سے ہے کہ میرے دل مین چبھ گیا ایک امان جان نے سمجھایا تھا معلوم
ہوتا تھا پتھر کھینچ مارا مین نے کہا اب بات بات پر آپ بیچاری کا کیون
ذکر کرتے ہو وہ سیدھی آدمی ہین نہ سات پانچ جانین نہ اونچ نیچ دیکھین
اس کے علاوہ اپنی اپنی بات چیت کا طرز ہے وہ تمھاری میری دونون
کی بڑی ہین گذری بات کا بار بار ذکر سوا اپنا دل دکھانے اور جی جلانے
کے اور کسی کام کا نہین مطلب کی بات کہو تو ہان تمھین نیچی چولی کا انگرکھا
نہین پسند کہا کہ جی پسند کیون نہین ہے مگر ایک دل اُس پر نہین اُٹھتا
مین نے کہا تو اچھا اچکن پہنا کرو چاہے پردے دار چاہے سادی مگر چولی

نیچی ہو کہا بہت اچھا بہت خوب مین نے پان بناکر میان بیوی کو دیے وہ کوٹھے پر گئے مین امان جان کے پاس گئی بیٹھی رہی کھانا کھایا سو رہی صبح کو کھانا کھاکر شہریار دولھا گھر پر گئے ڈورکناوا چھوٹے بھائی کو دیا بٹیر ایک گبرے دوست کے یہان بھجوادیے کبوتر محلے والون پر تقسیم کیے تین چار درزی بٹھاکر جوڑا سلوایا اور اُسے پہن کر چار گھڑی دن رہے گھر مین آئے بے تکان جو صحنچی مین چلے آئے بدلی ہوئی وضع سے پہلے تو مین جھجکی پھر پہچان کر مسکرائی جو سہی تو آپ نے جھک کے تسلیم کی مجھے اُن کے اس کہا ماننے اور اچھا بُرا جاننے پر اُن سے نہایت محبت ہوگئی اور جو کچھ دل مین تھا اُسی وقت نکل گیا بالکل بے کھٹکے ہوکر اپنے حقیقی بھائی کی طرح سے ملنے لگی شرم و لحاظ تو جو تھا وہ باقی رکھا مگر دل نہین صاف تھا اُسے صاف کر لیا جب اُنھون نے اپنے شوق دور کرنے کی خبر سنائی اُسوقت تو مجھے اور زیادہ اُن کی غیرت داری پر بھروسہ ہوگیا دعا دے کر مین نے اُن کو مبارک باد دی اور کہا کہ اب کپڑے بدلے ہین تو چہرے کو بھی رعب دار بناؤ داڑھی منڈوانا بڑا گناہ ہے کہا بھابھی مین کیا کرون داڑھی کسی طرح سے نکل ہی نہین چکتی فقط ٹھڈی پر تھوڑے سے بال ہین اُنھین رکھتے شرم آتی ہے لوگ پھبتیان کہتے ہین اس کے حصے کے سب بال مونچھون کو کومل گئے مین نے کہا لوگون کی پھبتیان اچھی مگر فرشتون کی لعنت بُری داڑھی خدا کا نور ہے اس کا رکھنا ضرور ہے جب حکم خدا کے خلاف کوئی کرتا ہے تو فرشتے اس پر ملامت کرتے ہین یہ تو تم خود بھی جانتے ہو میرے

کہنے کی کیا ضرورت صرف اس خیال سے کہ جبتک کچلچا کے ڈاڑھی نہ نکلے منڈوانا
اور گناہ بے لذت کرنا کیسی بری بات ہے مونچھون پر تمھاری مجھے غصہ آتا
ہے اور جی چاہتا ہے کہ اُس با اختیار ایرانی کی مونچھ کی طرح سے (جس کو
ایک عالم نے قینچی سے بالکل کاٹ ڈالا تھا) مین بھی تمھاری مونچھین
کاٹ ڈالون کہا آپ خود کیون تکلیف فرمایئے آئینہ اور قینچی مجھے دیجیے
مین اُنھین خاک سیاہ کردون مین نے کہا کہ تم سے حد نہ درست رہے گی
ضرور ہاتھ بہکے گا کل جمعہ ہے نائی سے کتر والینا یہ سُنکر بہت اچھا کہتے
وہ اپنے کوٹھے پر چلے گئے اور مین اپنے خیال و تصور پر بار بار لعن طعن
کرنے لگی ساجدہ بیگم کے خوش نصیب ہونے پر خدا کا شکر کیا کہ بارالٰہا تو نے
اپنے فضل و کرم سے عجب نیک باطن اور خوش خو دولھا اس کو دیا ہے
اپنے صدقے سے ہمیشہ اس کی طبیعت مین یہی نیکی رکھنا اور ہر بلا سے
بچانا ظاہر مین وہ بری وضع تھی کہ اپنے بیگانے دیکھکر حذر کرتے تھے
اور دل ایسا پاک صاف خدا نے بنایا تھا رنگے ہوئے سیارون اور بدنفس
ریاکارون یا بے عمل عالمون اور برائے نام کاملون سے تو ایسے جاہل
ان پڑھ ظاہر کے برے اور باطن کے نیک ہزار درجے اچھے نہ ان مین
فریب و دغا کی جرأت نہ دغل فصل کی عادت نہ علم پر ناز نہ اچھی بات
مان لینے سے احتراز جو قول خدا کا گھر اُس مین اُسی کا ڈر نہ علم کے ساتھ فخر
نہ عبادت کے ساتھ ریا نہ روزے کے لیے بہانہ بنین نہ عیاری کے واسطے
یار نہ طبیعت مین فساد نہ طینت مین عناد نہ گھٹی مین مکر و زور اور نہ خمیر مین

کبر وغرور نہ سینہ مین کینہ نہ دل کا پر غبار آئینہ نہ تسبیح کا جال نہ مکر کی چال نہ ماتھے پر گھٹا بنانا جانین نہ کسی کو تسبیح کے دام مین پھنسانا جانین نہ سر پر منم سوار نہ ہمچو من دیگرے نیست کا دعوے نہ دماغ مین اور کے لیے خلل نہ اپنے مطلب کا سودا جس کا سر نخوت کا مکان ہے اُس پر عمامہ نہین شیطان ہے خدا اس کنٹھے اور زبر پائی سے بچائے جس سے کوئی بندہ خدا دھوکا کھائے جس کا خمیر اچھا ہوتا ہے سب کچھ زور چلتا ہے بُرا لنگوڑا کسی کے سنبھالے نہین سنبھلتا شہر یار دولھانے اپنے پاک صاف سینے کو شہرون کے لباس مین ایسا چھپا رکھا تھا جس کا کچھ حال ہی نہین کھل سکتا تھا دوسرے روز اُنھون نے مونچھین بھی قاعدے سے بنوالین مگر آئینہ دیکھکر اپنی صورت جو آپ بری معلوم ہوئی شکایت کرنے کو مجھسے دوڑے آئے کہ دیکھیے بھابھی مونچھین کٹنے سے میری صورت بگڑ گئی مین نے کہا سبحان اللہ نیک کام کرکے جز بز ہوتے ہین نے تمھین کو دیکھا نئی بات ہے اس سے بڑی معلوم ہوتی ہے اگر فقط مونچھین بگڑنے کو کہتے تو مین مان بھی لیتی کہ کم ہونے سے شاید بگڑی معلوم ہون صورت مین کیا ہو گیا وہ خدا نہ کرے کیون بگڑنے لگی اب دس روز مین داڑھی کے بال نکلین گے اُنھین دیکھکر نکتہ چینی اور عیب جوئی کرنا مرد قول کے پورے بات کے دھنی ہوتے ہین کام کرکے پچھتانا کیا معنی اگر نہین منظور ہے جانے دو تھوڑے دن مین پھر نکل آئے گی گھر کی تو کھیتی ہے کہا کہ جی نہین خدا نہ کرے اب بھلا مین کب بڑھنے دیتا ہون جو کہا وہ کہا صورت بگڑے گی تو کیا ہوگا مین نے کہا کہ بگڑے ہی گی نہین

ہان دس پندرہ روز تم آئینہ نہ دیکھنا انھون نے میرے ہر اک کہنے پر عمل کرکے اس قدر اپنی طرف مخاطب کیا کہ ہر قسم کی فہمایش پر مجھے جرأت ہوئی پانون کے چھلے بازو کی انٹروپان اتروائین باریک کپڑے پہننے کو منع کیا گرمی مین لنگی باندھے ننگے بدن پھرنے کو روکا سوٹے کپڑے پہنوائے سر کے بال کانون تک رکھوائے پھر تیل چپڑنا کم کرایا گھونگر بنانے مین اُلجھے رہتے تھے اُسے چھڑوایا رفتہ رفتہ اچھے خاصے معقول وضع بن گئے جب کسی بات کو کہنا ہوا پہلے مین نے اُن کی غیرت سمجھ نیک نفسی کہا ماننے کی تعریف کی پھر اس کا ذکر کیا دو چار دفعہ کے بعد پھر تو یہ ہو گیا کہ ادھر مین نے مُنھ سے بات کہی اور وہ سمجھکر مُسکرائے کہا کہ جی تمھیں کی کچھ ضرورت نہین جو آپ کو فرمانا ہو فرمائیے مین فرض کرکے اسی لیے زیادہ آتا ہون کہ آدمی کو اپنا عیب نہین سجھائی دیتا جس جس بات کو میرے حق مین آپ مضر دیکھین شوق سے روک دین میری قسمت مین بننا لکھا تھا کہ بیچ کا پردہ اُٹھا آپ کے سامنے آنا ہوا اور آپ نے اپنی محبت اور عنایت سے مجھے بہتیرے عیبون سے پاک کیا اپنی مان سے بھی مجھے یہ فیض نہین پہنچا جو آپ سے ہاتھ آیا خداوند عالم آپ کو خوش رکھے مین نے کہا بھائی یہ سب تمھارے مزاج کی خوبی ہے خود اچھے ہو جو اچھی بات کے طالب ہوا اس وقت مین کون کسی کا کہنا سنتا ہے ہان یہ خبط سوار ہے کہ ہم جو کرتے ہین وہی خوب ہے مان باپ کا کہا تو کوئی مانتا نہین اور کسی کا ذکر کیا ویسے ہی تو دیکھو سیکڑون گھرانے کیسے بدنام ہو رہے ہین خودرائی

بلکہ بڑا مرض ہے بقول تمھارے اپنا عیب کوئی آپ نہین نکال سکتا
کیونکہ وہ عیب دکھائی نہین دیتا اور اگر دیکھتا بھی ہے تو عیب نہین
سمجھتا دوسرے کا کہنا بُرا معلوم ہوتا ہے پھر اُسے عیب جو کا خطاب ملتا
ہے چاہے وہ اس خطاب کے قابل نہ ہو پھر بھائی تمھین بتاؤ کہ وہ
عیب کیونکر نکلے اور بے عیب ذات خدا کی ہے کمی و بیشی کے علاوہ
کوئی نفس اور کوئی آدمی برائی اور عیب سے خالی نہین مگر خدا نہ کرے
تم مین وہ عیب تھوڑی تھے چند نقص عارضی طور پر مسافرون کی طرح
آ پڑے تھے جو اوپری اوپر معلوم ہوتے تھے مین نے اُن عیبون کو
کہا کہ جس کو تمام زمانہ عیب سمجھے اور درحقیقت وہ عیب ہون اگر
کسی کے سمجھانے اور کہنے پر خیال کرکے کوئی بڑی عادت چھوڑ دیگا
تو خود اچھا ہو جائے گا نہ چھوڑے گا تو آپ بُرا کہائے گا شہر یار دولھا
جی ہان اور کیا خدا سب کو نیک ہدایت پر عمل کرنے کی توفیق کرامت
فرمائے میری طبیعت اور مزاج کی کیفیت تو آپ لوگون پر بخوبی
ظاہر ہو چکی ہے شہر یار دولھا کے نیک چلن ہونے کا حال میری ان
باتون سے اچھی طرح کھل گیا ہو گا کیونکہ دیگ مین ایک ہی دانہ
ٹٹولتے ہین اُنھون نے مجھکو اپنی ہدایت کے لیے پسند کرکے صحبت
بڑھائی اور مین نے اُنھین قابل نصیحت سمجھ کر اُن کی نشست گوارا
کی تھوڑے دن تک تو ہماری خوش دامن صاحبہ نے صبر کیا آخر کو
ضبط نہ ہو سکا ایک دن اُبل پڑین مین نے پہلے ہی سے یہ کیا تھا کہ

رحمت کو امان جان کی طرف کر دیا تھا اور ہجناور کو اپنی جانب دوسرے
ساجدہ بیگم کو بھی اسی ایک خاص مصلحت سے اس قدر مانوس کرلیا
تھا کہ انھون نے سب جگہ کا بیٹھنا چھوڑ دیا تھا جب بیگم صاحب نے
جوتا آنے سے مجھ پر بہت بھاری تہمت لگائی تو سب سے پہلے ساجدہ بیگم
نے سنکر سمجھایا اور ہاتھ جوڑ کر منع کیا کہ خدا کے واسطے ایسا کلمہ منھ سے
نہ نکالیے وہ اپنا بھائی سمجھتی اور بھائی کہتی ہین انھین کے صدقے سے
انھون نے وضع بدلی نیک طرح اختیار کی بیہودہ شوق چھوڑے
آدمی بنے کہا کہ بس اب میرا منھ نہ کھلوا تو تو الو ہے اس بات کی تہہ
کو کیا سمجھے گی احمق بے وقوف نادان گدھی ظاہر مین یہی دوستی کا
بہانہ کیا ہے اور باطن مین اپنی پسند کے موافق اُس کو بنا لیا ہے احسان
تیرے چونڈے پر کیا مطلب اپنا ساجدہ بیگم نے ماتھا کوٹ کر کہا کہ اے ہے
امان خدا سے ڈرو وہ ایسی پاک نفس بیوی ہین کہ میرا دل ہی
جانتا ہے یہ تم کیا غضب کرتی ہو للہ ایسی بات نہ کہو کہ خدا کو بری لگے
دوسرا ہوتا تو مین منھ نوچ لیتی تم کو کیا کہون (بیگم صاحب) ڈر مردار تجھے
تو اُس نے اپنا پیا نہ پلا کر چیلا کر لیا ہے ایسا نہ کرتی تو کام کیونکر چلتا تو روادار
ہوتی؟ جلاپے کے مارے اندھی نہ ہو جاتی تجھے کیا خبر یہ جوڑ توڑ مین ہی
خوب جانتی ہون دیکھ سر پر ہاتھ دھر کے روئے گی غفلت سے چونک
آنکھین ملکر دیکھ تیرے دیدون مین چربی چھائی ہے ماننا کے مارے
نہین سوجھتا دو ہی چار دن مین بھوین مٹکانے اور دوبارے چمکانے کا حال

کھل جائے گا ذرا اُس کا وار چلنے اور نگاہ بدلنے دے (ساجدہ) ارے توبہ توبہ خداوندا تو ان کو عقل دے یہ کیا کہتی ہین کیونکر سمجھاؤن کیا تدبیر کرون اماں تمھین کیا ہوگیا ہے۔ دیکھو بہت کسی کے پیچھے پڑنا اچھا نہین ہوتا وہ سااس نہ کر بُرائی تیرے آگے بھی جائی "میرے اوپر رحم کر دیہ کیا مصیبت ہے کہ تم نے اُن کی دشمنی مین بالکل آنکھون پر ٹھیکری رکھ لی کوئی بُرے کو بھی اُس کے سامنے بُرا نہین کہتا تم بے عیب پر عیب تھوپ رہی ہو (بیگم صاحب) پھر وہی اُلٹے پلٹے جواب دئے جاتی ہے ارے تو نے تو اپنی آنکھون پر پہلے ہی پٹی بندھوالی ہے تجھے کیا خبر کہ چھاتی پر کودون دلی جاتی ہے یا مونگ۔ ہوئی اندھی بھبیروہ تیرا خصم ٹراپکے جن کا بڑھایا ہوا ہے ارے وہ تجھسے بھی ملا رہے گا اور سر سہلا کر بھیجا کھائے گا زینت پہلو نہین آپ تو آسے بغلی گھونسا سمجھ آنکھ کھول کے دیکھ کہ دن دن بھر وہین گمسارہتا ہے فرفرمایش آرہی ہے ابھی پرسون ہی سارے شہر سے ڈھونڈھ کر جوتا لایا ہے تجھے نہین سوجھا کبھی تیرے لیے بھی ایسی آرام پائی لانا نصیب ہوئی تھی (ساجدہ) اے ہے اُس کے روپیہ تو بھابھی نے مجھے خود دیے تھے مین نے ہی بھیجوائے اور جب جوتا ملا اور وہ لائے تو انھون نے پھر اس کی جمع میرے ہی ہاتھ مین دی میری معرفت بھیجی میرا پاؤن جوتے کے معاملے سے کب نکلا دن دن بھر تو مین بھی وہان بیٹھی ہون نخفی چھمنوا نہین کہ کسی کی بُری نگاہ مجھے نہ سوجھے گی اور نیک بد نہ دکھائی دے گا خدا معلوم تم کو کیا بیر پڑگیا

ہے یہ خواہ مخواہ کی تہمت بے واسطے کا عیب مجھے نہین اچھا معلوم ہوتا
آخر خدا کو ایک دن منہ دکھانا ہے دنیا سے جانا ہے کیون کسی کا جھر سمیٹتی
ہو تم تو کیا توبہ توبہ مین حضرت جبرئیل کے بھی کہنے کو نہ مانون گی اُن کی
طرف سے بڑی روٹی اُٹھانے کو موجود ہون دیبگم صاحب چل دور دفان
تو اپنی بڑی چھوٹی روٹی اُٹھا رکھ کوئی نہین اُٹھواتا کسی کی بلا کو کیا پڑی
ہے تو جانے تیرا کام اپنے ہاتھ سے اپنا گھر ڈھاتی ہے کوئی کہان تک
اڑانے لگائے گا جہنم مین جا کالا منھ نیلے ہاتھ پانون دور ہو میرے
سامنے سے خبردار جو نحس صورت لے کر پھر میرے آگے آئی وہ بیچاری
آبدیدہ ہو کر کوٹھے کی طرف چلین کھڑک کر کہا کہ وہان کہان جاتی ہے
اُسی اپنی سوت کے کلیجے مین گھس اُسی کی جوتیون پر ناک گھس حرمت
داعجوبہ کے پاس جگہ دے دیگی کوٹھے پر قدم رکھا اور ٹانگین توڑ ڈالین
آخر کے ٹکڑے اُن پر پتھرون کی طرح برسے وہ بیچاری کوٹھے پر فقط دل
کی بھڑاس نکالنے کو جاتی تھین روتین تڑپتین جب دل ٹھہر جاتا میرے پاس
چلی آتین اُن کی تقدیر سے مجبور ہو کر بھری ہوئی آنکھون کے آنسو پیتی
ہوئی اور دوپٹے سے گال پونچھتی میری طرف آئین مین عابدہ اور صابرہ
کے کرتے بیونت کر کر ٹکڑے کر رہی ہون کہ پیر کی چاپ معلوم ہوئی۔ آنکھ
اُٹھا کر جو دیکھا تو ساجدہ بیگم منہ پھرائے دالان کی جانب چلی جاتی ہین
مجھے نہین معلوم تھا کہ اس وقت ان کو رنج ہے اور یہ باتین سنکر آئی ہین
اُن کا نام لے کر پکارا کہ بی وہان کہان جاتی ہو ادھر آؤ کیا کچھ خفا ہو انھون

نے جواب نہ دیا خلاف عادت جو یہ بات معلوم ہوئی مین کمرے سے صحنچی
مین آئی اور اُن کو پھر پکارا اُن کا دل بھرا تھا اور گریہ گلوگیر جواب کیا
دیتین میرے پکارنے سے اعجوبہ نے اُن کو جھک کر دیکھا اور کہا کہ ہائین
بیوی روتی کیون ہو خیر تو ہے کیا ہوا کسی نے کچھ کہا سُنا اعجوبہ کا اتنا پوچھنا
تھا کہ اُن کا دل بے قابو ہو گیا اور بے اختیار ہو کر رونے لگین مین جلدی
دوڑی اور اُنھین گلے سے لگا کر جب بہت پوچھا تو کہا کہ امان جان نے
خفا ہو کر مجھے نکال دیا اور کہا کہ اپنی بھابھی کے پاس رہا کر خبردار جو میری
طرف آئی بخطا بیقصور جو منھ مین آیا کہا مین نے کہا واہ ہم تو بہن تمھین
سمجھدار جانتے تھے مگر بڑی ناسمجھ ہو یہ گھر کس کا ہے اور وہ کس کا نکلنے
پر ابھی تو تم اُنھین کے گھر مین ہو اور پھر اُنھین کی مرضی کے بموجب کوئی اپنی مان
کے غصّے پر رنج کرتا ہے لے میرے سر کی قسم جواب روئین شکر کرو کہ بے
کہے سُنے تمھاری آرزو بر آئی اُس دن تو تم خود کہتی تھین کہ یہان رہنے کو
جی چاہتا ہے اب جو حکم ملا دل کی بات پوری ہوئی تو ملال کرتی ہو
لے ذرا ہچکی روک کر آنسو پونچھکر مجھے تو بتاؤ کہ یہ کیا بات ہوئی جس پر
اُنھین غصہ آیا کہین میرے پاس بیٹھنے پر تو نہین ناراض ہین کہا جی نہین نہ
کوئی بات نہ چیت نہ مین بولی نہ چالی فرض کرکے قریب بلایا اور کلیجے مین
زور سے چٹکی لے لی پھر یہ ستم ہے کہ جو وہ فرمائین اُس کا اقرار کرو منھ سے
ہان کہو چاہے خدا کے یہان وہ منھ کالا ہو جہنم کی مٹھری مین ٹھونسے جاؤ کہ نہ
بھر جوتیان مارے عزیزون مین بیر پڑے جائی ہو اُن کی خوشی کرو دو چاند پر

خاک ڈالو سورج کو گرد آلود کرو خدا کے جلائے ہوئے چراغ کو پھونک مارو
جس شمع سے سارا گھر روشن ہے اُسے بڑھاؤ و ظالم ہو جھوٹے کہلاؤ لعنت
کے مستحق ہو مگر اُن کی صدا کے لیے گنبد کی طرح پیٹ کے ہلکے ہو کر کام دو
جو وہ کہین وہ کہو بین نے کہا دوئی بیوی تم نے تو اس وقت مجھے اُدھیڑبن
مین ڈال دیا بھلا ان کنایون اشارون کو مین سمجھون گی اتنا تو ضرور معلوم ہوا
کہ میری نسبت کچھ وہ فرماتی تھین اور تمھین نہین منظور رہا لیکن اصل
مطلب ابھی سمجھ مین نہین آیا صاف صاف کہو پہیلیان نہ بجھواؤ کہا کہ
بھابھی کیا خاک کہون مجھسے کہا جائے گا کہین بھی یہ اندھیر آپ نے دیکھا
ہے کہ میری بات اور مین ہی جھوٹی پھر اُس پر اصرار ہے ضد سے ہٹا ہے
کہ دم ہونٹون پر آگیا آپ ہی کا حوصلہ تھا جو اُن کے بے تکے پن پر کچھ خیال
نہ کیا میرا تو دل اُن کی ایک ہی بے جوڑ بات سُنکر ٹوٹ گیا مین نے پھر
پوچھا کہا کہ آپ مجھسے محبت کرتی ہین کہہ کر آپ کو بھی رنج ددن دور بھی
کیجیے آپ نے منع کیا ہے اب روؤن گی نہین چلیے فرصت میرے مطمئن
کرنے کو ساجدہ بیگم نے یہ فقرہ کچھ اس طرح سے بشاش ہو کر کہا کہ مجھے
اُن کے رنج برطرف ہونے کا بالکل یقین آگیا وہ میرے پیچھے پیچھے یہ
کہتی ہوئی بڑھین کہ موسے شیدطان پر خدا کی مار کیا کیا شگوفے چھوڑتا
ہے وہان سے کمرے مین جو آئین تو ہمیشہ کی طرح ہنس ہنس کر دیسی ہی
اپنے چلبلے انداز سے اِدھر اُدھر کی باتین بنانا شروع کر دین وہ یہان
بیٹھی ہین اور شہریار دولھا گھر مین آئے جیسے ہی کوٹھے کی طرف چلے کہ

بیگم صاحبہ نے بیٹھے ہی بیٹھے (اُدھر کہان جاتے ہو کی آواز سے) اُن کی راہ روکی وہ پلٹ کر پوچھنے لگے کہ امان جان کیون کہا کہ امان جان تمھاری وہان ہون گی اور کیون کیا کیسا اپنا گھر نہین جانے دیتے اُنھون نے ہنس کر کہا کہ آخر کوئی قصور گناہ خطا کہا سُنا کہ نہین یہ مسخراپن اُس مردار شفقت سے کرنا جو اُس کی عادی ہو لو اور سُنو ہنس کر کہتا ہے کہ قصور اللہ رے بدذات جس رکابی مین کھا اسی مین چھید کر چینی بھر پانی مین ڈوب مرڈائن بھی سات گھر بچا جاتی ہے تو اس سے بھی بڑھ گیا احسان فراموش کندۂ ناتراش ہم کو بناتا ہے۔ فلاّق کر پوچھتا ہے کہ قصور دیدے کی صفائی تو دیکھو بے غیرتی کی عمر دراز موا بے حیا بدنظرا بدنیت نمک حرام اُنھون نے کہا بس غصہ ہوچکا ذرا زبان روکئے دیکھیے مین کہے دیتا ہون کہ اگر آپ نے اور کچھ کہا تو مین اپنا سر ہی پھوڑ ڈالون گا مین ایسی بدزبانی کا خوگر نہین ہن قصور پوچھتا ہون اور آپ پھبتی اڑا رہی ہین ہوا کا رخ تھا اور مین دروازے کے قریب بیٹھی تھی کچھ آواز پہچان کر جلدی سے باہر نکل کر چلی اُس وقت پہونچی کہ امان جان کا نمکحرام والا فقرہ سُنا اور جب تک روکون روکون کہ دو چار باتین شہریار دولھا نے بھی کہہ دین مین نے دانتون مین اُنگلی دبا کر کہا کہ ہا بھائی اپنے بڑون سے کوئی اس طرح ٹیڑھے ترچھے کلام کرتا ہے بس چپ رہو میرے ہان چلو دہین تمھاری بیوی بھی ہین مین اُنھین زبردستی پھیر کر یہ کہتی ہوئی لے چلی کہ واہ بھائی تم تو دل کے بڑے بودے نکلے وہ یہ

سنکر مسکرائے امان جان کی تو نگاہ اُدھر لگی ہی ہوئی تھی میرا شانہ پکڑ کر اُنکو ہٹانا اور آن کا بودے کی لفظ پر بے اختیار مسکرانا غضب ہی ہوگیا کھُلم کھُلا میرا نام لے لیکر پیٹنے لگین اور یہ کہا کہ ارے مین تو پہلے ہی سے جانتی تھی کہ وہ تیرا ہ بندہ بے دام زرخرید غلام ہوگیا تیرے جال مین پھنسا جو چاہے کر ہائے اس بہو نے ناک کٹوائی ہائے اس بہو نے بزرگون کی عزت مٹائی اب یہ گھر آباد رہ چکا کوئی آن مین طبقہ اُلٹنا ہے ارے اس بہو پر آم کے درخت برابر بجلی ٹوٹے ارے اس کے کالے سانپ کے سے کیڑے پڑین یہ غارت ہو اس کی جوانی مین آگ لگے اس کے علاوہ بھی کوسنے اور گالیون کی کوئی حد نہ رہی شہریار دولھا نو کانون مین انگلیان ٹھونس کر کمرے مین جا بیٹھے اور مین جب تک نہین سمجھی تھی کھڑی رہی جب سمجھی تو قریب تھا کہ گر پڑون دل سنبھالے کمرے مین آئی شہریار دولھا نے بیوی سے وہ سب حال کہا جو مین ابھی لکھ چکی ہون اُنھون نے راز فاش ہو جانے پر اپنا واقعہ دہرایا کہ سب کے پہلے تو مجھی سے کہا تھا میرے یقین نہ ماننے سے خوب اُچھلین کودین گھر سے نکالا گالیان دین بھابھی کے رنج کی وجہ سے مین نے نہین کہا مین نے کہا کہ سبحان اللہ بھابھی کچھ دیوانی باؤلی نہین ہین کہ طوفان بہتان پر بیٹھی رنج کیا کرین یہان تو یہ باتین تھین اور وہان بیگم صاحب کو غصے کا دوسرا بخار چڑھا انگنائی مین کھڑی ہو کر میرا عیب اُچھالنے لگین جس مین سارا محلہ سُنے اور ویسا ہی ہوا کہ یہ غل غپاڑا چیخ دھاڑ سُنکر تو مین یہ وہ اپرے غیرے

کھڑکی چھجے والے چوطرفہ سے آگئے انھون نے ایک ایک سے بکھان کرنا شروع کیا ساجدہ کو غصہ آیا دوڑکر قرآن مجید اٹھالائین جب وہ کہتے کہتے تھکین ذرا چپ ہوئین انھون نے قرآن شریف ہاتھون پر بلند کرکے کہا کہ صاحبو یہ کلام خدا ہے اگر مین جھوٹ کہتی ہون تو یہی کلام مجھسے سمجھے یہ بالکل جھوٹ کہتی ہین خوامخواہ بہو کی ابتدا سے اتنی سی بات پر دشمن ہوگئی ہین کہ وہ گھرسے اپنی چھوٹی بہن عابدہ کو برات کے روز ساتھ لائی تھین ان کو خبط نے گھیرا ہے کہ خدا نہ کرے وہ لڑکی بھابھی نے حرام سے جنوائی ہے جب تو یہ چھپا نہین چھوڑتی اس خیال کو اس قدر بڑھایا کہ وہ آج تم سب کے سامنے پہاڑ بن کر آیا اس بیچاری بیگناہ معصوم بچی کا جلن کے مارے تمکنا نام رکھا ہے مین اس کلام پاک کی قسم کھاتی ہون کہ میری بھابھی جو حوض کے پاس سر جھکائے کھڑی ہین طاہر ہین طیب ہین پاک ہین بیگناہ ہین اور میرے میان بھی ایسے ہی ہین انھین اپنی مان اور بڑی بہن کی جگہ جانتے ہین وہ بھی ایسا ہی سمجھتی ہین یہ چھوٹی ہین چھوٹی ہین چھوٹی ہین بیگم صاحب جوتا لیکر مارنے دوڑین ساجدہ بھی کچھ اور کہا چاہتی تھین کہ مین نے دوڑکر منھ پر ہاتھ رکھ دیا چارطرف سے توبہ توبہ کی آواز بلند ہوئی سب کے سب بیگم صاحب کی تعریف کرتے مجھے برا بھلا کہتے اپنے گھر گئے مین قرآن مجید اور اٹھانے والی کو لیکر جب پلٹی تو دیکھا کہ دروازے کی اوٹ مین چھوٹے بڑے مولوی صاحب بھی کھڑے ہوئے سن رہے تھے سب عورتون کا جانا تھا

کہ وہ ٹھڑی ٹھڑی کرتے بیوی کے منھ پر تھوکنے کو چلے اُنھون نے
اس کے پہلے اپنا حربہ کیا زور سے چیخ ماری پھر ایک دوہتڑ میان کے
منھ پر یہ کہہ کر لگایا کہ ارے مُردے یہ سارا فساد تیرا ہی ہے نہ تو بہو کی
جنبہ داری کرتا نہ یہ نوبت پہونچتی بڑے کی جانون پر میرا صبر خدا کا قہر یہ
کہہ کے اس قدر پیٹین کہ سر سے پاؤن تک لہولہان ہوگئین سارے گھر کو
اُنھون نے گہرے گہرے زخم لگائے تھے تقدیر نے اُنھین کے ہاتھ سے
اُن کو بھی گھائل کرایا یہان تک نوبت پہونچی کہ غش آگیا اور گرین اب
نہ لڑکی جاتی ہے نہ لڑکا داماد اور مین تو دشمن ہی تھے جب کوئی نہ بڑھا
اور ابا جان باہر چلے گئے مین نے دوبارہ جاکر جو دیکھا تو اُن کے زمین
پر پڑے رہنے سے میرا دل ہل گیا اور کلیجہ منھ کو آیا رحمت اور اعجوبہ کو
بلاکر ہوشیار کیا پلنگ پر لٹایا گرم پانی کرا کے بدن پونچھا جابجا پٹی کپڑا
باندھا جوڑا بدلا بخنا ورا ور رحمت کو وہان چھوڑ کر مین نماز کو چلی آئی نماز
پڑھکر پھر گئی کئی روز آلٹ پلٹ کی جب جاکر خدا خدا کر کے وہ اُٹھنے
بیٹھنے کے کام کی ہوئین دے مارنے یا کھڑے قد گر پڑنے سے سر مین
بڑی چوٹ آئی تھی اتنا دن خون بہا صبح کو سارا سفید سر جو لگلے کا پر تھا
گل انار دیکھا اس چوٹ کی وجہ سے دماغ بہت ضعیف ہوگیا ایک
تو بڑھاپا اُس پر خون کی بربادی آخر کو یہ ہوگیا تھا کہ پہردن چپ چاپ
بیٹھی رہتی تھین اور ذرا چیخ کے بات کرنے سے سر اور بھیجے مین درد
ہونے لگتا تھا باوجود ان باتون کے بھی اُنھون نے میرے کلیجے کو

نہین چھوڑا منظور تھا کہ ہزارون چھید بنا کر بھڑون کا چھتا کردین یا دل کا غبار چھاننے کو میرے دل کی چھلنی بنائین ہان داماد سے پھر کچھ نہین کہا اُن کے ایک ہی دفعہ کے دھمکانے سے ڈگئین کہ سچ مچ کہین یہ اپنا سر نہ پھوڑ ڈالین غریب کی جورو تو مین ہی تھی اور غریب بھی کیسے جو اتنی بڑی بات سُنکر مُنھ سے نہ بولے چپ کھڑے دیکھا کیئے ٹال کر باہر چلے گئے اُلٹوانسی دیکھیے کہ اس ڈھنڈھورے کا صدمہ اُن کے دل پر ایسا ہوا کہ مجھسے اور زیادہ رک گئے نہ پوچھا نہ گچھا نہ تحقیق کی نہ تصدیق اب رات کو سبق بھی ہو چکتا ہے تو کمرے ہی مین پڑے رہتے ہین جب آدھی رات کے قریب میرے سو رہنے کا یقین ہو لیتا ہے تب گھر مین تشریف لاتے ہین ہین نے پکڑ دھکڑ کر بڑی دقت سے آٹھ روز ساجدہ بیگم کو اور روکا پھر میان کے ساتھ سسرال مین اُٹھ گئین اسی آٹھ روز کے اندر بیگم صاحب نے پانچ چار مرتبہ مورچے بندی کر کے مجھ پر چڑھائی کی مگر مین اپنی صحنچی کے قلعے سے باہر نہ نکلی ساجدہ کے جانے کا کوئی دوسرا یا تیسرا دن تھا کہ شہریار دولھا اُن کی پٹارے صندوق لحاف توشک کپڑے لتّے گٹھری ٹھری لینے کو آئے مزدور ساتھ لائے تھے سب کو ایک جگہ جمع کرنے اور باندھنے بوندھنے مین کچھ دیر ہوئی کہ بیگم صاحب لاٹھی پکڑ کر کنوئین پر آکر بیٹھ رہین جمعت اچو بہ بختاور اور شہریار دولھا ان چارون آدمیون نے ملکر صندوق پکڑوا کر باہر پہونچایا دہان آدمی تھے اُنھون نے ملکر مزدورون کے سر پر رکھا

وہ اُدھر گئے یہ میرے پاس آئے کہا کہ بھابھی بیگم نے آپ کو بندگی کہی ہے اور کہا ہے کہ جب سے آئی ہون آنکھیں ڈھونڈھتی ہین اسقدر جی گھبراتا ہے کہ قابل بیان کے نہین آپ ہی مین ہر وقت دھیان لگا ہے بچے الگ یاد آتے ہین مین اُن سے یہ کہہ رہی ہون کہ میری طرف سے سلام کہنا اور کہنا کہ بہن گھبرانے اور بے چین ہونے کی کیا بات ہے مین خدا کے فضل سے سب طرح اچھی ہون ہر وقت کے ساتھ سے دو ایک روز البتہ اُلجھوگی اور پھر دل لگ جائے گا گھبراؤ نہین جب جی چاہے چلی آنا لکڑی مارے کہین پانی تو جدا ہوتا نہین تم بیکار رنج نہ کرو ہنسی خوشی رہو رفتہ رفتہ بہل جاؤ گی یہ سنتے ہی بیگم صاحب نے کنوئین کی جگت پر سے آواز ہ پھینکا کہ سیّان بھئے کتوال اب ڈر کا ہے کا سب کو ڈھکیل آپ ہی اکیل خوب کھل کھیلو گل چھرے اُڑاؤ دل کھول کر آنکھین سینکو ارے ہم تو جانتے ہی تھے کہ یہ جوڑ توڑ فند غضب کے ہین اُس موئی مردی سے کہو جس کی موٹی سمجھ پر پٹی پردے پڑگئے ہین ہائے کیا آنکھون مین خاک جھونکی جاتی ہے کیا ستم ہے موئے نکٹے بیغیر تو ناشاد نامراد و خدا تم پر اپنا قہر نازل کرے اس رسوائی اور بدنامی کے بعد بھی باز نہین آتے اور اپنی ہی کیے جاتے ہو دیدون کا پانی ڈھل گیا غیرت اُڑگئی شرم کو موت آگئی نہ مردے بگڑنے پر برا مانتے ہین نہ اپنے ہتکنڈے چھوڑتے ہین مین نے ایسے دیدہ دلیل نمارتی نہین دیکھے اُن کی صفائیون پر جھاڑو پھرے ان کی گرمیون پر بجلی گرے

اُن کی خواہشون پر پھر تو ٹے اُن کی محبتون پر آگ لگے سر پر چڑھکر ستم توڑنے
ہین ڈھٹائی تو دیکھو کان پر جون نہین رینگتی جوان بنے ہین پھٹ پڑین
یہ جوانیان انوکھے یہی دونون مردے نوجوان ہین اور کوئی دنیا مین جوان
تھوڑی ہوتا ہے یہ پھر اپنی جانون پر نہین توڑتا اُن کی لہلہاتی جوانیان
مٹین اُٹھتی ہوئی اُمنگین مٹی مین ملین انھین ڈھائی گھڑی کی موت آئے
اُن کے دل کی حسرت خاک مین مل جائے ہین تو سنتے سنتے ان کلمات
کی عادی ہوگئی تھی دوسرے بے غیرت تھی شہریار دولھا کو جو غصہ آیا
منھ سرخ ہوگیا رحمت نے جلدی سے پان دے کر اُنھین گھر سے
نکالا بوا عجوبہ نے رونا شروع کیا رحمت سر پکڑکر رہ گئین بختاور پہلے تو
سنا کی آخر کو تاب نہ لا سکی ہٹتی ہوئی اُن کے پاس گئی اور کہا کہ بیوی
تمھاری زبان کو خدا بند کرے کیون صبر سمیٹتی ہو ہر بات کی ایک حد ہوتی
ہے تمھارے مزاج کو خدا بدلے مین نے ایسے آدمی نہین دیکھے ارے
یہ تم بیوی ہو ہم باندیون سے بھی بدتر تمھاری غیرت کہان اُڑ گئی مرنے
کے قریب آئین سر ہلنے لگا ہاتھ پانون مین رعشہ پڑ گیا اب بھی مواعفہ کم
نہین ہوتا خدا کی مار ایسے غصے پر تم کو تو کیا کوسون پھر نہ کوئی بات نہ چیت
نہ گناہ نہ قصور بیٹھے بیٹھے ایک فتنہ اُٹھا لیا دل سے ایک بات بنالی
اور اس کا گھولوا ڈال دیا روز اک نیا شوشہ چھوڑتی ہو بیٹھی ہین اپنے
کونے مین خبر سارے گھر کی کیا دورسے بیٹھی شست لگاتی اور بال
باندھی کوڑی اُڑاتی ہو اگر خدا نہ کرے (شیطان کے کان بہرے) سچ

ہوتا تو نہین معلوم کیا غضب جو تینون بیگم صاحب مجھے چھوڑ کر اُسکے پیچھے
لپٹ گئین اور دھوکا دے کر اس زور شور سے اس کے لکڑیان مارین کہ
سارا بدن لہو لہان ہوا اور سر پھٹ گیا کمبخت تیورا کر گر پڑی رحمت دوڑین
اور جاری سے سر کا لہو بند کیا اُس پر ہاتھ رکھا اعجوبہ عابرہ کو بٹھا کر آگ لائین
ریشم جلا کر بھرا پھر پلنگ پر لے جا کر لٹا دیا خون کی طرح سے اُس کے آنسو
بھی جاری تھے بیگم صاحب سر پھوڑ کر خون بہتا دیکھ اپنے ٹھکانے پر چلی گئین
یہان دو روز برابر اُسے سینکا سہلایا دوا اور من کی دودھ پھٹکری پلائی ہیبائی
کھلائی تیسرے روز اس مین ذرا طاقت آئی تھی کہ وہ اٹھی باہر تو نکلتی
ہی تھی رینگتی ہوئی چوکی پر پہونچی رو رو کر سر دکھایا اپنا حال سنایا تین
برقنداز اس کے ساتھ ڈیوڑھی پر آئے اور ایک نے (ارے مولبی
صاحب ہو کہہ کر) پکارا وہ وقت باپ بیٹون کے مدرسے جانے کا تھا
نہ ڈیوڑھی پر کہار تھے نہ آدمی اس بھیانک آواز پر میرے کان کھڑے
ہوئے رحمت سے کہا کہ دیکھو یہ کون گستاخ مولوی صاحب کا نام
بے ادبی سے لے رہا ہے وہ پردے کے پاس گئین اور پوچھا کون ہے
کہا کہ ہم ہین سپاہی رحمت کیون بھائی کیا ہے کہا کہ ارے وہین سے
کا ہے کا ہے چھپا وت ہو مولبی صاحب کا بھیج دو جمادار تھانے پر سے
آئے ہین یقین مانو کہ تھانے کا نام سنتے ہی میرے تو ہوش و حواس جاتے
رہے جب تک کچھ کہون رحمت نے کہہ دیا کہ بھیا وہ تو نوکری پر
سدھارے ہین کہا ارے کوؤ اور بھی گھر مان ہے کہ ناہین (رحمت) نہین

بھائی مرد جمی جم ہین اُس نے کہا کہ اس بڑھیا کو کا ہے ٹھونک ڈالا اس کا سر پھٹ گوا اپنے گھر مان حکومت کرت ہو نہین جانت ہو کہ انگریجی جمانہ ہے لے ترت پھرت باہر کھڑا بھیجو کسی اروسی پروسی کو بلائے لیو کہ وہ لکھا جائے مار بڑھیا کا بوگرا نکس گوا دیکھو تو کا ہوت ہے مین تو یہ سنتے ہی سناٹے مین آکر رہ گئی اور رحمت میر روشن علی صاحب کی طرف چلین بیگم صاحب نے دور سے دیکھکر پوچھا کہ وہان کہان جاتی ہے کیا ہے اُنھون نے جلدی جلدی سب کہہ کر کہا کہ میر صاحب کو بلانے جاتی ہون یہ سُنکر آپ بول اُٹھین کہ میر صاحب آکر کیا دونا کرین گے کون مُردا آیا ہے مین آپ جاتی ہون یہ کہہ کر چلین مین دوڑی ہاتھ جوڑے منت کی مگر اُنھون نے ایک سماعت نہ کی دروازے پر جاکر اکڑو بٹھکر کہا کہ کون ہے برقنداز تو پردے سے ملا کھڑا ہی ہوا تھا اُس نے کہا کہ ارے ایک بیر تو کہہ دیا گوا کہ سپائی ہن سپائی سرکاری ملاجم جب بڑھیا کے کھون نکلا ہتا وہ رپٹ کہس ہے تھکیکات کو آئے ہن کا ہے اس غریب کو مارا پران نکس جات تو مجا ہوت (بیگم صاحب) مردار حرامزادی نمک حرام مرنے جوگی چڑیل گالیان دیتی تھی خوب کیا مارا کسی کے باوا کا اجارہ ہے اپنا گھر ہے اپنی لونڈی (برقنداز) لو صاحب لکھو (جمعدار) آپ نے مارا (بیگم صاحب) ہان (جمعدار) یہ آپ کی لونڈی ہے (بیگم صاحب) ہان میری لونڈی ہے (جمعدار) کیون مارا (بیگم صاحب) گالی دی تھی بدزبانی کی تھی اور کیون مارا (جمعدار) کیون بدزبانی کی تھی کیا سر پھرا تھا

یا دیوانی ہو گئی تھی (بیگم صاحب) میری بلا جانے دل چل گیا تھا یا سٹرن ہو گئی تھی (جمعدار) وہ ہو سیدھی طرح بات کا جواب دیجیے کوئی خواہ مخواہ کسی کو برا بھلا نہین کہتا آپ نے کچھ کام کے لیے کہا تھا (بیگم صاحب) نہین (جمعدار) کچھ اس سے خطا ہوئی تھی اس پر آپ خفا ہوئین (بیگم صاحب) نہین (جمعدار) تو کیا بیٹھے بیٹھے ایک دفعہ آپ کو گالیان دینا شروع کر دین (بیگم صاحب) ہان (جمعدار) اس کے پہلے رات کو تو آپ نے نہین کچھ کہا سنا تھا (بیگم صاحب) نہین (جمعدار) کبھی اور بھی اس نے گالیان دی تھین (بیگم صاحب) نہین (جمعدار) آج ہی پہل کی (بیگم صاحب) ہان (جمعدار) کبھی اس کے پہلے آپ نے اسے اور بھی مارا تھا (بیگم صاحب) نہین (جمعدار) بھلا گھر مین اور کون کون ہے (بیگم صاحب) رحمت ہے اجو بہ ہے چھوچھو ہے ناشاد بہو ہے (جمعدار) ناشاد بہو کس کا نام ہے (بیگم صاحب) میری بہو ناشاد نامراد موئی چمرخ آزار بھری بری زہر بھری ناگن (جمعدار) کیون کیا وہ کبھی ہنستی نہین یا آپ نے یہ خطاب دیا ہے (بیگم صاحب) جو چاہا ہے کیا ہے تم کون (جمعدار) جی نہین یہ مین نے اس غرض سے پوچھا کہ ناشاد نامراد بہو دنیا مین کسی کا خطاب نہین سنائی بات ہے کیونکر نہ پوچھی جائے (بیگم صاحب) ہم نے خطاب دیا ہے (جمعدار) اسی طرح سے ناحس طرح اس بڑھیا نے خواہ مخواہ آپ کو گالیان دی تھین یا کسی خطا پر (بیگم صاحب) ایک بات ہو تو کوئی کہے ہزارون خطائین ہین ایک پرسون نرسون ہی خطا کی تھی جو یہ کھو جڑے پٹی جل ککڑی اس کی

سگی بن کر طرف لینے ماما پہنچے اور مجھے سمجھانے کو آئی تھی جمعدار کیا سمجھانے
(بیگم صاحب) بہن اپنی بہو پر خفا ہو رہی تھی کہ اس نے منع کیا (جمعدار) کلہے
کو منع کیا (بیگم صاحب) میرے پاس اور خفا ہونے کو (جمعدار) چپکے سے)
تو کیا برا کیا خیر اچھا پھر جب آپ کو غصہ آیا اُس پر اس نے کب کہا۔
(بیگم صاحب) روکا مزاحم ہوئی اتالیقی کی میری درد خواہ بنی (جمعدار)۔ یہ
جتنی باتین کہین جا سے کہین آپ بے جا خفا ہو رہی ہون گی (بیگم صاحب)
تمھارا سر جھوٹے کا کلیجہ (جمعدار) ہنس کر بہت اچھا میرا سر سہی پھر کیا ہوا
(بیگم صاحب) پل آئی بھڑ پڑی غصہ تو تھا ہی جب اس قدر سر چڑھی
تو مین نے ڈھکیل دیا یہ کنوین پر گری اُس کی لکڑی سر مین لگی سر پھٹ
گیا (جمعدار) ابھی تو آپ کہتی تھین کہ اُس نے گالیان دین اب آپ
سمجھانے کو کہتی ہین دونون بات مین سے سچ کون سی ہے (بیگم صاحب)
دونون سچ ہین (جمعدار) یہ تو ممکن ہی نہین یا اُسے سچ کہیے یا اسے
(بیگم صاحب) نہین وہی سچ ہے (جمعدار) یعنے پہلے والی کہ اُس نے
بے سبب گالیان دین (بیگم صاحب) ہان (جمعدار) گالیون کے بعد کیا
ہوا (بیگم صاحب)۔ مین نے لکڑی ماری (جمعدار) خوب ابھی تو کنوئین
نے لکڑی ماری تھی، اب آپ نے لکڑی ماری۔ اچھا ایک لکڑی ماری
(بیگم صاحب) ہان۔ جمعدار۔ کہان (بیگم صاحب) سر پر (جمعدار) ہان ٹھیک
زبان بھی تو سر ہی مین ہے تو ایک لکڑی ایسی پڑی کہ اُس کا سارا
بدن چور ا ہو گیا۔ بیگم صاحب بدن اس کا ہمیشہ سے چکنا چور ہے۔

(جمعدار) یہ کیا سدا سے یون ہی ہے۔ بیگم صاحب۔ ہان ہان میرا نمک پھوٹ کر نکلا ہے۔ جمعدار) اُفوہ آپ کا نمک بہت شور ہے اچھا تو مین یہی سب لکھتا ہون اور آپ کو پیشی پر صاحب مجسٹریٹ بہادر کے اجلاس پر چلنا ہوگا (بیگم صاحب) میری بلا جائے جس کو غرض ہو یہان آکر پوچھ کچھ لے کچھ مین نے چوری کی ہے یا بُرا کام یہی نا کہ لونڈی کو مارا اور لونڈی بھی کون کہ اپنی تم کوئی اجاردار ہو صاحب کے یہان چلنا ہوگا بڑے آئے صاحب والے خدا کی شان ہم کو حکومت جتانے اور زور دکھانے چلے ہین (جمعدار) حضرت چاہے اپنی لونڈی ہو چاہے بیگانی کیا آپنے مارا کیون اور پھر اس طرح کہ لہو لہان ہوگئی سارا بدن پھوٹ گیا اگر مرجاتی (بیگم صاحب) مرجاتی کیا دل لگی ہے مرجانا اور مرجاتی تو کیا ہوتا جوتی سے اور اب مرجائے گی تو کوئی کیا کرلے گا (جمعدار) اچھا اس تقریر سے تو کوئی کام نہین رحمت کو بھیجیے گواہی لکھی جائے (بیگم صاحب) گواہی شاہدی کیسی رحمت گواہی دے سکتی ہے مجال پڑی ہے ہمارے گھر مین رہے اور ہماری گواہی دے (جمعدار) اچھا آپ ہی بتائیے رحمت کون ہے (بیگم صاحب) بہو کی ماما (جمعدار) ہان خوب یاد آیا یہ بہو کو آپ نے کیا کہا تھا جو بختاور کو بُرا معلوم ہوا (بیگم صاحب) کہا کیا تھا سچ کہا تھا (بختاور) بالکل جھوٹ کہا تھا اسی پر تو مجھے اور زیادہ آگ لگی (جمعدار) (بختاور سے) تم چپ رہو۔ بیگم صاحب) وہ سچ ہی سہی مگر کچھ کہیے تو کیا کہا تھا (بیگم صاحب) خدا اُسے غارت کرے اُس نے میری بیٹی

کے سر کا تاج چھینا اس کے میان سے محبت بڑھائی آفت توڑی (جمعدار) توبہ توبہ یہ کہیے اسی پر آپ کو غصہ آیا تو آپ کا حق بجانب ہے ہان ہو آپ کی ہین کس گھرانے کی ؟ (بیگم صاحب) جی بڑے لمبے گھرانے کی جو تاڑ سے بھی سوا ہاتھ اونچا ہے (جمعدار) آخر کون (بیگم صاحب) جی نواب مرزا سبحان اللہ خان صاحب بہادر (جمعدار) ارے رے رے تو تو آپ بالکل غلط کہتی ہین سیدا ہے دیکھیے نام بھول گیا صادق صاحب کی صاحبزادی تو نہین (بیگم صاحب) ہان ہان (جمعدار) بس بس معلوم ہوا کہ آپ کو خلل دماغ ہے (بیگم صاحب) میرے دشمنون کو خلل دماغ ہو تمھین ہے (جمعدار) پھر اور کیا کہا جائے آپ جھوٹ تہمت لگاتی ہین اور غلط بتاتی ہین یہ سنتے ہی میری جان مین جان آئی رحمت سے کہا کہ لو یہ پان لے جاؤ اور کہو کہ آپ زیادہ تکلیف نہ کیجیے حال تو معلوم ہی ہو گیا ہے بختاور کو اندر بھیج کر اپنی چوکی پر جائیے ہم کسی مرد کو آپ کے ہان بھیج دین گے اور چپکے سے کہنا کہ اُن کی باتون پر آپ نہ جائیے رحمت بھرا پرا خاصدان لے کر جمعدار کے پاس گئین پردے سے نکال کر بختاور کو دیا اور پیام پہونچایا جمعدار بیچارے بڑے نیک آدمی تھے مان گئے ایک پان کھا کر خاصدان پھیرنے لگے رحمت نے کہا کہ خاصدان آپ لیتے جائیے وہان سے خالی کر کے بھیج دیجیے گا اور اس وقت آپ کی کیا خاطر ہو سکے ہمارے گھر مین تو کوئی حقہ بھی نہین پیتا جمعدار بیچارے کسی طرح سے خاصدان اپنے ساتھ لے جانا پسند نہ

کرتے تھے رحمت کے اصرار سے لے گئے خدا خدا کر کے جان مین جان آئی نانا باوا کی بیماری کی خبر لیکر آدمی آیا تھا وہ باہری باہر قزاقون کو دیکھکر بھاگا گا ابا جان اور اُن کے چار پانچ دوست یہ سُنتے ہی دوڑے اُسوقت پہونچے کہ جمعدار صاحب پھاٹک سے نکل چلے تھے حال پوچھا سب بیان کیا انھین اس قدر غصہ آیا کہ تھر تھر کانپنے لگے خدا بخش سے کہا کہ پنس کہار جلد لاؤ اور خود دروازے پر آکر پکارا مین نے آواز پہچانکر رحمت کو بھیجا جب تک پردہ ہو باہر میر روشن علی صاحب آئے ابا جان سے پوچھا خیر تو ہے یہ قزاق کیون آئے تھے مجھسے تو چھوٹے چھوٹے کہا ابا جان نے کیفیت بیان کی ہمارا مکان بھی سسرال سے دور نہ تھا پردہ ہوا رحمت انھین گھر مین لائی باہر کا کمرہ کھلوا دیا اُن کے دوست بیٹھے اندر آکر انھون نے سلام لے کر مجھے گلے سے لگایا اور کہا کہ طاہرہ تم پر بڑا ظلم ہوگیا اور جھوٹون نہ کھلوا بھیجا تمھاری احتیاط نے ہمین نہایت پریشان کیا اس وقت کے ملال نے کلیجہ کو دو پارہ کر دیا ساری دنیا نگاہ مین اندھیر ہے افسوس ہم نے تو اپنے نزدیک مولوی صاحب کے گھر کو امن و عافیت کی جگہ تجویز کی تھی یہ خبر نہ تھی کہ قید خانے سے بدتر اور کسی خرابے سے بڑھکر ہے لاحول ولا یہان کے مرد کس دل و جگر کے آدمی ہین کہ مطلق حس نہین اس بے پروائی اور غفلت کی کچھ انتہا ہے مردون کو ہونٹ ہلانا دشوار عورتون کے یہ کردار ابھی جمعدار نے مجھے بیگم صاحب کی تقریر لکھی ہوئی دکھائی سبحان اللہ کیا کہنا وہ

میرے دوست تھے مجھے دیکھکر منفعل ہوئے اور مسودہ پھاڑ ڈالا اگر
مین اس وقت نہ آتا تو غضب ہو جاتا ایک تو بیہودہ حرکت اس پر
یہ جرأت تم پر یہ طوفان جوڑا داماد کا ایک دل دکھایا اماں جان انکی
یہ باتین سنکر بولین کہ طوفان شیطان کیسا آنکھون دیکھا سیٹ پڑا
مجھے کانون سننے دے یہ بھی وہ مثل ہوئی آپ اپنے گھر مین تھے کہ
یہان پھر آپ کو کیا معلوم مردون کا کیا قصور جان بوجھکر مکھی نہین کھائی
جاتی کچھ تو انھون نے بھی دیکھا ہے جو ہم کو کہنے سے نہین روک سکتے
بھلا کوئی عقل کی بات ہے کہ جھوٹ سچ کوئی کسی پر تہمت جوڑ دیگا
اور وہ جڑ والے گا خدا کو دیکھا نہین عقل سے پہچانا ایسی تو ہی بھی نہین
کہ بات کرنے شرماتی ہین کیونکر جواب دیتین یہ گھر چڑھکر لڑنے کا
کون سا دستور ہے خدا پناہ مین رکھے بھئی واہ پیچ لیتے غیرت نہین آتی
الٹا گلا دباتے اور آنکھیں دکھاتے ہین۔ ابا جان تو یہ سنتے ہی بید کی
طرح کانپنے لگے اور منھ سرخ ہو گیا کچھ کہنے کا ارادہ کیا تھا کہ مین نے
اٹھکر قدمون پر سر رکھ دیا اور ہاتھ جوڑکر کہا کہ میرے ابا جان مین آپکے
قربان آپ نہ کچھ خیال فرمائیے اگر اس وقت آپ نے غصہ کیا
تو میری ساری محنت خاک مین مل جائے گی اور پھر یہ لینے کا موقع
ملے گا کہ عورت کے منھ لگے غصہ کیا یہ ہوا وہ ہوا بات بڑھے گی
رنج پھیلے گا جو طعنے نہین سنے ہین وہ سننا پڑین گے میری محنت و مشقت
پر خیال فرماکر صبر کیجیے آپ گھڑی بھر کو آئے ہین آپ کی بلا پیچ مین بولے

مین جس قابل ہون خدا خوب جانتا ہے بُرا کیون ماننے مجھے ملال و رنج ہونے کا یہی تو سبب ہے کہ جو بات کہی جاتی ہے وہ مجھ پر شایان نہین بالکل اوپری اوپری معلوم ہوتی ہے نہ کوئی تک ہے نہ جوڑ نہ میل ہے نہ لگاؤ خدا و رسول کو بھی تو لوگ کہتے ہین زبان خلق سے دنیا مین رہ کر بچنا بہت مشکل بات ہے جھوٹ سچ ایک دن خود ہی کھل جائے گا حق کا راضی خدا ہے وہی میرا حامی و مددگار ہے اُسی کا بھروسہ ہے آپ اتنی سی بات پر برافروختہ ہو گئے مجھے سُنتے سُنتے کئی مہینے گذر گئے اور وہ سُنا جو نہین سننا چاہیے تھا پتھر مین سے بھی آواز نکلتی مگر مین نے دم نہین مارا اتنے بڑے صبر کے بعد ذرا سی بات پر اُس ریاضت کو برباد کر دینا یقیناً آپ بھی میرے لیے مضر سمجھین گے دنیا چند روزہ ہے آخر کب تک یہ کاہش رہے گی مین تو دل سے ٹھانے بیٹھی ہون کہ اگر سو برس جیون اور اسی طرح کے روز سامنے ہون تو بھی جی نہ چراؤن ہونٹ نہ ہلاؤن برابر صبر کرتی چلی جاؤن تھوڑے دن کی کسر ہے یا اس سرے یا اس سرے۔ میری اس تقریر کا بیگم صاحب نے تڑق کر یہ جواب دیا کہ تو کوسنے والی مٹے چند روزہ تیری زندگی ہو میرا صبر تیری جان پر ٹوٹے یہ سنتے ہی ابا جان کھڑے ہو گئے اور کہا کہ رحمت اللہ پردہ کر دو مین باہر چلا جاؤن مجھسے نہین سُنا جاتا اُنھون نے دوڑ کر بوغ بند کا پردا کیا ابا جان کانپتے ہوئے باہر چلے گئے مین نے بھی بہ مصلحت نہین روکا اُن کے جانے کے تھوڑی ہی

دیر بعد خدا بخش آیا اور کہا کہ سواری لایا ہون سرکار کے دشمنون کی طبیعت اچھی نہین ہے آپ کو یاد کرتے ہین بیگم صاحب نے فرمایا ہے کہ ابھی سوار کرا لاؤ مین نے کہا کہ رحمت جاؤ خدا بخش سے کہو کہ بھلا اس طرح مین منھ اُٹھائے کیونکر جا سکتی ہون آج معلوم ہوا ہے تیاری کرون دنیا کی چیزین پڑی ہین رکھ دھر لون اباجان سے پوچھ لون تو جاؤن کل سواری لانا رحمت نے یہی جا کر کہا وہ پلٹ گیا تھوڑا سا دن باقی ہے ابر آیا ہوا ہے اندھیرا چھایا ہوا ہے کہ ڈیوڑھی سے (مین آؤن کی) آواز آئی رحمت نے آواز پہچان کر کہا کہ آیئے شہریار دولھا گھر مین آئے مولوی صاحب آگے آگے تھے دونون صاحب آ کر دالان مین بیٹھے ابھی کچھ باتین نہین ہوئی ہین کہ صابرہ کے اباجان بھی تشریف لائے ڈیوڑھی کا میرے کمرے سے سامنا تھا پہلے وہ اپنی طرف گئے پھر یہان آئے جب وہ آ لیے تو اباجان نے مجھسے پوچھا کہ مین نے مدرسے مین برقندازون کے آنے کا حال سُنا اس کی حقیقت کیا ہے مین نے بختاور کو بلا کر اُن کا سامنا کرا دیا اس نے ساری روداد بیان کی شہریار دولھا - ارے یہ کل کا ذکر ہے جب مین جا چکا ہون - بختاور ہان مولوی صاحب بھئی شہریار دولھا تم نے کیونکر سنا انھون نے کہا کہ جی مین نے قاری مینڈک کی مسجد پر سنا تھا مولوی صاحب نے منھ پیٹا اور کہا کہ افسوس ہمسا سخت جان کوئی دوسرا دنیا مین نہ ہوگا یہ باتین ہو رہی ہین کہ زور شور سے مینھ پڑنے لگا چوبائی ہوا کا سناٹا چو طرفہ کی

بوچھار سارا گھر شرابور جب تک اُٹھاؤ اُٹھاؤ یہ بھیگا وہ بھیگا اتنے ہی مین نماز مغرب کا وقت آگیا مولوی صاحب نے سب کے ساتھ کمرے مین نماز پڑھی مین نے دالان مین - اچھی خاصی رات آگئی اور خوب اندھیرا ہوگیا مگر مینھ اسی طرح سے چھاجون برس رہا ہے کھانے کا وقت آیا سب نے میرے ہان بیٹھکر کھانا کھایا رحمت امان جان کو کھانا دینے گئین آنے جانے مین اتنی بھیگین کہ جہان جاتی تھین وہ زمین تر ہوجاتی تھی ہوا نے اور بھی دلون کو کنپوا رکھا تھا آدھی رات کے قریب جب وہ زور شور کم ہوا تو ابا جان عبا اوڑھکر باہر نکلے انگنائی مین کچھ سنتے ہی پلٹ پڑے اور بیٹے داماد کو ساتھ لے جاکر سنوایا امان جان بار بار یہی کہہ رہی تھین کہ مردون نے ایکا کیا ہے سکوٹ ہوتی ہے کھڑ بان بکتی ہین آج کھانا بھی وہین زہر مار ہوا لونڈی کو اپنا صدقہ بھجوا دیا مجھے چھنتیل بنانے والے اڑین خدا اس مجمع کو توڑے شہریار دولھا تو اُکتا کر باہر ہی باہر سالے سسرے سے رخصت ہوئے دونون نے منع کیا مگر انھون نے ایک نہ سُنی اسی حالت مین گئے بھیگنے کی تکلیف گوارا کی مگر جلنے کی ایذا نہ اُٹھا سکے ہم سب اپنے اپنے مقام پر صبر شکر کرکے سو رہے شہریار دولھا اس اندھیری مین گئے نہ سسرے کو خیال آیا کہ لالٹین دے کر کسی آدمی کو ساتھ کردین نہ سالے کو توفیق ہوئی میرے بولنے اور کہنے کا موقع نہ تھا ابا جان اگر اپنے کمرے مین سلا رکھتے تو کیا تھا مگر وہ بھی بچہ نہین ہوتے اور نہ انھین اصرار دنیا دارون کا سا آتا تھا

خیر وہ بیچارے جاتے جاتے نالے پر پہونچے نالہ اس وقت کے اندھیرے مین بھی آنکھین دکھا رہا تھا یہ اٹکل سے پل کا اندازہ کرکے اپنے نزدیک پل پر چڑھے اور وہان پانی نے کاٹ کر ایک نشان ڈال دیا تھا جو پل معلوم ہوا پانی بانسون چڑھا تھا جیسے ہی قدم رکھا نالے مین جا رہے پیرنا آتا تھا گرتے ہی غوطہ کھا گئے پھر ابھرے پھر غوطہ کھایا اور اسی طرح ڈوبتے اچھلتے دور نکل گئے زندگی باقی تھی ہنوز دریا تک نہین پہونچے تھے کہ راہ مین ایک جگہ ڈوب کر جو اچھلے کسی نے ہاتھ مین ببول کے درخت کا ٹھنا دے دیا ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہوتا ہے اس ٹھنے کا ہاتھ آنا تھا کہ یہ اس مین لٹک رہے اور جب ذرا ہوش و حواس آئے تو دوسرے ہاتھ سے بھی اسے مضبوط پکڑا جس وقت یہ بیہوش ہو کر گرے تو فقط کیچڑ تھی پانی اتر چکا تھا گھر مین جو قیامت برپا ہو گئی وہ بھی عجیب و غریب ہے سچ ہے "کر نوکر نہین خدا کے غضب سے ڈر" رات کو پہلے تو ان کا انتظار ہوا پھر کھا پیکر سب سو رہے ساجدہ بیگم کے نندوئی اپنی صحنچی مین سوتے تھے کہ بیوی نے جگا کر کہا "وہ مین کمرے مین بچھونا بچھاتی ہون وہان چلے آؤ صحنچی ٹپک نکلی نیند خراب ہو گی اور بچھونے لت پت" پہلے تو انھون نے کچھ اعتنا نہ کی کروٹین لے لیکر سویا کیے جب آنکھون اور منھ پر بوندین ٹپکین تو بیچین ہوئے اور گھبرا کر اٹھے بچھونا لپیٹ کر تختون پر پھینکا خود گرتے پڑتے کمرے مین جا کر ساجدہ بیگم کے پہلو مین لیٹ رہے

ہوی نیند مین اٹھکر آئی تھین سب بے خبر سورہی تھین ورنہ میان کو اپنی طرف کھینچتین ادھر تو اندھیرا ادھر مینہ اور نیند بھی جوانی کی اُن کے فرشتون کو خبر نہین کہ کس کے پاس بیٹھا ہون چین سے سو رہے تھوڑی سی رات باقی ہے کہ ساجدہ بیگم کی ساس کی آنکھ کھلی سناٹا پڑا تھا ابر گھرا تھا اندھیرا پھیلا تھا کہ آنکھ کو اپنا ہاتھ نہین سجھائی دیتا تھا پان کی انھین بہت عادت تھی اُٹھین پان کھایا لڑکے کا خیال آیا ہوا کے مارے ہوے چراغ بھی خاموش تھے فرض کرکے آگ نکالی دیا سلائی جلائی چراغ روشن کیا کمرے مین آئین دیکھا تو ساجدہ بیگم سردی کے مارے گنڈلی منڈلی بنی پڑی ہین اور دوسرا بھی کوئی پلنگ پر ہے اُدھر جاکر جو منھ دیکھتی ہین بیٹے کی جگہ داماد وہ بھی ہماری ساس کی حقیقی بہن تھین چراغ پھینک پانچے چھوڑ پیٹنا شروع کیا جیسے بے صبرا جاہل مردے پر دوہتڑون سے پیٹتا ہے کمرے مین سب کی آنکھ کھل گئی لاڈلی بیگم ساجدہ بیگم سرفراز دولھا گھبرا کر اُٹھ بیٹھے ابھی تک کسی کو معلوم نہین کہ کیا ہے کوئی کہتا ہے سانپ نے کاٹا کوئی کہتا ہے گر پڑین چوٹ لگی کوئی کہتا ہے بچھو نے نہ ڈنک مارا ہوا ایک ایک گھبرا کر پوچھتا ہے انھین پیٹنے اور چیخنے ہی سے فرصت نہین محبت کے مارے جب بیچارے داماد نے ہاتھ پکڑے اور اُنھون نے کہا کہ دور ہو مجھے ہاتھ نہ لگا بیٹی سے دشمنی مان سے محبت تیری اوقات پر لعنت اس وقت سبھون نے کان کھڑے کیے اس ہنگامے مین

اب تو سارے گھر کی آنکھ کھل گئی کمرے مین سب کے سب گھس آئے کسی نے چراغ جلایا آنکھیں کھلین میان نے پوچھا اُنھون نے بے تقیہ کہہ دیا کہ یہ مُردا اور مردی ایک ساتھ سو رہے تھے یہ سنتے ہی سرفراز دولھا کے تو ہاتھ پانون مین تھرتھری پڑ گئی اور ساجدہ مٹی کی تصویر ہو کر رہ گئین کاٹو تو لہو نہین لاڈلی بیگم کو سناٹا جب مان کو بہت بیتاب دیکھا تو کہا کہ چلو اچھا چپکے بیٹھو تو نہین جو حال ہے کھل جائے گا مجھ سے سوتا پاکر کے کوئی جا کہان سکتا ہے نگنی کا تو ناچ مین نچادون جب ہٹی کٹی برابر کی دھنی زور لگانے کو موجود ہے تو تمھاری بلا غم کرے صبح ہونے دو دیکھنا کیا قیامت ڈھاتی ہون زمان آسمان نہ ایک کردون تو اپنا نام بدل ڈالون تم کیون جان دیے دیتی ہو ادھر مولوی صاحب کو حرارت ملعون مردود بدخصلت بےغیرت ناشائستہ نامعقول نالایق مہمل لغو دونون کو خطاب دیے ادھر مان بیٹیون کی چڑھائی اُن دونون پر رہ رہ کر آرے چلتے تھے بس نہ تھا کہ اپنی جانین دے دین زمین پھٹ جائے اور کسی طرح سما جائین ایک رنگ آتا تھا ایک جاتا تھا دل وجگر تھرتھراتے تھے ہاتھ پانون سنسناتے تھے صبح ہوتے ہوتے دونون کھل گئے برس دن کے بیمار سے بدتر ہو کر رہ گئے نماز کے وقت سے شہریار دولھا کی تلاش مین آدمی نکلے ڈھونڈھیا پڑی کنوؤن مین بانس ڈالے گئے ہمارے ہان بھی آدمی آیا روز روشن ہو گیا اور اُن کا

پتا نہین جب تک وہ آئین آئین مان بیٹیون نے ان بیچارے سگتا ہون کو گوُ سے نکال کر موت مین ڈالا ایک صاحب آتی ہین تھر سے گھورتی ہین دوسری اُٹھتی ہین غضب کی نگاہ کرتی ہین وہ غریب سر جھکائے ایک حالت سے اپنے اپنے پلنگون پر مٹی کے کھلونے کاغذ کی تصویرین بنے بیٹھے ہین۔ دہان شہریار دولھا کو دھوپ کی حرارت سے جو راحت پہونچی آنکھ کھلی اُٹھے گرتے پڑتے خدا کا شکر کرتے کیچڑ مین لت پت گھر پہونچے دروازے مین قدم رکھتے ہی آفت کا سامنا تھا مان بہن چیختی ہوئی دوڑین اور ہے ہے ہے کر کے دونون طرف سے اُنکو گھیر لیا وہ منھ کھول کر آنکھین پھاڑ کر کبھی ہکا بکا ہوکر ادھر دیکھتے ہین کبھی اُدھر کچھ حال نہین کھلتا فقط نوچ کھسوٹ ہو رہی ہے اتنے مین سرفراز دولھا اپنے مقام سے اُٹھکر ہاتھ جوڑے اُن کے آگے گئے اور کہا کہ بھائی صاحب للہ انصاف کیجیے خدا و رسول شاہد ہین کہ مین بیخبر اور لاعلم تھا اصل بات یہ ہوئی کہ اپنی بہن سے پوچھیے کہ انھون نے مجھے جگایا پھیچی ٹنگی کمرے مین اندھیرا تھا یا نہین ٹٹولتا ہوا گیا بھابھی کے پلنگ پر سو رہا خدا و رسول کی قسم جو مجھے معلوم ہوا ہو کہ کس کے ساتھ سوتا ہون کون ہے مگر سویا تو کیا وہ میری حقیقی بہن ہین اگر آپ بھی نہ سنین گے تو واللہ باللہ۔ مین اپنی جان دے دون گا شہریار دولھا بڑے سمجھدار آدمی تھے کہا کہ بھئی جھک مارنے دو کسی کے کہنے سے کیا ہوتا ہے تم کیون اس قدر بیتاب ہوتے ہو

بے قرینے بات پر بھلا مجھے کیون یقین آنے لگا ہر بات ایک کینڈے سے مانی جاتی ہے آج کی رات کے علاوہ اُن لوگون سے پوچھو کہ بات چیت سے چشم و ابرو سے اور بھی تم نے کوئی بات دیکھی بھالی تھی ہرگز نہین دیکھی پھر اس طوفان و آفت مین دفعتًا ایسا طوفان بے تمیزی کیون اٹھنے لگا بھلا کوئی عقل کی بات ہے بجز اسکے مجھے ہرگز باور نہ آئے گا اگر کوئی قرآن کا بھی جامہ پہن کر کہے نہ تم ایسے جاہل کہ حرام حلال نہ پہچانو خدا سے نہ ڈرو ناک کٹنے کی بدنامی کی پروا نہ کرو نہ میری بیوی ایسی دلیر دیدے شرم کہ اتنی بڑی حرکت کر گزرین بکنے دو جو بکتا ہے اپنے منھ سے بکتا ہے سرفراز دولھا یہ سنتے ہی اُن کے قدمون پر گر پڑے اور کہا کہ بھائی صاحب ان لوگون نے اتنی ہی دیر مین مجھے نیم جان کر دیا تھا آپ کے قسم کھانے سے میری روح تازہ ہو گئی شہریار دولھا اپنے کمرے مین گئے وہان بیوی کو دیکھا کہ سناٹے مین بیٹھی ہین دونون آنکھون سے دو نہرین جاری ہین وہ قریب گئے اور کہا کہ تمھین کچھ خبر ہے یہ کیا حماقت ہے رات بھر مین تم نے اپنے تئین ہلاک کر ڈالا ذرا آئینہ لے کر اپنے چہرے کا تو حال دیکھو تم عورت ہو کر اپنے معاملے مین عقل سے کام لو اور مین مرد ہو کر بات کو نہ سوچون بیوقوفی کر بیٹھون جاؤ ہاتھ منھ دھوؤ آدمی بنو تمھاری عفت و پاکدامنی کی مین خود قسم کھاتا ہون یہ سنکر کسی قدر اُن کا بھی اطمینان ہوا رونا دھونا موقوف کر کے ہاتھ منھ دھویا اور لاڈلی بیگم کے پاس جاکر ہزارون قسمین

کھاکر کہا کہ اگر تمھین اب بھی نہ یقین آیا ہو تو مین قیدلگا کر دجے دن کے لیے تم کہو) بڑی چیز اُٹھالون وہ بھی کسی قدر آدمی تھین اور عقل بھی جو ان تھی یا ظاہرداری ہی کے طور پر سہی مگر انکو منع کیا اور کہا نہین بھئی مجھے یقین آیا قسم اقسام کی کچھ ضرورت نہین ساجارہ اُٹھکر ساس کے پاس گئین (وہ ہماری ساس کی بہن تھین) اور اُسی طرح سے اُن کو یقین دلانا چاہا وہان بھلا کب اثر ہوتا تھا مجبور ہو کر اُٹھ آئین مجھے شہریار دولھا کے رات کو گھر پر نہ پہونچنے کی خبر سُنکر ایک تردد تھا جیسے ہی اباجان جانے لگے مین نے نانا باوا کی بیماری کا حال بیان کرکے اذن مانگا اُنھون نے کہا کہ شوق سے جاؤ آج جمعہ ہے مین بھی بعد نماز شہریار دولھا کے وہان ہوتا ہوا نواب صاحب کو دیکھنے جاؤنگا اُن کے جانے کے بعد مین نے صابرہ کے اباجان سے اجازت لی اور پھر امان جان کے پاس گئی اُنھون نے نہ سلام لیا نہ بات کا جواب دیا مین اُٹھ آئی گٹھریان بقچیان بندھوائین بچھونے بدلوائے لڑکیون کو نہلوایا آپ نہائی کپڑے بدلے پھر نماز کو چلی ہون کہ خدابخش نے آواز دی بوا رحمت گئین کہا صاحبزادی سے پوچھو کہارون کو بلاؤن مین نے کہا میرا دل لگا ہے تم کپڑے سے شہریار دولھا کی خبر لاؤ جب تک مین نماز سے فرصت کرون خدابخش اُدھر گیا مین نماز پڑھنے لگی جب شہریار دولھا کو میری خبر منگولنے کا حال معلوم ہوا باہر نکلے کہا کہ مین خود چلتا ہون وہ ٹھہرا رہا نماز پڑھکر شوربے تمام کرکے مین بیٹھی تھی کہ شہریار دولھا آئے ساری اپنی اور بیوی

کی کیفیت بیان کرکے کہا کہ ابا جان بھی گئے تھے اور وہ بھی سُن آئے
مجھکو ایک سناٹہ سا ہوگیا اور دیر تک حیرت و سکوت مین بیٹھی رہی
رحمت نے کہا کہ بیوی اس کا اچنبا کیا جو پر کو کنوان کھودتا ہے آپ
ہی ڈوب مرتا ہے میرے جانے کے خیال سے شہریار دولھا بہت کم
ٹھہرے مجھے معلوم نہ تھا کہ شب کو ان پر یہ حادثہ گذرا گھر پر جا کر پل بانش
بھجوا لیے پردہ ہوا نانا جان کے پاس گئی اُن کی عجیب حالت دیکھی
مجھے گئے پندرھوان دن تھا جو اُنھون نے رحلت فرمائی بہت بڑے
شفیق کا سر سے سایہ اُٹھا لیکن مین نے انتہا سے زیادہ صبر کیا اُن کے
مرنے کی خبر سنکر ساجدہ بیگم بھی اور لوگون کی طرح سے تیجے مین آئین گو کہ
اٹھارہ اُنیس روز اُس بات کو گذر گئے تھے لیکن اُن کے منھ پر ویسی ہی
مردنی پھری ہوئی تھی معلوم ہوتا تھا کئی برس بیمار رہ کر اُٹھی ہین حقیقت مین
بے عیب کو عیب لگانے کا بے انتہا صدمہ ہوتا ہے اُن کی عقل سالم
تھی دوسرے مین دولھن بی صاحب کے افیون کھا کر جان دینے پر
بہت کچھ رد و قدح کر چکی تھی تھوڑے سے خون ہی خشک ہونے پر
خیریت گذری جمعہ کو ہماری خوشدامن صاحب صبح سویرے آئین
ابھی لوگ نہین اُٹھے ہین اپنے پرائے سب جمع ہین ماتم پرسے کے
بعد ایکدفعہ آنکھین بند کی کرنے کو مین اُٹھی اور ساجدہ بیگم کو بھی
اشارہ کیا وہ کسی سے باتون مین لگی تھین مجھے آنکھون سے بلا کر اپنے
پاس بٹھا لیا جب کہہ سُن چکین تو کہا کہ بھابھی آپ تاپیے مین بہین جاؤنگی

امان نے مجھے کہین کا نہ رکھا کیا خاک جاؤن ان کی بے جا باتون کا خیال
اُن کی زیادتیون کا ملال کسی وقت دل سے نہین نکلتا ایسا نہ ہو کہ جا بیجا
کوئی لفظ بھری محفل مین میرے منھ سے نکل جائے اور اپنے بیگانے نام
دھرین کیا کم ذلت اُٹھا چکی ہون کہ آگے اور حوصلہ کرون مجھے وہان
لے جا کر ذلیل نہ کروائیے اُن کے آنے کی خبر سُن کر دل مین پنکھے
لگ گئے آگ بھڑک اُٹھی سامنے جا کر نہین معلوم زبان قابو مین رہے
نہ رہے کیا ہو کیا نہ ہو بھری ہوئی تو ہون کچھ کہہ بیٹھون اُبل پڑون تو اس
سے فائدہ ہی کیا مین اپنا مُنھ جھلسے ایک کونے مین پڑی رہون گی
تین چار پہر کا راستہ ہے سمجھانا بجھانا نا مناسب تھا مین انھین اُن کی
خوشی پر چھوڑ کے وہان سے امان جان کے پاس گئی سلام کیا انھون
نے گلے سے لگایا بلائین لین دعا دی مجھے تعجب ہوا کہ آج خلاف عادت
یہ مہربانی کیسی پھر خیال گذرا کہ چار غیرون کے دکھانے کو عقل نے کہا
کہ نھانے والے لوگون سے زیادہ اور کون غیر و اجنبی ہوگا ذہن
نے سمجھایا کہ ذرا غور تو کرو فکر جو کرتی ہون تو وہ امان جان ہی نہین
ہائین یہ کیا ہو گیا نہ وہ جھومنا ہے نہ ٹھسا نہ غرور نہ سکوت نہ ابرو پربل
نہ ماتھے پر شکن نہ وہ غصہ نہ بانکپن پھر ان پر یشان ہو ہو کر دیکھتی تھی
کچھ سمجھ مین نہ آتا تھا جب ادھر اُدھر سے آکر اُن کو دیکھا ہک بک
ہو کر رہ گئی کھانے کے وقت تک آٹھ دس مرتبہ اُن پر نظر پڑی
ایک نہ ایک سے بات کرتے دیکھا اور بات تھی قاعدہ کے ساتھ

جس طرح بڑے بوڑھے چھوٹون سے ایک محبت اور ڈر
ہوتے ہین جب دسترخوان بچھا اور سب کے ہاتھ دھلائے لیے تو اکھلا
بڑے دالان مین آئے ابھی کسی نے کھانے کو ہاتھ نہین لگایا ہے
ایک ایک کا منتظر بیٹھا ہے مین کھڑی ہوئی دسترخوان کی سب چیزون کا
شمار کر رہی ہون کہ کہین کچھ کم و زیادہ تو نہین ہے کہ ہماری امان جان
اُٹھین اور مجھے بلا کر سہارا دے کر کانپتے پانون سے کھڑی ہوئین
پھر کہا کہ بیویون مین اپنی بہو کی جا سے زیادہ گنہگار ہون آپ سب
صاحبون کے سامنے حلف کی رو سے قسم کھا کے کہتی ہون کہ اس بچی
پر جو مین نے جبر وظلم کیا بدعت و عداوت کی وہ قیامت
کے دن مجھے طرح طرح کے عقوبت و عذاب مین مبتلا کریگی جب تک
یہ میرا قصور نہ بخشے مین بخشنے جانے کے قابل ہی نہین اب میری آنکھین
کھلین غفلت کا پردہ اُٹھا اُس خالق عادل نے اپنے اختیار و قدرت
کا نمونہ مجھے دکھایا بیبیون مین نے اس بے گناہ پر خدا واسطے جھوٹ
کا پل باندھ کر عیب تھوپا تھا چار ہی دن اُسے نہ گذرے تھے کہ میری
لڑکی پر وہی آفت آئی اور کس طرح کہ اُسے اور اُس کے نندوئی کو
ایک پلنگ پر کرامت بیگم میری چھوٹی بہن نے دیکھا اب اس سے
بڑھکر کیا ہوگا دونون کی یکجائی کی وہ صورت پھر ساس کی شہادت
لیکن مین اپنے خدا کے صدقے جاؤن جس نے میرے ڈرانے اور
راہ پر لانے کو یہ کرشمۂ قدرت دکھایا اور پھر دونون کو بیقصور و بیگناہ

اگر مین اپنی بہو طاہرہ بیگم کو عیب نہ لگاتی تو میری لڑکی پر بھی یہ افت نہ آتی سچ ہے اُس کی لاٹھی مین آواز نہین بیبیون اپنے خدا کو مان کر مجھے قبر مین پانوٗن لٹکائے جان کر میرے بڑھاپے پر ترس کھاکر تم سب ملکر طاہرہ بیگم سے میری خطا معاف کرا دو مین توبہ کرتی ہون مرتے مرتے اپنے قول سے اب نہ پھرون گی اور اس کے پانوٗن دھو دھو کر پیون گی یہ کہہ کر امان جان کانپنے لگین اور ایک طرف جھکین جیسے کوئی گرنے کو ہوتا ہے مین نے چاہا کہ سنبھال کر بٹھا دون وہ بیٹھتے بیٹھتے میرے قدمون پر گرین اور مہمانون کو سعی سفارش کے لیے آواز دی کہ بیبیون اپنے بچون کا صدقہ جب تک یہ دل سے نہ معاف کرے تم گواہی نہ دینا مین نہ پانوٗن چھوڑون گی نہ قدمون پر سے سر اُٹھاؤن گی سب کے سب بلبلا کر دوڑے مین عجیب مصیبت مین تھی ہزار ہزار جتن کیے اُنھون نے کانپتے ہاتھون سے اس طرح مضبوط مجھے پکڑا تھا کہ ہل نہ سکی پانون چھوڑنا کیسا برابر کہے جاتی ہون وہ نہین مانتین جب سب نے گواہی دی اُس وقت سر اُٹھا کے بلائین لے کر کہا کہ یہ بھی تیرا ہی ظرف تھا میری طاہرہ خدا تجھے ہمیشہ اسی طرح عیش و راحت سے رکھے مین اُن کے قدمون پر گرنے کو جھکی وہ نگاہ سے پہچان گئین اور جلدی سے روک کر دیر تک مجھے گلے سے لگائے رہین میرا منھ اُن کے سینہ پر تھا کانون مین اُنکے دل دھڑکنے کی برابر آواز آرہی تھی اور کلیجہ ہل رہا تھا یہ سب صورتین

اُن کے انتہا سے زیادہ مضطرب اور خوف زدہ ہونے پر گواہی دے رہی تھیں جب مجھے سینے سے جدا کیا تو قسم دے کر کہا کہ بس بیٹا اب مجھے گنہگار کرنے کی تدبیر نہ کرنا میں ہرگز اس قابل نہیں کہ تم بخس پیرون پر اپنا پاک سر جھکاؤ۔ جب سب کھانا کھا چکے تو بیگم صاحب نے اپنی لڑکی کی عصمت دعفت کی گواہی پر روداد بیان کی کہ دو بیبیوں میرے ہاں ایک ماما ہیں فہیمن نام جنھیں اب سب چھوچھو کہتے ہیں ساجدہ بیگم کو اُنھوں نے پالا ہے ساجدہ دودھ پیتی ہے اور یہ اُسے لیکر باہر دروازے پر بیٹھی کھلایا کرتی ہیں مہینوں یہ صورت رہی نہ کسی سے بولتی ہیں نہ بات کرتی ہیں نہ کوئی راہ گیر اُنکو چھیڑتا چھاڑتا ہے مکان سرراہ تھا ایکدن یہ لڑکی کو لیے بیٹھی ہیں اور اب اُسکا سن کوئی چار پانچ برس کا ہے کہ ایک کا نامرد اغارت ہوا جو دنیا کی ہر چیز کو ایک نگاہ سے دیکھتا تھا آکر کھڑا ہوگیا کھڑے کھڑے چلا گیا دوسرے دن پھر آیا چھیڑ کر بات کی لڑکی کو بیچ میں ڈالا چیز بست دینے لگا پھر ساجدہ کو گود میں لینا شروع کیا شدہ شدہ فہیمن سے بات چیت ہونے لگی آخر کو راہ و رسم پیدا ہوئی کوئی برس دن تک اس ناشاد شہدے نے یون ہی اوقات اپنی ضایع کی اب ساجدہ پردے کی بیٹھیں اور چھوچھو کا نکلنا بیٹھنا بھی موقوف ہوا مگر اس بندہ خدا نے آنا نہ چھوڑا جب دیکھو دروازے پر ڈٹا ہے جب سنا چوکھٹ پر حاضر۔ ڈیوڑھی پر موجود بے تنخواہ طلب کا آدمی کسی سودے سلف کے لیے اگر فہیمن نکلیں تو ایک آدھ بات ہوگئی ورنہ کچھ اس سے بھی مطلب نہیں فقط حاضری دے رہا ہے

ہماری چھوچھو کے میان مرچکے تھے رانڈتھین پر بھی کچھ ایسا نہین گیا گذرا تھا کوئی تیسوین مین تھین جب کئی مہینے اسے پہرہ دیتے کٹے ایک دن چھوچھو کے دل مین آیا کہ مین اس سے پوچھون کہ بندۂ خدا تو جو دن بھر یہان دھنّا دیے بیٹھا رہتا ہے آخر اس سے مطلب کیا پھر کچھ سوچین اور نہ پوچھا دو چار روز بعد دل کڑا کر کے ایک دن پوچھ بیٹھین اُس نے کہا کچھ نہین اُنھون نے منع کیا کہ پھر یہان نہ آیا کرو نہین معلوم وہ اپنے دل مین کیا سمجھا کہ بے اختیار ہو کر کہنا لگا کہ تم بُرا نہ مانو تو ایک بات کہون انھون نے کہا کہ مین کیون بُرا ماننے لگی کہنے لگا کہ مین تمھاری آنکھون پر عاشق ہون یہ سننا تھا کہ دنیا اُن کی نگاہون مین اندھیر ہوگئی گھر مین آئین اور مجھسے کہا مین بگڑنے لگی بُرا بھلا کہہ کر اُن سے کہا کہ آدمی سے کہہ کر اس کو رضی کرا دو دو چار لکڑیون اور دھکون مین سیدھا ہو جائے گا دلاور علی اچھی طرح سے خبر لے گا رات کو مولوی صاحب سے مین نے ذکر کیا اُنھون نے ہنسی ہنسی کہین یہ کہدیا کہ اب تمھاری آنکھین سوا پھوڑ ڈالنے کے اور کسی کام کی نہین رہین یہ دیوانی بیوی سمجھین کہ (مولوی جھوٹ تو بولتے نہین) سچ کہتے ہین افوہ ذرا اُن کے دل گُردے کو دیکھو کسی مرد کی کیا جان تھی کہ اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھین پھوڑ ڈالے وہ یہ سنتے ہی اُٹھی ہوئی سیدھی تکیے پر چلی گئین اور بیری مین سے دو شاخی ایک ٹہنی چاقو سے کاٹ لائین پھر اس مین نوکین نکال کر ایک ہاتھ سے اوپر کو پپوٹے اُٹھائے اور دوسرے ہاتھ سے بے تردد بھونک لیا

دونون ڈھیلے نکل پڑے پر ضبط کیا اور صبر کہان کا ایک چیخ زمین ایک آسمان تھی مین دوڑی جاکر دیکھا ٹم ٹم بیٹھی تھین چارہ کیا تھا صبح تک لیے بیٹھے رہے جو جو سمجھ مین آیا کیا اثر نہ ہوا پھر حیدر گنج مین نئی نئی اسپتال کھلی تھی وہان بھجوا دیا پندرہ بیس روز رہین خدا خدا کرکے اچھی ہوئین دُکھ درد گیا ساجارہ مین پوری پوری خصلتین بوا فہیمن کی ہین جس کی دوا ایسی غیرت دار پاک صاف ہو اُس کی کھلائی کہان تک نیکبخت اور پارسا نہ ہوگی اگر مین بدنصیب اپنی بے گناہ ہوسے بُرائی نہ کرتی تو کاہے کو میری بچی پر عیب لگتا اُس دن تک مین چھوچھو کی آنکھین جانے کو مرض و عارضہ سمجھتی تھی آج معلوم ہوا کہ اُنھون نے اپنی آنکھین یون کھوئین گو ایک قسم کی بیوقوفی چھوچھو نے ضرور کی صرف اسوجہ سے کہ وہ لاعلم تھین مگر جب اُن کی جرأت پر نظر جاتی تھی تو بے اختیار دل سے تعریف نکلتی تھی سارے مہمانون مین دیر تک اسی بات کا چرچا رہا اور چھوچھو کو دعائین دیا کیے ہم کو تو ہفتے انوار کے شروع ہونے کا خیال نہ تھا مگر اور لوگون کے وسواس کرنے سے یہ انتظام کیا تھا کہ فاتحہ سویرے سے ہوجائے ادھر ایک بجے لوگ نماز پڑھ پڑھ کر بیٹھے اُدھر مین نے فاتحہ دلوا دی تین نہین بجنے پائے تھے کہ مہمان سوار ہونے لگے جب سے میری شادی ہوئی تھی اپنی امان کو مین بیوی امان اور ساس کو بیگم امان کہتی تھی علی الخصوص اس مقام پر جہان یہ دونون صاحب جمع ہوجاتے تھے تین بجے کے

بعد بیگم امان سوار ہوئین چالیسوین تک عورتون مین سے سوا انجنا اور اور مردون مین بجز چھوٹے مولوی صاحب کے اور کوئی نہین آیا گیا جب تاریخ چہلم مقرر کرکے دوبارا اطلاع دی گئی تو بیگم امان نے کہلوا بھیجا کہ گو مین تیجے مین شریک ہو چکی ہون چالیسوین مین آنے کی ضرورت نہ تھی لیکن ایک ضرورت سے فرض کرکے آؤن گی چالیسوین مین بیگم امان جب آئین تو اپنی بہن کو لیتی آئین یہان تک کہ رات کو کھانے اور نماز سے فرصت ہوئی سب ایک جا بیٹھے اس وقت امان جان نے کہا کہ میری بہن نے ایک خواب دیکھا ہے جو سننے کے قابل ہے ہان کرامت بیگم بیان کرو اُنھون نے کہا کہ ایک بہت بڑے عالیشان مکان مین مین نے دیکھا کہ کچھ عورتین بیٹھی ہوئی کچھ باتین کر رہی ہین دور سے دیکھکر ایک نے مجھے اشارہ سے بلایا دوسری نے کہا کہ بوا تم کچھ جانتی بوجھتی بھی ہو یہان ان کا کیا کام ہے کیون بلاتی ہو مین یہ سنتے ہی قریب پہونچی اور چاہا کہ بیٹھ جاؤن ایک نے کہا کہ بیوی ہمارے اوپر مصیبت آئے گی جواب مانگا جائے گا ہمارے مالک کا حکم نہین آپ یہان نہ ٹھہریے ہان تھوڑی دور پر آپ بائین ہاتھ جاکر ایک دروازے مین چلی جایئے اُدھر آپ کے ڈھب کے لوگ ملین گے گو اُدھر بھی آپ کی ایک لڑکی ہے لیکن ہم بٹھا نہین سکتے مین شرمندہ ہوکر دروازے کی راہ اُدھر گئی اب جو دیکھتی ہون تو کچھ میرا ہی سا

مکان ہے اور بہت سے آدمی بھرے ہوئے ہین مجھے کسی نے کوٹھے
کا رستہ بتا دیا برآمدے پر جا کر ہین کمرے مین چلی گئی دروازکھلا جو دیکھتی
جو ہون خوب مینھ برس رہا ہے سامنے دریا بھرا نظر آئی دیتا ہے پانی
اس کا ایک طرف بہہ رہا ہے پھر کیا دیکھتی ہون کہ میرا لڑکا ڈوبتا اچھلتا
چلا جاتا ہے دل بھر آیا اور چیخ کر روئی یا اللہ بچاتا یا اللہ بچاتا
کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور قصد کیا کہ اپنے تئین بھی پانی مین
گرا دون پھر جو نظر پڑی تو دیکھا کہ وہ ایک درخت مین الجھ کر رہ گیا
دل کو چین آیا اس کے باپ سے کہنے کو چلی کہ جلدی اپنے لڑکے
کی خبر لو دروازہ بند کر کے مڑتی جو ہون دیکھا کہ جس کمرے مین کوئی نہ تھا
وہان سب کے سب سردی کے مارے گھس آئے اور ایک پلنگ
پر میری بہو اور داماد پڑے سو رہے ہین مجھے اس خواب مین
بہت ہی غصہ آیا چیخی پیٹی سارا گھر اکٹھا ہو گیا ایک ایک سے
وہ حال کہا تو تو مین مین مین صبح ہو گئی لڑکے کا پتا نہین پھر کیا دیکھتی
ہون کہ وہ کیچڑ مین لت پت سامنے کھڑا ہے مین اور میری لڑکی اسکے
جھاڑ کا کانٹا ہو کر لپٹ گئی اس کی بیوی کا گلا شکوہ کر رہے اور نام
دھر رہے ہین اس کے ڈوبنے کا ملال ہے نہ ترنے کا خیال بیٹے
کی مامتا مین بہو کا دکھڑا رو رہی ہون وہ گردن جھکائے چپ
کھڑا ہے کہ ایک دفعہ دروازے پر غل ہوا در و دیوار کانپے زمین تھرائی
یا یون لرزے زلزلہ سا آیا ایک ہنگامہ مچ گیا لمبے لمبے قد کے پانچ چار

آدمی بھیانک چہرون اور ہیبت ناک شکلون کے میرے گھر مین گھس آئے اور کون ہے کدھر ہے یہ ہے وہ ہے کہتے ہوئے چو طرفہ چارون کے چارون چلر کرنے لگے پانچوین نے اشارے سے مجھے اور میری لڑکی کو بتا دیا اُن چارون نے ہم دونون کو باندھ لیا اور لے چلے ہزار ہزار پوچھتے ہین کہ تم کون ہو بھائی ہم نے کیا خطا کی وہ کچھ جواب نہین دیتے گھسیٹتے ہوئے لے گئے اور ایک ٹوٹے سے ڈھابے مین لے جا کر بند کر دیا اپنی اپنی جگہ پر وہان اور بھی بہت سی عورتین بھی بھرا ہند سیلن بار بو سڑا ہند سارے مین پھیلی ہوئی اونچی نیچی زمین نہ اوڑھنا نہ بچھونا چھت کھڑے ہونے پر سر کھلتی ہے کمان سی دھنیان سر پر چلی آتی ہین دیوارین چار طرف سے منہ مین خاک جھونک رہی ہین سرڑیان اپنی زبان مین کڑی سناتی ہین نہ روشندان نہ کھڑکی نہ ٹاٹ نہ چٹائی اونچی زمین تکیے۔ نیچے بچھونا۔ چلنے مین ساری دنیا کا نشیب و فراز طے کرنا پڑتا تھا سانس لو تو دماغ سڑتا تھا دم کھینچو تو کلیجہ منھ کو آتا تھا بیٹھنے سے دل بیٹھا جاتا تھا اندھیرے سے قبر کی تاریکی مات ہیہات خدا کی ذات پھرو تو سر پھرے چکر آئے بیٹھو تو چھت سر پر آئے خوف کا مکان ڈر کا مقام آفت کا گھر قیامت کی جگہ ہے ہے کچھ نہ پوچھو خیال کرنے سے بدن کے روئین کھڑے ہوتے ہین مین ایک کونے مین زانو پر سر رکھ کے بیٹھ رہی لڑکی ایسی چھوٹی کہ پھر یاد تک نہ آئی اپنے حال پر بیٹھی رو رہی ہون کہ ہاے واے کی آواز آئی ٹٹولتی ہوئی اس

صدا اُٹھ گئی مگر ڈرتی بھی جاتی تھی جیسے ہی اُس آہ کرنے والے کے
قریب پہونچی اُس نے ڈر کر وہ چیخ ماری کہ مین خود اُچھل پڑی کون
کون کی دونون طرف سے آوازین آئین جب ایک پر دوسرے
کی دشمنی نہ ثابت ہوئی تو درد دل بیان ہونے لگے قریب تھے اور آواز
سے معلوم ہوا کہ بڑی باجی ہین پوچھا ہے ہے باجی تم کب سے ہو کہا
کہ بہن کیا پوچھتی ہو بہت دن سے ہون مین نے کہا کہ آخر یہ کون سی
جگہ ہے کہا کہ قید خانہ ہے جو کسی پر عیب تھوپتا یا تہمت لگاتا ہے
وہ یہان قید کیا جاتا ہے مین نے کہا کہ تم نے کس پر عیب لگایا اُنھون
نے کہا تمھارے بیٹے اور اپنی بہو پر مین نے کہا ہے ہے یہی حال تو
میرا بھی ہے اب ہم دونون بہنین وہان زندگی کے دن پورے
کرنے لگے آٹھوین روز ایک صاحب تشریف لائے اور مجھسے میرے
جرم کی کیفیت بیان کرکے کہا کہ تو اس لیے قید کی گئی ہے کہ اگر زندگی
مین ہو وا ماد سے قصور بخشوا لیا تو بہتر ہے عقبے مین کام آئے گا نہین تو
اس خرابے مین خرابی سے ایک دن جان جائے گی اور وہان
نہین معلوم کیا کیا سزا پائے گی مین رونے لگی اور اُن سے کہا کہ بہت
اچھا آپ مجھے چھوڑ دیجیے تو مین آپ کا کہا کرون وہ بندۂ خدا غائب
ہو گئے اب جو مین دیکھتی ہون تو باجی نہین مین اِدھر ڈھونڈھ اُدھر
ڈھونڈھ پھرتے پھرتے بڑی دور نکل گئی وہان کچھ روشنی دکھائی دی
ایک روشندان پایا اس مین سے دیکھتی جو ہون تو وہی باغ ہے اور

وہی سب عورتین ایک نے مجھے دیکھکر کہا کہ دیکھو وہ ہماری بی بی کی گنہگار جھانک رہی ہین اُس نے کہا کہ بہن ہوگا بھی اُدھر نہ دیکھو ایسا نہ ہو کہ بی بی سُن پائین کہا سُن پائین گی تو کیا ہوگا وہ ذرا آئین دیکھو مین ابھی تو سامنا کرائے دیتی ہون وہ بگڑکر بولین کہ دیکھو بہن نیکی ایسا نہو کہ اس وقت بیوی کا مزاج راہ پر نہ ہو تمھارا کہا اکارت جائے وہی کہاوت نہ ہو کہ نیکی برباد گناہ لازم اُس نے کہا بہن عقل اگر میرا کہا نہ کرین گی تو بڑے ابا (صبرا) سے نہ کہہ دون گی کہ وہ چھوٹے چچا خلق کو سمجھا دین گے یہ کہہ کر وہ آنکھون سے اوجھل ہوگئی پھر کیا دیکھتی ہون کہ ساجدہ میری بہو ان سب کے بیچ مین اس طرح کھڑی ہوئی کھڑی ہے جیسے پروانون مین شمع عقل نے اشارہ کیا نیکی نے میری سعی کی ایک لمبا سا مرد واسوکھا ساکھا چپ چاپ ساجدہ کے پہلو سے لگا ہوا کھڑا تھا نیکی نے اُس سے کہا کہ بڑے ابا ذرا چچا جان سے کہہ دیجیے کہ وہ بڑھکر سمجھا دین ایک بیچاری کا کام ہوجائے اُنھون نے اشارہ کیا فوراً ساجدہ آگے بڑھین مین خطا بخشوانے کو تو آن صاحب سے حسن ہی چلی تھی اور اس کی بیکنا ہی کا بھی کامل یقین تھا ہاتھ جوڑکر دادخواہ ہوئی اُس نے شرم سے سر جھکاکر کہا آپ پریشان نہون مین نے معاف کی میرے خدا نے معاف کی یہ سنتے ہی مجھے اس قدر خوشی ہوئی کہ بھول گئی اور ساری ایذا بھول گئی وہ خرابہ بنیت شداد سے اچھا ہوگیا مڑی ہون کہ وہی صاحب پھر آئے اور کہا کہ چلو

تمھاری قید کی بیڑی کٹ گئی ہین نے اُن سے نام پوچھا کہا مجھے
احسان کہتے ہین باہر آتے ہی اتنے دنون کی تکلیف جسم و دماغ سے
ایک ہی ہوا کے جھونکے مین نکل گئی اور مین اس باغ مین پہونچی سب نے
ملکر مجھے میرے مکان مین پہونچا دیا وہان جیسے ہی جاتی ہون کہ داماد کا
سامنا ہوا ہاتھ جوڑکر ادھر بھی خطا معاف کرانے کو بڑھی وہ بیچارہ خود
ہی محجوب ہو کر افسردہ تھا اُلٹا آپ ہی عذر خواہ ہوا اور میرے ہاتھ
کھول کر کہا کہ حضرت آپ کا قصور بخشا اب آپ مجھے گنہگار نہ فرمایئے
مین خوشی ہو کر اُس کو دعائین دیتی اُٹھی تھی کہ سامنے سے بہو کو دیکھا
کہ وہ مسکراتی ہوئی نادر کا ہاتھ ہاتھ مین لیے یہ کہتی چلی آتی ہین کہ
واہ امان جان آپ اپنی رہائی کی خوشی مین اُن کو وہین چھوڑکر چلی آئین
مین سچ کہون مجھے اُس وقت تک لڑکا لڑکی کچھ نہین یاد تھے اُسکی
صورت دیکھکر خیال آیا کہ اے ہے سچ تو ہے میری بھول پر کیا مصیبت
ٹوٹی تھی کہ چلتے وقت احسان سے اُس کے چھوڑ دینے کو نہ کہا خیر
خدا کا شکر کہ میری بچی پر بھی میری نیک بہو نے ترس کھایا خوشی
مین آکر اس کے گلے لگنے کو جو جلدی جلدی چلی پائنچون مین پیر
اُلجھا گری اور آنکھ کھل گئی اس خواب کو دیکھکر مجھے اپنے لڑکے
کا لڑائی والے روز کیچڑ مین بھرے کپڑے پہنے صبح کو آنا یاد آیا اُس
سے بلا کر پوچھا اُس نے وہی خواب کی سرگذشت بیان کی دوسرے
روز سوار ہو کر باجی کے یہان گئی یہ اُس کے ایک روز پیشتر یہان

آ چکی تھین مجھسے کہہ کر داماد کو بلوایا اور اُسسے بہزار منت وسماجت راضی کیا مین نے اپنا خواب اُن سے کہا اُنھون نے قسم کھا کر کہا کہ مین نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے مین قید تھی کہ تم آئین پھر میان احسان نے مدد کی طاہرہ کے صدقے سے نجات پائی یہ تو اپنے یہان سے فارغ البال اور آزاد ہو کر گئی تھین مجھے یہ صلاح دی کہ چالیسوین مین چلکر میری طرح سے تم بھی ساجدہ سے قصور معاف کراؤ اور اپنا خواب سناؤ مین نے داماد سے تو خطا بخشوا ہی لی تھی آج بہو کی باری ہے آپ سب صاحب اگر میری مدد کرین تو جہنم مین جلنے سے بچ جاؤن نہین معلوم ساجدہ بیگم کہان ہین ؟ دو چار بول اُٹھین کہ یہ ہین یہ ہین وہ بیچاری یہ کہہ کر بڑھین کہ میری بیبیو! خدا کے واسطے انھین جانے نہ دینا مین آئی جاکر قدمون پر گرین وہ رونے لگین دونون ہاتھون سے سر اُٹھا کر کہا کہ امان جان بس ہوچکا خطا اور قصور کیسا اور اگر ہے بھی تو جان و دل سے مین نے بخشا خداوند عالم آپ کی عقبےٰ بخیر کرے اور دنیا مین کسی طرح کا رنج نہ دے یہ سارا سچا خواب ایسا نہ تھا کہ دُہری تہری شہادت پر بھی کوئی اس پر شک وشبہ کر سکے چار طرف سے اللہ اکبر سبحان اللہ کی صدائین اور تیری قدرت کے صدقے تیری شان کے نثار کی آوازین دیر تک آیا کین ایک دوسرے سے کہہ کر اُسکی خاوندی اور کنبہ نوازی پر جھومتا تھا کسی نے سجدہ کیا کسی نے درود پڑھا کوئی خوشی مین آکر ساجدہ کے گلے سے لپٹ گیا کوئی اس کے ہاتھ چومتا تھا کوئی محبت کی نظر سے

دیکھنا تھا مجھے بھی آج کے خواب سننے سے ساجدہ کے پاک صاف
ہونے پر فقط خوشی ہی نہین ہوئی بلکہ دل سے ایک بڑا خیال دفع ہوا جو
بیگم امان کے قلب ماہیت ہوجانے سے میرے دل مین نانا باوا کے
تیجے والے دن سے کر ید نی کر رہا تھا خدا کا شکر کہ اتنی سی بھی میرے
تردد کی بات میرے بندہ پرور مالک کے خلاف گذری اور کچھ دن نہ کٹے
تھے کہ اپنے تفضل و عنایت سے مجھے ہر طرح کے غم و الم اور تکلیف و ایذا
سے بچادیا خدانخواستہ اگر مین بے صبر ہو جاؤن تو نہ روز جزا اصلا ملنے کی
امیدوار ہو سکتی تھی اور نہ یہ عجیب و غریب سیر دیکھنے مین آتی جو سوا خدا
کے دوسرا دکھا ہی نہین سکتا تھا درحقیقت اُس کی رحمت سے مایوس
نہ ہونا چاہیئے روز کی یہ مصیبت انگیز نا میرے امکان سے باہر تھا اور
اس پر صبر کرنا محال لیکن اُس نے فضل کیا اور اپنے صدقے سے
یہ نیا تماشا دکھایا دنیا مین کوئی کہہ سکتا ہے کہ بوڑھا آدمی جس کی عقل زائل
ہو چکی عادت بگڑ چکی دل مین گتھی پڑ چکی شیطان پٹی پڑھا چکا اپنے خیالون
پر یقین آچکا ہو وہ یون سنبھل جائے ایسا بدل جائے یہ سارا نتیجہ میرے صبر
دکھانے اور بد دل نہ ہونے کا تھا سچ ہے نیک کام کا نیک انجام محنت
کے بعد راحت اور رنج کے بعد خوشی ضرور ہوتی ہے خداوندا تو سب
کو مصیبت مین بد دل اور بے صبر ہونے کی آفت سے بچانا اور عقل و
تحمل سے کام لینے کی ہدایت فرمانا مین دل ہی دل مین یہ دعا کر کے
بیگم امان کے پاس گئی بیوی امان بھی بیٹھی ہوئی تھین ساجدہ بھی تھین سب

کے سب باتین کیا کیے مگر خواب کا خیال دل سے نہ جاتا تھا جب باتون
مین رات زیادہ آئی مین نماز کے خیال سے سونے کو یہ کہہ کر چلی کہ صبح
کو آنکھ نہ کھلے گی پھر تو سب اِدھر اُدھر ہو گئے اور اپنی اپنی جگہ جا کر سو رہے
صبح کو بعد نماز وغیرہ جب سب پھر ایک جگہ ہوئے تو امجاری بیگم اور بختاور
دلھن نے خالہ جان سے پوچھ کر وہ خواب یاد کر لیا فاتحہ کے بعد جب
سوار ہونے لگے تو بیوی امان نے سمدھن سے کہا کہ تاجدار دولھا کو بھیج
دیجیے گا کئی روز سے نہین آئے ہین ان سب کے جانے کے بعد
مین نے دوسرے روز اباجان سے سسرال جانے کی درخواست
کی اُسی دن داماد بھی آئے اُنھون نے بھی کہا الغرض کچھ اوپر ایک
مہینہ رہ کر مین سسرال مین آئی اب تو زندگی جس خوبی اور لطف سے
کٹتی ہے اُس کا شکر ادا کرنا میرے امکان سے باہر ہے سب کو نئے
نئے خطاب ملے اپنے اپنے درجے کے موافق مرتبے بڑھے بڑے
مولوی صاحب جناب قبلہ و کعبہ اور ہمارے میر صاحب چھوٹے مولوی
صاحب مشہور ہوئے باتو بین چرخ نقات ڈانگر نفی یا نازنین اور کامنی
سے نامزد کی گئی اجھو یہ قتل نقل اور رھسکو سے نثار ارنی زحمت سے رحمت
پھر بوا رحمت ہوئین چھو چھو سوداس اور پیٹ پڑے سے چھو چھو بی کہی
جانے لگین اور بختاور بانصیب بدیمن سے ایک دن پھر بختاور قدم
کی گئین پھر یہی نہین پھیر بدل ہوا بلکہ سب کے ساتھ محبت کو بھی
ترقی ہوئی اور ایک ایک کا پاس خیال بھی نہایت مناسب طور سے

ہونے لگا اس اس خوبی اور بزرگی سے اُنھون نے ہم سب کی رکھیا کی ہے کہ اُس کا شکر زبان سے نہین ادا ہو سکتا ہے بیگم امان کی وہ محبت اور عنایت جب یاد آتی ہے اس وقت بھی دل بیتاب ہو جاتا ہے کئی برس تک جو اُنھون نے دفعہ دفعہ اتفاقات سے میرے ساتھ بڑے سلوک کئے اس کے بدلے اور معاوضے مین تھوڑی ہی مدت کے اندر جو اُنھون نے نیکیان محبتین اخلاص پیار خاطر مدارات بیحد و بے انتہا کی تو ان سب کا ایک پہاڑ بن گیا جو کسی وقت اور کسی طرح میری نگاہون سے اوجھل نہین ہوتا تھا اور وہ متفرق برائیان ایک ایک کر کے اگر کبھی سامنے بھی آجاتی تھین تو آنکھون مین بالکل نہین سماتی تھین کیونکہ پہاڑ کے آگے ایک پرکاہ کی حقیقت اور زیادہ کے آگے کم چیز کی ہستی کیا ہے لیکن افسوس کہ زمانہ ناپائدار نے اُن کی جدائی کی ٹھہرا کر دغا دی زندگی مستعار نے وفا نہ کی اس عیش و عشرت مین مجھے تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ اُنھون نے ایک ہفتہ علیل رہ کر عارضہ تپ محرقہ مین انتقال فرمایا شاید کوئی چھ مہینے وہ بعد نانا جان کے زندہ رہی ہون مجھے اپنی ساس کے مرنے کا بہت غم ہوا تعلق و محبت یا اُن کی بزرگی و سرپرستی کی وجہ سے نہین بلکہ دو سبب سے ایک تو پہلا سبب کہ اُن کے جبر ظلم شدت زیادتی پر میرا صبر کرنا اور اسی صبر کرنے سے خدا برتر کی سرکار مین میرا مرتبہ جو بڑھ رہا تھا اس کا موقوف ہو جانا نہ کوئی صبر

کرنے والا رہا نہ مرتبہ پڑھوانے والا خدا انہین بخشے انھین کے صدقے سے یقیناً پروردگار عالم نے مجھے صابرون مین لکھ لیا ہوگا اور بہت بڑا اصلا دیا ہوگا مجھے اس کا حال نہین معلوم اندازہ نہین کرسکتی لیکن میرے حوصلے اور گمان وخیال سے کہین زیادہ ہوگا یہی ایک بات کیا کم ہے کہ خداے برحق ہروقت میرے ساتھ تھا جس کے سبب سے شیطان اور میرے نفس نے مجھپر کبھی قابو نہ پایا ان اللہ مع الصابرین دوسرا سبب غم اُن کے دل اور عادت بدل جانے کے بعد محبت والفت کرنے کی حالت مین دفعتہً اُن کا ہمیشہ کے لیے جدا ہوجانا تھا ان دونون غمون کو جس نے میرے دل سے نکالا وہ یا تو خداے قہار کا خوف تھا یا یہ خیال کہ الحمدللہ وہ دنیا سے پاک وصاف اُٹھین نہ میری مشغول الذمہ رہین نہ داماد کی گنہگار جیسا اُن کا انجام بخیر ہوا ہے خدا جملہ جہان کی عورتون کا انجام بخیر کرے بھائی بندون کا گناہ بخشیون کی خطا روز محشر بے انتہا ذلت و لوائے گی خدا ہمین ایسی توفیق اور عقل رسا عطا کرے کہ ہم ان باتون پر اپنے دنیا سے جانے کے پہلے ہی نظر کرکے اپنا کہاسنا بخشوا لیا کرین اور کسی کا بوجھ کسی طرح کا جھگڑا اپنی گردن پر نہ لے جائین تاکہ وہان خالق عادل کے سامنے چار بہیچشمون مین اُن کے گنہگار رہین کہ خفت وندامت نہ اُٹھائین بمحمد وآلہ ہماری خوش دامن صاحبہ کی وفات سے جزو کل گھر کا انتظام ہمارے اختیار مین آیا غمی کی سب تقریبین کین یہ

سال کچھ ایسا کڑا تھا کہ اس مین اکثر چاہنے والے جُدا ہوئے جس مین بعض کی جدائی عارضی تھی اور بعض کی دائمی اسی سال کے آخر ہماری دونا نیون نے اُسی تپ مین انتقال کیا اسی سال مولوی صاحب نے ہجرت کرکے مدینہ منورہ کا سفر کیا اسی سال بیوی امان بیمار ہوئین اور اُنکے بھائی نقل مکان اور تبدیل آب وہوا کے لیے اپنے گانون پر لے گئے کئی مہینے رہین دوسرے سال وہ بیچارے اپنا مقدمہ ہرجانے سے زیربار ہوکر بہن کو پھر گھر پہونچا گئے جب اُن پر مہاجن نے اپنے قرضے کا دعوے کیا تو وہ ندامت کے مارے نہ گئے وہان عدم پیروی مین مقدمہ ہرگیا مہاجن نے وارنٹ وقرقی ساتھ نکلوائی یہ بیچارے چھپ کر وہان سے لکھنؤ چلے آئے اُس نے مکان گاڑی خانہ پانچ چار دوکانین اسباب نقد جنس قرق کراکے ڈگری کرایا خرچہ اور باقی کے روپے کے لیے وہ ڈگری منتقل کراکے لکھنؤ مین آیا وارنٹ بھی ساتھ تھا یہ ناواقف ایک دن راہ چلتے چلتے مٹ بھیڑ ہو گئی وہ اُن کی تلاش مین تو پھرتا ہی تھا پکڑے گئے بہ زبردستی اس کو لیکر گھر یہ آئے ابا جان گانون پر سدھارے تھے ماموں جان سب کو باہر ٹھہرا کر اندر گئے بہن سے ذکر کیا گانون پر کا روپیہ آیا رکھا ہوا تھا اور کئی برس کا تھا لیکن اُنھون نے ایک تو ابا جان کے نہ ہونے سے دوسرے میری امانت کے خیال سے صاف انکار کردیا اور کہا کہ بھائی روپیہ تو موجود نہیین ہان اسباب حاضر ہے مکان ہے گہنے

اس مین سے جسے وہ قبول کرے تم معاملہ کرلو وہ گئے اور اُس سے بیان کیا مہاجن ایک لالچی تھا اور لکھنؤ مین ایک مکان کی برسون سے تمنا بھی رکھتا تھا گہنے پاتے کا تو صاف انکار کیا مکان پر اس شرط سے راضی ہوا کہ کچہری کا خرچہ اور اپنے آنے جانے کا خرچ تین روپیہ سیکڑا کا سود پہلے قرضے کا باقی روپیہ نقصان ہرجا سود درسود اگران سب کا ایک کاغذ پندرہ روز کی میعاد کا لکھدو تو خیر اُن کو تو غرض ہی تھی جو جو اُس نے کہا قبول کرتے چلے گئے اصل کا تو ہزار ہی روپیہ تھا اُس نے ایک ایک کے دس دس جوڑ کر کم کو زیادہ کرکے پورے پانچ ہزار کا پکّا کاغذ کرلیا اُنھون نے لکھدیا کہ اگر یہ روپیہ پندرہ دن کے اندر نہ پہونچے تو مکان پر قبضہ کرلینے کا اختیار ہے یہ بھی نہ دیکھا کہ مکان پانچ ہزار کا ہے یا زیادہ کا وہ کاغذ لے گیا یہ گھر مین آئے بہن سے بیان کیا وہ سناٹے مین آئین اور ارادہ کیا کہ کسی طرح سے گانوُن پر اس بات کی خبر پہونچے پاسی آٹھوین روز خیر خبر کو آتا جاتا تھا وہ بھی جب ابا جان کو وہان زیادہ دن رہنے کی ضرورت ہوتی تھی اُس فصل مین اناج کٹ رہا تھا سب اپنی اپنی محنت مزدوری مین لگے تھے پندرہ دن مین دس دن گذر گئے اور کوئی نہ آیا اُسوقت امان جان نے بیتاب ہوکر بھائی سے کہا کہ یا تم خود چلے جاؤ یا کسی کو گانوُن پر بھیج کر اپنے بھائی کو بلواؤ دن کم رہ گئے ایسا نہ ہو کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے اور کف افسوس ملنا پڑے اب تو جو ہونا تھا ہوچکا

ایسا نہ ہو کہ مکان قبضے سے نکل جائے سستی اور کاہلی اچھی نہین
مین نے تم سے مکان کو جو کہا تھا تو اُس سے کیا یہ مطلب تھا کہ تم جاکر اُسکو
اقرار نامہ لکھ دو کہ پندرہ دن مین ہم تجھے قبضہ دے دینگے گھر سے
نکل جائین گے جو تو چاہنا سو کرنا تم نے یہ بھی نہ دیکھا کہ پچاس ہزار کی
عمارت ہم ہزار روپیہ پر لکھے دیتے ہین اور پھر کس طرح کہ بالکل بے سمجھے
بوجھے کاٹنگے تم کہنے سے پہلے مجھی سے پوچھ لیتے وہ چُپ بیٹھے
سُنا کیے پھر کہا کہ مین جاؤن گا تو آپ اکیلی ہو جائین گی اور کسی کو
بھیجنا چاہیئے غرض اس دن تو کوئی نہ ٹھہرا دوسرے دن ایک روپیہ
روز پر ایک آدمی کو مقرر کرکے روانہ کیا آٹھ پہر کا راستہ تھا وہ
یہان سے چلا اور تیسرے دن گانون پہونچا شام کو جب اباجان آئے
تو اُن کو رقعہ دیا اُنھون نے فوراً جواب لکھکر پاسی کو اُسی وقت
دوڑایا وہ راتا رات چل کر صبح دم آپہونچا اور رقعہ دیا اس مین لکھا
تھا کہ جو روپیہ تمھارے پاس طاہرہ بیگم کے رکھے ہین اُس مین سے
ہزار روپیہ دے کر مکان کی جان بچاؤ امان جان نے یہ سنکر فوراً
ہزار روپیہ ماموں جان کو گن دیے وہ روپیہ لے کر باہر جاکر بیٹھ رہے
دینا تھے پانچ ہزار ملے ہزار مہاجن پاس جاکر کیا کہین بہن سے
ہزار روپیہ کو کہہ چکے تھے نہ یہان آنے کا موقع تھا نہ مہاجن کے
پاس جانے کا اُس اُلجھن مین وہ کچھ ایسے مضطرب اور پریشان
ہوئے کہ وہ ہزار روپیہ بھی لے کر شہر سے اُسی دن نکل گئے اور

ایسے مفقود الخبر ہوئے کہ پھر کسی نے لکھنؤ مین اُنھین نہ دیکھا وہان
ابا جان پاسی کو بھیج کر بھی اطمینان سے نہ بیٹھ سکے رات بھر نیند نہ آئی
صبح سویرے سب کام اُسی طرح سے چھوڑ کر سوار ہو آئے پورا ایند(ھولا)
دن تھا کہ شام کو بہ گھر پہونچے دیکھا تو بیوی نہایت افسردہ اور مغموم
بیٹھی ہوئی ہین پوچھا خیر تو ہے کہا کہ خیر کیا تمھارے لکھنے کے بموجب
مین نے ہزار روپیہ اُنھین دئے وہ کل سے غائب ہین کہین پتہ نہین
آج صبح کو رحیم بخش کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ نے ہزار روپیہ دیے
کاغذ پانچ ہزار کا ہوا ہے یہ سُن کر میرے ہوش وحواس جاتے رہے
اور اُس وقت سے طرح طرح کے وہمون مین گرفتار ہون اُن کے
نہ آنے سے اور بھی اُلجھن ہو رہی ہے ابا جان باہر گئے رحیم بخش
سے پوچھا اُس نے کہا کہ مجھے اُس کا مقام نہین معلوم دوگنوان
سُنتا ہون وہین آکر اُترا ہے ابا جان نے پینس نکلوائی دوگنوین گئے
بارہ بجے تک ڈھونڈھا کہین پتا نہین آخر عاجز ہو کر پلٹ آئے
امان جان نے کہا کہ کسی قانونی سے پوچھو ابا جان نے فرمایا کہ
نہ مجھسے کسی کچہری کے ملازم سے ملاقات ہے نہ وکیل سے راہ ورسم
کہان جاؤن اور کیا کرون دوسرے رات کے بارہ بج گئے اِسوقت
کس کے پاس جاؤن اور کوئی کیون اپنے گھر سے نکلنے لگا وہ بھی
سمجھکر چپ ہو رہین صبح سویرے نماز سے فرصت کر کے ابا جان میرے
پاس آئے اور سب حال بیان کیا مین نے کہا کہ اگر پانچ ہزار روپیہ

دے کر اپنی بات اور بزرگون کی چیز قبضے سے باہر نہ جائے تو بہت اچھا ہے اُنھون نے فرمایا کہ ہزار روپیہ تو وہ لے جا چکے اور وہ بھی تمھارے اب کہان سے آئے ہین نے کہا کہ جو کچھ آپ کے پاس جمع ہے وہ لیجیے باقی کی فکر کیجیے کچھ میرے پاس ہے سب ملا کر اُس کی جمع نکل آئی گی وہ یہ سُنکر سوار ہو کر گھر ہونچے آدمی سے سنا کہ مہاجن آیا تھا اور کہہ گیا ہے کہ مین کل دو دفعہ آچکا آج پھر اطلاع دے چلا اب کچہری جاتا ہون ابا جان نے رحیم بخش سے پوچھا کہ کل کس وقت آیا تھا کہا کہ جی مجھے نہین معلوم فرمایا کہ تم کہین کام کو گئے ہو گے کہا کہ جی مین دروازے کے باہر تک تو نکلا نہین کہا کہ پھر وہ کس وقت آیا جو تمھین معلوم نہ ہوا تم نے نہ کہا بندۂ خدا مین یہان سے ہلا تک نہین اور تو صریحًا منھ پر جھوٹ کہہ رہا ہے کہا کہ جی یہ تو مین بھول گیا عمر بھر مین اُس روز ابا جان کو اس قدر غصہ آیا جو اُس سے فرمایا کہ تم کچھ سٹھیا گئے ہو عجیب گُرنیے کی حرکت کی ہے پھر گھر مین جا کر روپیہ نکلوایا سوا او پر چار ہزار روپیہ تھا چار سو اماں جان سے لیے ڈیڑھ سو اپنے پاس تھے پانسو مجھسے طلب کیے سب ملا کر کچہری جانے کا سامان جلدی جلدی کر ہی رہے ہین کہ شیخ مختار احمد صاحب آئے ابا جان کو پریشان دیکھکر حال پوچھا سب سُن کر کہا کہ گاڑی منگوائیے مین آپ کے ساتھ چلون میرے ایک دوست وکیل ہین اُن سے وہین علاج مشورہ کر لیا جائے گا

ابا جان اُن کو ساتھ لے کر کچہری گئے رحیم بخش کو ساتھ لیا اور کہا کہ جب مہاجن کو دیکھنا ہمین دور سے دکھا دینا رحیم بخش چارون طرف مہاجن کو ڈھونڈھتے پھرتے ہین اور کہین پتا نہین ملتا ابا جان شیخ صاحب کے کے ساتھ وکیل صاحب کے پاس گئے اور سب حال دُہرایا اُنھون نے کہا کہ بے اطلاع نامہ آئے یا کاغذ دیکھے ہم کچھ راے نہین قائم کرسکتے شیخ صاحب نے کچھ اور کہنے کا ارادہ کیا کہا بس صاحب ایک دفعہ تو آپ کو سمجھا دیا ہم آپ کی طرح بیکار نہین ہین کہ خواہ مخواہ کی ٹھک ٹھک مین اپنا وقت ضایع کرین دونون صاحب مایوس ہو کر اُٹھ آئے رحیم بخش کو ڈھونڈھ کر پوچھا کہ ارے بھئی کہین اُسے دیکھا کہا جی ابھی تو نہین ملا ایک ایک کو گھور رہا ہون کہین دکھائی نہین دیتا یہ مجبوری کی حالت مین وہین کھڑے ہو رہے دیکھا کہ ایک گول مول چارون چولین برابر کا آدمی سر پر پھٹا دوپٹہ لپیٹے میلی دھوتی باندھے موٹے گاڑھے کا مرزائی پہنے رحیم بخش سے کچھ پوچھ رہا ہے اور وہ اقرار انکار پر اُلٹا سیدھا سر ہلا رہے ہین شیخ صاحب دہان گئے کچھ سُنکر قرینے سے دریافت کیا کہ ہو نہ ہو یہی مہاجن ہے میان رحیم بخش نے تو اُس کو پھر اڑایا تھا شیخ صاحب اُسے الگ لے گئے اور پوچھا کہ تم اُس آدمی سے کیا پوچھتے تھے اُس نے کیفیت بیان کی شیخ صاحب نے کہا کہ بھئی تمھین ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے تو دیوانے ہو گئے کب سے مارے مارے پھر رہے ہین تمھارا کہین پتا

نہین رات کو سارے دوگنوین کی خاک چھانی چلو اپنا روپیہ او وہ
ایک دفعہ لوٹ گیا مچل گیا کہ واہ کیسا روپیہ ؟ روپیہ تو مین ہر گز نہ لونگا
وادا (زمادہ) ٹل گیا وکت (وقت) نکل گیا اب مکان میرا ہوچکا
ہین عدالت سے مدد لے کر اُس پر کبجہ (قبضہ) کرنے جاتا ہون
یہ سنتے ہی شیخ صاحب گھبرائے ابّا جان کو اشارے سے بُلاکر
اُس کی تقریر سُنوائی اُن کے ہاتھون کے توتے اُڑ گئے بیچارے
سیدھے آدمی نہ قانون جانین نہ قاعدے نہ کبھی کچہری گئے نہ دربار
گھبرا کر پھر اُنھین وکیل پاس گئے اور کہا کہ جناب وہ مہاجن آیا ہے
روپیہ نہین لیتا اب کچھ تدبیر کرنا چاہیے آپ مہربانی فرما کر ذرا اُس
سے دو دو باتین کریجیے کاغذ ملاحظہ کیجیے وعدے مین فقط ایک
رات گذری ہے وہ بھی لاعلمی سے روپیہ کس نے لیا دینا پڑا ہم کو
آدھی رات گئے تک اس کا مکان ڈھونڈھا کسی طرح نہ ملا اسمین
ہماری کیا خطا ہے وکیل صاحب خبر بھی نہ ہوئے کہ کہتے کیا ہو جب
اُنھون نے نذرانے کے پانچ روپیہ ہاتھ مین تھمائے اُسوقت
سر اُٹھا کر کہا کہ آپ نے کیا کہا ذرا پھر تو کہیے اُنھون نے دُہرایا
پھر سُنکر فرمایا کہ تمسک کتنے کا ہے کہا کہ پانچ ہزار کا فرمایا اڑھائی سو
روپیہ محنتانہ قانونی ہو اور عنایت کیجیے تو کچھ کارروائی کی جائے۔
پچاس لے لیجیے نہین۔ سَو لیجیے۔ ڈیڑھ سے لیجیے۔ نہین۔ دو سو روپیہ
دینے کہے اُس وقت کہا کہ خیر آپ کی خاطر ہے مگر نذرانہ کا پچاس روپیہ

اور دینا ہوگا اگر بے لڑائی جھگڑے آپ کا مکان بچ گیا تو۔ جھک
مار کر وہ بھی دینے کو کہے اُس وقت ایک آدمی سے کہا کہ آپ کے
ساتھ جاؤ ابا جان سے کہا کہ دوسرے اُس مہاجن کو اُنھیں بتا دیجیے گا
اور ہمارے روپئے یہان رکھتے جاییے شیخ صاحب نے کہا کہ مین
لائے دیتا ہون آپ خاطر جمع رکھئے ابھی لیجیے کہا کہ تو معاف
کیجیے فرصت نہین یہ کہہ کر منھ پھرا لیا آخر چپکے سے گن کر دو سو چہرہ دار
نذر کیے اِس وقت وہ شخص پھر اُٹھا اور کہا کہ چلیے راہ مین اپنی مٹھائی
کا بھی دعویٰ کر دیا اور ثبوت دعوے مین بہتیری دلیلین بھی پیش کر کے
آخر کو پانچ قیلوائے ابا جان نے دور سے اُسے دکھا دیا اور بموجب حکم
اُن درمیانی کے خود بیچ سے نکل گئے بلکہ سامنے سے ٹل گئے
وہ بندہ خدا وہان گیا باتون باتون مین اس سے خوب میل کر کے نام
دریافت کیا پھر کریدکرید کر سارا حال پوچھا پھر کچھ کان مین پھونک کر
مگھ کبوتر کی طرح لگائے چلا یہ دونون صاحب بھی الگ الگ ساتھ
تھے وکیل صاحب نے دیکھتے ہی لالہ صاحب کی خوب آؤ بھگت
کی دعوے کے دائر کرنے کے نسبت پوچھا اس نے سب بیان
کر کے کاغذ سامنے رکھا کہا اس کے دیکھنے کی تو مہلت نہین زبانی
کہو کان مین اُس دلال نے کہا کہ کچھ نذر دو تو کاغذ دیکھین اُس نے
دھوتی مین سے بہزار خرابی اٹھنی نکال کر دکھلائی دلال نے نیلی پیلی
آنکھین دکھا کر کہا کہ واہ اتنا تو ہم بھی کبھی نہ لینتے ارمان کیسے سیٹھ ہو

تمھین شرم نہین آتی کہ اتنا بڑا مقدمہ اور اوّل درجے کا وکیل آٹھ آنے پیسے بہت کہنے سننے سے دو چونیان دو دفعہ مین کرکے اُس نے اور پڑھا ئین کاغذ اور وہ اُن کے ہاتھ مین دیا لے کر پڑھا کچھ مُنھ بنایا کچھ صورت بگاڑی کچھ ہنسے کچھ افسوس کیا پھر کاغذ اُس کو دے کر کہا کہ تم نے اپنے ہاتھ سے اپنے پانوٗن پر کلھاڑی ماری مکان کسی کا یہ کاغذ لکھا کسی نے کیا عدالت مین ایسا بھی اندھیر ہے کہ ایک کا مال دوسرے کو اُٹھا دیا جائے اور تمھارے بدلے میری گردن پر چھری پھیر دی جائے ابھی صاحب مکان بھی آئے تھے اور وہ عذر داری کو کہتے ہین مجھسے تو ٹھنتا نہین چکا کسی دوسرے وکیل کی تاک مین گئے ہین سب سے بڑھکر جھگڑا تو سارٹیفکٹ کا ہے کیونکہ چھ مہینے کے اندر وہ ملتا نہین جب سارٹیفکٹ مل لے تو جن صاحب پر تمھارا روپیہ ہے اُن کی رشتے کی پھوپھی زاد بہن کا اپنے متوفی باپ کی جایداد مین حق ثابت ہو ابھی پہلی ہی بسم اللہ غلط ہے نیو نہین تو عمارت کاہے پر اُٹھاؤ گے جڑ نہین تو شاخین کس مین نکالو گے اس کاغذ کو بتی بنا کر رکھ چھوڑو اور رہولی دیوالی نکال کر دیکھ لیا کرنا دل خوش ہوجائیگا تم اتنے دن سے بین دین کرتے ہو یہ کاغذ کرایا ہے جس پر صاحب جایداد کے مہر و دستخط ایک طرف نشانی تک نہین جاؤ اور شہار لگا کر چاٹو یہ کہہ کر گھن گرج ایک قہقہہ لگایا وہ ایسا گھبرایا کہ دانت نکالکر قدمون پر گر پڑا گڑگڑا کر ہاتھ جوڑے پہلے تو خوب ٹیڑھے ترچھے

ہوئے خوب گھگھیے گرچہ ڈرانی آوازیں نکالیں جب دلال نے ہاتھ جوڑ کے
اور اپنی طرف سے چھپا چھپ پچاس کے سوا اور سو کے دو سو کر دیے
اُس وقت لٹکے ہونٹ اوپر چڑھا کر کہا کہ پھر لاؤ جلدی دلواؤ مہاجن
نے بھی بوکھلا کر پرمیشر کی قسم سے دو سو کا پکا وعدہ کر لیا تب خدا خدا
کر کے وکیل صاحب راضی ہوئے وہ بھی اس شرط پر کہ تم نے روپیہ
ہمارے حق کا کم دیا ہے ہم اُدھر سے بھی لیں گے تم نہ کھُنسانا نہ کُنمنانا
وہ راضی ہوا دلال صاحب دوڑے گئے اور سبق پڑھا کر ابا جان کو
لے گئے پہلے تو یہ بھی دونوں صاحب تنتے کھنچتے رہے آخر کو معاملہ
ہو گیا دو سو روپیہ مہاجن سے لیے اڑھائی سو ابا جان سے انیٹھے کاغذ
اور رسید شیخ صاحب کے حوالہ کی روپیہ اُس کو سونپا دلال نے الگ
گھاتا پایا ایک بجے ابا جان گھر پر آئے سب کیفیت بیان کی
اماں جان اپنے بھائی کو چاہتی تھیں مگر اس حرکت سے بے انتہا
ناخوش ہوئیں بیماری سے اُٹھکر یہ غم ایسا اُٹھایا کہ پھر بیمار پڑ گئیں اور
قریب مرگ ہونے کی حالت میں اپنے اوپر نذر مان کر حج واجب
کر لیا بارے خدا خدا کر کے چھ سات مہینے کے بعد اچھی ہوئیں غسل
صحت کیا طاقت آنا تھی کہ تیاری سفر شروع کر دی شعبان کے
عید والے دن نانا جان کی پنشن سے معرفت بابو دین دیال صاحب
کے ثلث گرٹ کے دو سو روپیہ اماں جان پر مقرر ہوئے وہی بذریعہ
حیات نامہ اپنی بسر اوقات کے لیے وہاں بھیجنے کو کہہ گئے باقی

سارا بھرا پُرا گھر مع عابدہ بیگم اور اپنی پنشن کے مجھے عنایت فرما کے
شبرات کی سترھوین کو دونون صاحب سدھارے عابدہ بیگم کوئی
آٹھ سات برس کی تھی نہ اُس کو اس قدر ملال ہوا کہ تڑپتی بلبلاتی روتی
پیٹتی نہ امان جان کو مطلق رنج ہوا ابا جان کو چونکہ اُن کے ارادے
کا حال معلوم تھا اس وجہ سے بہت کچھ سمجھایا کہ طاہرہ بیگم کی جدائی
ہمارے واسطے کیا کم ہے کہ تم عابدہ کو بھی چھوڑے جاتی ہو اُنھون نے
ہرگز نہ مانا اور کہا کہ میرے پاس سے یہان اچھی طرح رہے گی امان جان
بارادہ ہجرت گئی تھین حتماً قصداً آنے کا نہ تھا مجھے اُن کے ارادے
سے بالکل خبر نہ تھی لیکن انتظام اہتمام طریقے قاعدے البتہ مجھے
آگاہ کر رہے تھے کہ شاید اب ان کا ارادہ پھرنے کا نہین ہے اُنکے
جانے کے بعد بوا چھوچھو نجنا ور اچھو یہ نے انتقال کیا خیراتن اور
محمدی خانم رحیم بخش اُن کے ساتھ گئے لونڈیان نانا جان کے مرنے
کے ساتھ ہی تین تفرقہ ہوگئین جس کا جدھر سینگ سمایا چلی گئین
بیری والی حویلی کوٹھی دارالامکان محل سرا بقیہ دیوان خانہ بالکل
خالی ہوگئے رحمت راحت وزیر النسا محبت ان چار آدمیون
کو خدمت عابدہ بیگم اور صابرہ بیگم پر اور باہر خدا بخش اور غلام علی
کو ایک دوروز کے واسطے چھوڑ کر مین سسرال گئی اور میر صاحب
سے کہہ سنکر صلاح مشورہ کر کے وہان سے اُٹھ آئی مکان انھین
رمال صاحب کے حوالے کیا اُس مین ایک کرایہ دار کو اُنھون

نے اُتار دیا اس درمیان مین مین نے اپنا ذکر بے محل سمجھکر چھوڑ دیا تھا
ان تین چار برس کے عرصہ مین خداوند عالم کی سرکار سے دو لڑکیان
تلے اوپر اور دو جوڑوان پیدا ہوئین یہ وہ سب ملا کر پانچ تھین
عالیہ۔ آمنہ۔ راضیہ۔ صادقہ۔ ان چارون لڑکیون کے نام تھے عابدہ
اور صابرہ ملاکر چھ بچے میرے گھر کی رونق اور میرے پہلو کی زینت
تھے خدا کا دیا سر آنکھون پر اُس کی دین اُس کی مصلحت جو عنایت
کرے مجھے تو نہ رنج تھا نہ ملال بلکہ اُن ہر ایک کے پیدا ہونے پر
اُس کا شکر بجا لائی مجال نہ تھی جو یہ کہتی کہ لڑکا عنایت کر ہنسی خوشی اُن کی
خدمت اور پرورش مین مصروف ہوئی لیکن میر صاحب کو ان لڑکیون
کے دنیا پر آنے سے باطن مین نہایت رنج ہوا مین اُن بچون کو اور
وہ اپنے اُس ملال کو پالنے لگے گو مجھپر ظاہر نہین کیا لیکن قرینے سے
مجھپر یہ ضرور ظاہر ہوگیا کہ انھین کوئی نہ کوئی رنج ہے گو اُس کی وجہ
نہ ظاہر ہوئی شادی کے بعد سے مین نے کوئی دقیقہ اطاعت و
فرمان برداری گرہستی اور گھرداری کا اپنے نزدیک اُٹھا نہین رکھا
کیونکہ اُستانی فاطمہ بیگم صاحبہ کی نصیحتین مجھے خوب یاد بلکہ دل پر نقش
تھین لیکن مین نے اپنے میان کو اپنی جانب بہت کم ملتفت و مخاطب
پایا چونکہ ابتدا ہی سے اُن کی طبیعت کا یہ انداز تھا اس وجہ سے
مجھے تمیز نہ ہوئی نہ لڑکیون کو اس عدم التفاتی کا سبب خیال کر سکی
دل ہی دل مین بخیال آزمایش جب اور لوگون کی نسبت اُن کی

طبیعت کے لگاؤ کو جانچا تو کچھ اپنا ہی سا رنگ نظر آیا یہ صورت
اور میرے اطمینان کا باعث ہوگئی ثابت ہوا کہ مجھ اکیلی ہی سے
اُنکا یہ حال نہین بلکہ اپنے عزیزون اور مان باپ بھائی بہن سے
بھی کچھ یہی نقشہ ہے تب مین سمجھ گئی کہ اُن کا مزاج ہی کچھ ایسا ہے
نہ کھوج کرنا چاہیے نہ خیال پھر مین نے اس کی کریدنی کرنا بالکل
چھوڑ دی اور چھوٹون بھی خیال نہ کیا عالیہ اور راضیہ کے بعد جب
پھر چھٹی لڑکی ہوئی اور عابدہ سمیت ساتوین تو میر صاحب کی توجہ
اور کم ہوگئی ایک تو اُن کی توجہ سرے ہی سے نہ تھی اور جو تھی وہ
ایسی تھی کہ دکھائی نہ دیتی تھی اس مین سے جو رتی ریزے برابر اور
کم ہوگئی وہ بھی بالکل نہ دکھائی دی اور مین اُس کو ہمیشہ
اُن کی عادت پر محول کرتی رہی۔ ادھر لڑکیان چلی آتی
تھین اور اُدھر وہ توجہ چلی جاتی تھی اس لڑکی کا نام زکیہ رکھا گیا
اس کا دنیا مین آنا تو بالکل اُن کی توجہ کا جانا تھا خیر گزری کہ یہ
لڑکی کوئی پندرہ سولہ مہینے کی تھی کہ میر صاحب کے والد کا خط
طلب مدینہ منورہ سے آیا جس مین اُن کی بیماری کا حال لکھا تھا
میرے لے کرنے سے آمادہ تو ہوئے مگر گھر سے جو کبھی نہ نکلے
تھے اور یہ اتنا لمبا چوڑا سفر خشکی وتری کا تھا اس سے مُنھ چھپاتے اور
جی چُراتے تھے پورا مہینہ سمجھاتے سمجھاتے گذرا آخر کو راضی ہوئے
لیکن ساتھی اُس کے یہ بھی کہا کہ دو تین مہینے بعد جاؤن گا تاکہ حج

وزیارت سے مشرف ہوں جب تک جائیں جائیں کہ بیمار پڑ گئے وہاں
خدا کی قدرت سے مولوی صاحب اچھے ہو گئے جب ان پر خدا نے
فضل کیا تو ایک خط اور آیا لیکن اُن کے بلانے بُلانے کو کچھ نہیں لکھا تھا
یہ خط ابا جان کا تھا اس خط کو پڑھکر میر صاحب کچھ سر بگریبان ہوئے اور
گو طاقت نہیں آئی تھی مگر تہیہ کر کے ماہ مبارک کے آخر آخر روانہ ہو گئے
جتنے دن وہ سفر میں رہے مجھے تھوڑا سا وقت ملا جو لڑکیاں قابل تعلیم
ہو چکی تھیں اُن کی بسم اللہ کر کے عابدہ بیگم کے سپرد کر دیا عابدہ بیگم
ماشاء اللہ میری ہر ایک بات کی پوری تصویر تھی صابرہ کی صورت
مجھ میں ایسی نہیں ملتی تھی جیسی عابدہ ہمشکل تھی میں نے اس بات
کا انتظام کر لیا کہ کسی لڑکے نے میرے یہاں زبان نہیں کھولی مگر
یہ کہ پہلے اللہ کہا ہو دنیا جہان کے لڑکے ماں باپ کے نام سے
اپنے کلام کی ابتدا کرتے ہیں میرے بچوں میں سے کسی نے نہ میرا نام
لیا نہ اپنے باپ کا یہی ایک امر اُن کے حافظے اور ذہن وغیرہ
میں برکت کا بہت بڑا سبب ہو گیا بڑے مشکل مشکل سبق جن سے
نہ زبان آشنا تھی نہ وہ شناسا تھے مگر بہت جلد پڑھ لیتے تھے اور کسی
طرح دقت نہ پڑتی تھی کہاں عربی اور کہاں بچوں کی زبان فرق زمین وآسمان
لیکن میں اس نام پاک کے صدقے جس کی برکت سے کوئی
اڑچن نہ رہی میں نے کچھ کھیل نکالے تھے جو زبان کھلنے کے ساتھ ہی
اُن کے آگے رکھ دئے جاتے تھے جس میں کسی کھلونے کا نام ابجد تھا

کسی کا ہوز اور اسی طرح پر کوئی الف تھا کوئی بے کسی کا نام ایک تھا کسی کا دو اور وہ کھلونے لکڑی کے ایک دفعہ بنوا لیے تھے شکلین بھی حروف و اعداد کی سی تھین جیسی جھنجنے کے عوض مین الف بے سے کھیلتے تھے اور ایک دو سے آخر تک اُن کے کھلونے تھے نہ میرے بچے گودیون مین بہت رہے نہ جُوجُو پوجُو کوے ہوّے بھل بندر سے ڈرائے گئے پھول پان سے بچے جن کی اُلٹ پلٹ الگ تھلگ سے چاہیئے گودیون مین ہر وقت ٹنگے رہنے سے بالکل مُرجھا اور کُمھلا جاتے ہین دودھ پلانے کے زمانے سے بعد تک اور اُس کے پہلے گھٹّی دینے کے وقتون مین اس بات کا ضرور لحاظ چاہیئے کہ حد سے زیادہ نہ ہو جائے بچون کا سارا پیلا جسم ہی کیا ہوتا ہے نہ کہ پیٹ پھر اس مین بھی معدہ وہ بھی دنیا مین سے کسی چیز کا عادی نہین ایسی اندھیری کوٹھری مین ذرا سمجھ بوجھ کر ہاتھ ڈالنا چاہیے رفتہ رفتہ بڑھانے کا مضائقہ نہین اور گھٹّی تو ایک قسم کی دوا ہے پھر دوا کی جو مقدار بڑے بوڑھون کے لیے ہے وہ بھی ظاہر ہے بچے تو بچے ہی ہین پیٹ بھرنے کے واسطے دودھ بھی ایک اندازے سے دیا جائے یہ کچھ ضرور نہین کہ دن بھر مین دس دفعہ بچہ روئے تو دس ہی دفعہ دودھ دین رونے کی بھلی چلائی دینا پڑا اگر نہ روتا کیا اختیاری بات ہے ایک ذرا مین وہی دودھ (جو اکسیر و امرت کا حکم رکھتا ہے اور ہزار نعمتون سے افضل سارے میوون سے بڑھکر ہے) نتھنون کی راہ سے نکل جاتا ہے

اُبکائیان ہین اور متلی ہے نہ بیچارہ قے کرنا جانے نہ آئے لیکن دودھ اُگل رہا ہے حالانکہ وہ فعل طبیعت کا ہے کہ اُس نے زیادتی وغیرہ کی وجہ سے نہین قبول کیا مگر تکلیف تو بچے پر ہے اس کی وجہ سے مان کو بھی ایک قسم کی ایذا ضروری رکھی ہوئی ہے پھر سرے ہی سے کیون نہ ڈھنگ سے چلین دائی جنانے والی جس کو صاحبان علم وفہم نے قابلہ کا خطاب عنایت کیا ہے ایسی ناقابل اور بے علم ہوتی ہے کہ جس کی حد نہین مین نے اپنی صابرہ کے پیدا ہونے سے پہلے دائیون کو بلانا اور امتحان لینا شروع کر دیا تھا آٹھ دس روز کے عرصے مین ایک سندر نامے دائی البتہ کسی قدر میری مرضی کے موافق نکلی کیونکہ اپنے فن مین بالکل بے بہرہ اور نادان نہ تھی ہان ذرا مزاج کی چھلی تھی اس سے لوگ اُس کو کم بلاتے تھے چکٹ لگائے پھٹے حالون سے جب وہ میرے سامنے آئی تو مین پہلے فقیرنی سمجھی جب معلوم ہوا اور امتحان کے بعد وہ میرے کام کی بھی نکلی تو اسی وقت مین نے اس کو ایک جوڑا دو روپیہ دے کر کہا کہ اب تم زندگی بھر کو ہماری ہو چکین اُس نے دعائین دین مین نے دو چار باتین ضروری اس سے اور پوچھین جن مین کچھ حاملہ کے کھانے پینے اور کچھ چلنے پھرنے سونے بیٹھنے کے متعلق تھین اور کچھ اُسی کی ذات سے تعلق رکھتی تھین ایک آدھ بات کا تو اُس نے معقول جواب دیا اور جو نہ جانتی تھی اُس کا انکار کیا مین نے ہمیشہ کے لیے اُسے پاک صاف رہنے اور ہاتھ

ناخن کٹوانے نرم و ملائم رکھنے کے نسبت تاکید سے کہا مجھسے نہ بیچاری نے بدمزاجی کی نہ بگڑی خوشی خوشی جو کہا قبول کیا بلا نے کا قول و قرار لے کر رخصت ہو گئی اور پھر وہی ہمارے ہان وقت پر آئی بیسیون مین جب مجھ ایسے صاحب غرض کو ایک عورت ہاتھ لگی تو بے غرض لائق ڈاکٹر یا حکیم جب امتحان لین گے تو مین جانتی ہون ایک بھی پوری نہ اترے گی درحقیقت جب تک قابلہ نہ ہو اس نازک کام کے قابل ہی نہین مگر وہ تو حلال خوریون کی طرح سے گھر اور محلے بٹے ہوتے ہین جو قدیم سے آتی ہے وہی آئے گی چاہے کچھ جانے اور چاہے نہ جانے حمل کے زمانے سے پیدایش کے وقت تک اور پھر دودھ پینے کے ہنگام سے چلنے پھرنے کے زمانے تک بڑی بڑی نگہداشت دیکھ بھال روک تھام کرنا پڑتی ہے دانت نکلنے کے بعد سے پھر ذرا آسانی ہو جاتی ہے زبان کھلتے ہی تعلیم و تربیت کا وقت ہے جو ہوشیار مان عقل سے کام لیکر اسی وقت سے اُستاد بن بیٹھتی ہے اور سکھانے بتانے کا لگا لگا دیتی ہے جس سے مکتب یا مدرسے جانے کے وقت تک وہ طرح طرح کی خوبیون اور نیکیون سے اپنے بچے کو آراستہ کر مین نے اس باب خاص مین بھی ضروری باتین لکھ رکھی تھین جن کو حسب وعدہ دیباچہ یہان نقل کرنے کا ارادہ کیا تھا لیکن مین جو دیکھتی ہون تو یہ حصہ بہت بڑھ جائے گا اور جو اس سے خاص

متعلق ہے وہ ناتمام رہے گا اس لیے مین اس ذکر بے محل کو یہان موقوف کرکے اپنے مطلب کو شروع کرتی ہون اگر میری بہنون نے اُس حصّے کے لیے بھی خواہش ظاہر فرمائی تو ترتیب دے کر پھر حاضر کردون گی تھوڑا بہت تو اب بھی نکال سکتی ہین جو مین نے جا بجا دونون حصون مین لکھا ہے ہان نقص اتنا ہے کہ ایک سلسلے سے نہین ہے اس خیال سے اُن صاحبون کی قدر خواہش پر یا خود ہی زمانے کے ہاتھون سے فرصت لے کر مین انشاءاللہ مسلسل بھی لکھنے کا وعدہ کرتی ہون خداے پاک اس کے بھی مرتب ہونے کا وقت لاکر مجھے اپنی ہم قوم اور ہم وطن بہنون کے حق خدمت سے ادا کرے الغرض مین عابدہ اور صابرہ کی تعلیم مین اور وہ دونون اپنی چھوٹی بہنون اور بھانجیون کی تعلیم مین مصروف تھین کہ میر صاحب کا ایک خط آیا جس سے حال انتقال جناب مولوی صاحب معلوم ہوا برسم تعزیت تقریب ماتم مین سب عزیز وغیر جمع ہوئے باوصف اطلاع انجری بیگم کے ہان سے کسی کا نہ آنا خبر سُنکر ٹال جانا میرے تردد کا سبب ہوا آدمی بھیجا حال اچھی طرح سے نہ کھلا تب مین نے بوا رحمت کو بھیجا وہ دن بھر رہ کر جب آئین تو معلوم ہوا کہ وہ مکان پر نہ تھین خبر کرنے والا کسی آدمی سے کہہ آیا تھا اُس نے تذکرہ بھی نہ کیا رحمت کی زبانی سُنکر اُن کو سخت قلق ہوا آدمیون پر خفا ہوئین کہ تم اسی وقت ہم سے

خبر دینے کیون نہ آئے رحمت سے عذر کیا اور کہا کہ میری طرف سے بقسم کہنا کہ مجھے اصلا نہین معلوم ہوا ورنہ مین سر آنکھون سے آتی مجھے مولوی صاحب کے انتقال کرنے سے نہایت صدمہ ہوا خدا اُن کو بخشے اور آپ کو صبر عطا فرمائے جب رحمت دن بھر مہمان رہکر آنے لگین تو کہا کہ میری طرف سے بندگی اور معذرت کے بعد کہہ دینا کہ جمعہ یا جمعرات کو مین ضرور آؤن گی اور رنجنا ورد و لھن سے بھی کہلائے بھیجتی ہون کیا عجب کہ وہ بھی آئین اگر یہ سانحہ نہ بھی ہوا ہوتا تو بھی ہم دونون مین سے کوئی نہ کوئی ضرور آتا کیونکہ آپ سے ایک ضروری بات عرض کرنا ہے اور بے آپ کے وہ گتھی سلجھے گی نہین ہم تو پندرہ روز رہے اور رنجنا ور دُولھن مہینہ بھر سے ہین روز یہی ذکر ہوتا تھا مگر نہ فیصلہ ہونا تھا نہ ہوا رحمت نے پوچھا کہ آخر وہ بات تو معلوم ہو کیا ہمارے سننے کی نہین امجد ی بیگم نے کہا کہ کیون ہے کیون نہین مگر بوا شیطان کی آنت ہے ذراسی بات نہین کہ تم کھڑی رہو اور مین جھٹ سے کہہ دون اب ایک ہی دفعہ سُن لینا رحمت سوار ہوآئین اور سب حال بیان کیا کوئی دو چار روز گذرے تھے کہ دونون نندین اپنی اپنی رونی صورت بنائے ہوئے ڈولی سے اُترین سلام بندگی کے ملنے کے بعد کہا کہ اُستانی جی صاحب دیکھیے اب آپ کی بات کا دس گیارہ برس بعد ظہور ہوا سطوت آرا بیگم بھی کوئی دم مین آتی ہی ہون گی مین نے کہا خیر تو ہے کیا جاتی دنیا دیکھی میرا گھر اور اُن کا قدم کیونکر

مانون میری باتون سے گھن کھاتی ہین صورت سے نفرت کرتی ہین وہ اور
میرے یہان آئین آخر ایسی اُن کے دشمنون پر کیا گاڑھ پڑی بختاور دولھن
بننے لگین اور کہا کہ جی ہان کچھ تو ایسی کٹھن ہے جو اُن کا بل نکلا یہ ذکر تھا
کہ اُن کی سواری آئی ڈولی ہی سے ہنستی کھل کھلاتی اُترین اور رنبا گیون
کا تار باندھ دیا پھر قریب آکر دہنا قدم مانگا پھر تعریفین شروع کین
ہین نے گلے سے لگا کر بٹھایا اور ہنسکر پوچھا کہ کچھ کہیے تو سہی زیادہ ہنسنے
سے مجھے خیال ہوتا ہے کہ میرے منھ مین تو کچھ نہین لگا وہ اس بات پر
اور زیادہ لوٹین اور کہا کہ جی ہان آپ کے منھ پر تو کچھ نہین لگا مگر آنکھون
مین موہنی تو ضرور ہے اور آپ کا حکم آپ کی زبان سے نکل کر اس طرح
سے دلون مین مضبوط بیٹھا ہے کہ عزیزون کے لاکھ لاکھ زور لگانے
سے بھی نہین نکل سکتا نہین معلوم کونسی ساعت اور کیسی گھڑی تھی جو
آپ نے وہ کا غذ کرایا بیوی سارے کنبے مین ایک ایک سے کہتی پھرتی
ہون کوئی نہین سنتا جو ہے نہین جو ہے انکار نہ خوشامد منت کو مانین نہ
قرابت وملت کو جانین ٹکڑا توڑ کر صاف ہاتھ پر رکھ دیتے ہین کہ ہم تو
شادی نہ کرین گے چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے نہ بگڑنے سے
ڈرتے ہین نہ بُرا ماننے کا خیال کرتے ہین لڑکی جن کر کس غضب مین جان
پڑ گئی جی چاہتا ہے زہر دیدون یا گلا دبا کر سُلا رکھون تمام زمانے مین
لڑکے والے پیام دیتے ہین اسم نویسی بھیجتے ہین مین ہائے غضب لڑکی والی
ہو کر ایک ایک کے گلے لگاتی پھرتی ہون اور کوئی جھوٹون نہین قبول کرتا

یہ میرے اُس بڑے بول کا نتیجہ ہے جو اصغر کی شادی مین بولی تھی قاضی کا پیادہ ہو کر میری جان کے پیچھے پڑ گیا اُلٹی سری ٹیک کرتی ہون کنیزی مین دیتی ہون کوئی بات نہین پوچھتا میری شامت اعمال سے اُس مین بھی پنجاہ عیب شرعی نکل آئے اپنون کے صاف جواب سے اور تلملاتی ہون مین نے کہا کہ آخر بلبلاہٹ کاہے کی آٹھ نو برس کا سن ایسا سن نہین ہے کہ جلدی پڑ جائے کہا کہ جی ہان یہ تو بجا ہے مگر تہ دلی جو نہین ہوتی اطمینان ہو جائے بات ٹھہر جائے پھر چاہے دس برس بعد ہو وہان پہلی ہی بسم اللہ غلط ہے جو ہے اون ہون کے سوا کچھ جانتا ہی نہین سارا کنبہ ایک دل ایک زبان ہو گیا مین اکیلی ٹٹرون ٹون رہ گئی آپ میری طرفداری کیجئے مدد فرمایئے تو کام بنے مین نے کہا میری شراکت تو اُس وقت کام دیتی کہ مین کچھ قابلیت رکھتی ہوتی کچھ دباؤ ہوتا یہ بات تو ہے نہین وہ سب عہد کر کے لکھا پڑھی کے علاوہ خدا کو بھی درمیان دے چکے ہین اگر مین آپ کی خاطر سے اُٹھ بھی کھڑی ہون تو وہ نہ کہین گے کہ تم کون ہو جو ہمارا عہد تڑواتی ہو آپ خود اس بات کو سمجھیے کہ جب آپکی بات نہین سنتے کہا نہین مانتے تو مجھ غیر کے کہنے سننے پر کیون عمل کرینگے اور مین کہون تو کس منہ سے جس منہ سے پابند کرایا اُسی منہ سے اُن کو قول سے پھرنے کو کہون زبان کے نیچے دوسری زبان بھی نہین ورنہ یہ کام مین اسی سے لیتی اگر آپ نے کوئی تدبیر ایسی ٹھہرائی ہو جس سے اُن کا عہد بھی رہے آپ کا کہا بھی ہو جائے تو آنسے بیان کیجیے سطوت آرا بیگم

نے کہا کہ جی سب سے بڑھکر تو یہ صورت تھی کہ مین نے توبہ کرنے کو کہا
اور اُن کے عہدنامہ مین شرکت قبول کی سب کے سامنے ہاتھ جوڑے
دو چار نے تو یہ کہا کہ اُس وقت نہ سوجھین آج تم کو غرض ہے اُس وقت
ہم کو تھی نہ تم نے ہماری بات مانی نہ ہم تمھاری مانتے ہین چلو فرصت
دونون پلے برابر ایک بیوی نے کہا کہ صاحب اُن سب باتون کے
علاوہ تمھارے مزاج سے ڈر معلوم ہوتا ہے تم انتہا سے زیادہ
منھ پھٹ اُجٹ اکھڑ ہوائی دیدہ طوطا چشم اور اکھل کھری ہو ایسی ہی
کچھ تمھاری لڑکی بھی ہو گی جیسی مان ویسی بیٹی جیسا سوت ویسی پھٹی
بڑے بڑے نام لیا کریں گے اُنھین نامون کے ساتھ بڑی بڑی
زبانین بھی ہین یہ ڈر کیا کچھ کم ہے دوسری بولین کہ ہون گی کیسی
مین اپنی آنکھون سے دیکھ چکی جیسی ہین بہت اچھی ہین یہ ٹانگ
کھولو تو لاج وہ کھولو تو لاج وہ بری اُٹھان اُٹھائی گئی ہے کہ نوج
کوئی اُٹھائے ایک کلے دراز نے بے تکان کہہ دیا کہ اگر سونیون
مین سفید اور سونے مین پیلی کرکے دو اور میرے لڑکے کے برابر جواہر
تول دو پاندان کی تنخواہ کرو جہیز سے سارا گھر بھر دو تو بھی مین شادی
نہ کرون حلال خوری کی لڑکی بیاہ لاؤن اور تمھاری لڑکی سے نہ کرنا
ہے نہ کرون چاہے لڑکیون کا اوڑا پڑ جائے کال ہو آپ ہی بتائیے کہ
یہ سُن کر لڑکی اجیرن ہو جائے کہ نہ ہو جائے اُستانی صاحب یہ ساری
آپ کے کرتوت ہین کہ مجھ نگوڑی ماری کو چھوت سے بدتر کر دیا حلال خوری

سے گئی گذری ہیں ننے کہا کہ بیگم صاحب میرا تو نام آپ ایسے واسطے
کو لیتی ہیں ہیں بیچاری کہاں اور وہ کہاں نہ میں سکھانے گئی نہ
پڑھانے کہا کہ جی ایک ہی دفعہ آپ کی بیٹی پڑھانا عمر بھر کو کافی ہو گئی
ہیں ننے کہا یہ حلال خوری کی لڑکی کونسی بیوی پسند کرتی ہیں کہا کہ جی میری
بڑی باجی جان جن میں خون ملا ہے ایک پیٹ سے نکلی ماں کی جگہ
ہیں اوروں کی کون کہے پھر مزا یہ کہ سب کی دیکھا دیکھی لہو لگا کے
شہیدوں میں ملتی ہیں ع ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں ۱۰ روز کی
ٹھاک ٹھاک آئے دن کی ڈانڈا میڈی تو انھیں سے ہے نہ اُس
شادی میں شریک نہیں نہ کا غذ دیکھا فقط سب کو ایک منھ دیکھکر
آپ بھی اُنھیں کی شریک ہو گئیں بھلا اور تو جاسے بھی کہتی ہیں یہ میری
بچی ہیں کپڑے ڈالنے والی کون کیا کہوں بڑی ہیں نہیں ہیں بھی
اِس کا مزا چکھا دیتی ہیں ننے کہا کہ خیر اب زیادہ نہ گڑگڑائیے ورنہ
سچ مچ لڑکی کھٹائی میں پڑجائے گی تھوڑے دن کانوں میں تیل
ڈال کے بیٹھ رہیے بولیں کہ واہ اُستانی جی صاحب یہ تو آپ نے
خوب کہی میں بہتیری سوں کھینچوں خبر نہ ہوں جب دل بجھی مُوا مانے
ادھر رات کو سونے لیٹی اور وہی خیال سامنے آیا یاس نے اپنی
مردنی بھری صورت دکھائی اور جی ڈرا پھر نیند کیسی سونا کہاں رات
رات بھر پھڑکتے گذر جاتی ہے پلک سے پلک نہیں لگتی چھاتی
پر کھانا دھرا رہتا ہے دن کو قسم لیجیے جو میں نے کئی مہینے سے کچھ کھایا ہو

ایک وقت کی غذا رہ گئی وہ بھی قدرتے قلیل تانبے تا ثیر نام چار کے دکھانے کو کچھ کھالیتی ہون کہ جی ہے تو جہان اور تو اور مبارکہ باجی کو دیکھیے میرا خیال نہ کرین اپنے بھائی کی تو بات مانین سب سے زیادہ یہ ہوا کے گھوڑے پر ہین مین نے چاہا تھا کہ اصغر کے ساتھ شادی ہو جائے پیام دیتے ہی اُنھون نے وہ وہ باتین کہین کہ کلیجہ پھٹ گیا مگر کرون کیا خدا کسی کو بے بس اور مجبور نہ کرے ہر پھر کے اسی پر نگاہ جاتی ہے جب کہتی ہون آنکھ بھر لیتی ہین مین اس بے مروتی کی بھی قائل ہون ایک بات تھی ہو گئی اے ان لوگون نے تو اس طرح مضبوطی سے اُسکی آڑ پکڑی ہے کہ گویا ان تلون مین تیل ہی نہین تھا دیکھیے بیٹھی ہین مین اُنکے منھ پر کہتی ہون کہ سب سے بڑھکر مجھے ان سے گلا ہے اللہ ہم عذر کرتے ہین ہاتھ جوڑتے ہین روتے ہین تڑپتے ہین اس غم مین گھل گئے روز کی کوفت کھائے جاتی ہے مرے جاتے ہین اور انھین ہمارا خیال نہین ایسا بھی انسان کو دل پتھر کر لینا نہ چاہیے آدمی کو آدمیت شرط ہے مین کچھ جواب نہین دینے پائی تھی کہ نجتاور دلھن خود بول اُٹھین کہ بیوی اس مین ہمارا کیا قصور تمھین سے سیکھا ہے تمھین پر چھائینگے کیون ہماری بات تم نے خاک مین ملائی کیون اپنا کہا کیا اُس دن کا کیا آج آگے آیا اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے کا معاملہ ہے اپنی اس روز کی باتون کا حال ہمارے دل سے پوچھو تم ہنس ہنس کر چرکے لگاتی تھین اور ہم دل ہی دل مین زخمی ہو رہے تھے

نہ وہ زخم بھرین گے نہ دل صاف ہوگا اُستانی جی کا اختیار لڑکیون
پر ہے اصغر کی شادی کے بارہ مین وہ کیون کہنے لگین لڑکیون کے
بارے مین اُن کی صلاح مین اگر نہ ہون تو میری نالایقی اور صفر کے
بارے مین وہ دخل دین تو اُن کی بزرگی مین نے کہا کہ ہان سچ ہے
مجھے کیا دخل دُون مین تیسرا آنکھ مین ٹھیکرا آپ جانین وہ جانین لڑکیون
پر بھی جب ہی تک زور تھا کہ وہ میرے پاس تھین اب نام خدا وہ
سمجھدار ہوئین شادی بیاہ کے وقت آئے اگر حق ہے تو مان باپ
کا صلاح اُن کی مشورہ اُن کا مان کا پان بہت ہے اتنا کہہ دینے ہی
سے میرا کلیجہ ہاتھون بڑھ گیا نہ وہ دن ہے نہ زمانہ سولی اپنے تیون
گرفتار ہین ان بچون کا آگا تاگا لون گھر کا کام دھندا کرون کہ صلاح
مشورہ دون اُسکے علاوہ وہ دل دماغ ہی نہین رہا نہ کہین جانے آنے
کے قابل ہین جب اپنا اختیار تھا خود مختار تھے اب دوسرے کے قبضے
مین ہین اس زمانے مین اگر شادی کا گھولوا پڑتا ایر پھیر ہوتا تو تڑ پڑ سلجھ
بھی جاتا نہ یہ کٹھن ہوتی نہ اُلجھن اب کیونکر جائین اور کیا کرین اگر میرے
ہی اوپر دارومدار رہے تو اتنے دنون اور صبر کیجیے کہ میر صاحب آلین
اُن کی بے اجازت ایک قدم تو اُٹھا نہین سکتی سطوت آرا بیگم تو یہ سنکر
چپ ہوئین بخت آور دُلھن نے کہا کہ اُستانی جی صاحب یہ تو آپنے بہت
بُری سنائی مین بھی ایک غرض لے کر آئی تھی آپ کی شاگردون کی بات
ٹھہری ہوئی ہے تین برس گذر گئے بیچ مین اُن کے ہان تمیان ہو ہو گئین

بات بڑھتی چلی گئی اب خدا خدا کر کے یہ سال امی جمی سے کٹا ہے وہ لوگ
بہت مصر ہین کہ اور کچھ نہ ہو تو منگنیان کر لو مین نے تنگ آکر اقرار کر لیا گھر والے
میان باہر ہین خیر وہ ہون چاہے نہ ہون آپ تو خدا رکھے موجود ہین اُن کی
ایسی ضرورت نہین اب میرے عذر وہ کسی طرح نہین سنتین اور کیونکر سنین
اُنھون نے تو اپنی پسند کے موافق نسبت میرے یہان ٹھہرائی :بیچ مین
کو دپڑین اُن کی ممانی لڑکا ماشاراللہ پڑھا لکھا بہت ہے چھوٹے سے
سن مین نام خدا اُس نے بڑا نام کیا ہے اُس کی باتین سن سن کے اُنھون
نے کنوؤن مین بانس ڈالے غیرت کو سلام کر کے صلح کا پیام دیا اگلی پچھلی
لڑائی کو لیپ پوت برابر کر ڈالا میل میل کر کے راہ رسم بڑھادی آمد و رفت
شروع ہوئی خود دس دفعہ گیئن دو دفعہ سمدھن کو بھی جانا پڑا ایسے راہ کھل
گئی پھر لڑکا بھی بلایا گیا خاطر مدارات سے آنکھون پر بٹھایا تعریفین کر کر کے
بچے کو دیوانہ کر دیا پھر تھوڑے دن بعد تو لون مین بندۂ احسان بنا کے
دل ہاتھ مین لے کے کہا کہ بیٹا گھڑی دو گھڑی کے واسطے روز آجایا کرو
آنکھین ڈھونڈھا کرتی ہین جب وہ روز آنے لگا تو اپنی بڑی لڑکی نازنین بیگم
عرف پھندن کو اُس کے سامنے کر کے کہا کہ اسے پڑھا دیا کرو بیسیے
دس بیس سبق ہوئے رفتہ رفتہ دونون کی شرم کم ہوئی ہوا او طوطا آنکھین
لڑنے لگین یہ خبر ہمارے سمدھی کو ہوئی وہ بہت بگڑے اور لڑکے کو چھوکا
خفا ہوئے راہ روکی ایک آدمی اُس پر تینات (تعینات) کیا کچھ سے
کچھ ہو جانے کے خیال سے دولھا والون نے ناک مین دم کر رکھا ہے

مشاطہ برابر ایرے پھیرے کر رہی ہے مین آپ سے پوچھنے آئی تھی کہ
جو دن تاریخ ٹھہرا دیجیے مین اُن سے کہلوا بھیجون اور سب باتون پر
تو وہ راضی ہین لیکن منگنی کرنے پر اڑے ہوئے ہین اُن کے بجد ہونے
سے مجبور ہو کر مین نے بھی ہامی بھر لی تکلف کرنے کو منع کرا بھیجا ہے
سمدھی باہر جانے کو ہین چاہتے ہین کہ میرے سامنے بات پکی ہو جائے
مین نے کہا کہ میری مجبوری تو ظاہر ہے کسی طرح گھر سے نکل نہین سکتی دن
تاریخ ابھی دیکھے دیتی ہون میرے نزدیک تو اُس منگنی ڈھکنی سے
شادی کر لینا بہتر تھی ایک ہی دفعہ دونون کی شادی رچا دیتین چھٹی
ہو جاتی یہ بار بار جھگڑا اپھیلانا بات بڑھانا تو اچھا نہین ایک دن
دونون دولھا آئین دونون دولھنون کو بیاہ لے جائین نہ دُہرا خرچ ہوگا
نہ دُہری زحمت کرنا ضرور ہے پھر یہ کیا فرض ہے کہ دو دفعہ ایک بات
کی جائے بختاور دولھن جی ہان مین بھی یہی چاہتی تھی مگر اُن لوگون کی
ضد سے کچھ نہین بن پڑتا لیکن چاہے بگڑین چاہے روٹھین آپ نہ
بیٹھین گی تو شادی بھی اُٹھ رہے گی اس مین کچھ ہی کیون نہ ہو جائے
مین نے کہا کہ نہین سمجھا کے کہلوا بھیجیے اب ایسا کیا اندھیر ہے کہ وہ
اتنی سی بات نہ مانین گے بختاور دولھن نہ مانین گے نہ سہی کچھ جبر ظلم تو
ہے نہین گون ہو کر نہین جانے دین گرے پڑے کا تو سودا ہے
نہین کہ خواہ مخواہ گلے منڈھ دین دن بھر ایسی ہی ایسی باتین رہین پھر
دونون وقت ملتے تینون صاحب سوار ہو گئین چند روز نہ گذرے

تھے کہ سندیھاؤ جین پھر آئین اور کہا کہ ہم نے کہلوا بھیجا تھا سمدھن بہت
اچھلین کودین جو منھ مین آیا مشاطہ کو بُرا بھلا سنایا مجھے صلواتین سنائین
اسم نویسی کی دھجیان اُڑائین اُن کے میان ایک معقول آدمی تھے
اُنھون نے بیوی کی روک تھام کر کے کہا کہ تم اس قدر جامے سے باہر
نہ ہو مین خود جاؤن گا اور طے کرلاؤن گا یا تم سوار ہو کر جاؤ چڑیون ہاتھ
سندیسا کاگون ہاتھ سلام کچھ ٹھیک نہین مشاطہ یون ہی ادھر کی
اُدھر کیا کرے گی اس کے کہنے پر نہ جاؤ دیکھو تو وہ کیا عذر پیش کرتی
ہین اگر اُن کا کہنا جا سے ہے تو نہ سُننا بیجا ہے بارے وہ بھی کچھ
سمجھین کہ بنی بنائی بات بگڑتی ہے نئے رشتے مین گتھی پڑتی ہے لاؤ
مین ہی چلی جاؤن کل صبح کو کہلوا بھیجا پھر خود آئین مین نے صاف صاف
اُن سے سب حال کہہ دیا کہ یہ یہ نہ ہوگا اور یہ ہوگا مگر دو چار مہینے کے بعد
اس کی وجہ پوچھی مین نے آپ کے نہ شریک ہونے کا حال بیان کیا
پھر وہ بات تو گئی گذری وہ آپ کا حال پوچھنے کو میرے پیچھے پڑ گئین
چلتے وقت پتا نشان پوچھا کہا کہ مین بھی کل ضرور اُن کے ہان جاؤن گی
عجب نہین جو آتی ہون ذرا کھانا اُن کے ہان دن چڑھے کھایا جاتا ہے
شاید اسی وجہ سے دیر ہوگئی دوپہر کو بجتا ور دولھن کی سمدھن افضل بہو
صاحب آئین یون دل کھول کر تجھے ملین جیسے کوئی برسون کا بچھڑا ہوتا
ہے بڑی دیر تک مین آنکھین اور وہ مجھے دیکھا کین جب اِدھر اُدھر کی
باتین ہونے لگین ایک نے دوسرے کو اپنا اپنا پتہ نشان دیا تو معلوم ہوا

کہ ہمارے اُن کے دور کا رشتہ بھی ہے امان بیوی کے ماموں زاد بھائی جو باہر چلے گئے تھے یہ اُن کی سوتیلی بہن کی بیٹی تھین پھر تو اور زیادہ میل میل ہوا اور اپنا گھر سمجھ کر دو روز تک رہین تیسرے روز آپسمین اقرار مدار ہو کر وہ لوگ اُدھر گئے اور مین اپنے کامون مین مصروف ہوئی تھوڑا سا دن باقی تھا کہ ہرکارہ خط لایا کئی مہینے سے خط پتر نہ آنے سے کچھ خیر خبر نہین معلوم ہوئی تھی خط کھول کر جو پڑھتی ہون تو غم نامہ ہے خط کا ہے کو ہے ایک صفحہ مین ہماری امان بیوی کی وفات کی سُنانی اور دوسرے مین اباجان کی علالت کا حال خط پڑھ کر دیر تک سناٹے مین رہی پھر مولوی صاحب اور امان بیوی کی خوش نصیبی پر عش عش کیا کہ سبحان اللہ کیا اچھی جگہ اُن کی تقدیر مین موت لکھی تھی مٹی عزیز ہوئی دو سانحے ایک دفعہ ہو جانا اور اُس پر بیدل اور پریشان نہ ہونا ذرا مشکل بات تھی مگر جو خدا سے ڈرتے اور اُس کی عظمت و جلالت پر خیال کرتے ہین وہ کیسی بڑی مصیبت ہو اُسے بُرا نہین جانتے پیدا کرنے والے ہی کو مٹانے والا اور بنانے والے ہی کو بگاڑنے والا سمجھتے ہین نہ مین باخدا تھی نہ خداشناس لیکن خدا بخشتے اُستانی جی کو یہ اُن کی صحبت و تربیت کا اثر تھا جو بہت بڑا صدمہ بھی میرے دل کو دکھا نہین سکتا تھا ان دونون بزرگون کے لیے اعمال نیک سے ہدیہ اور تحفہ مین روانہ کر ہی رہی تھی کہ پورے ایک مہینہ دس روز بعد ایک خط اور آیا جس مین اباجان کے دنیا سے سدھارنے کا حال لکھا تھا اُن کی

بیماری ہی سُن کر دل کہہ چکا تھا کہ اب اُن کا خدا حافظ ہے اور یہ جدائی
بہت بڑا طول کھینچے معلوم ہوتی ہے چونکہ پہلے سے اس کا یقین ہوگیا تھا
اور وہ یقین کسی قدر مغموم کرنے پایا تھا جو صبر نے تسکین کے کلمات سنا دیے
تھے اس وجہ سے اس خبر کے سُننے سے چندان رنج نہین ہوا یہ ایسی
تنانی تھی کہ جس کے سننے سے تاب ضبط باقی نہ رہتی مگر خدا کے صدقے
جایئے جس نے میرے پانون راہ رضا مین ڈگنے سے بچا لیے فقط دل ہلکر
اور کلیجہ تلملا کر رہ گیا اسی خط مین ایک کنارے باریک قلم سے جناب میر صاحب
کا یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ بعد جہلم میرا ارادہ روانہ ہونے کا ہے اس خط
آنے کے پورے دو مہینے بعد میرے یہان طیبہ لڑکی پیدا ہوئی اُسکے
بڑے نہان کے دن میر صاحب مدینہ منورہ سے حاجی اور زائر ہوکر
آئے ایک مہینے کا طیبہ کو وہ پیٹ مین چھوڑ کر گئے تھے کچھ کم سال بھر
کا سفر اتنے دن کی جدائی پھر آئے تھے تو بچون سے خوشی خوشی ملتے
یا مجھسے بہ محبت پیش آتے وہان اس کے برعکس ظہور ہوا طیبہ کے
پیدا ہونے کی علامت دیکھتے ہی اُنھون نے بے اختیار لاحول بھیجی
اور پھر اس زور سے کہ کمرے کے اندر زچہ خانے مین مین نے بھی سُنی
یہی لڑکیون کا غم وہ لے کر گئے تھے یہی لے کر وہ واپس آئے جہان
پہونچ کر طیبہ کی خبر ولادت سنتے ہی وہ ملال پاؤ بھر سے سوا پاؤ ہوگیا
ادھر تو اتنے دن کی جدائی اور عدم تعلق سے ایک طرح کا کھچاؤ
اور علحدگی طبیعت مین پیدا ہوئی اور اُدھر تنہائی کی عادت پڑی سونے

ہین سہاگا بی طیبہ بیگم ہوگئین اب تو ہر ایک بات اور ہر ایک نظر سے
دلی نفرت ٹپکنے لگی کبھی رو ہین مکان کو چڑیاخانہ کبھی چیونٹیون بھرا کباب
کہا پھر دو ہی چار دن کے بعد گھوڑیون کا طویلہ ہوگیا ایک طرح سے یہ
اُن کا کہنا بھی سچ تھا کہ سوا اُن کے اتنے بڑے گھر مین کوئی مرد نہین پانچ
چھ ماما یئن آٹھ سات لڑکیان دو انا یئن ایک مین سب ملا کر سولہ سترہ
عورتین اور ایک مرد جب جڑوان لڑکیان پیدا ہوئی تھین تو مین نے
ایک انا نوکر رکھ لی تھی دو لڑکیون کے پیٹ کے موافق دودھ نہ تھا
دوسری انا طیبہ کے لیے بلوائی تھی اس کے پیدا ہونے کے پہلے دونون
سانحے ایسے عظیم گذرے تھے کہ میرا خون خشک ہوجانے سے دودھ
بالکل ہی جاتا رہا تھا میر صاحب کی کج خلقی اور بار ہے کا اُجٹ پنا
اُن نئی اُناؤن تک پر گران گزرتا تھا لیکن مین وہ بیرخیان دیکھکر
باتین سنکر ٹال ٹال جاتی تھی کوئی تدبیر یا علاج میرے امکان مین نہ تھا
کہ اُسے کر گزرتی زیادہ خیال دوڑانے اور لمبے چوڑے تصور سے کام
لینے کا نتیجہ اپنا جی جلانا اور کوفت کھانا ہے لیکن یہ کون کہتا اور کس کا
منھ پڑتا آخر کو اُنھون نے چلتے چلتے گھر چھوڑا اور نانا جان سے
کمرے مین باہر رہنا اختیار کیا فقط دو وقت آکر کھانا کھا جاتے تھے
بعد کھانے کے اتنا بھی ٹھہرنا گران گزرتا تھا کہ ہاتھ دھوئین پان کھائین
دسترخوان پر سے جو اُٹھے تو سیدھے باہر جا کر حوض پر بیٹھے کلی غرارہ کیا
منھ دھویا کوٹھے پر کمرے مین چلے گئے چھوٹے چھوٹے بچے چاندسی

صورتین گورے پچڑے گل گوتھنا سے مٹر مٹر دوڑتے پھرتے ہین خدا کی
قدرت کا زندہ باغ کھلا ہوا ہے گھر آباد ہے اور وہ کبھی کن انکھیون
سے نہین دیکھتے نگاہ بھر کر دیکھنا یا پیار دُلار کیسا سمجھدار سبق پڑھ رہے
ہین اپنے اپنے کامون مین مصروف ہین اول تو گھر مین آتے ہی نہ تھے
اور اگر آئے بھی تو جدھر وہ سب ہوئے اُدھر رخ نہ کیا آنکھ پھیرے
منہ پھرائے دسترخوان پر چلے آئے گردن جھکا کر جلدی جلدی تلے اوپر
پانی کے سہارے دو چار نوالے حلق کے نیچے اُتارے اور بلا کاٹی
ایک دن بگڑ کر کہا کہ میرے ساتھ تم چنگی پوٹون کو لیکر دسترخوان پر
نہ بیٹھا کرو مجھے کھانا حرام ہو جاتا ہے اور کچ بچ سے دلی نفرت ہے
یہان تو یہ فکر تھی کہ کسی طرح اُن کا دل سلے خون مین جوش آئے اُنھون
نے ہمارے نخل آرزو کی جڑ ہی کاٹ دی اب دو دسترخوان بچھنے لگے
ایک پر عابدہ صابرہ سب کو لے کر بیٹھتی تھین ایک پر ہم دونون
آدمی پھر باہر رہنا بھی دو وقت گھر مین آنے کی وجہ سے نہ اچھا معلوم
ہوا اس کسر کے کو بھی مٹا کر گانون چلے گئے جے سے آکر شاید کوئی مہینہ
بھر وہ رہے اس مین بیسیون طرح کی بے لطفیان اور بدمزاجیان کین
مگر مین نے دم نہ مارا جب بختاور دولھن کی لڑکیون کی شادی ٹھہری
اور وہ پھر بلانے آئین تو مین نے اُنھین کے ہاتھ سے اپنے جانے کے
بارے مین اجازت لینے کا ایک رقعہ لکھوا بھیجا جس کے جواب دینے
کے بعد اُنھون نے یہ بھی لکھا کہ لڑکیون کو بھی لینی جانا نا بار ایک آدھ

کو فرزندی مین وہان کوئی لے نے جو بلا کم ہو جائے وہی غنیمت ہے
ساتھ اروہین سے تمھاری جان تو چھوٹے بیرا گھن کھاتا تو کم ہو یہ فقرے
کوئی دوسرا پڑھکر نہین معلوم کیا حال کرتا اور کس قدر ملال ہوتا مگر مجھے
بالکل سنج نہوا ہان وہ رقعہ احتیاط سے رکھ چھوڑا اور جانے کی تیاری
کرنے لگی دو دن باقی اور بہتیرے کام جلدی جلدی پھیلا ہوا کام سمیٹا
گڑگو دڑ لپیٹا نہائی دھوئی عابدہ اور صابرہ کو نہلایا دست بقچے مین دو دو
جوڑے رکھکر ایک پٹارے مین بند کیے نماز کو چلی ہی تھی کہ بیری والی
حویلی ایک کرایہ دار کو پسند آئی باہر ہی باہر شاید پہلے پوچھ گچھ گئے تھے
آج اُنھون نے سرخط اور ایک مہینے کا پیشگی کرایہ بھیجا بوا رحمت نے
تین روپیہ اور کاغذ مجھے دیا پوچھنے سے حال کھلا مین نے جانے کی
بوکھلاہٹ مین اور کچھ نہ دریافت کیا نہ کچھ سوچی نہ سمجھی صندوقچی مین
دونون چیزین رکھکر نماز پر کھڑی ہو گئی سواری تو ڈیوڑھی مین موجود
ہی تھی بعد نماز مین سوار ہو کر وہان گئی ارادہ دو ہی تین دن رہنے کا
تھا مگر اُنھون نے مجھے روک لیا عابدہ بیگم سردار کی چوتھی والے روز
چلی آئین مین وہان رہ گئی یہان بیری والے گھر مین جو صاحب آکر
رہے تھے اُن کی چارون لڑکیان اور بیوی سوار ہو کر ایک روز
ہمارے ہان آئین عابدہ بیگم نے خاطر مدارات اور آؤ بھگت سے دن
بھر رکھا چارون لڑکیان نہایت شوخ طرار چلبلی کپڑے لتون سے
درست تھین سانولے رنگ کتابی چہرے کھڑے نقشے سڈول ہاتھ پانون

ٹھگنے قد گول گول بدن سب سے اچھی اور چھوٹی جمیل النسا تھین جن کا سن کوئی چودہ ۱۴ پندرہ برس کا تھا کتابی چہرہ چھوٹا ماتھا کھلا ہوا گیہوان رنگ پیاری سونوان ناک بے رس کی بڑی بڑی آنکھین پتلے پتلے ہونٹ سفید سفید دانت دہانہ چھوٹے سے منھ کی ایک ڈبیا تھی جس مین بتیس چھوٹے بڑے موتی بھرے تھے اکہرا بدن میانہ قد صاف چھرا ہونے کے علاوہ کچھ خلقی دھان پان بھی تھین اور آئے دن کی بیماریون سے اور بھی لاغر ہو گئی تھین لیکن صاف ستھری بنی سنوری رہتی تھین اور اوڑھنے پہننے رنگنے بندھنے کا بہت شوق تھا اور بہنون کے نقشون کو تو چیچک نے بگاڑ دیا تھا جا بجا سے اونچے نیچے ہو گئے تھے رنگتین کالجھوین پڑ گئی تھین مگر اُن کا چہرہ اُن آفتون سے بچا ہوا تھا جب ہمسائی جانے لگین تو عابدہ بیگم سے کہا کہ میری بچی ہم جس محلے سے اُٹھ کر آئے ہین وہان گھر کیون بھی کھڑکیون دس بارہ مکانون مین چلے جاتے تھے وہی خصلت لڑکیون مین بھی ہے جہان یہ اپنا کام دھندا کر چکین اور اُن کا دم اُلجھا عادی ٹھہرین اُس محلے کی یہان ایک مکان مین بند ہو کر اس قدر پھڑپھڑاتی ہین کہ مین خود بوکھلا جاتی ہون اپنی رعیت سمجھ کر ہم پانچ چھ دسون کو قید سے چھڑا دو تو بڑا احسان ہو گا گویا لونڈیان مول لے کر آزاد کر دین عابدہ نے اُن کے گھگیانے اور دانت نکالنے پر کہا کہ آخر کچھ کہیے تو سہی معلوم بھی تو ہو میرے امکان مین جہان تک ہو گا مین آنا کانی

نہین دون گی اُنھون نے کہا کہ اور کچھ نہین فقط روز آنے کی اجازت دو راہ ہم خود پیدا کرلین گے وہ ہنس کر بولین کہ بھلا یہ بھی کوئی بات تھی جس کے لیے آپ اتنی پریشان ہوتی تھین آپ کا گھر ہے شوق سے آیئے وہ دعائین دے کر چلی گئین لڑکے سے دو مزدور اُسی وقت پکڑوا بلائے اور باورچی خانے کی کوٹھری مین کھڑکی تڑوائی جب مزدور بنا سنوکر جا چکے ہین اُس وقت لکڑیان لینے کو دولت کوٹھری مین گئی دیکھا تو واہ واہ دیوار مین بھی کھڑکی ہوا اور پیونا بھی لگا اُسنے آکر عابدہ بیگم سے کہا یہ اُٹھکر دیکھنے کو گئین کھڑکی دیکھ کر ماتھا کوٹا کہ ہے ہے یہ کیا ظلم کیا باجی امان آکر مجھ پر بہت خفا ہون گی بھئی واہ یہ دوستی مجھے نہ بھائی دولت ذرا ہمسائی کو بلاؤ تو سہی اُس نے آواز دی ہنستی ہوئی سب کی سب کوٹھری کے اندر آگے آگے وہ یہ کہتی ہوئی آئین کہ موئے مزدور بیچ مین اڑ گئے تھے پہلے لڑکے سے چھ آنے پر راضی ہوئے اب آٹھ آنے مانگتے تھے سمجھایا نہ مانا آخر کو آٹھ ہی آنے مین نے دیے میری دل کی آرزو تو نکل گئی پردا اُلٹ کر آنے ہی کو تھین کہ کسی نے آواز دی دیکھو یہ دورو پیہ تو مین نے کھڑکی منگوائی کیا پیاری کھڑکی ہے نہ بہت بڑی نہ چھوٹی ایک ذرا جھک کر آدمی بخوبی آجا سکتا ہے عابدہ بیگم سر جھکائے اُن کی یہ باتین سُنا کی پھر کہا کہ آپ نے بھی غضب کیا دو دھا اباگھر مین جمی جم ہین باجی امان شادی مین سدھاری ہین کہان آپ سے ملنے آنے کو پوچھا کہان بیچ مین

رخنہ نکال دیا وہ گھر مین آکر مجھپر بہت آزردہ ہون گی بیگم صاحب دوڑکر
اُس کے لپٹ گیئین اور گلے سے لگا کر کہا کہ میری جان مین قربان اگر
تمھاری باجی امان راضی نہ ہون گی تو مین جیسی دیوار تھی ویسی ہی بنوا
دون گی تم خاطر جمع رکھو ڈرو اور کڑھو نہین اُن کی آنکھ مین مروت تھی
دوسرے ایک بڑی بوڑھی نے گڑگڑا کر کہا عابدہ چپ ہو رہین جب شادی
سے مین آئی تو دیکھا کہ عقیل النسا جمیل النسا شکیل النسا تینون بہنین
عابدہ بیگم کے پاس بیٹھی ہوئی ہین مجھے دیکھتے ہی جمیل النسا اٹھین
اور دوڑ کر گلے سے لپٹ گیئین خیر صاحب سلامت کے بعد مین نے
عابدہ بیگم سے کہا کہ کچھ ان صاحبون کی تعریف کرو وہ کچھ بولین تھین
کہ جمیل النسا بیٹ سے بول اٹھین کہ ہم سے پوچھیے آپ کے زیر سایہ
رہنے والے دعا گو نمکخوار ہین چپ ہو رہی جب وہ باورچی خانے مین
جاکر غائب ہو گیئین تو مین نے پوچھا کہ یہ ادھر سے کہان راہ اُنھون
نے نکالی عابدہ بیگم تو شرم کے مارے کچھ نہ بولین دولت نے سارا
قصہ بیان کیا بہن کے درمیان ہونے کے علاوہ خلاف انسانیت
بھی تھا جو بہن کھڑکی چھوپنے یا بند کرنے کو کہتی گو کھڑکی ایک فساد
کی راہ ضرور تھی مگر چارہ کیا تھا مین بھی عابدہ کی طرح چپ ہو رہی اتنی
باتین ہوئی تھین کہ اب کی دفعہ پانچ عورتین آئین دوسے پھر بغلگیر ہونا پڑا
تین بیبیان جانب کار تھین دو انجان قرینے سے معلوم ہوا کہ ایک مان
چار بیٹیان ہین کھڑکی تو ہو ہی چکی تھی اُسی کے ذریعے سے راہ و رسم

اس قدر بڑھا کہ دن دن بھر اُن کی نشست ہونے لگی سب سے زیادہ جمیل النسا بیگم نے مجھسے ربط ضبط بڑھایا تھوڑے ہی دنمین عابدہ بیگم سے بھی سوا اُنھون نے خون ملا لیا اور اس قدر خلا ملا ہوا کہ مین شمع تھی وہ پروانہ مین گل تھی وہ بلبل جب ایک آدمی اس طرح گرپڑکے ملے گا تو دوسرا کہان تک کھنچے گا مجھے بھی جھک مار کے اُن سے بلطف و محبت پیش آنا پڑا رفتہ رفتہ وہ اپنے نزدیک ایک روح دو قالب سمجھنے لگین ہر وقت کا بیٹھنا اُٹھنا کام کاج کی شرکت جان توڑ توڑ کر اُن کا سختیون مین پل پڑنا میری بھی تالیف قلب کا سبب ہوگیا اور خواہ مخواہ کی محبت کرنا پڑی سب پر طرہ یہ ہوا کہ اُنھون نے مجھکو اھاری اور سست بنا کر میر منش اور میرزا چھوہا کر دیا کسی کام مین ہاتھ نہین لگانے دیتی تھین مین بیگم صاحب اور وہ داروغہ تھین اس درمیان مین دو چار مرتبہ میر صاحب گانون پر سے آئے اور روپیہ لائے دو دو چار چار روز رہ کر چلے گئے جمیل النسا بیگم کو گانون مکان باغ دکانین محلسرا سب کا حال جب اچھی طرح سے معلوم ہوگیا اس وقت دل مین یہ خطور پیدا ہوا کہ یہ مال اُن کے میان کا ہے چنانچہ ایک دفعہ اُنھون نے باتون باتون مین مجھسے پوچھا بھی مین صاف دل کی آدمی دوسرے اپنا بتانے مین ایک طرح کی فوقیت اور ایک عنوان سے بیگانگی اور غیریت پیدا ہوتی تھی بے تامل سارا مال تال میر صاحب کا بتا دیا وہ سن کر دل مین لے رہین اور میرے

عیش اور چین کرنے پر انھین دل مین خصومت پیدا ہوئی اس دشمنی کو جس نے اور زیادہ زور پہونچایا وہ میر صاحب کی مجھسے بے التفاتی اور کم توجہی تھی جس کو وہ بخوبی سُن چکی تھین لیکن باوصف ان خیالون کے اُنھون نے اپنی محبت کی حرکتین اور دنیاداری کو بال بھر کم نہین ہونے دیا دوستی کے پردے مین اُنھون نے میرے ساتھ یہ دشمنی کی کہ وہ میر صاحب کو صاحب مال اور جائداد والا سمجھکر اس کے درپے ہوئین کہ کسی طرح یہ سونے کی چڑیا میرے پھندے مین پھنسے جس کے لئے اُنھون نے فکر کرتے کرتے اپنے تئین بیمار ڈال دیا اور ادھر بیٹھے بیٹھے سُستی اور کاہلی کی مجھے بیماری ہوگئی اور کسی مرض کی پروا نہ رہی برسون کی عادت کا دفعتہً چھٹ جانا بڑی خرابی کا سبب ہے مجھے اپنی عادت بگڑنے کے رنج و فکر کے علاوہ اُن کی بھی خبر لینا پڑی کیونکہ مین بے ہاتھ پاؤن کی ہوکر رہ گئی تھی ذرا مزاج مین انکسی جو آئی وہ سستی پر اور بھی روغن قاز ہوگئی بندہ بشر بعض وقت انسان کا ٹکڑا توڑے کو جی نہین چاہتا یہی کچھ خیال کرکے عابدہ اور صابرہ دونون سے ایک نہ ایک حیلہ انکا کا نائب بن کر میرے کام کرنے لگا مجھے اگلے خدمت کرنے کا بہانہ ہوگیا منظور تو یہی تھا کہ کوئی ہاتھ بٹائے کام دھندا چلائے اوپری دل سے انھین روکتی اور منع کرتی تھی جس کی اُنھون نے سماعت نہ کی مین اسی طرح سے پھر میر فرش کی میر فرش بنی رہی وہان اُنھون نے بیمار ہوکر بھی میری

خبرگیری نہ چھوڑی دو وقتہ گرتی پڑتی ہوئی روز آتی تھین اور اپنا وار کرجاتی تھین جوان آدمی مزاج مین حرارت اُمنگ کے دن طبیعت مین زور اُس پر دل کی دشمنی آخر کو برداشت نہ کرسکین پڑے پڑے ایک رات کو سوچین کہ اس دل سوسنے اور جی جلانے سے کام نہ چلے گا کچھ ہاتھ پیر ہلانا چاہیئن اسی ادھیڑبن اور سوچ بچار مین آٹھون پہر رہنے لگین دیکھیے اس موئے کمبخت شیطان کی بدذاتی سستی کی بیماری تو مجھے ہو ہی چکی تھی اُس نے اُنھین یہ سبق دیا کہ کسی عقن سے خاک دھول کھلا کر اُنھین اچھی طرح سے بیمار ڈالو اور جب لت پت ہوجائین تو دوا کے بہانے کچھ دے دو بدپرہیزی کی چڑ مین الاگ کرتی جاؤ ای لیجیے یہ خطرہ دل مین گذرنا تھا کہ اُن کی مراد آئی تمام عمر جو چیزین نہین کھائی تھین اُنھون نے اس کا تار لگا دیا جھوٹ سوٹ کی تو بیماری تھی یہ نسخہ ہاتھ لگتے ہی اچھی بھلی ہوگئین اور قاعدہ ہے کہ جو بیماری سے اُٹھتا ہے دنیا کی چیزون پر اس کی نیت دوڑتی ہے آج تیل کا پکوان چلا آتا ہے اور کل گڑ کی تل شکری جوار کے لڈو پرسون باجرے کی ٹکیان نکال بتھال کے فصل رت کی تبدیلی ہوا زدگی موجود اُس پر یہ الم غلم بلا بو غمہ ٹھوسا نا چارہی پانچ دانون چلے تھے کہ مین چوٹ گری اور نزلے نے بگڑ کر جان پر بنا دی میر صاحب کو بلوا بھیجا بہانہ سمجھکر ٹال گئے دوا ہو تو کس کی نہ حکیم نہ ڈاکٹر مرض نے بڑھنا اور طاقت نے گھٹنا شروع کیا دس بارہ دن خوب بگاڑ کر بنانے کی فکرین شروع

ہوئین اور وہ دوائین دین جن سے بار پرہیزی ہزار درجے اچھی تھی اسیر
طرہ غذا کی مخالفت صریحًا دیکھتی ہون کہ گھی مضر زہر سے بدتر ہے مگر وہ
مصر ہین کہ حکیم صاحب کا حکم ہے شوق سے کھاؤ واہ ایسا ہو سکتا ہے
کہ اُدھر تو مرض سے طاقت گھٹے بیماری زور توڑے ادھر غذا سے
بھی توڑی جاؤ تانبے تا تیر گھی ضرر کیا کرے گا بے اس کے چار دن
مین جھلنگا ہو جاؤ گی اُن کی دیکھا دیکھی صابرہ اور عابدہ بھی لپٹ
گئین یہان ایک تو آدھی سیسی سے بات کرنا دشوار دوسرے حلق
پکا پھوڑا ہو رہا ہے آنکھ بھون سے لاکھ انکار کرتی ہون سنتا کون
ہے کھلائے پر کھلایا ای بیوی اس نے حلق سے اُترتے ہی اپنا کام
کیا چار پہر نہ گذرے تھے کہ مرض دونا ہو گیا اب تو اُن کی توجہ سے
بخار بھی آنے لگا اور اُنھین کی معرفت سے ورم بھی نازل ہوا اٹھوارے
مین سوج پھول کے کیا ہو گئی گھر والے سب کہتے پھرتے ہین پانی پھرا
پانی پھرا روحت آئی افاقہ ہوا سیر سے گرنے کے ساتھ ہی سب کی
عقلین بھی اوندھی ہو گئین مہینہ بھر نہ گذرا تھا کہ پلنگ سے اُترنا اپنے
پانوٗن سے چوکی پر منسانا خود کروٹ لینا محال ہوا یہ معلوم ہوتا تھا
کہ مین وہ ہون ہی نہین بیماری مان کے پیٹ سے ساتھ لائی تھی
مہینہ اور سال کیسا بالکل چھٹی والے دن کی بیمار معلوم دیتی تھی چلنا
پھرنا بات چیت کرنا بالکل بھول گئی عابدہ بیگم جب بہنوئی کو خط
لکھنے کی صلاح لیتی تھین بیگم صاحب منع کرتی تھین اور کہتی تھین

لکھکر خواہمخواہ اپنی بات کھونا ہے خط جائیگا جواب نہ آئیگا پھر کیون
لکھو میری توصلاح نہین آگے تمھین اختیار ہے اور اس کے علاوہ خدا
نہ کرے وہ بیماری ہی ایسی کیا ہین کون سی دشمنون کو سخت بیماری
ہے جس سے گاڑھہ پڑگئی اور کٹھن ہوگئی کیا کوئی ماندہ نہین ہوتا چار دن
مین خدانے چاہا تو اچھی ہوجائین گی اول تو وہ آئین گے نہین اور شاید
دل مین آئی چلے آئے تو کیا ہوگا باہر کمرے مین جاکر بیٹھ رہین گے
جیسے کنھیا گھر رہے ویسے رہے بدیس تین نہ تیرہ تلی کی گرہ سے کام
ہی کیا نکلے گا اگر کچھ سمجھتے ہوتے تو نہین معلوم تم کیا کیا نازکرتین وہ
خدا کا بندہ منھ نہین لگاتا بات نہین پوچھتا یہ دن رات دولھا ابّا
دولھا بھائی جپا کرتی ہین مجھے یکطرفہ محبت سے بھی نفرت ہے
ایسی ایسی باتین کرکے عابدہ کا ناطقہ بند کردیتی تھین مطلب یہ تھا
کہ اچھی طرح کام تمام ہوجائے پھر کوئی آئے گا تو کیا بنائے گا ایک
دن اتفاق سے لیٹے ہی لیٹے ضعف و نقاہت کی وجہ سے مجھے غش
آگیا وہنے بائین سب لڑکیان بیٹھی تھین صابرہ رونے لگی عابدہ
اپنے کمرے سے دوڑین رحمت پائنتی بیٹھی ہوئی تلوے سہلا رہی تھین
عابدہ بیگم کو دیکھکر کہا کہ صاحبزادی اب کیا قیامت کے دن میان کو
اطلاع کروگی اس کی منتظر ہو کہ خدا نہ کرے حشر ہو چکے تب خبر دو
کیسی صلاح اور کیسا مشورہ تم ابھی ابھی لکھو کہ آن کے دشمنون کا
غیر حال ہے دیکھنا ہے تو دیکھ جاؤ حیلہ بہانہ کیسا قسم کھا کر لکھو کہ

دائی بندی کی جہت سے آنکھیں لگ گئی ہیں دشمن بیری دو چار روز کے مہمان ہیں جلد آیئے کہ کسی اچھے حکیم کی دوا کی جائے جٹ پٹ سے کچھ نہ ہوگا روز بروز طبیعت بگڑتی جاتی ہے اور تھوڑے دن دشمن ہوا کھاتے ہیں عابدہ بیگم نے رو رو کر اپنے بھائی کو خط لکھا وہ لکھ رہی ہیں کہ جمیل النسا آئیں گھور کر دیکھا مگر منع نہیں کیا ایک تو اب انھیں میرے جیتے بچنے ہی کا یقین نہ تھا دوسرے بے پوچھے گچھے بیچ میں بول اٹھنا بے موقع تھا ناگوار طبع ضرور گذرا اگرچہ چوٹ کھا رہی ہیں لیکن اب اس کی فکر ہوئی کہ ان کے آتے کے ساتھ ہی ادھر پیام سلام شروع کر دیا جائے اور ایک نئے عشق میں مبتلا کر لو تا کہ ان سے جو ذرا ڈھور منھ دیکھے کی محبت ہے وہ اپنا کام نہ کرنے دے جب تک وہ خط جائے جائے اور وہ آئیں آئیں یہاں ایک علامہ کٹنی جمیل النسا کی اشنائی کی وساطت سے چھوڑ دی گئی جس نے سب کے پہلے دروازے کے اوپر پیر صاحب سے ملاقات کر کے اپنا با خدا ہونا ظاہر کر دیا اس وقت تو وہ گھبرائے ہوئے تھے اچھی طرح اس کی باتیں دل میں نہیں جمیں جب وہ مجھے دیکھ بھال کر حکیم کی تلاش میں باہر نکلے اس وقت اس کو خوب موقع ملا کانپتے ہوئے سر اور لڑکھڑاتی زبان سے میرا نام لے لیکر دعائیں دیں اور آپ ہی بھوت پریت جن آسیب کے زور و طاقت کو بیان کر کے کہا کہ اس میں کوئی قباحت کی بات نہیں اگر دوا کے

ساتھ دعا تعویذ بھی ہوتا جائے کلام خدا مین بڑا اثر ہے آدمی کے
ہزارون دشمن ہین بیٹا مجھے تو جھپیٹا معلوم ہوتا ہے اور اس کو کوئی
ایک مہینہ سات روز گذرے کبھی ہین ہو نہ ہو منگل کا دن تھا زکام
سے پہل ہوئی ہوا تو تھی ہی ہوا زدگی کے بہانے اُس نے اپنا کام
کیا اور آتا تو وہ کوئی تین چار مہینے سے تھا پہلے دل اُن کا دنیا
کے کامون سے پھیرا ہاتھ پانون بھاری کئے ایک جگہ سُست
بنا کر بٹھایا آنکھون پر غفلت کا پردہ ڈالا پھر جا بجا بدن پر قبضہ کیا پھر
سر پر سوار رہا سب طرف سے غافل کرکے مبہوت بنا کے ہوا اور
پانی مین ملکر پیٹ مین پہونچا اب تو نس نس مین سما گیا رگ رگ
مین بھر گیا نہ ورم ہے نہ بخار نہ درد ہے نہ آزار کہین اسکی گرمی
ہے کہین زیادتی آنکھون پر جھپیان پڑے رہتے ہون گے مطلب
یہ ہے کہ سوا میرے کسی اور کو نہ دیکھین زبان کو بالکل بند اور
بے قابو کر دیا ہوگا کہ کسی سے گھر مین بات نہ کر سکین اور اگر کبھی
کچھ کہتی ہون گی تو سمجھائی نہ دیتا ہوگا اُس مردے نے تو اپنی زبان
سکھادی ہے نا پھر جن کی زبان بیچارے آدمی کیا جانین اگر کسی
وقت آنکھ کھل جاتی ہوگی تو معلوم ہوتا ہوگا کہ خون کا کٹورہ ہے
جسے دیکھے سے ڈر لگتا ہے بابا تم بچے ہو کیا جانو نہ یہان عقل کام دیتی ہے
نہ علم جو جانتا ہے وہ جانتا ہے یہ بڑا موذی پکا جن ہے مین ہی
اس کو خوب جانتی ہون کئی دفعہ سامنا ہو چکا ہے ابھی چار روز کی

بات ہے کہ تمھارے مکان مین جو کرایہ دار رہتے ہین اُن کی پریزاد حور صورت نوجوان بچی کو اُس نے دھر پکڑا تھا مین ہی سار کی تھی جو اس سے اُس کا پیچھا چھوڑایا جان بچا کر یہان آیا ہزار بسوہ وہی ہے اگر یہ سب علامتین ہون تو اور خدا کرے وہ نہ ہو مجھے بھی تو ناکون چنے چبانا پڑین گے لیکن اب کی موئے کو جیتا چھوڑتی بھی نہین جہان ملے گا سدا کے لیے خاک درخاک کردون گی یہ بہو بیٹیون کا جھتانے والا غارت ہو خدا اس کا منھ کالا کرے سوا نگٹا بے غیرت ایک ایک پر عاشق ہوتا پھرتا ہے کہین مل جائے تو مزا چکھادون بڑا دھڑکا مجھے اُس بچی کا ہے کہ اس کا کورا پنڈا چاندسی شکل تیرہ چودہ برس کا سن بھول سا بدن بھولا بھالا چہرہ سادی وضع اچھوتی طرح ہے کہین یہ آگ کا سوختہ اندھیرے اُجالے اُس کے بُرا چاہنے والے کو آنچ نہ پہونچائے مین قبر مین پانون لٹکائے بیٹھی ہون آج مری کل دوسرا دن شیطان کے کان بہرے اگر یہ نگوڑا اچھال چھکا ہاتھ نہ آیا اور میرے بعد اُسے ستایا تو پھر کون مُوئے موذی کی روک تھام کرے گا جو چاہے زک پہونچائے جو چاہے رنگ دکھائے زندگی مین اس کی درد سا بنالون نہین قبر مین تڑپون گی زمین سے پیٹھ نہ لگے گی اور ایک حساب سے اس موئے کا بھی حق بجانب ہے خدا نے میری اُس پیاری جان کو بنایا ہی ایسا ہے اُسکی صورت کا کیا پوچھنا جس کے دیکھنے کو ہر صبح وشام آفتاب و مہتاب آئین اور

دو وقتہ اپنے دل کی لگی بجھائین جب ایک دو روز کو بھی جانا نہین آتا ہے اُسی غم مین گھٹ جاتا ہے ماں باپ ہر ہر قدم پر آنکھین بچھاتے ہین عزیز صدقے قربان جاتے ہین غیر جی جان سے پیار کرتے ہین اپنی جانین ایڑی چوٹی پہ سے نثار کرتے ہین مرد تو مرد مین عورت ہوکر اس بڑھاپے مین ٹھوکرین کھاتی دو وقتہ روز دیکھنے کو جاتی ہون ایک آدھ بات کی پاس بیٹھی آس پاس پھری بلائین لین دعائین دین اور چلی آئی جس دن نہ جاؤن دیوانی ہو جاؤن خدا اُس کے حسن و جمال مین دن دونی رات چوگنی بڑھتی کرے عورتون کی ناک اور لکھنؤ کی جان ہے جس محفل مین بٹھا دو سارا گھر اُس کے گرد آ بیٹھے کیا اچھا نصیبہ اس کا ہوگا جس کے گھر یہ پری بیاہ جائے گی" میر صاحب اس دو رنگی تقریر سے بڑھیا کے سحر مین پھنس کر بیچ ادھڑ مین لٹک گئے حکیم کی طرف جاتے ہین تو یہ ہاتھ سے نکلی جاتی ہین اُن کو پکڑتے ہین تو حکیم صاحب کے ہان جانا رہا جاتا ہے چونکہ اُن کی باتون مین مزا اور جادو بھرا تھا یہی مناسب سمجھے کہ ان علامتون کو پہلے دیکھکر بڑی بی سے کچھ کہہ سن لون پھر حکیم صاحب کے پاس جاؤن یہ سوچ کر اُنھین اپنے کمرے مین بٹھایا اور گھر مین تشریف لائے مجھے نہین خبر مگر بڑی دیر تک اُنھون نے مجھے دور سے دیکھا اور جانچا پھر سب حال پوچھا بڑھیا کے کہنے کو بلا تشبیہ آیت و حدیث سمجھکر کوٹھے پر گئے اور صاف صاف کہہ دیا کہ آپ نے جو جو فرمایا وہ

سب ٹھیک پایا یہ بھی خیال نہ کیا کہ منہ پر تعریف کرنے سے اترا جائے گی وہ مسکرائی اور کہا کہ ہاں جانی ہم نے بال دھوپ مین تھوڑی سفید کیے ہین خیر اب تم ہمارے کہنے پر عمل کرو گے؟ بولے جی ہان کہا تو اچھا اب ہم کل آئین گے یہ وقت تو ہماری پیاری جانی کی زیارت کا ہے اس وقت تو دنیا اندھیر ہے کچھ نہین سوجھائی دیتا اندر سے دل لوٹ رہا ہے آنکھین بے نور ہو رہی ہین ایک نظر اُسے دیکھکر آنکھین سینک آئین تو دل ٹھہرے اور آنکھون مین نور آئے میر صاحب تعریف سُنکر لوٹ پوٹ تو ہو گئے ہین مگر شرم کے مارے کچھ کہتے نہین بنتا بات ہونٹون تک آ آکر پلٹ جاتی ہے بڑھیا تاڑ گئی ہے کہ تیر نشانے پر بیٹھ چکا لیکن دل کا مضبوط ہے اس سے اثر نہین ہوتا یا اینلا اور گہگلا ہے کہتے شرماتا ہے اور اصل مین بھی یہی دونون باتین تھین اس وقت تو بڑی بی یہ کہتی ہوئی چلاہین کہ اس موئے دل نے مجھے اور تنگ کر رکھا ہے کیا مجال ہے جو ذری دیر ہو جائے ادھر وقت آیا اور اس نے بلبلانا تڑپنا پھڑکنا شروع کیا سچ ہے محبت بُری بلا ہے گھر کے جانور تک تو اس پر دم دیتے ہین ہر وقت اسی مین آنکھین لگی رہتی ہین کیون نہ ہو خدا کی قدرت کا وہ بھی نمونہ ہے اس پر سیرت ایسی ہنس کر بات کرنے کا وہ ڈھنگ کہ ہنستی کلی بکتا پھول شرمائے طوطے کے پنجرے کے پاس گئی اور وہ قید غم سے آزاد ہو گیا گیا پر کھول کھول کر بولتا ہے

کیسا باغ باغ ہوجاتا ہے اُس کے آئینہ سے گال سامنے آئے اور توتا طوطی بن گیا بکری (دہن بین) کرکے جان دئے دیتی ہے ادھر کھول دیا اور اس کے ساتھ ہوئی رات بھر پائنتی پڑی قدمون پر لوٹا کرتی ہے ایک بات ہو تو کہون غیرون کو اپنا کرلینا کوئی اس سے سیکھ جائے کمرے سے زینے تک جاتے جاتے بڑی بی نے میر صاحب کو یہ سب سنایا دس دفعہ اُٹھین دس دفعہ بیٹھین خدا خدا کرکے دفع دفان ہوئین اُن کا جانا اور میر صاحب پر آفت آنا سرشار اور بےخود ہوکر رہ گئے ذرا ظہور اُسی کا خیال تھا اُس کا سامنے سے ٹلنا اور ان کا رنگ بدلنا اُلٹی پلٹی سانسین لینے لگے اور چپکے چپکے ہاے کے نعرے شروع ہوئے بڑی خرابی اور دقت سے رات کاٹی صبح کو وہ آفت ناگہانی کی طرح پھر موجود دس باتین ادھر کی کہین ایک آدھ بات سیرے نفع کی بھی کہہ دی پھر ایک تعویذ دیا کہ اسے پانی مین گھول دینا وہی پانی پلانا کچھ روک ٹوک نہین جس کا جی چاہے وہ پانی پیے اثر اُنھین کو ہوگا کیونکہ اُنھین کے نام پر لکھا گیا ہے شام کو مین ایک گنڈا دون گی وہ اُن کی کمر مین باندھنا کل ایک سری منگا رکھنا مگر کالی بکری کی ہو پانچ روز دو وقتہ آکر بڑی بی نے گنڈا تعویذ کیا بکری کی زبان مین کیلین ٹھوکین ایک نقش زمین مین دفن کیا پھر گلے کے تعویذ دیے دہلیز کے نیچے کچھ گڑوایا کورا چراغ جلوایا چولھے مین ایک اینٹ دبوائی جس پر ہر وقت آگ سلگا کی پھر کہا میان سُنا

خبردار کسی کاغذ پتر کو کھول کر نہ دیکھنا ورنہ اُلٹ ہی پڑے گا پھر مجھسے کچھ بھی نہ ہوسکے گا ادھر تو قاعدے سے علاج شروع ہوا حکیم صاحب نے ہندی کی چندی پوچھی بال کی کھال کھینچی مطلب پر پہونچ کر پوری تشخیص سے علاج کیا جو دوسرے ہی روز سے نفع دکھانے لگا نام ہوا بڑی بی کا میر صاحب کو اُن کا ایسا اعتقاد جما کہ پتھر کی لکیر ہوگیا جو جو اُنھوں نے کہا وہ کیا کیسی شرع ترا کیسا علم و فضل ایک پری کی محبت مین دیوانے ہوگئے پہلے تو بڑھیا نے لینے کے نام سے کانون پر ہاتھ رکھا تھا جیسے ہی میرے سنبھلنے کی خبر پائی اور اُس نے اینٹھنے کا رنگ باندھا یہ ہوتا اور وہ ہوتا چلہ کھینچا جاتا زکوٰۃ دے کر مین ایک عمل تمام کر ڈالتی تو ہمیشہ کو نجات ہو جاتی پہلے تو مین اُسے بند کرونگی ذرا دہ نہا کر پاک صاف ہوجائین تاکہ اس کا زور کم ہو اور دوبارہ قابو نہ چلے پھر شیشے مین اُتار کر وزن ہلکا کرونگی دوسرا چھو نہین سکتا ہاتھ لگایا اور غضب آیا اور پھر خود دریا پار لے جاؤنگی اور رات کو بارہ بجے توپ آؤن گی بڑی محنت ہے کچھ ٹھکانا ہے میرا سن اس کھکیڑ اُٹھانے کا تھوڑی تھا لیکن کیا کرون ان بی صاحبزادی نے نہ مانا جاؤ جاؤ لے کر کے مجھے یہان بھیجا اپنی محبت کی وجہ سے میری جان عذاب مین ڈالی اس کا بھی میری محبت پر دو کھ ہے اُن سے کیا مطلب نہ اُن پر مرتی نہ ایسا ہوتا اب تو ہاتھ ڈالا ادھورا کیونکر چھوڑا جائے پھر اُن کا سامنا کرنا ہے کچھ بنتا نہین

بعضی بات ایسی گو نگو کی ہوتی ہے کہ نہ کہتے بنتا ہے نہ سکوت کرتے
اچھا پھر ایک کام کرو کاغذ لو مین جو جو چیزین لکھوا دون وہ چیزین منگوا دو
مجھے یہ دردسری کہان کہ ایک ایک سودا خریدتی پھرون اپنی ٹانگین
توڑون میر صاحب حکم کے بندے تھے قلم دوات لے بیٹھے کاغذ اُٹھا لکھنا شروع
کیا کورا اینٹ سکہ کا تھان آدھ پاؤ پھول وار لونگین کافور کی پوری
چکنی کہین سے ٹوٹی پھوٹی نہ ہو) پاؤ بھر گوگل کوڑیا لوبان اگر کا عطر
جس مین اور کوئی چیز ملی نہ ہو اسی طرح خالص مشک کا عطر چار چار
تولہ چنبیلی کا دو سیر تیل جس کے پھولون مین ڈنڈیان نہ ہون وضو کے
تیل موم کی شمع چکنی مٹی کے چالیس چراغ سیر بھر روئی جو کنواری کے
ہاتھ کی دھنکی یا تومی اور کاتی ہوئی ہو سوا پاؤ بتاسے سوا پاؤ برفی
روز کے حساب سے دو سیر بیسن سوا پاؤ چھوٹی الائچیان پانچ آنے
روز کے حساب سے چراغی تلخ بادام کی لکڑی جس سے گنڈلی کھینچی
جائے گی سفید بے داغ شیشہ شعلہ لکڑی کی ڈانٹ من بھر کوئلے
دس سیر آٹا یا میدہ ڈھائی سیر گھی الغرض سب ملا کر کوئی ساٹھ روپیہ
کا ننھا سا لٹکا تھا میر صاحب چیزون کے نیچے رقمین بھی لکھتے چلے گئے
اور بوکھلاہٹ کے مارے ایک کے دو دو جوڑ گانٹھ کر پانچ اوپر سو کا
کا حساب لگایا پھر اُس کی شکلون کو دیکھکر یہ سہل معلوم ہوا کہ میرے
سر کے جن اُتارنے کے واسطے یہ رقم خرچ کے کاغذ پر اُن کے نام
لکھ دین اس لیے گھر مین سے سوا سو روپیہ لے جا کر پانچ جیب خاص

سے ملاکر ہاتھ جوڑکر اُن کے آگے رکھ دیے خوشی خوشی نذر دی اور کہا کہ ہم سے تو کچھ نہ ہو سکے گا آپ سامان کریں کسی بات میں اگر کچھ کسر رہ جائے گی تو ساری محنت اکارت ہو گی پہلے تو وہ ہلتے سر کو اور ہلایا کہیں پھر اُلٹا احسان کا چھپر رکھ کر منھ بنا کر وہ پوٹلی اُٹھالی گھر میں جاکر چرندم خورندم کر ڈالا اُن کے نزدیک سے چلے بیٹھیں پورے ایک مہینہ گیارہ روز بعد بڑی بی تشریف لائیں مسکرا کے کوئی دو پیسہ بھر چنبیلی کے تیل کی ایک شیشی جس میں ایک حصہ مرچوں کا پانی بھی ضرور تھا میر صاحب کو دے کر کہا کہ اسے رکھو اور حال کہو بیوی نہائیں اُنھوں نے کہا کہ جی ہاں پرسوں اُنھوں نے غسل صحت کیا بڑی بی نے سر ہلایا یعنی ہمیں معلوم ہے ان بندہ خدا کو اُن کے اس علم و خبر پر اور زیادہ یقین بڑھا پھر ہنس کر کہا کہ اپنے ہاتھ سے بارہ قطرے اس تیل کے اُن کی چندیا پر ڈال دینا معلوم ہو گا کہ آگ لگ اُٹھی وہ گھبرا کر اُن کا پیچھا چھوڑ دے گا بھاگ کر یہاں آئے گا سوا اس شیشے کے اور کہیں جگہ نہ پائے گا میں اس کا منھ اُدھر کیے ہوشیار بیٹھی ہوں لے جلدی جاؤ ابھی مجھے بڑے بڑے کام ہیں وہ بولکھلائے گھر میں آئے اور تیل میرے سر میں لگایا تیل کا پڑنا تھا کہ سچ مچ معلوم ہوا کسی نے آگ لگا دی سارا سر جلنے لگا ہزار ہزار ضبط کرتی ہوں نہ ہو سکا آخر کو کہہ بیٹھی کہ یہ کیسی بلا سر میں جھونک دی وہ یا تو تالو میں تیل کھپا اور سر سہلا رہے تھے یہ سنتے ہی شیشی لیکر کافور ہوئے بڑی بی

نے وہاں اتنی دیر میں سوا منھ شیشہ پانی اور بالو سے بھر کر ڈانٹ لگا کر لکھیا لیا اور کپڑے سے پانی پونچھ کر کمرے کے اندر رکھ چھوڑا کچھ گوگل کچھ بال کچھ چمڑا آگ پر رکھا جس کی چراہند اور بدبو نے سارا گھر سڑا دیا میر صاحب جو آئے تو دماغ کے لالے پڑے ناک بند کیے کمرے میں پہونچے دیکھا کہ بڑی بی کچھ سینت سمیٹ رہی ہیں اشارہ سے انھیں آنے کو منع کیا وہ اُلٹے قدم باہر گئے رات کو بڑی بی اُس شیشے کو دونوں ہاتھ سے پکڑے کلیجے سے لگائے باہر نکلیں پیٹ میں سانس نہیں سماتی تھی بوجھ سے مری جاتی تھیں باہر نکل کر کرسی پر لاکر دے مارا اور کہا کہ موئے کو جلا بھنا کر خاک میں ملا دیا سارا زور رکم کر ڈالا اُس پر اتنی بھاری لاش ہے کہ کمرے سے یہاں تک آتے آتے شل ہو گئی گومتی پار جانے میں تو مر جاؤں گی میر صاحب کے دل میں آیا کہ ذرا میں بھی تو دیکھوں بڑی بی نے ہنس کر کہا کہ تمھارا بھی جی چاہتا ہے اچھا آنکھوں پر پٹی باندھ کر یا منھ پھیر کر اُٹھا دیکھو وہ دل کی بات پہچان جانے سے اور بھی گرویدہ ہو کر مرید بن جانے پر تیار ہو گئے غرض کہ اُس شیشے کو اسی طرح سے اُٹھایا بڑی بی کو اُس کی ڈانٹ پر لپیٹنے کو کچھ نہ ملا اُن کا رومال پڑا تھا وہی لے کر اُس پر اُنھوں نے لپیٹ دیا یہ منظمہ سے وہ رومال لائے تھے میں نے اس کے ایک کونے پر پھول بنا کر اُن کا نام کاڑھ دیا تھا اسی طرح ہر رومال پر ایک ایک نام کڑھا تھا بڑی بی نے

اُن سے پوچھا کیون کچھ بھاری ہے ایک تو آتشی شیشہ دوسرے لبالب پانی سے بھرا ہوا کیونکر بھاری نہ ہوتا میر صاحب کے اعتقاد نے اُسے اور وزنی کر دیا کہا کہ جی ہان بہت بھاری ہے یونہین دیکھو یہ سن اور یہ بوجھ اُٹھا کر اتنی دور لے جانا پھر نہ مزدوری نہ دھنوری یہ کہہ کر بٹوا کھول کر چکنی کا چورا اور تمباکو کھایا ایک صافی مین پانچ چار گلوریان لپٹی تھین انھین کھولا چوما چاٹا آنکھون سے لگایا پھر بند کر دیا پھر آپ ہی پوچھا کہ پان کھاؤ گے دیکھو کیا یاد کرو گے عمر بھر تو نہ کھائے ہون گے تمھاری خاطر ہے وہ بیچارے پان کا مزا اور ذائقہ کیا جانین جو دے دیا وہ کھا لیا دوسرے تمباکو نہ کھاتے تھے فقط دو وقت کھانے کے بعد پان کے عادی تھے اس گلوری کا کھانا تھا کہ پسینہ آگیا پانچ سات بیگمی پان کتھا چونا ڈھیر دن الائچی چکنی کا چورا کیوڑے اور مشک کی خوشبو وہ مزا ملا کہ پان ہو چکنے کے بعد بھی ہونٹ چاٹا کیے بڑی بی جب جانے لگین تو چار گلوریان اُن کے پاس اور تھین وہ بھی لے لین اور اس شرط سے کہ روز دیا کرنا یہ نہین کہ مزا اڑوا کے الگ ہو جاؤ بڑی بی نے کہا کہ روپیہ خرچ ہونے سے بھی یہ پان نہین نصیب ہوتے بہو بیٹیون کے ہاتھ کے ہین کہ باتین انھون نے پوچھا معلوم ہوا کہ بڑی بی کی جا بھتیجی جمیل النسا بیگم صاحب کی بنائی ہوئی گلوریان تھین ادھر تو بڑی بی میر صاحب سے رخصت ہوئین دریا کے بہانے بیری والے مکان مین ہمسائی کے ہان پہونچین اور ادھر عابدہ بیگم نازلی

ہوئین دالان مین پردے کے اندر اک درے کے دروازے سے لگی ہوئی یہ بیٹھی ہین ادر ادھر جمیل النسا اور بڑی بی بیٹھی رازو نیاز کر رہی ہین آج اُنھون نے پورا قصہ بیان کیا مگر کچھ نام و نشان کسی کا نہ تھا بعد اس کے شیشہ دیا کہ اسے کہین اچھی جگہ رکھکر بھول جاؤ اُنھون نے کوٹھری مین لے جاکر الماری کے اُدھر چور خانے مین اندر دا کو دیوار سے لگا کر آڑ مین رکھدیا پھر پانون کی بات چیت ہوئی تیل کا ذکر آیا جن کو بند کرنے کا حال کہا جتنی دیر عابدہ بیگم بیٹھی رہین یہی باتین سُناکین چلتے وقت گلے سے لگا کر بڑی بی نے تسلی دی اور کہا کہ گھبرانا نہین فقط آنکھون کی سوئیان باقی رہ گئی ہین ہین سب اپنا کام کر چکی وہ ایسا کچھ شرمیلا مردوا ہے کہ کسی طرح سے کھل ہی نہین چکتا قصد کرتا ہے اور رہ جاتا ہے کل مین الائچیان پڑھوا کر لاؤن گی وہی پان مین تم دیا کرنا دو ہی چار دن مین یہ ساری شرم جاتی رہیگی مین ابھی کہہ کر چھیڑ سکتی ہون لیکن اچھا نہین مزا تو جب ہے کہ وہ کہے اور مین انکار کرون ہان ہان کہہ کر جمیل النسا نے اُنھین رخصت کیا کنڈی بند کی پھر سیدھی کھڑکی کی راہ ہماری طرف آئین جب عابدہ کو ادھر نہ دیکھا تو پھر اپنے ہان گئین اور دالان مین اک درے کے قریب اُنھین بیٹھا دیکھ کے حواس جاتے رہے گھبرا کر پوچھا کہ ہائین تم یہان کب سے بیٹھی ہو ان صاف گو نے کہہ دیا کہ بڑی دیر ہوئی جمیل النسا کے دل پر ایک چوٹ پڑی اور دیر تک حیرت و سکوت

مین کھڑی رہین اس پر عابدہ بیگم نے کہا بھی کہ کیون میرا بیٹھنا کچھ ناگوار ہو تو مین چلی جاؤن وہ ایسی بیخود تھین کہ اس کا بھی کچھ جواب نہ دیا عابدہ بیگم اُن کی یہ بیجا حرکت خلاف عادت دیکھکر یہ کہتی اور مسکراتی اُٹھین کہ اے لو بیوی تم خفا نہ ہو مین جاتی ہون ان باتون نے اُن کی حیرت کو اور زیادہ بڑھا دیا عابدہ کھڑکی سے نکل کر کنڈی لگا کر وہین کھڑی ہو رہین اور کسی خیال سے نہین فقط اس وجہ سے کہ دیکھون یہ اس وقت کہین مجھی سے تو کچھ رکی ہوئی نہین ہین اور اگر رکی ہین تو کس خطا پر وہان اُنھون نے مان کا مزہ لیا کہ سبحان اللہ تم تو خوب آدمی ہو نہ کچھ سنو نہ دیکھو مین تو اُدھر ممولا بیگم سے باتین کر رہی ہون اور تم نے عابدہ بیگم کو سر پر بٹھا رکھا سیرین ہین جو وہ سُن گئی ہون اُنھون نے کہا کہ مین کیا جانون تمھاری سمجھی مین کون ہے کون نہین ہے تمھین چاہیے دیکھ بھال کے باتین کرو اُلٹا مجھ پر رکھتی ہو مجھے کیا خبر کہ کیا ہو رہا ہے ایک تو در مین پردا پڑا ہوا دوسرے سُنتی کم ہون دیر تک جمیل النسا بیگم بیٹھی ہوئین مان کو الہنہ دیا کین پھر اپنے مقام پر کہا کہ اب یہان رہنا صلاح نہین اُفتاد سے آدمی مجبور رہے اور دہشت لگی رہے گی خدا خدا کر کے تو ممولا بی آتی ہین جنبون مین اتنا سہارا ملا ہے آسرا لگائے آج تک بیٹھے تھے اُٹھ ہی جانا مصلحت ہے نہ آنکھ چھپے گی نہ راہ رسم مین فتور پڑے گا آپ ہی دیوار مین چھید کیا راہ کھولی آپ ہی چھید پا لگائین یہ بھلا کوئی بات ہے منع کر نہین سکتے

اپنے ہاتھ سے اینچن کھینچن چھوڑ گھسیٹن مین پڑنا میل ملاپ مین بیر مول لینا کس خدا نے کہا ہے یہان کے رہنے مین کام ادھورا رہے گا بدنامی اُٹھائین رسوا ہون اور پھر بیکار نہ بیل منڈھے چڑھے نہ آنسو پچھین وہ سنتی نہین تو نا پھونکا جائے سارا محلہ سُنے جب اُنھین خبر ہو ابا جان آئین آج ہی تو پیام دیتی ہون کہ یہان سے اُٹھ چلیے عابدہ بیگم یہ سب منصوبے سُنکر ہونٹ لٹکائے منہ تھوتھائے میرے پاس آئین مین نے کہا خیر تو ہے کیا ہوا کہا جی کچھ نہین شاید ہمسائی کو اس وقت میرا جانا ناگوار گذرا کہتی ہین کہ اُٹھ جاؤن گی مین نے کہا کہ یہ کیا بات یا تو وہ زورازوری یا یہ بے نمکی ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ جمیل النسا بیگم تمھین پوچھنے کو یہان آئی تھین تمھارے اُن کے کچھ بات چیت ہوئی سہی سہا کا معاملہ تھا کیا تھا کیا کہا کہ جی کچھ بھی نہین مین اُن کی امان جان پاس بیٹھی ہوئی تھی ایک بڑی بی ممولا بیگم برقع اوڑھے وہان آئین اور دیر تک اُن سے باتین کیا کین کہ مین نے یون اُتو بنایا اور یون روپیہ لیا تمھارے ہاتھ کے پان کھلائے گنڈے تعویذ دئے شیشے مین جن کو بند کیا جن کو سچ مچ جن سمجھے حالانکہ اُس مین پانی اور بالو تھی تمھاری تعریف کرتے کرتے ہین نے اُن کو مدہوش کردیا سو روپیہ چلہ کھینچنے کے نام سے لے لیے چیزین وہ اڑنگ بڑنگ لکھوا دین کہ اُن کے فرشتون کے ہاتھ نہ لگین اب کچھ دیر نہین فقط حجاب ٹوٹنے

کا عرصہ ہے دبین خاک نہین سمجھی کہ ماندہ کون تھا علاج کس کا ہوا
آتو کون بنا جن کیسا شیشہ کہان کا پان کس نے بنائے کس نے
کھائے سُنا بیشک سب کچھ لیکن جب سمجھ ہی مین نہ آیا تو سُنا نہ سُنا
برابر وہ جو ادھر سے گیئن مجھکو بیٹھے دیکھکر تصویر ہوکر رہ گیئن جس
سے صاف کھل گیا کہ ہمین سے چھپا نا منظور تھا تو ہماری ہی باتین
بھی تھین لیکن مین نے اس پر بھی کچھ نہین کہا مسکراتی ہوئی اپنے
گھر چلی آئی ہان یہ ضرور کہا کہ تمھین میرا بیٹھنا گوارا نہین ہے تو مین
جاتی ہون ای لیجیے وہان تو بات ہی یہی نکلی کھڑکی بند کر کے ٹھہری
رہی اُنھون نے میرا بدلا اپنی اَمّی سے لیا وہ تو دُھرے اُڑاتین
مگر باہر آواز نکلنے اور بھید کھلنے کے خیال سے دَہ بیٹھین اب تو یقین
ہوگیا کہ دال مین کالا ہے آپ کا میرا اور اسی گھر کا ذکر تھا۔ عجب
نہین جو دہ لھا ابا سے وہ بڑھیا ملی ہوتین نے کہا کہ نہین بہن آن
بیچارے سے کیا مطلب کہا واہ مطلب کیون نہین جتنی باتین اُسنے
اشارے کنایہ مین کین مین جانتی ہون سب اُنھین کی تھین بھلا آپ
کا غذ حساب کا تو دیکھیے سو روپیے اگر کسی تاریخ مین لکھے ہون تو
وہ مولا ہی لے گئی ہے مین ہنس کے چپ ہو رہی دوسرے دن صبح کو
کھڑکی کھولی گئی اور جمیل النسا آئین مین نے اُن سے کہا کہ بہن کسی
نے تمھارے بہنوئی کو اُبھار دیا وہ کھڑکی کے پیچھے پڑ گئے دو چار روز
وہ یہان اور ہمین اگر عابدہ صابرہ تمھاری طرف نہ آئین تو تم ادہ کچھ اپنے

اپنے دل مین خیال نہ کرنا مین نے اُن سے کھڑکی بند کرنے کو کہا یا ہے اس لیے اُن کی بھی راہ روکی گئی ہے وہ سُن کر چپ ہو رہین اچھا بُرا کچھ نہ کہا مین یقین جانتی تھی کہ میر صاحب اب گانون پر تشریف لے جائین گے وہان ایک ہفتہ گذر گیا اور وہ جانے کا نام نہین لیتے باہر مولا بیگم ہین اور خاطر مدارات رات دن وہ جمیل النسا کی کہانی بیان کرتی ہین اور وہ سُن سُن کے عش عش کرتے ہین جب روز کا بھی نہ کھڑا آئے دن کا یہی چرچا ٹھہرا اور آدمی بھی برابر آیا جایا چاہین ایک دفعہ غلام علی نے بھی سُنا اب تو اُس کو دل لگی ہو گئی روز بڑی بی کے پیچھے پیچھے سایہ کی طرح رہنے لگا سب بھید لے کر ایک دن اُس نے رحمت کو بلایا اور کہا کہ بواجی صاحبزادی کو کچھ خبر بھی ہے مردار مولا روز یہان آکر میان کو درغلاتی ہے پہلے دعا تعویذ کا حیلہ تھا اب پوری کٹنی ہو کر نسبت ٹھہرائی ہے پہر دن پڑوسن کی لڑکی کی باتین کیا کرتی ہے سنتے سنتے وہ بھی پھسل چلے ہین ایسا نہ ہو کہ اُس کے پھندے مین پھنس جائین بلا کی عورت ہے رحمت نے کہا کہ بھیا مین تیرے صدقے ذرا مجھسے اُن سے ملاقات کروا دینا مین اپنی لڑکی کا حال پوچھون گی مگر میرا پتہ نشان نہ بتانا اور تمھاری بات مین سب آج ہی تو بیوی سے کہتی ہون کہ آپ بیٹھی کن خیالون مین ہین ذرا روک تھام کیجیے غلام علی نے چلتے وقت بڑھیا سے کہا کہ ایک عورت تم سے ملنا چاہتی ہے اور بڑا ضروری کام ہے

ذرا ٹھہر جاؤ تو مین اُسے لے آؤن بڑھیا کو بتا دے کر غلام علی نے کمرے مین بند کیا اور دولت کو پکار کر چپکے سے رحمت کو بلوایا اور چیخ کر کہا کہ ذرا تم پردے پاس کھڑی رہو مین ابھی آیا مولا پنجرے مین بند تھین خبر نہین کہ کیا ہو رہا ہے وہ تھوڑی دیر پھاٹک مین کھڑا رہا جب بوا رحمت کو آتے دیکھا پھاٹک کھول ساتھ ہو لیا کمرے مین لے گیا دونون کو ملوایا ہماری رحمت بھی علامۂ روزگار تھین جن کی نوکر تھین بے نام بتائے اُن کی برائیان شروع کر کے اپنی بیٹی کا حال کہا ایک روپیہ چڑھایا دربردہ میرے مزاج بدلنے کی درخواست کی پوچھا کس کی نوکر ہو کہا بیوی ایک شہزادی ہین تم میرا کام کردو تو مین تمھین وہان بھی لیجلون انھین دو باتون کی بڑی آرزو ہے ایک چندا سا میان دوسرے بھند نا سا بچا جو کھو گی وہ کرین گی جو مانگو گی وہ دین گی یہان کہان آتی ہو اُس نے اجنبی جان کر دبی زبان سے کچھ کہا مگر گول گول رحمت نے کہا کہ معقول وہان بھی بات چیت ہو چکی ہے اور ادھر تم بھی ٹانگین توڑ رہی ہو مگر میرے نزدیک تو بیکار کی دوڑ دھوپ ہے اللہ رکھے اُن کے کروفر مال تال کے آگے دوسرے کو میر صاحب کیون پوچھین گے لیکن بیوی خدا کے لیے کہین اُن سے نہ کہہ بیٹھنا ورنہ میری جان کے دشمن ہو جائین گے اور سوا میرے دوسرا اُس راز کو جانتا نہین مین ہی پھاپھا کٹنی ہون میرے روزگار پر نہ پانی پھر جائے چار روپے کا سہارا ہے ایک ٹیس لگی ہے لڑنہ موئے پڑموئے کا نقشہ ہے تمھارے بڑھاپے اور روز کی محنت پر

خیال کرکے مین نے کہا کہ اُنھون نے اچھی دو دھڑ لگا رکھی ہے ادھر
آن کے پھانسنے کی تدبیر کی ہے اُدھر دوسری جگہ سٹے بٹے لڑا رہے ہین
اچھے آدمی معلوم ہوتے ہین بڑی بی بوا رحمت کے قدمون پر گر پڑین اور
کہا کہ بیوی مین سر آنکھون سے تمھارا کام کر دون گی لو یہ اپنا روپیہ لو
بلکہ پانچ روپیہ کی مٹھائی اور تھین دون گی تم آٹھ روز کا ڈھکپ مین یہ
بات ٹال دو پھر مین یکسوئی کراون گی تمھارے کہنے سے آج یہ راز کھلا
مین بھی کہتی تھی کہ اگر سو برس کے بوڑھے کے آگے مین اس طرح سے
کسی عورت کی تعریف کرتی تو وہ بھی مشتاق ہو جاتا یہ بندہ خدا ایسا آدمی
ہے کہ سنتا ہے اور ٹال جاتا ہے کسی طرح دل نہین پسیجتا یہ سبب تھا کہ
اُدھر ہزارون کے وارے نیارے ہوتے ہین پھر شاہزادی ہین صورت
بھی بُری نہ ہوگی۔ رحمت صورت صورت اُن کی دس بیس ہزار مین
ایک ہے اور روپیہ کی تو گنتی نہین ہزارون کیسے لاکھون کہو۔ بڑی بی۔
میری بیوی مین صدقے وہ شاہزادی ہین اُن کے ہزارون گاہک ہو جائینگے
یہ ایک غریب کی لڑکی ہے ثواب کا کام ہے تم اسی کی بات ہو جانے
دو۔ رحمت واہ واہ اور میرا فائدہ جو ہاتھ سے جاتا رہے گا اُسکا ذمہ دار
کون ہے بے واسطے تو مین نے یہ کام سر پر لیا نہین کچھ تو اپنا نفع دیکھا
ہوگا۔ بڑی بی ہان بیوی یہ تو سچ ہے ادھر تو ڈھاک کے تین پات
ہین تھین مین تم سے وعدہ کر لیتی دو چار سو تک البتہ مین دلوا سکتی ہون
اور سو پچاس اپنے پاس سے دے نکلون گی۔ رحمت۔ پھر کب تاقبت

کا وعدہ کل تک ہین اپنے گھر پر اور ہون پرسون چلی جاؤن گی آٹھ روز کی تو تھمسی لے کر آئی تھی دمولا بیگم ہین کل ہی اس کی تدبیر کرتی ہون تم گھبراؤ نہین رحمت سر پر پانوئن رکھ کر چلے بھاگین اور ممولا آٹھ کر سیدھی بھر کوٹھے پر پہونچین سر پکڑ کر نڈھال ہو کر بیٹھ رہین میر صاحب ممولا کو پھولا لگا دیکھکر گھبرائے ہزار ہزار پوچھتے ہین کچھ نہین کہتین منت خوشامد کرا کے بولین کہ آج مجھے بڑا غم ہے میری پیاری مجھسے بچھڑتی ہے اُس کے چچا نے بلا بھیجا ہے وہین شادی ٹھہرائی ہے اب کا ہے کو وہ چاند سی صورت دیکھون گی ہین تو ساتھ چلی جاتی مگر کیا کرون بے بس ہون نگوڑی ناٹھی نہین بیچے لٹ بھر لگی ہے یہ کہہ کر رونے لگین میر صاحب نے کہا کہ آخر کوئی صورت اُن کے یہان ٹھہرنے کی بھی ہے کہا کہ ہان ہے کیون نہین کہین شادی ٹھہر جائے ان کو لکھ بھیجین کہ جس لیے بلاتے ہو وہی بات جب نہین تو آکر کیا کرین مگر شادی کہان ٹھہراؤن کس کے پاس جاؤن کون ایسا سخی ہوا ہے جو اس وقت میرے آڑے آئے اور سر سے یہ بلا ٹالے میر صاحب نے کہا سخاوت کا یہان کیا کام ہے بڑھیا نے کہا کہ اُسکی آنو (آتو) ان) اب باہر جا کر کسی رئیس کے یہان نوکر ہوئی ہے اُس نے یہ بس بو یا ہے وہ بھی تو آتی ہے صاف صاف کہہ دیا کہ مجھے پانسو روپے اُنھون نے دیتے کہے ہین میر صاحب جھپ سے بول اُٹھے کہ اچھا وہ روپیہ اس کو دے دو اور کہو کہ تمھین اپنے کام سے کام ہے

روپیہ لو گھر کو جاؤ گویا تمھاری نسبت ٹھہرائی مل گئی (مولا بیگم) کون دیگا
میر صاحب (شرماکر) ہم دین گے (مولا) کب (میر صاحب) کل مگر۔
مولا۔ اگر مگر کیسا۔ میر صاحب پہلے جھیپے مگر اُس کے تعاجز کرنے سے
بول اُٹھے کہ ہمارے ہی ساتھ نسبت ٹھہرا دینا (مولا) واہ بھلا تمھارے
ساتھ وہ کیون راضی ہونے لگین چیونٹیون بھرے کباب دیمک لگی
لکڑی تو ہو رہے ہو لیکن مین تامقدور زور لگاؤن گی۔ میر صاحب
زور وور مین نہین جانتا وعدہ کرو تو اسی وقت روپیہ دیتا ہون (مولا)
روپیہ تمھاری زبان پر ہے کیا مین جانتی نہین لیکن وعدہ کیونکر کرون
نہ راضی ہون تو جھوٹی پڑون تم سے پھر چار آنکھین ہو سکین گی
میر صاحب تم چاہو گی تو سب ہی کچھ ہو جائے گا نہ راضی ہونا کیا معنی
مولا۔ تو اچھا کل پر رکھو مین اُن کے مزاج کی ذرا تھاہ لے لون
میر صاحب چپ ہوئے پھر کہا کہ مین کل پرسون نہین جانتا جو کچھ
ہو اسی وقت ہو جان پر کھیل کر تو مین نے ایک بات کہی ہے کل
خدا معلوم یہ ارادہ رہے کہ بدل جائے اس فقرے پر بڑی بی سمجھین
کہ بیشک دوسری جگہ بھی بات چیت ضرور ہے ایسا نہ ہو کہ وار
اُچٹ جائے سچ ہے جو کچھ ہو ابھی ہو کہا کہ یہ تو نئی ضد ہے اچھا روپیہ
تو منگواؤ وہ جا دئی آٹھے اور الماری کھول پورے چار سو گن دیے
باقی کے لیے گھر مین آئے مجھسے کہا کہ سو روپیہ کی ضرورت ہے مین نے
کنجیان پھینک دین خوشی خوشی روپیہ لے گئے پورے پانسو لے کر

وہ اُدھر کھسکین میر صاحب گھر مین کھانا کھانے آئے بڑی بی کے دلپر تو چوٹ پڑی تھی اسی وقت غلام علی سے کہا کہ بھیا ذرا ان بیوی کو پھر بلا دینا وہ اسی طرح کمرے مین اُن کو بند کر کے یہ کہہ کر باہر نکلا کہ آپ بیٹھیے مین کھانے کو پوچھ لون تو جاؤن ڈیوڑھی پر جاکر بوا رحمت کو پکارا وہ اُس کے ساتھ باہر پہونچین بڑی بی نے پوٹلی اُن کے آگے کھسکا دی کہ لو بیوی یہ تو اسوقت موجود ہے اور آگے اور بھی خدمت کی جاویگی رحمت پہلے کچھ رکین پھر یہ کہہ کر اُٹھا لیا کہ اب تو مین اقرار ہی کر چکی ہون خیر بہتر آٹھ روز تک بالکل زبان بند رکھون گی مگر اس مدت مین تم اچھی طرح راضی کر لینا کہ وہ ایک طرف ہو رہین مولا ہان ہان کر کے وہان سے رخصت ہوئین جب وہ جائین تو بی رحمت گھر مین آئین اور چپکے چپکے روپیہ رکھ کر بلکی ہوئین قابو ڈھونڈھنے لگین کہ میر صاحب جائین تو سب حال کہین وہ بیٹھے ہی ہوئے ہین کہ دروازے پر رونے کی آواز آئی کوئی دوڑا گیا معلوم ہوا کہ رحمت کا گاہک ہے وہ گھبرائی ہوئی گیئین اُن کی لڑکی نے بلایا تھا بارہ برس بیمار رہ کر سیکے مین آئی تھی اس کا غیر حال تھا رحمت نے کچھ دیر ٹالا جب میر صاحب نہ ٹلے تو رخصت لے کر سوار ہو گیئین وہان پہونچین تو اس کا آخری وقت تھا اُنھون نے رونا شروع کیا اُس بیچاری نے انتقال کیا وہ تو جاکر اُدھر پھنسین صبح کو بختاور دولھن اور سطوت آرا بیگم پھر آئین دہی دُکھڑا چھیڑا مین نے وعدہ کر لیا کہ اچھا مین اب آکر آپ کی تشفی کو

بھی سلجھا دون گی جمعہ ٹھہرایا گیا دن بھر رہ کر وہ سوار ہوگئین تیسرے دن جمعہ تھا مین تو ادھر گئی یہان بی ممولا جان نے میر صاحب کا عقد کرا دیا اور اتفاق سے میرے جانے کے دوسرے دن نہ دیکھا ہفتہ نہ دیکھا اتوار جمعہ کا نکاح ہفتہ کا طلاق سنا تھا یہان بوکھلاہٹ کے مارے ہفتے ہی کو نکاح ہو گیا کعبہ کی نیو بھی ہفتے ہی کو پڑی تھی مہر پہ کچھ بات بڑھنے کو تھی کہ بی ممولا نے جمیل النسا کی مرضی سے اُس بحث کو بھی موقوف کیا شرعی مہر بندھا جمیل النسا تو یہ خوب سمجھ چکی تھین کہ پانچون اُنگلیان گھی مین سر کڑاہی مین ہے پھر وعدہ وعید قول قرار کرنا کیسا وہان میان صاحب فقط پندرہ روپیہ کے مالک تھے اُس مین سے بھی پانچ ساجدہ کے تھے اور دس اُن کے مین آٹھ روز وہان رہی اور اصغر کے ساتھ سطوت آرا بیگم کی لڑکی کی بات ٹھہرا دی بڑا قصہ چکا جمعہ کو پہر دن رہے مین گھر پر آئی تو ساجدہ بیگم کو دیکھا رد کر دہ گلے ملین اور ماندگی مین اپنے نہ پہونچنے کا عذر کیا سر شام شہریار دولھا بھی آئے ایک مدت سے نہین آئے تھے یہ سب بیٹھے ہوئے ہین دولت باہر والے کوٹھے والا کمرہ جھاڑ کر بہت سے کاغذ لائی کہ ردی چھانٹ دیجیے تو مین گھڑے مین ڈال دون اس مین فرمایشی کا غذ نکلا جو ممولا بیگم نے میرے جھینٹے کے علاج کے لیے لکھوا دیا تھا مین اُسے دیکھ رہی ہون کہ غلام علی نے دولت کو پکارا وہ باہر گئی کہا کہ بیری والے مکان

کے کرایہ دار اُٹھے جاتے ہین کچھ کرایہ تو اُن کے ذمے نہین ہے
عابدہ بول اُٹھین کہ کیون ہے کیون نہین دیکھو مین کاغذ دیکھتی ہون
کاغذ دیکھکر اُنھون نے کہا کہ پورے پانچ مہینے کا کرایہ ہے یہ دن
چھوڑ کے مین چاہتی ہون کہ منع کرون وہان دولت آ سے پیام دے
آئین اُس نے جا کرایا یہ روکا ہمسائی کا لڑکا بگڑنے لگا اُس کو تو
زور ہی کچھ اور تھا غلام علی میرے بل پر اکڑا اور کہا کہ ٹیڑھے ترچھے
کسی اور سے ہونا مین کھڑے کھڑے روپیہ لے لون گا اس نے کچھ
سخت سست کہا غلام علی نے لکڑی سیدھی کی ادھر تو اُن سے
جھگڑا ہو رہا تھا اور ادھر عابدہ یہ کہتی ہوئی کوٹھری مین پہونچین کہ
دیکھو تو ان سب کی بے مروتی آٹھ رونے اُنھون نے اسی لیے
کھڑکی بند کر لی تھی چلتے وقت بے اعتنائی کی کیا ضرورت پڑی تھی
ہائین یہ اُنھون نے منھ کیون چھپایا مین کہی یہ سنکر باہر نکلی دولت
سے کہا کہ ارے بوا غلام علی سے تم نے کچھ اور تو نہین کہہ دیا اُسنے
کہا جی نہین جو بیوی نے بتایا تھا وہی کہا مین انگنائی تک یہ سنتی
ہوئی آئی ہون کہ عابدہ اُدھر سے پریشان نکلین اور کہا کہ باجی امان
ہمسائی کے لڑکے سے کوئی ہمارا آدمی لڑ رہا ہے کرایہ کرایہ کئی
دفعہ مین نے سُنا اُن کی امان جان بُرا بھلا کہہ رہی ہین کھڑکی اُدھر
سے بند ہے مین نے بھائی شہریار دولھا سے کہا وہ باہر گئے
بیچ بچاؤ کیا لڑکے کو سمجھایا اور کہا کہ بھئی یا روپیہ دو یا اسباب

چھوڑ جاؤ ۔ لڑائی بھڑائی کیسی بھلے آدمیون مین کہین ایسی باتین ہوتی
ہین غلام علی تو چپ بھی ہو رہا لڑکے کا غصہ کسی طرح کم نہین ہوتا ۔
شیر کی طرح سے اُسے دیکھ رہا ہے دور سے بیٹھا کھائے جاتا ہے
سر ہلاتا ہے اور کٹکٹاتا ہے گھورتا ہے اور رہ جاتا ہے جب غلام علی
نے دو چار مرتبہ دیکھا کہ وہ رہ رہ کر ہونٹ چبا رہا ہے اس وقت
پھر وہ اُٹھا اور کہا کہ میان جاؤ پندرہ روپیہ ڈھیلے کرو نہین ساری
شیخی کرکری ہو جائے گی غصہ دھرا رہ جائے گا مین نیلی پیلی آنکھون سے
ڈرنے والا نہین دھمکیان اپنی بھر کے لیے رہنے دو کسی لونڈے
لاڑھی کو دکھانا وہ تنتاہو کر مزدورون پر جھلایا کہ ارمان تم اُٹھاؤ بھی
بکنے دو ایسے بہت سے بھونکا کرتے ہین غلام علی بھی جھنجھلایا ا
کی ایک ایک جھڑپ ہوگئی وہ لپاڈگی کو تیار تھا پھر شہر با
بیچ مین کود پڑے اور کہا کہ ارمان کچھ عجب طرح کے آ ہو
بڑے ہٹ چھوٹ اور جھگڑالو معلوم دیتے ہو تمھین برا ما دیتا ہے
تو روپیہ کیون نہین دے دیتے وہ بیچارہ نوکر آدمی صا مکان
سے کیا جاکر کہے گا خواہ مخواہ کی تو تو مین مین کرتے ہو نہ سے
غیرت آتی ہے نہ سمجھانے کا اثر ہوتا ہے اس تھکا فضیحت سے کیا ہوگا
نہ وہ طرح دے سکتا ہے نہ اُس کی اختیاری بات ۔ بے لیے
تو وہ نہین ٹلے گا اسی جیکسی کا نوکر ہے تم روپیہ کے عو اپنی آبرو
بیکار چینٹ دیتے ہو کڑک بانکے نہ بنو تہانہ دکھاؤ طرح سے

کہو ہان کیا کہتے ہو روپیہ نہ دو گے جب ایک سے دو ہوئے اُسوقت وہ سٹپٹایا اندر گیا مان سے کہا آخر اُنھون نے روپیہ دیا بھائی شہریار دولھا وہ روپیہ لے کر گھر مین آئے اور ساری حقیقت بیان کی غلام علی وہین ڈٹا بیٹھا رہا جب سب اسباب اُٹھ گیا گھر مین پہونچا کھڑکی کھولی دولت کو آواز دی مکان کو جھاڑا کوڑا کرکٹ پھینکا دروازہ بند کرایا پھر ڈیوڑھی پر آیا عابدہ مکان خالی ہونے کی خبر سنتے ہی پھر اُدھر گیئن دل شیشے مین لگا تھا چورخانے سے اُسے لے کر میرے پاس آئین مین جو دیکھتی ہون تو رومال میر صاحب کا ہے کسی ضرورت سے دولت دروازے پر گئی غلام علی کو دیکھا کہ بیٹھا ہوا ڑ مار رہا ہے پوچھا پردے کے پاس آکر کہا کہ بوا دولت اُنھون نے تو میان کے ساتھ اپنی لڑکی بیاہنے کی تدبیر کی تھی ایک کٹنی اُن کے ہان آتی جاتی تھی جو پہلے دعا تعویذ کے بہانے گھسی پھر نسبت کا پیام دیا خوب ہوا اُٹھ گئے بڑے پاجی معلوم ہوتے ہین اُس نے آکر مجھے خبر دی یہ سنتے ہی دل پر ایک چوٹ لگی اور بے تردد یقین آگیا کہ آہا یہی باتین اُس دن عابدہ نے سُنی تھین اسی سے میر صاحب نے گانون پر جانا چھوڑا اب کہیئے آج حال کھلا کچھ دیر مین نے سکوت کیا تھا کہ ساتھ ہی اپنے تئین پھر سنبھالا اور یہ خیال گذرا کہ جو حق بچون کا ہے اُسے بچانا چاہیئے مین نے ساجدہ بیگم سے کہا کہ بہن تمھارے بھائی تو خوشی خواہان ہین یا مہینون گانون پر رہتے ہین یا مہینون نہین

جاتے تم اپنے میان کو بھیج دو تو اچھا ہے وہ راضی ہوئین میر صاحب
اب رات کو بارہ بجے آنے لگے آئے اور باہر سو رہے نہ گھر سے کام
نہ مجھسے دوسرے دن مین نے سب مکانون کے کاغذ نکالکر ایک
ایک مکان اپنی لڑکیون کو دیا اور شہریار دولھا سے کہا کہ بھائی ایسا
کاغذ کرا دو کہ بعد میرے کچھ جھگڑا فساد نہ ہو اور جاتی زندگی کا کچھ
اعتبار نہین اور گاؤن کے کاغذ بین ان سب کے نام لکھ کر برابر کی
تقسیم کر دو انھون نے کاغذ لکھا ایک ہفتہ کو میر صاحب نے عذر کیا
دوسرے کو یہ کاغذ لکھے گئے فقط بڑا مکان جو محلسرا کے نام سے
مشہور تھا وہ رہ گیا جب شہریار دولھا کاغذ لکھ چکے تو بھائی سے
ذکر کیا انھون نے کہا کہ شاید یہ صلاح آپ نے دی ہے شہریار دولھا
جی نہین مین نے تو نہین صلاح دی ہان آپ کی بہن نے دی ہے
کہا خیر کوئی ہو اچھی بات ہے انھون نے کہا تو آج آپ کو بھی ٹھہرنا
ہوگا رجسٹری ہوگی کہا بہتر لیجیے سہ پہر کو بخت ویر سے کاغذ ہوگیا سب
جمع ہین کہ جمیل النسا کا بھائی آیا اور سب حال دیکھ بھال کے
گھر گیا ساری کیفیت بیان کر کے کہا کہ آج زبان مکانون کی لکھا
پڑھی ہو رہی ہے جمیل النسا کا تو دم نکل گیا کہ ہے ہے یہ کیا ہوا
جب تک میر صاحب جائین جائین انھون نے اپنے تئین گھونٹ
گھونٹ کے رکھا ان کا جانا تھا کہ وہ دن بھر نہ آنے کا چھدا رکھ کے
ابل پڑین دیہ آٹھ روز کی دھن تھین مان بیٹیون نے ملکر وہ وہ تانسا

کہ بھاگتے رستہ نہ ملا میر صاحب کو تو کم رغبتی اس سے ہوئی کہ نہ وہ پری نکلین نہ حور آدمی کا بچہ تھین جوانی تھی تو دو گھڑی کی بیگم صاحب کو کچھ اپنی غلط تجویز پر غصہ کچھ ان مکانون کا حال سن کے جزبز کچھ غلام علی کے تقاضے اور زیادتی کا رنج آخر گریدنیان کر کر کے اُنھون نے میر صاحب سے قبلوا چھوڑا کہ بیگم کی جائداد تھی اُنھون نے اپنے بچون کے نام گانون اور مکان لکھ دئے یہ سنتے ہی اُن کے چہرے پر ہوائیان اُڑنے لگین اور اُسی وقت سے ممولا کی تلاش ہوئی جب وہ پکڑ آئین تو اُن سے رو رو کر اپنے حال کا مرثیہ کہا وہ اُٹھی ہوئی میر صاحب کے پاس گئین اور ادھر اُدھر کے جھانسے بتے دے کر اس بات پر راضی کیا کہ تم بڑا مکان لکھ دینے کا قول دو اور کچھ تنخواہ کرو میر صاحب نے اپنے دس روپیہ کا نام لیا ممولا جھنجھلائین اُنھون نے پندرہ کر دیے پھر انھین کو دین بیس کیے ہوتے ہوتے تیس روپیہ تک نوبت پہونچی بی ممولا نے اور ہاتھ پانون چھیلانا چاہے تھے کہ اُنھون نے قسم کھائی ممولا چپ ہو رہین پھر کہا کہ اچھا دس روپیہ اپنے کھانے اور رہا کے اور بڑھا دو نہین بہت برا ہوگا میر صاحب دھمکی مین آگئے اور وعدہ کر لیا بیگم کے مالک تو تھے ہی سات روپیہ کرایہ مکان کے آتے تھے اٹھارہ کی یہ فکر کی کہ کہار اور خدمتگار چھڑا دون آخر میرے لیے نوکر ہین اول تو پھر بیگم ہر طرح سے تنخواہ دین گی ہین سوار ہو کر نکلون چاہیے جو چھیان چھٹتا پھرون بی ممولا نے اُن سے کہا وہ ناک بھون سکیڑ کر رہ گئین

یہان تو چو طرفہ سے سمیٹ کر چالیس کی بھرتی کی گئی وہان خطرے
مین بھی نہ آیا خیر اُس روز میر صاحب کو آنا نہ ملا دوسرے روز پھر قید
کیے گئے پیر کو بڑی خرابی سے تھوڑی دیر کی رخصت ملی ہنوز وہ نہین
آئے ہین کہ رحمت آئین بندگی کر کے میری اور لڑکیون کی بلائین لین
پھر سیدھی اناج والی کوٹھری مین چلی گئین وہان سے ایک مشکی لے کر
تختون کے پاس آئین اور روپیہ نکال کر میرے آگے رکھکر کہا کہ ان کے
پتہ لون مین میری نیند بھوک اُڑ گئی تھی لڑکی کا مرنا رنج سب بھول
گئی آپ مین جان لگی تھی اور اُن روپیون مین دھیان زیادہ لگ
چلیے تو اُن کی کہانی کہون مین نے کہا کہ یہان کون غیر ہے تم کہو وہ
ساجدہ بیگم کی طرف دیکھکر چپ ہو رہین اُنھون نے اُٹھنے کا قصد
کیا مین نے ہاتھ پکڑ کر بٹھا لیا اور رحمت سے کہا کہ ان سے پردہ
کیا رحمت نے ساری روداد بیان کی ساجدہ بیگم کی تو رنگت
اُڑ گئی اور عابدہ صابرہ نے رونا شروع کیا اتنے مین شہریار دولھا
آگئے اب تو ساری باتین آئینہ ہو گئین مین نے عابدہ اور صابرہ کو
تسکین دے کر گلے سے لگایا آنسو پونچھے تو تھمیو کر کے ایک ایک
کو روکتا تھا سب کہ میر صاحب تشریف لائے ساجدہ بیگم جھٹ
سے بول اُٹھین کہ ابا جان صاحب آپ کہان تھے سارے گھر کو
تشویش رہی کہ کہان جا بیٹھے وہ کچھ بات نہ کر کے رہ گئے
باہر سے کہارون اور خدمتگارون کو موقوف کرتے ہوئے آئے تھے

تنخواہ اُن کی مجھسے ملتی تھی جب وہ برطرف ہوئے تو سلام بندگی
اُنھون نے کہلوا بھیجا اور کہا کہ سرکار سے کہو ہماری خطائین بخش
دین محمدی خانم نے پیام دیا بین لاعلم تھی پوچھا ارے کس نے
چھڑایا کیون جانتے ہین وہ پھر دوڑی گئین کہا ابھی جانا نہین
ٹھہر جاؤ سرکار پوچھتی ہین کس کے حکم سے جاتے ہو اُنھون نے
بیان کیا محمدی خانم نے مجھسے کہا اس وقت مجھکو کوئی چارہ نہ ہوا
میر صاحب سے سبب پوچھا گریبان مین منھ ڈال کے چپ ہو رہے
جب دوبارہ مین نے کہا تو فرمایا مجھے پندرہ روپیہ مہینے کی ضرورت
ہے اس لیے بین نے یہ تخفیف کی شہریار دولھا نے ضرورت کو پوچھا
بین نے کہا خیر ہوگی اس سے کیا مطلب لیکن خدا نہ کرے ایسی
تنگی ترشی بھی نہین ہے کہ دس بیس روپیہ مہینے بین نہ ہو سکین
پھر تمھارے لیے تم اُن کو موقوف نہ کرو ایک تو ڈیوڑھی کی رونق
دوسرے بے سواری کے تمھارا کہین آنا جانا نامناسب ہے اُن
سے کہلوا بھیجو کہ وہ نہ جائین یہ سُن کر محمدی خانم اُدھر گئین اور اُنھین
بحال و برقرار رہنے کا حکم سنایا شہریار دولھا نے پھر پوچھا کہ خیر تو ہے
کہ آخر دو روز آپ کہان رہے بھابھی صاحب کہتی تھین کہ مدت بعد
آپ نے پیٹ سے پانون نکالے ہین یہ کیا بات ہے مین نے کہا
تم جانتے ہو ابھی بھانڈہ پھوٹ جائے بھی ہے تو لو سنو یہان صاحب
یہ بی مولا سیدانی کون صاحب ہین مین نے سنا ہے کہ بڑی صاحب کمال

ہین ذرا اُنھین بلواؤ تو مین بھی دیکھون یہ کیسی سیدانی ہین جن کے
ایمان کا ٹھکانا نہین بڑی بوڑھی ہوکر یہ ہتکنڈے سو روپیہ تم نے اُنکو
دیے اور اُنھون نے شیشے مین آسیب اُتار اتمھاری سمجھ مین نہ آیا
کہ یہ مکّاری اور جعلسازی ہے پڑھالکھا آدمی ہوکر ایسا ناسمجھ اور
نادان بن جائے مین نے مردوؤن کو چھو چھکے کا مقلد نہین دیکھا تھا
عورتین البتہ ضعیف الاعتقاد ہین ذرا مین پھسل پڑتی ہین نہ عقل سے
کام لیا نہ سوچے سمجھے بھوت پریت جن آسیب کیسا بے اصل بات
کو سُننا ہی کیا ضرور تھا کھاری کنوئین مین روپیہ پھینک دیتے خیرات
کردیتے وہ اچھا تھا تمھکو نہ مُجھکو لے چولھے مین جھوکو میرا روپیہ ایسی
دیسیون اور مردارون کے لیے تھوڑی تھا کہ تم نے اس بلا کو دیدیا
لے ذرا اس کی کرتوت دیکھوا رسے وہ شیشہ تو اُٹھا لا نادرمال بھچواکر
مین نے کہا لیجیے یہ وہی جن ہے جو سو روپیہ خرچ کرا کے آپ نے بند
کرایا تھا یہ تو نڈی کے اس یار گاڑا گیا تھا یہان کیونکر آیا اب آیا
ہے تو کیون بند رہے لاؤ مین اُسے آزاد کردون خیر کیا یاد کرے گا یہ
کہکر مین نے اُسے انگنائی مین پھینک دیا پانی جو بہا شہریار دولھا
ہنس کر کہنے لگے کہ ہائین یہ جن تھا کہ برف کا ٹکڑا لیجیے وہ تو گھل کر
بہہ گیا مین نے ہنسکر کہا کہ جی ہان یہ آبی جن تھا تم نے آتشی سُنے
ہون گے اس کو بھی دیکھ رکھو یہ کہکر مین نے رحمت کو آواز دی
میرے حکم سے اس نے ساری رُوداد بیان کی پھر مین نے وہ روپیہ

منگا کر رکھے میر صاحب بولے کہ رحمت اب تمھیں ہوش آیا پہلے تو وہ فطرت کی اور پھر یہ غفلت دکھائی اُس نے کہا کہ دو دھا سیان خدا کی قسم مجھے وقت نہ ملا مجبور ہو گئی فرمایا کہ پھر اب کیا ہونا ہے (مشتیکہ بعد از جنگ یاد آید برکلۂ خود باید زد) جو ہونا تھا ہو چکا ساجدہ بیگم تڑپکر بولین کہ کیا ہو چکا کہا نکاح شادی بیاہ یہ سنتے ہی سب چاؤں چاؤں کرنے لگے مین نے ہاتھ سے سب کو روک کر کہا کہ خدا مبارک کرے جو ہُوا ما نئے اس سے کہو ہم تمھاری راحت اور خوشی کے شریک ہین لے اب تو کھل گیا چھپانا لا حاصل ہے بیان تو کرو کیونکر ہوا کس سے ہوا میر صاحب نے از ابتدا تا انتہا ساری سرگذشت بیان کی مین نے کہا اس کا تو غم نہین کہ کیون ہوا مگر یہ ملال ضرور ہے کہ تم نے ہمین دشمن سمجھکر چھپایا اگر ہم پر پہلے ہی ممولا کا آنا جتا دیتے تو دھوکا نہ کھاتے اب بھی کچھ نہین گیا ہے جو ہونا تھا بقول تمھارے ہو گیا بیوی کو یہان سے آؤ الگ رہنے مین ممولا کا ساتھ نہ چھٹے گا اور وہ بلائے بے درمان ہے بیوی تمھاری لالچی ہین کا نون مکان روپیہ پیسہ دیکھکر گری ہین یہ بات گویا کہ مین اپنے کا نون سے سنی ہوئی کہتی ہون اگر وہان بٹھا کر سو روپیہ مہینہ بھی دو گے تو نظرون مین نہ سمائے گا دوسرے نام انھین لوگون کا ہوگا چالیس پچاس روپیہ کی تو کوئی اصل نہین ایک دفعہ فقرے پر چڑھ چکے ہو دوبارہ نہ فریب کھا جاؤ مجھے نہ اپنا خیال ہے نہ سوتاپے کا ملال مگر جو کچھ میرے

پاس بزرگون کا صدقہ ہے یہ عابدہ اور تمھاری سب لڑکیون کا پیٹ ہے ایسا نہ ہو کہ وہ آفت روزگار تمھین پھانس پھنس کر میرے بچون کی حق تلفی کرائے اور تم دم دھاگے مین آجاؤ یہان لے آنے مین نہ کسی کو بہکانے کا موقع ملے گا نہ دو عملے مین تمھارا آشیان ہوگا نہ مجھے اپنے بچون کے خیال سے بےچینی رہے گی آیندہ تمھین اختیار ہے مجھے بڑا کھٹکا اپنے بچون کا ہے خدا رکھے وارث ہم سب کے تم ٹھہرے تمھین جب بگڑ جاؤگے بھڑکانے سے دشمنی کروگے تو دوست ہمارا کون ہوگا اور فریاد کس سے کرین گے کون ہمارا مددگار ہوگا اور کون اس بیڑے کی ناخدائی کرے گا میر صاحب نے سب سن کر قسم کھاکر کہا کہ بخدا لڑکیون کا حق نہ دینے والے پر لعنت کرتا ہون ایک مولا نہین ہزار مولا ئین کہین اب رہا تنخواہ کا دینا وہ چالیس روپے مین کہہ چکا ہون مین نے کہا اب پچاس کہہ دو مگر اس شرط سے کہ یہان آکر رہین میری اس بات کو سونچو سمجھو صلاح مشورہ کرو تمھاری بہن بہنوئی ہین اُن سے پوچھو گچھو جو اپنے حق مین بہتر دیکھو کرو نہین جانے دو مین نے یہ بات منھ دیکھے کی محبت سے کہی ہے نہ دنیاداری سے بلکہ تمھاری اور ان بچون کی بہتری کے لیے نانا دادا باپ ان سب نے کئی کئی محل اور بیبیان کین مین نے انھین بزرگون کی جایداد پائی ترکہ لیا یہ بات بھی اسی ترکے مین ملنا چاہیے تھی اور اگر ایسا نہ بھی

ہوتا تو بھی میرا کیا زور تھا تمھاری کوئی اتالیق تو ہون نہین ہر شخص اپنی مصلحت کو نیک جانتا ہے اور جو کرتا ہے اپنے نزدیک اچھا کرتا ہے اگر تم یہ خیال کرو کہ وہ کیا منھ لے کر آئین گی تو یہ تمھارا خیال ہی خیال ہے اگر میرا اُن کو پاس و لحاظ ہوتا تو وہ ایسی جرأت نہ کرتین جب بہنا پاکرکے اُنھون نے سوتا پا کیا تو منھ دکھانے کو کیا ہوا تم الگ تھلگ رہو مین جاؤن مل جل کر مہمان بلاؤن اور یہیں یہان بٹھا رکھون سب نے ہان ہان کی میر صاحب بھی راضی ہوئے دوسرے دن صبح کو مین وہان پہونچی اور اسی طریقے اور فقا علے سے ملکر بے ملے جلے چلے آنے کا شکوہ کیا سب کے سب جھیپے جھیپے ملے تین پہر رہ کر مین اُنھین ساتھ لے کر سوار ہوئی تو دس بجے رات تک تو وہ گھر مین میرے اور ساجدہ بیگم کے پاس بیٹھی رہین جب سونے کا وقت آیا تو مین نے اُن کا ہاتھ پکڑا اور جہان ان کے لیے آرام کی جگہ بنائی تھی وہان لے کر آئی میر صاحب کو دیکھکر کچھ کتمنائین سٹ پٹائین جی نہین آپ کہان لے آئین پیچھے سرین کہا کین مین نے سماعت نہ کی ایک کا ہاتھ پکڑ کے دوسرے کے ہاتھ مین دے دیا اور پلنگ پر بٹھا کر مین چلی آئی وہان نہین معلوم گلے شکوے ہوئے کہ ہنسی دل لگی صبح کو جب سب پھر اکٹھا ہوئے تو مین نے جمیل النسا کو گلے سے لگا کر کہا کہ بیوی تمھارے شرمانے کی کیا بات ہے خدا نہ کرے آنکھ لگا کے غیرت گنوا کے نہین آئین جھیپو کیون مان باپ نے

جس کے ساتھ چاہا بیاہ دیا تمھارے سر کی اور صابرہ کی جان کی قسم مجھے نہ تم سے رنج ہے نہ تمھارے میر صاحب سے اپنا گھر سمجھ کر ہنسی خوشی رہو یہ کھسیانا پن کیسا اس سے تو وہی وقت اچھا تھا کہ پہلے تم اپنا گھر سمجھکر ہر کام مین لگ جاتی تھین جب اتفاق سے سچ مچ کا گھر ہوا تو کنارہ کر بیٹھین ہنسو بولو چلو پھرو اپنے گھر کا کام کاج کرو یہ ندامت اور خفت کیسی کچھ انوکھی تمھین نہین ہو سیکڑون لڑکیان بیبیون پر بیاہ گئی ہین روز یون ہی سمجھا کر اُن کو دھیرا کیا وہان تو جو کچھ تھا بناوٹ کا تھا لیکن مجھے سکوت نہ کرنا چاہیئے تھا اس لیے اُن کو دو چار روز مین کھینچ کھانچ کر قریب انداز پر لے آئی کئی دفعہ اُنکے گھر سے آدمی آیا پھیر دیا گیا آٹھوین روز مین نے اُن کو ہمیشہ کے لیے رہنے کا پیام دیا اور ساتھ ہی اس کے پچاس روپیہ کا لالچ بھی دیا سن کر پی گئین پھر کہہ کر مین نے اُن سے جواب مانگا کہا کہ مین امان جان سے پوچھ لون مین نے کہا تعجب ہے کہ امان جان تمھاری نفع کی بات کو نہ منظور کرین کھانا کپڑا میرے ساتھ پچاس روپیہ اُس کے علاوہ لو جو جی چاہے وہ کرو چاہے گہنا بناؤ چاہے لٹاؤ اُنھون نے پھر وہی جواب دیا مین نے کہا کہ دیکھو بہن تم نہین سمجھتی ہو اس مین تمھارا سب طرح کا نفع ہے تھوڑے دن مین انشاء اللہ سر سے پانؤن تک سونے مین پیلی موتیون مین سفید ہو جاؤ گی اور وہان رہنے مین تمھارے پلّے کچھ نہ پڑے گا پچاس روپیہ پچاس راہ ہو جائین گے

جھوٹا کھاتے ہین بیٹھے کے لیے سوتا پے کی جلن گوارا کرو نرم گرم اٹھاؤ
دُہری تہری اطاعت کرو اور بیکار دس روپیہ اُن کو بھیج دو گی تو
بھی چالیس روپیہ بچین گے پانچسو روپیہ سال مین جو کچھ کم ہوگا وہ بھی
مین دون گی اُنھون نے پھر نہین کہا مین نے گلے سے لگا کر بلائین لیکر
ہاتھ جوڑے منت کی پیار کیا اُس وقت یہ کہا کہ ہم آپ سے کیون
لین مین نے کہا کہ مجھسے اور اُن سے کیسا جو کچھ ہے سب ہی کا تو ہے
جیسے میرا ویسے اُن کا ویسے ہی تمھارا کہا کہ ہان کوئی آپ کا سا دل
کہان سے لائے ہم تو اُن سے لین دار ہین مین نے کہا ای وہی تو
دین گے اور نہین کیا مین دون گی مین کہا ن سے لاؤن گی جو کچھ ہے
انھین کا ہے کہا اُن کا ہے تو ہمین وہان دین یہان تو ہزار روپیہ بھی
ہم نہ لین گے میر صاحب بھی سُن رہے تھے سنتے سنتے جل گئے اور کہا
کہ بس بیگم اب کچھ نہ کہو وہین بیٹھکر لینے دو دیکھین تو کیونکر لیتی ہین
مین نے اُن کو روکا کہ تمھارا ایچ نہ تم سے مطلب تم بے واسطے کیون
غصہ کرتے ہو مین اُن سے کہتی ہون وہ مجھے جواب دیتی ہین تمھین
خدا واسطے غصہ آگیا یہ کہہ کر مین اُدھر مڑی اور کہا کہ تم اس کا سوچ
سمجھکر جواب دینا کہا کہ جی بس سوچ چکی جیسا کیا ویسا پایا اب مجھے
رخصت کیجیے میرا دل گھبراتا ہے اور دم اُلجھتا ہے مین نے کہا کہ
مین تمھین رخصت کرنے کو تھوڑی لائی ہون کہ چار روز بعد چلتا دھندا
کرو بلکہ اس لیے لائی ہون کہ گھر کی مالک بنو ان بچون کو اپنا بچا

سمجھو مجھکو اور عابدہ کو اپنی بہن جانو کبھی کبھار گھڑی سواری گھر بھی چلی جایا کرنا کہا تو کیا آپ نے قید کرنے کو بلایا ہے بہن نے دیکھا کہ اس وقت ان کا مزاج ہاتھ سے نکل چلا ہے کچھ کہنا سننا بے فائدہ ہے پھر کسی وقت دیکھا جائے گا طرح دے کر اُٹھ گئی اور وہ گردن جھکائے بڑی دیر تک افسوس مین وہین بیٹھی رہین پھر کچھ سوچ کر اُٹھین اور کہا کہ اجی جناب میر صاحب ذرا ڈولی کو حکم دیجیے کہ لونڈی اپنے گھر چلی جائے بس سرفراز ہو چکی خوب پھل پائے نہال ہوئی وہ چپ بیٹھے کتاب دیکھا کیے کچھ جواب نہ دیا اپنے نزدیک اُنھون نے غصے کو ٹالا دہان اس خیال سے اور غصہ آیا کہ اُنھون نے ہماری بات سن کر اوڑا دی دوڑی ہوئی گئین اور دونون ہاتھ سے سر پکڑ کر اونچا کیا اور کان مین زور سے کہا کہ اجی حضرت مین آپ سے کہتی ہون اب بھی سُنا کہ نہین اُنھین یہ حرکت خلاف طبع گذری اور زور سے ہاتھ پکڑ کر ایک جھٹکا دیا پھر اپنا منھ چھڑا کر کہا کہ عجب بیہودہ اور نالایق ہو یہ کونسا بات کا انداز ہے کہا کہ جی بہت بجا ہے بڑے بیہودہ تو آپ اور آپ کی بی گھر بسی ہین جن کی روٹیون پر آپ پلتے ہین اور جو آپ کا کیا نباہتی ہین دن کی امان جان یہ سننا تھا کہ وہ تھر تھر کانپنے لگے اور بہن کو آواز دی کہ للہ اس ملعونہ شقیہ کو میرے سامنے سے دور کرو نہین تو مین ایک منھ کے چار منھ کردونگا وہ دوڑین اور جلدی

سے دونون کے بیچ مین کھڑی ہوگئین اُن سے کہا کہ بیرے بھیا آپ باہر چلے جائیے عابدہ نے سُنکر مجھے خبر دی مین دوڑی گئی اور ہم دونون نند بھاوجین مل کر اُن کو دالان سے باہر لے آئے عابدہ اور صابرہ نے کہا کہ کوئی باہر آیا ہے اُن کو اس بہانے سے اُدھر ٹالا جمیل النسا نے چپکون پھکون رونا شروع کیا اور اسی مین میرے منع کرنے اور سمجھانے پر خفا ہوئین ہاتھ جھٹکا دوہتڑ مارا اسی افراتفری مین اُن کی امان جان کی ڈولی نازل ہوئی میر صاحب نے باہر ہی باہر روکا اور غلام علی سے کہا کہ رحمت کو بلا کر کہو کہ جا ری اس بلا کو گھر سے نکالو اور خبردار ڈولی نہ اُترنے پائے ورنہ مجھسے بُرا کوئی نہین اُنھون نے جو یہ سُنا پردہ اُکٹ چلچلاتی ہوئی نکلین اور گھر مین گھسین پھر تو مان بیٹیون نے ملکر وہ اُدھم مچایا ہے کہ خدا کی پناہ کوئی دقیقہ لڑائی جھگڑے کا اُٹھا نہ رکھا گالیون کی بوچھاڑ اور کوسنون کی بھرمار کردی سب ٹل ٹل گئے ہین اور رحمت بیٹھی رہ گئی دروازہ بند کردا دیا تھا کہ کہین میر صاحب یہ پیاز کے سے چھلکے ادھیڑتے نہ دیکھ لین سنتے کا کوئی علاج نہ کرسکی منع کرتی تو وہ دونون ملکر مجھے مارتین میر صاحب باہر ٹہل رہے تھے اس ہنگامہ کی صدا سنتے ہی ڈیوڑھی مین آگئے اور دروازہ دھب دھپایا پھر چلائے چیخے رحمت نے سنا وہ گئی قسمین وسمین دے کر اُنھون نے دروازہ کھلوالیا اور مجھے قریب بلا کر کہا سب کو

لے کر کمرے مین چلی جاؤ جلدی جاؤ خبردار جو یہان ٹھہرین خود باہر جاکر
تینون آدمیون اور پانچون کہارون کو حکم دیا کہ اندر گھس کر ان بلاؤن
کو باہر پکڑ لاؤ اور اندر سے پھاٹک بند کرا دو آدمی گھس آئے اور
غلام علی نے اُن پر اپنا چادر ڈال کر دونون کو ایک مین چھپا لیا
اور لپیٹ لپاٹ کھینچ کھانچ ایک ڈولی مین ٹھونس دیا پردہ
چھوڑ کر اپنا چادر کھینچا کہارون کو آواز دی وہ پردہ اُلٹ کے
پھر نکلی پڑتی تھین کہ غلام علی نے دوڑ کر بازار کی ڈوڑھی سے
چوبداری کس دی ڈولی اُدھر گئی میر صاحب گھر مین آئے ہم سب
باہر نکلے گو یہ حرکت میر صاحب کی میرے خلاف طبع گذری مگر
کچھ کہنا نامناسب سمجھکر سکوت کیا دیر تک سناٹا رہا اور ایک
دوسرے سے نہ بولا مین نے اپنے دل سے اتنی دیر مین جو باتین
کین وہ یہ ہین کہ ہا افسوس ان نیکبخت بیوی نے کیا بےجا غصہ
کر کے اپنا کام بگاڑا ہے پہلے ہی سوچ سمجھ لیا ہوتا مین نے تو
کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا اُن کو ہر ایک بات بری ہی معلوم
ہوئی اب کیونکر اصلاح ہوگی اس وقت تو غصہ آگیا کل اپنی
اپنی جگہ پر دونون کو ندامت ہوگی مین نے کچھ چاہا تھا اور اُن کی
زبان اور طبیعت نے کچھ کر دکھایا اپنی آنکھون کی قسم جو مین نے
کسی اور وجہ سے اُن کے یہان رہنے کو تجویز کیا ہو خدا بہتر جانتا
ہے جو میرا ارادہ تھا ہائے افسوس کہ وہ ناتمام رہا کیا کرون جو

دونون پھر ایک جگہ ہون کہین وہ اپنے دل مین یہ نہ سمجھین کہ اُنھون
نے اپنے گھرلے جاکر مجھے ذلیل کرایا ای پاک پروردگار تو خوب
واقف ہے کہ میرے دل مین بدی نہ تھی اُنھون نے آپ اپنا
کمیل بگاڑا درحقیقت دونون کو بے طور غصہ آگیا ہے جس کا
علاج دشوار ہے مین تو یون بھی موجود ہون کہ وہ پچاس روپیہ مہینہ
مجھے دیا کرین باقی سارا گھر آپ لین اگر اُن کو میرا ساتھ نہ منظور
ہوگا تو مین دوسرے مکان مین چلی جاؤن گی اُن کی خوشی مجھے
ہر طرح منظور ہے ایک بات کی ہے تو انجام تک پہونچاین جھوٹا
کھاتے ہین میٹھے کے لیے اس کا بھی سامان کیے دیتی ہون کنبے
مین بڑی بدنامی اور رسوائی ہوگی ایک تو جان بوجھ کے مکھیون
کے چھتے کو چھیڑا جب شہد نکلنے کا وقت آیا تو ہاتھ کھینچا جائے
کیونکر اُن کے دل مین اپنا دل ڈالون مین اپنے دل سے یہ کہہ
رہی ہون اور طبیعت نہایت پریشان ہے کہ بھائی شہریار دولھا
آئے سب کو منتشر اور بدحواس دیکھکر بیوی سے پوچھا ساجدہ بیگم
نے سب حال دُہرایا مگر چپکے چپکے ایک دفعہ میر صاحب نے
سر اٹھاکر اپنے بہنوئی سے کہا کہ بھئی آج عجب طرح کی واردات گذری
اول سے آخر تک سناکر کہا کہ بھائی مین تو اب وہان جاؤن گا نہین
تم کسی طرح سے جاکر اُن لوگون سے میرا چھٹکارا کرادو بڑا احسان ہوگا
اپنا مہر لین میرا پیچھا چھوڑ دین بلا سے کچھ روپیہ زیادہ اُٹھ جائے

لیکن اب اُن کا سامنا نہ ہو عمر گذری آج تک اس مکان پر ایسا دنگا فساد نہ ہوا تھا خدا شاہد ہے کہ مجھسے سخت غلطی ہوئی ممولا چڑی مارنی نے ٹڑا جال پھیلایا ٹیرے بیانے کو پھنسایا اس لگاتہ کے پھندے مین آکر کیا میرا ٹرا دُرد سا ہوا ہے لاحول ولا قوۃ اپنی حماقت پر آپ رنج ہوتا ہے لیکن کیا حاصل شہر یار رودھانے تو چپ سادھی مین نے کہا ان باتون کا حال کسے معلوم تھا مردون مین چار نکاح خدا کے حکم سے حلال ہین تم نے کوئی نئی بات نہین کی تھی شیطان کے بیچ مین کو دپڑنے کو کون جانتا تھا کیا بات تھی کیا ہو گیا مجھے اس وقت سے یہ رنج ہے کہ مین اُنھین لائی کیون ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے دل مین یا انکی مان مجھے بانی فساد ٹھہرائین مجھے اس قدر اُن کا پاس تھا کہ زیادہ سمجھایا بھی نہین دو ایک دفعہ کہہ کر اُنھین کی عقل پر چھوڑ دیا کہ مین تم خود غور کرو اگر میری بات تمھارے حق مین سب طرح سے بہتر اور مفید ہو تو قبول کرو نہین جانے دو خدا معلوم وہ اس مین عیب کیا سمجھین اور میرا نفع کیا دیکھا جو کسی طرح نہ سُنا نہ ماننا تھا نہ مانا خدا کی قسم مجھے اُن کے بے پردہ کر کے نکالے جانے پر انتہا کا ملال ہے بس نہ تھا کہ مرے مین پھر پھڑا رہی تھی اپنی بہن سے پوچھو کہ اُسوقت میرے چہرے کا کیا حال تھا ساجدہ بیگم ہ حال کیا دشمنون کے منھ پر مردنی چھائی ہوئی تھی رنگ مٹی ہو گیا تھا میر صاحب نے سب کی سُنکر کہا کہ وہ اسی قابل تھین جیسا اُن کے ساتھ کیا گیا اور اب جو

مناسب ہوگا وہ کیا جائے گا۔ ساجدہ بیگم۔ ہان مزاج تو انکا کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے بھابھی جان آپ کی بلا پریشان ہو کیا مفت کی جان ہے کہ ایسی ایسی مرداردن کے لیے ہلکان کیجیے ہو گا بھی شہریار دولھا جی ہان کچھ اور باتین کیجیے یہ کلمہ دردہان تھا کہ غلام علی نے پکارا رحمت گئین معلوم ہوا کہ تھانیدار اور گرفتار آئے ہین شہریار دولھا اور میر صاحب باہر گئے وہان اُن ماں بیٹیون نے جو جو منھ مین آیا لکھوایا پورا دفتر اُنھون نے پڑھکر سنایا میر صاحب نے جو اصل بات تھی صاف صاف کہہ دی اُنھون نے کہا کہ ذرا آپ بھی تکلیف کرکے چلے چلیے میر صاحب کچھ شرماتے تھے شہریار دولھا ساتھ ہوئے تھانے سے رات کو سب پھر کر آئے معلوم ہوا کہ تھانہ دار نے دھوکے دھڑی دے کر پچاس روپیہ مہینہ اُن سے قبلوایا اُس وقت نہ قبول کرنے کا سبب پوچھا وہ کیا بتائین تھانہ دار خفا ہوئے اور کہا کہ ایک عالی خاندان شخص کو آپ لوگ بدنام کرنا چاہتے ہین ہزار دفعہ غرض ہو اُن کے گھر مین رہیے آپ کے گھر مین ایک جھنجی نہ ملے گی جاؤ جی ڈولی لیجاؤ باپ بھائی بھی ساتھ تھے اُنھون نے سب کو ڈانٹا بتلائی اپنا اپنا منھ لے کر وہ اُدھر گئے اُن کو تسکین دے کر ادھر روانہ کیا میر صاحب کے باربار کہنے سے شہریار دولھا نے اُن کے سسرے کو پیام دیا اُنھون نے جواب صاف دے کر ٹالا جب طلاق اور مہر دینے کے بارے مین تھانہ کا زور ڈالا گیا تو اُنھون نے مجبور ہو کر وعدہ کیا دن بدا

ممولا بیگم صاحب اُن کو سوار کرا کے لے چلین باپ بھائی پہلے سے کہارون کو پتا دے کر چلے تھے وہ بیٹھے بیٹھے مجبور ہوکر اُٹھ آئے اور ڈولی نہ پہونچی ممولا اُن کو لے کر اُڑ گیین مدتون تلاش رہی ڈھونڈھیا پڑی کہین پتا نہ لگا مان باپ رو پیٹ کر بیٹھ رہے پھر تھوڑے دن کے بعد شہریار دولھا خبر لائے کہ وہ کسی رئیس کے گھر مین ہین ایک چلہ کھینچ کر وہان سے بھی نکل بھاگین دربدر خاک بسر پھرین نت نیا پانی دانا روز نیا پنجرہ نیا خانہ رہا آخر کو کھلے خزانے اڑا بنا کر ایک جگہ بیٹھ رہین باپ دادا کو بدنام کیا نام بدل کر اپنا کام کیا کسی طرح مین اُن کا نہ اس جگہ کا نام لے سکتی ہون نہ کچھ پتا دے سکتی ہون مولوی صاحب نے جو اپنے دل سے عہد کیا تھا اس کے بموجب مہر کا روپیہ الگ رکھ چھوڑا تھا پورے تین برس کے بعد شہریار دولھا کی دوڑ دھوپ سے وہ مشکل حل ہوئی اور طلاق پڑھا گیا تین مرد اور چوتھی عورت کے سوا کسی پر یہ حال نہ کھلا جب فارغ البال ہو چکے تب مجھے معلوم ہوا وہ بھی شہریار دولھا کے ذریعے سے اس ذکر سے جہان تک نہ غیرت پکڑی جائے وہ تھوڑی ہے خدا ہر بلا سے بچائے اس سانحے یا حادثے کے بعد میر صاحب تھوڑے دن بہت سلامت روی سے چلے بعد جینا نے اُنھون نے لگی ہوئی طبیعت کو اُکھڑنا اور بڑھتی محبت کو پھر گھٹانا شروع کیا پھر اگلے وہم نے قابو پا کر اُن کو ستایا اور لڑکیون کی طرف سے طرح طرح کے خیال اُن کے اُکھڑے دل مین پیدا کرنا شروع

کیے جس سے وہ بالکل اور ہو گئے از سر نو بدل گئے اگلی دفعہ سے بھی
کچھ زیادہ خبط نے گھیرا اسی زمانے مین دو نیک بخت مان بیٹیان
بیری والے گھر مین کرایہ کو آکر رہین اُن کی بھولی بھالی باتون سے سب
بچون کا نہایت دل بہلتا تھا علی الخصوص صابرہ کا اور اس حالت
مین کہ زکیہ کھیلتی کودتی ٹھنکارے (ہیضہ) مین چٹ پٹ ہو گئی تھی
جب عابدہ بیگم کی شادی شہریار دولھا کے چھوٹے بھائی سے ہوئی
تو مین نے کوٹھے پر اُن کے رہنے کے لیے کمرہ سجا دیا یہ کمرہ باہر والے
کمرے سے ملا ہوا تھا اور دیوار مین الماریون کے اوپر بڑی بڑی
کھڑکیان تھین آواز باہر نکلنے کے خوف سے جو وہان بیٹھتا تھا بہت
چپکے چپکے بات چیت کرتا تھا کہ باہر مردانے مین کوئی آواز نہ سُنے
ایک دن صابرہ بیٹھی ہوئی ہے کہ میر صاحب کے ہم محلہ رمال
کرایہ دینے کو آئے معمولا بیگم تو اُن کو سبق دے کر ڈھل مل یقین بنا ہی
چکی تھین میر صاحب نے اپنے ہان لڑکیان ہونے کا شکوہ کیا وہ
کچھ نجوم بھی جانتے تھے مین میکھ گن کر کہا کہ اب بھی تو لڑکی ہی ہو گی
کنیا راس ہو کہ بائین میر صاحب پھٹ سے کہہ بیٹھے کہ مین وہ ڈربا ہی
پھونک دون گا نہ کھنڈری ہو گی نہ جوئین پڑین گی صابرہ کو یہ سُن کر
اس قدر قلق ہوا کہ بھرا ہوا دل لے کر ہمسائی کے ہان گئی اور کونے
مین بیٹھ کر خوب پھوٹ پھوٹ کر روئی وہ دیکھکر دوڑی آئین مجھسے
کہا کہ بیوی تم نے بٹیا کو کیا کہا جو اس نے رو رو کر جل تھل بھرے ہین

مین نے حیرت سے کہا کہ مین کہان وہ کہان آپ کے سر کی قسم جو
مین منھ سے بھی بولی ہون وہ گھبرائین اور کہا کہ پھر خدا نہ کرے دیوانی
ہو گئی خدا واسطے رو رو کر جان ہلکان کیے ڈالتی ہے مین نے ہنسکر
کہا کہ اس کا کیا علاج مین قسم کھاتی ہون آپ کو یقین نہین آتا اور
وہ تو کوٹھے پر تھی بھلا اُسی سے جا کر پوچھیے وہ گئین اور پھر آ کر کہا کہ نا
میری جان مین نہ پوچھون گی وہ تو یون بلبلا اُٹھی جیسے کٹے پر نمک
مرچ چھڑک دیا ذرا چلو تو دیکھو وہ اپنا کیا حال کر رہی ہے مین گئی
اور لائی پیار کیا پھر آنسو پونچھے پوچھا کہ کیا ہوا اُس نے کچھ نہ بتایا جب
بڑی ہمسائی چلی گئین تو مین نے کہا اللہ صابرہ ہم کب سے گڑگڑا
رہے ہین تم نہین بتاتین مجھسے نہ کہو گی تو دیوار پاکھون سے کہو گی کہا کہ
جی رونا تو اسی پر آتا ہے کہ مین کہہ نہین سکتی ادھر تو آپ نے منع کیا
ہے اور ادھر کتاب مین لکھا دیکھا ہے ایسا نہ ہو کہ مین کہون اور
غیبت ہو جائے مین نے کہا کہ تم کچھ نہ کہو اتنا بتا دو کہ کہان تھین اور
کہان سے سُن آئین صابرہ نے کہا کہ جی کوٹھے پر تھی اور باہر کی آواز
تھی مین خود کوٹھے پر چلی گئی اس وقت بھی اتفاق سے وہی باتین
ہو رہی تھین میر صاحب کے سمجھانے کو وہ بار بار یہی کہتے تھے کہ
کتنی لڑکیان لو گے ؟ اور وہ ہر مرتبہ وہی جواب دیتے تھے جو صابرہ
سُن گئی تھی یہ کلمہ میرے دل مین بھی نشتر سا چبھا لیکن ٹال کر ہنستی ہوئی
صابرہ کے پاس آئی اور کہا کہ تمھین انھین باتون کا رنج ہے جو رومال

سے تمھارے ابا نے کہین اُس نے سکوت کیا مین نے اُسے گلے
سے لگا کر کہا کہ بیٹا تم ناسمجھ ہو اصل بات تمھاری سمجھ مین نہین آئی سُنو
لڑکیان اپنی مان کی بیٹیان اور لڑکے باپ کے بیٹے ہوتے ہین
اُن کا حق بجا نب ہے اگر لڑکا ہوتا تو آج باہر کرے مین اس طرح سے
اُن کے پاس بیٹھا ہوتا جس طرح تم میرے پہلو سے لگی بیٹھی ہو جلسہ
مجلس معرکہ اگر کہین ہوا اور وہ جائین تو بیشک یہ دل چاہتا ہوگا کہ
لڑکا ہوتا تو ہم اُسے اپنے ساتھ لے جاتے جس طرح مین تمھین اکثر
بیاہ شادیون اور مجلسون مین لے جایا کرتی ہون یہ بات اس رشک
کی وجہ سے (جس کا مادہ تھوڑا بہت ہر شخص کی طینت مین ہے)
پیدا ہوتی ہے حق بات پر بگڑنا سچ امر پر بُرا ماننا نہ چاہیے تمھین
غور سے دیکھکر کہو کہ وہ سچ کہتے ہین یا نہین مگر یہ غور انصاف سے
کرو بدون میری محبت کے اگر اسے ملا کر غور بھی کرو گی تو بیکار جائیگا
صابرہ تمھارا نام ہے تمھین ہم سے بھی زیادہ صبر کرنا چاہیے اس کے
معنی جانتی ہو ۔ صبر کرنے والی ۔ وہ ۔ جی ہان ۔ مین ۔ تو بس تمھین
ہر طرح کے رنج پر اس طرح برداشت کرنا چاہیے کہ کسی پر اس رنج
و مصیبت کا اظہار نہ ہو آیندہ سے اس کا بہت بڑا خیال رکھنا تحمل
ایک ایسی عمدہ صفت ہے کہ جس سے شرافت اور آدمیت ظاہر
ہوتی ہے اس بچی نے پھر دم نہ مارا اسی وقت میر صاحب گھر مین آئے
مگر چین یا بر و تیور پر بل تھوڑی دیر مین کھانے کا وقت آیا کھانا کھاکر

باہر چلے گئے بارہ بجے رات کو آکر پکارا سارا گھر پڑا سو رہا تھا مین نے جاکر قفل کھولا اب یہی معمول کرلیا پھر کچھ دن رات رات بھر غائب رہنے لگے دل تو بر خاستہ تھا ہی پہلو بگاڑ کے ڈھونڈھتے تھے مگر ایک نہ ملتا تھا جتنا وہ چھیڑتے اور ستاتے تھے مین سہتی جاتی تھی آخر کو یون بھی زور نہ چلا قابو نہ ملا آپ ہی دس پندرہ روز مین تھک کر بیٹھ رہے اب بات چیت چھوڑ دی تن پھن شروع کی مین تو خطاب کے قابل نہ تھی جو کہنا ہوا کسی ماما یا لڑکی سے کہا اور خوب بدمزاجی کی ٹیڑھے ترچھے ہوکر زبان بھی چلا بیٹھے جاڑے کے دن اور مین اپنے لحاف مین دبکی پڑی ہون وہ کمرے مین آموجود ہوئے خواہ مخواہ اُٹھکر دروازہ کھولنا پڑا پھر آئے تو چین کے خمیر کی طرح اُٹھتے ہی نہین پھر اُٹھے تو باہر چلے گئے پھاٹک بند کرنے کو خود ہی گئی آدمی سوتے ہین کس کو جگاؤن کسے بلاؤن جاڑے مین سب اپنے اپنے گودڑ مین گھسے ہوئے ہین ہر طرح سے تکلیف ہوئی لیکن وہ زحمت اس قابل نہ تھی کہ اُن کا حق یا لحاظ فراموش کیا جاتا چھیڑ چھیڑ کر اس غرض سے باتین کرتی تھی کہ اُن کو اپنا ملال مجھ پر کھل جانے کا حال نہ کھلے اور میرا رنج بھی ڈھکا رہے ایک دن کتاب دیکھتے دیکھتے مجھے پکارا مین اماں جان والے کمرے مین رہتی تھی اُٹھکر اُن کے پاس بڑے دالان مین گئی کہا لڑکیاں سوگئین مین نے کہا ہان بڑی دیر ہوئی کہا مجھے تم سے ایک بات پوچھنا ہے مین نے کہا پوچھو کہا تم کو یہ بھی

معلوم ہے کہ مدت سے مجھے ایک طرح کا رنج ہے مین نے کہا مجھے
نہین معلوم کہا ضرور معلوم ہے مگر چھپاتی ہو بھلا میرے سر پر تو ہاتھ
رکھو مین نے کہا بے ہاتھ رکھے بن صاف کہنے کو موجود ہون کہا پھر کیا
ہے بتاؤ تمھین نہین معلوم مین نے کہا معلوم ہے مگر اُس کا اُتارا یا
علاج میرے امکان مین نہ تھا نہ ہے اس لیے صبر و سکوت کر کے
بیٹھ رہی کہا اچھا ہمین کیا رنج ہے مین نے کہا لڑکیون کی افراط کا
ملال ہوتا ہے کہا کیا خوب پہچانا زود فہم تو بیشک ہو مگر ساتھ ہی اُسکے
بد قسمت مین ہنس کر چپ ہو رہی کہا ہنسین کیا مین نے کہا اس
بات پر ہنسی کہ تم نے بد قسمت اور زود فہم کا خطاب دیا اور یہ دونون
باتین ایسی ہین جو مین نے آپ سے اپنے مین نہین جمع کین بلکہ خدا
نے دی ہین جس سے میری مجبوری ظاہر ہے اور تمھارے کہنے
سے یہ ثابت ہوا کہ مین مجبور نہین ہون اسی بات پر مجھے ہنسی آئی
یہ سُنکر آپ بھی مسکرائے اور فرمایا کہ خوش فہم ہی نہین بلکہ خوش تقریر
بھی ہو مین نے کہا کہ یہ سب تمھاری صحبت کا اثر ہے ورنہ مجھے
بات کرنا تک تو آتی نہ تھی اس وقت تم نے خود ہی چھیڑ کر مجھسے
پوچھا ہے ادھر اُدھر کی باتون مین کام کی بات رہ جائے گی اگر
اجازت دو تو مین اُس کا اعادہ کرون کہا شوق سے میرے بھی
دل مین اس وقت کچھ یہی آگیا مین نے کہا اسی وجہ سے مجھکو بھی
حوصلہ ہوا کہ تم مخاطب بن کر بیٹھے رہو گے اور دل سے سُنو گے اچھا

اب بتاؤ کہ تمھین مجھسے ملال کرنے کا کیا سبب کہا کچھ نہین مین نے کہا پھر کیون تم ایک مدت سے کبیدہ اور کشیدہ ہو لڑکیان خدا نے دین سو تمھارے مین نے آج تک اپنے اور تمھارے گھرانے مین کسی مرد کو اس قدر لڑکی سے بیزار نہین دیکھا کسی راجپوت سے بھی تم سے ایسی گہری ملاقات نہین جس کی صحبت کا اثر پڑا آخر اس کا کیا باعث کہا کوئی وجہ نہین مگر لڑکیون کی صورت دیکھکر مجھے تپ چڑھتی ہے اور خون اونٹتا ہے اور اُن کے پیدا ہونے کا ایک سبب قوی تم سے متعلق ہے لہذا تم سے بھی تکرار رہتا ہے مین نے کہا کہ یہ تو دوسری بات ہے کہ ایک چیز سے دل متنفر ہے مگر یہ بتاؤ کہ تم نے مجھ ایسی ضعیف کو سبب قوی کیون ٹھہرایا اُن کی پیدایش کا باعث یا سبب حکم قادر مطلق ہے میری ذات اور میرے اختیار کا معاملہ نہین ورنہ جس دن تمھاری رنجش کا حال مجھپر کھلتا اُسی روز پھیر بدل کر دیتی اور نوبت اس قدر طول کلام کی نہ آتی کہا کہ ہان یہ سب مین بھی جانتا ہون مگر دل کو کیا کرون وہ میرے قابو مین نہین ہزار ہزار چاہتا ہون کہ اس رنج کو دل سے نکالون اس فکر کو ٹالون لیکن میرے بنائے کچھ نہین بنتا نہ کسی طرح کاٹے کٹتا ہے نہ مارے مرتا ہے مین نے کہا اگر اس ارادے کو مضبوطی اور پائداری ہو اور حتماً ایسا عزم کر لیا ہو تو کیا مشکل ہے چار دن مین طبیعت بدل جائے گی اور دل راہ پر آجائے گا مین ذمہ

کرتی ہون کہ اس رنج و ملال کو تمھارے صاف دل سے نکال
دون گی مگر میرے کہنے پر چلو اگر ایسا نہ کروگے تو عمر بھر کی ضیق اور
ہر روز کی کاہش میرے اور تمھارے لیے رکھی ہوئی ہے غم ناداری
ہز بخر کا معاملہ ہوگا لڑکیون کے پیدا ہونے کے زمانے سے آج تک
میر صاحب نے کسی کو منھ نہ لگایا تھا نہ نظر بھر کے دیکھا تھا عدم تعلق
اور زیادتی وہم سے وہ اپنی اولاد کے دشمن ہو رہے تھے اس
لاعلاج مرض کی دوا بھی خدا نے مجھے مرحمت کی تھی جس کے
استعمال سے مین کامیاب ہوئی محلے کے مرد عورت تو میرے بچون
پر جانین نثار کرین اور نہ رخ کرے تو باپ یہ عالم اسباب مین
ایک سبب پیدا ہوا تھا جس کی درستی و اصلاح سے میری ناموری
ہونے کو تھی اور اپنے بیگانون مین سرخروئی اُدھر تو رمال نے
یہ کہا کہ تمام عمر لڑکیان ہی پیدا ہون گی اور کثرت ہر چیز کی بُری ہوتی
ہے ادھر بی جمیل النسا والا معاملہ پیش نظر تھا ان دونون باتون
نے ان کو ایسا عورتون کی طرف سے بدظن کر دیا کہ جس پر طرح طرح
کی دلیلین عقل کے زور اور وہم کی مدد سے بٹھا کر وہ ان معصومون
کے دشمن جان ہو گئے اور اُن کے ساتھ لگے ہاتھ میرے بھی خون
کے پیاسے لیکن باوصف ان باتون کے اس تقریر سے بوجہ حق بینی
ہونے کے وہ کچھ قائل بھی ہوئے حالت مجبوری مین آخر کہہ گذرے
کہ میرے بنائے کچھ نہین بنتا درحقیقت ادھر تو جمیل النسا کے

تجربے نے اُن کے وہم کو اُبھارا اور اُدھر کثرت سے لڑکیون کی طرح طرح کے خلجان ہوئے جس سے بوکھلا کر رہ گئے مجرب قاعدے کی بات ہے کہ جب کوئی وہم کو دل مین جگہ دے گا یہ زور ہی پکڑتا چلا جائے گا جب تک وہم کو نہین نکالے گا بُرے بُرے خیالون کو بھی نہین مٹا سکتا آخر کو مین نے سب سے پہلے اس کی فکر کی کہ اُن کے وہم کا علاج کرون کیونکہ یہ سب اسی کے بانا رشنو ہین اس لیے مین نے راتون کو حضرت حوّا کے ذکر سے جناب فاطمہ علیہا السلام کے ذکر تک اُن سے بیان کیے پھر اور اور نیک زنون کی باتین کر کے ایک رات کو اپنا اور ساجدہ کا حال دُہرایا اُن کے ہوشیار کر دینے کو یہ بھی کہا کہ اگر جمیل النسا کی بات آنکھون دیکھی ہے تو یہ بھی سُنی سنائی نہین وہ اکیلی ہین اِدھر دو ہین اپنے کنبے اور عزیزون کے علاوہ بھی اگر غور اور فکر سے دیکھو گے تو صاف کھل جائے گا کہ سب مرد اور عورتین یکسان نہین ہوتین صورتون کی طرح سیرتون مین بھی فرق ضرور ہے انھین مین اگر جمیل النسا ہین تو اسی گروہ مین سلمیٰ بھی تھی جس کی عفت و عصمت اور پاک دامنی کا حال قابل قدر بلکہ ہم لوگون کے واسطے لائق فخر و ناز ہے دو چاند سے بچے یوسف اور حسینہ نقد عزت پر سے قربان کیے مامتا کو خاطر مین نہ لائی کنوئین مین

سلہ دیکھو تفسیر عفت مولفہ مرزا محمد عباس حسین ہوش لکھنوی مطبوعہ لیتاران ہندی کا صفحہ ۸۷ لغایت ۸۸-

گرگراپنی آبرو بچائی سب سے بڑھکر عبرت اور حیرت کا وہ ذکر ہے جو سید بہاءالدین رازی نے بیان کیا ہے صاحب طبقات ناصری[1] لکھتے ہین کہ خوارزم شاہ نے سید موصوف کو چنگیز خان کی سلطنت اور لشکر کی حالت دریافت کرنے کو شہر خطا روانہ کیا جب وہ وہان پہونچے تو حوالی خطا مین ایک برج کے نیچے ہڈیون کا انبار پڑا دیکھا چونکہ ایک مقام پر ہڈیون کا پہاڑ دیکھ چکے تھے متعجب ہوکر اس کی وجہ پوچھی لوگون نے کہا کہ جب یہ شہر فتح ہوا تو ساٹھ ہزار بن بیاہی کنواری لڑکیون نے مغلون کے ہاتھ سے اپنی آبرو بچا کر لال سی جانین دین اور برج سے زمین پر گرکے ہلاک ہوئین یہ اُن کے پاک بدنون کی ہڈیان ہین اس ذکر سے بند بند کانپتا ہے اور روئین کھڑے ہوتے ہین غیرت حمیت آبرو عزت کے علاوہ اُن کی عصمت و عفت پر تصدق ہونے کو جی چاہتا ہے کہ وہ اپنی جانین نثار کرکے ہمارے لیے دنیا پر ایک مثال چھوڑ گئین ایک کے مقابل مین ساٹھ ہزار کی کثرت دیکھو اور اُس سن مین اُن کی یہ جرأت دیکھو اسی طرح سے خدا خدا کرکے ہین ریوڑی کے پھیر سے نکلی اُس وہم کو اُن کے دل سے نکالا جو خواہ مخواہ عورتون کی بُرائی اور بدی اُن کے دل مین بیٹھا چکا تھا مصرع۔ مشو ایمن از زن کہ زن پارسا نیست ۔ اور مصرع۔ اسپ و زن و شمشیر وفادار کہ دید۔ میر صاحب اُٹھتے بیٹھتے پڑھا کرتے تھے بیسیون نیکبختون اور پارسا

[1] دیکھو سطاتح الانظار مطبوعہ بمبئی کے صفحہ ۱۵۴ کی سطر ۱۳ سے ۲۴ تک

بیبیون کے قصے سنانے کے بعد آٹھ دس روز کی بک بک اور سرمغزن سے یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ میر صاحب کو اُن مصرعون کے بدلے ایک دن نماز صبح کے بعد یہ شعر ؎

نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد   خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد

پڑھتے سُنا اسی وقت مین نے دو رکعت نماز شکر کی پڑھی یقین آیا کہ محنت ٹھکانے لگی سر پھرانا رایگان نہین گیا رفتہ رفتہ جب اس وہم کا بالکل خاتمہ ہو چکا تو مین نے سب سے پہلے چھوٹی لڑکی کو (جو بہت پیاری پیاری باتین کرتی تھی) سب لڑکیون کی طرف سے وکیل کرکے میر صاحب کے اجلاس پر پیش کیا وہ ڈرتی تھی مین نے اُس کو چیز بست کا لالچ اور اپنی خفگی کا ڈر دلا کر بھیجا سب سے پہلے پان دے آئی اُنھون نے اُٹھا کر جیسے ہی مُنھ مین رکھنا چاہا اور اُس نے بسم اللہ پڑھی وہ کھا چکے اور یہ تھالی لے کر بھاگی آدمیون کو سمجھا دیا کہ بچون کے لایق جو کام ہون وہ تم نہ کرنا اِن کو لگا دینا جب اُنھون نے کتاب کاغذ قلم دوات پانی جانماز آئینہ کنگھی رومال جریب تسبیح انگوٹھیان کھڑاؤن وغیرہ مین سے کوئی چیز مانگی اور آمنہ عالیہ کو رحمت و دولت نے اُکسایا کہ جلدی جاؤ دیکھو تمھارے ابا جان کیا مانگتے ہین کوئی دوڑی گئی اور کام کر دیا دو ہی چار دن مین ڈر نکل گیا کسی کے کہنے اور بھیجنے کی ضرورت نہ رہی ہر وقت ایک نہ ایک باری داری کی طرح سے حاضر کیا مجال ہے جو اُن کی کوئی چیز قاعدے سے بیقاعدہ یا جگہ سے

بے جگہ ہو جائے وہ پھینک پھینک جاتے تھے اور بچے دھرتے اُٹھلتے تھے آٹھ ہی دس روز مین میر صاحب کن انکھیون سے دیکھتے دیکھتے آنکھ بھر کر دیکھنے لگے اور چھوٹی کے سُر سُر چلنے اور بھار بھار دوڑنے پر پیار آنے لگا مگر برسون کی نفرت ایکا ایکی دل سے کیونکر نکلتی دوسرے یہ بھی خیال تھا کہ گو بچہ ہے مگر ضرور سمجھتی ہے کہ یہ باپ ہین اور پھر کیسے باپ جنھون نے جھوٹون منھ نہین لگایا اگر مین بلاؤن اور وہ نہ آئے یا یہ کہہ بیٹھے کہ آج کیا ہے تو بڑی لڑکیان شکوہ شکایت کے دفتر کھول دین گی مین نے جو آتے جاتے اُن کی نظر سے محبت ٹپکتی دیکھی نہ رونے والی چیزون کو خیال کیا تو وہ باتین ذہن مین آئین جب وہ باہر گئے تو چھوٹی لڑکیون کو سمجھا دیا کہ اگر وہ بلائین تو رُک نہ جانا خبردار دوڑ کر گلے سے لگ جانا نہین وہ پھر اپنے کمرے مین گھسنے نہ دین گے اور نہ پھر کبھی چیز لا دین گے جب وہ خالی ہوا کرین تم بھی پاس جا کر بیٹھا کرو وہ وقت پیار سے باتین بنانے کا ہے جس مین اُن کا دل بہلے اکیلے مین گھبرائین نہین جب کتاب دیکھتے یا لکھتے ہون اس وقت چلی آیا کرو جب پھر بلائین دوڑ جایا کرو اگر ذرا بھی کام چوری کی اور دیر ہوئی تو مجھسے بُرا کوئی نہین دونون مل کے نہین بلکہ جدا جدا جایا کرو اُسی دن سے چار پلانا صابرہ کے نام کیا پان عالیہ اور آمنہ کے سپرد کیے گئے دوسرے ہی روز صابرہ نے چار دی عالیہ پان لے گئی یا تو بھاگ آتی تھی آج بیٹھکر اِدھر اُدھر کی باتین بگھارنے لگی پہلے

تو میر صاحب سُن سُن کر خوش ہوا کیے پھر اس کی طرف ہاتھ پھیلائے کہ دیکھون آتی ہے یا نہین مین سامنے بیٹھی دیکھ رہی ہون کہ اس کو میرا کہنا یاد ہے کہ نہین جو وہ اُٹھ کر گلے سے لپٹ گئی پھر تو میر صاحب کے بھی خون مین جوش آیا ضبط نہ ہوسکا گود مین لے کر چھ سات برس کا پیار اکٹھا کر لیا آمنہ نے جو ذیکھا رسائن رسائن جا کر پٹی کے پاس گون متھون ہو کر کھڑی ہوگئی جب میر صاحب کی نظر پڑی تو اُس کے چہرے سے سمجھے کہ اس کا بھی جی چاہتا ہے کہا بی حرصہائی کیون کیا ہے اُس نے دونون ہاتھ بڑھا دیے اور کہا کہ ہمین نہین میر صاحب نے جلدی سے اُسے بھی زانو پر بٹھا لیا ننھی ننھی باہین گلے مین ڈال کر وہ بھی لپٹ گئی اب دونون طرف سے میر صاحب گتھ گئے کسی کام کے لیے رحمت اُدھر سے گذرین یہ رنگ دیکھ کر اُلٹے پاؤن پھرین اور زاکیہ راضیہ کو بھی ٹھیل ٹھال اور ڈھکیل ڈھکال کر بھیجا مجھسے آ کر کہا کہ اسوقت میر صاحب خوب دل کھول کر لڑکیون سے ماشاءاللہ پیار دُلار کر رہے ہین مین نے صابرہ سے کہا کہ جاؤ تم بھی اپنی بہنون کی شریک ہو جاؤ پہلے وہ کچھ شرمائی پھر میرے کہنے سے رکتی تھمتی وہان پہونچی زاکیہ اور راضیہ دور سے کھڑی دیکھ رہی تھین جب میر صاحب کو اُن کے آنسو بھری آنکھین نظر پڑین بیتاب ہو گئے اور ان دونون کو پاس بٹھا کر اُن کو اشارے سے بلایا اور گود مین بٹھا کر اُن کو بھی دل بھر کر پیار کیا سب سے چھوٹی راضیہ تھی وہ رونے لگی

میر صاحب کا بھی دل بھر آیا زاکیہ روئی عالیہ آمنہ نے بہنون کا ساتھ دیا
صابرہ کھمبے سے لگی کھڑی تھین وہ روئین رحمت یہ دیکھکر میر صاحب
پاس گئین اور چٹ چٹ بلائین لے کر کہا کہ مین قربان جاؤن بڑی صاحبزادی
کو بھی گلے سے لگا لیجیے مین بھی طیبہ کو انا سے لے کر وہان جا پہونچی تھی
آڑ سے صابرہ کو اشارہ کیا وہ خود بڑھی اور دوڑ کر قدمون پر لوٹنے لگی
یہ سیڑھی قابل دیکھنے کے تھی مین بھی رینگتی ہوئی اب بالکل قریب
پہونچ گئی جب میر صاحب صابرہ کو بھی گلے سے لگا چکے تو مین نے
طیبہ کو گرانا شروع کیا جب وہ گود سے پلنگ کی طرف جھکنے لگی
تو مین نے میر صاحب سے کہا کہ ذرا اسے تو دیکھو یہ اس وقت سے
تمھارے پاس آنے کو لوٹی جاتی ہے اُنھون نے جو دیکھا تو دونون
ہاتھ لٹکائے وہ جھکی ہوئی تھی جلدی سے اُسے بھی مسکرا کر گود مین
لے لیا پھر سب کو باتون مین لگایا چارون طرف ٹٹولا کچھ نہ ملا تب
صندوقچی سے روپیہ نکال کر ایک ایک روپیہ سب کو دیا کہ اس کی
چیز کھانا وہی ایک روپیہ طیبہ کو بھی دیا سب نے خود سلام کیا اسکا
ہاتھ پکڑ کر مین نے سلام کرایا اس دن سے خدا نے اُنکے دل کو سب طرح
کے وسوسون سے پاک کیا اور شرم لحاظ بُرے وہم وخیال بالکل
دل سے نکل گئے تھوڑے ہی دن بعد پھر تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ نہ وہ
میر صاحب ہین نہ وہ لڑکیان روز بروز عروج ہوا اور میر صاحب کی
سرکار ہین سن کے ساتھ اُن کے مرتبے بھی بڑھنے لگے ایک نواب نے

بچے دوسرے صاف شفاف نہائے دھوئے ہوئے بھولی بھولی صورتین پیارے پیارے مکھڑے مینڈھیان گندھی ہوئین منّا سا موباف پڑا ہوا بالون مین تیل آنکھون مین کاجل نہ ناک مین ریننٹ نہ آنکھ مین کیچڑ گلے مین ہیکل یا تعویذ اس مین ننھے ننھے رومال بندھے ہوئے نہ میل نہ کچیل اُجلے کرتے ٹوپیان پائجامے پہنے چھوٹی چھوٹی اوڑھنیان اوڑھے مکان کو آباد کرتے پھرتے تھے جس طرف جاتے تھے کچھ رونق ہی اور ہو جاتی تھی جب تک میر صاحب نے نہین دیکھا تھا نہین دیکھا تھا جب اُنکا سامنا ہوا اور وہ اس ترکیب سے منھ لگے ادھر تو خون مین جوش آیا محبت پدری نے سر اُٹھایا اُدھر اُنکی صفائی اور ستھراپے نے پیار دلایا درحقیقت بچون کا بناسنورا اور اُجلا نکھرا رکھنا فقط اُن کی صحت اور پھبکنے ہی کا سبب نہین بلکہ عزیزون تک کو پیار دلانے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے ایک بات مین نے یہ بھی ضروری سمجھی کہ اُن کے جوہر میر صاحب پر کھل جائین سب سے زیادہ ماشاء اللہ ہوشیار صابرہ تھی اُس سے کہا کہ کبھی کبھار اپنے باپ سے جاکر اپنے سبق مین سے کچھ پوچھ لیا کرو اُن چارون سے کہا کہ تم بھی اپنا سبق رٹتی ہوئی اُن کے سامنے سے نکل جایا کرو جب کھیلنا منظور ہو تو چارون مل کر اُن کے سامنے کھیلنا یہ پٹی مین نے ایسی پڑھادی تھی جس سے اُن کی عزت بڑھنے کے علاوہ محبت کو بھی پختگی ہوئی یا تو سامنے آنے کے روادار نہ تھے یا دو ڈیڑھ مہینے کے

اندر پھر تو لڑکیون کا وہ چاہ ہوا کہ میرا آنکھ دکھانا اور ٹیڑھی نگاہ کرنا اُن کی طرف میر صاحب کو برچھی کی انی معلوم ہوتا تھا ایک دن عالیہ کو صابرہ نے سبق دیا اونی بوٹ جُرّاب گلوبند کے پھندے نکلوائے ٹانکے بھروائے جالی پر وضع ڈلوائی بعد اس کے کہا کہ یہ ٹکڑا رکھا ہے اسپر ایک سلائی اُبھاردنا کے جوڑ بخیہ بھر جاؤ اُس نے کوئی بالشت بھر بنا کے کپڑا کہین پھینک دیا اپنے کامون سے فرصت کرکے جب صابرہ سب کا امتحان لینے بیٹھی اور کامون کا جائزہ ہوا تو بخیہ کا کپڑا نہ ملا پوچھا کہا کہ مین بنا چکی ہون مگر یہ یاد نہین کہ اس کو کہان رکھ دیا صابرہ نے کہا کہ اگر تم سب چیزون کو ایک جگہ رکھتین تو وہ کیون کھو جاتا یہ تو ادھی کا کپڑا تھا اگر کوئی بیش قیمت چیز ہوتی تو کیا ہوتا۔ عالیہ قیمتی چیز کو ہم یون پھینک کیون دیتے۔ (صابرہ) تو یہ کھو جان بوجھکر پھینک دیا عالیہ چپ ہو رہی صابرہ نے کہا کچھ نہین تم نے اسے بنایا نہین ادھورا رہ گیا ڈر کے مارے ملیامیٹ کر ڈالا کہ نہ ہوگا نہ کام سے جی چرانا کھلے گا مین کچھ نہین جانتی اگر بنایا ہے تو مجھے لا کر دکھاؤ نہین کہین گرا ہوگا گھر سے تو اڑ نہین گیا یہ باتین ہو رہی ہین کہ میر صاحب آئے اور پردے کے پاس ٹھٹک رہے جب عالیہ ادھر اُدھر دیکھکر بیٹھ رہی تو صابرہ نے پوچھا کہ کپڑا ملا کہا جی نہین تو وہ اُٹھی کہ بقچی سے اور کوئی ٹکڑہ نکال کر دون یہ سمجھی کہ مجھے مارنے کو آتی ہین نہین باجی جان میری بڑی باجی کہہ کر دونون ہاتھ منھ پر رکھکر رونا شروع کیا آنکھین تو

بیوقوف نے پہلے ہی بند کر لی تھین نہ یہ دیکھ سکی کہ اُدھر آتی ہین نہ یہ معلوم ہوا کہ اور طرف جاتی ہین بس بیوین اس کا رونا تھا کہ شیر کی طرح گھک کر میرصاحب گھر مین آئے اور جیخ ماری کہ صابرہ اور عالیہ کیسی مین اچھل پڑی صابرہ اُدھر تھپی ادھر کھلی ہاتھ مین لے کر رہ گئی اور عالیہ اپنی جگہ دہل کر ہاے دھک بھو چکا ہو گئی مڑ کر جو دیکھتی ہون تو میر صاحب ہین بے دیکھے بھالے غصہ تو کر بیٹھے اور گھر مین آئے بھی بہت جھپٹ کر مگر عالیہ کے قریب جو کسی کو نہ دیکھا آپ ہی کچھ شرمندہ ہو کر بیچ انگنائی مین کھڑے ہو گئے اُن کی خفت بہت جلد یون ظاہر ہو جاتی تھی کہ غصہ فوراً جاتا رہتا تھا اور گردن جھکا لیتے تھے اُن کے چپ ہو کر سناٹے مین آجانے سے مین نے دریافت کر لیا کہ اُن کو ندامت ہوئی اب بازپرس کا موقع ہے جلدی کمرے سے باہر آئی اور اشارے سے اُنھین الگ بلایا (مزا یہ ہوا کہ عالیہ صابرہ دونون اپنی اپنی جگہ سہم گئین اور یہ نہ معلوم ہوا کہ خفا کس پر ہوئے) جب وہ کمرے مین آکر بیٹھے مین نے مسکرا کر پوچھا کہ تم کیون جھنجھلائے کیا سمجھے کہا مین سمجھا صابرہ عالیہ کو مارتی ہے مین نے کہا اول تو میرے ہان تعلیم و تربیت مین مار پیٹ کا طریقہ ہی نہین ہے۔ دوسرے ادب دینے یا ڈرانے کے خیال سے اگر ایسا بھی ہوتا تو کیا اُستاد کا حق مارنے کا نہین ہے اپنا جی جلائے سر کھپائے صبح سے دوپہر تک اپنا وقت گنواتی ہے آنکھین پھوڑتی ہے بھیجا پکاتی ہے اگر اتفاقاً کبھی کبھار اُسے بھی غصہ آجائے

تو بندہ بشر ہے سدا مزاج کسی کا یکسان نہین رہتا بچا ہو کہ بوڑھا پتہ سب
رکھتے ہین آج تک سوا دم دلاسے کے اُس نے تو تاک نہین کہا پچارون
اور چمکاریون سے کام نکالا خواہ پڑھائے خواہ سکھائے اس مزے
سے بتاتی ہے کہ شوق بڑھتا ہے اور جی لگتا ہے ذرا کسی روز تم چھپکر
اُس کو پڑھاتے سُنو گو کہ ابھی وہ نا سمجھ ہے اور آٹھ نو برس کی عمر ہی کیا ہے
مگر محلے کی بڑی بوڑھی اور جوان عورتون سے ماشاء اللہ سنر مین
سلیقے مین دوگنی تگنی ہے مجھے تو نہین یاد پڑتا کہ اُس نے عالیہ یا آمنہ کو
کبھی مارا ہو بڑی بُرائی غصے مین کبھی ہوئی اور اس سے کام بگڑا تو اتنا
کہہ دیا کہ بہن اب تم مار کھاؤ گی جب یہ کام تمھین آئے گا ہم چاہتے
تھے کہ اس کی نوبت نہ آئے مگر تمھین خود ہی اپنی مرمت منظور ہے
چھوٹی بہنون کے آگے ذلیل ہوگی بہتر غیرت کو رخصت کرو اتنا کہنا
اُس کے لیے کافی ہوجاتا ہے تھرا جاتی ہے نہ وہ مار کی عادی نہ
جھڑکیون کی خوگر جلدی جلدی اتنی سی بات پر جو کچھ ہوا یاد کر لیا اور
بنا ڈالا مار دھاڑ تو بے غیرت بچون کے واسطے ہے غیرت دار کے لیے
اس کی کیا ضرورت بھلے آدمی کو ایک بات بھلے گھوڑے کو ایک چابک
تم میرے اور لڑکیون بلکہ سارے گھر کے مالک اور خداوند ہو جس
بات کے لیے چاہو مزاحم ہو جسے چاہو منع کرو لیکن بہر خدا بچون کے
بارے مین دخل نہ دینا مین نے بڑے بڑے گھرون کی بیٹیان بیاہ جانے
کے بعد سخت مصیبت اور نہایت تکلیف مین مبتلا اور روز کی کاہشون

مین گرفتار دیکھی ہین جن مین کی اکثر ابھی تک تو نہین بہنین گھونگھٹ اُلٹتے
ہی زبان کھلی اور زبان کھلتے ہی پہلے ساس بہوؤن پھر میان بیبیون مین
ردو بدل ضدم ضدا شروع ہوئی آخر کو نہ بنی یہ اپنے گھر خوش وہ اپنے
گھر خوش آمدورفت پیام سلام حصّہ بخرا ملنا جلنا سب موقوف تال میل
کے بدلے کٹم کٹا کی صید ہو گئی یا باپ مارے کا بیر ہین نے جہان تک
اس کی وجہ دریافت کی لڑائی کی ابتدا چھیڑ چھاڑ کی بنا بہوون کی
کی طرف سے ہوتی ہے گو بعض گھرون مین اس کے خلاف بھی ہو
بہر تقدیر بہو کی طرف سے ہو خواہ ساس کی جانب سے دونون کی کم علمی
نادانی وہم کے پتلے وسوسے کے بندے ہونے کا پورا ثبوت ہے
زیادہ خیال بہوون کی طرف جاتا ہے کیونکہ وہ سب شباب کی وجہ
جوانی کے زور سے اپنا رعب داب پہلے روز بٹھانا چاہتی ہین اور
اُس کا ڈھنگ نہین معلوم نہ ادب جانین نہ قاعدہ نہ ملنا آئے نہ بگڑنا
محبت ہے تو بید ڈھنگی اور عداوت ہے تو کا واک بالشت بھر کا دل
ہاتھ بھر کی زبان نہ آنکھون مین حیا نہ مزاج مین غیرت ہنسی ہے تو
بے انتہا پکّے انار کی طرح دانت نکلے پڑتے ہین رونا ہے تو بے حد
ذرا یون سے وون ہوا اور لگا ٹپکا ٹپکنے چشم نم کا نہ اولتی کی حقیقت
ہے نہ رہنی کی چلنے مین ڈبیا دیا سلائی کی بے آگ جلا لو" برسنے
مین کالے بادل سے لڑا لو غصہ ناک پر دھرا ہوا مزاج مین گلوی نیم
کی طرح بل کے ساتھ کڑواہٹ وہم وسوسہ خبط ہر وقت گھیرے رہتے

ہین بڑے بڑے خیال آٹھ پہر پیچھا نہین چھوڑتے اپنا اچھا کپڑا بُرا اور کا
بُرا اچھا کوئی تنے آنکھ مین نہین سماتی بے ڈینگ مارے بات کرنا نہین
آتی بیرے تو حواس اُڑ گئے جب کل دوپہر کو ایک بہو کا قصہ سنا ای لو
بیری والے مکان کے اس طرف ایک رفوگر رہتے ہین اُن کے
لڑکے کی شادی ہوئی بہو بیاہ لائے چوتھی کے دوسرے ہی روز
لڑکی نے رونا شروع کیا اور رونا بھی اس طرح سے کہ عابدہ نے کوٹھے
پر سے سُنا دوسرے روز اس کے ساتھ جو عورت آئی تھی وہ ہمسائی
کے ہان سے ادھر بھی انکلی عابدہ بیگم نے پوچھا کہ تمھارے ہان
رونا کون تھا کہا بیوی لڑکی تھی کہا کیون روتی تھین بولی کہ اللہ رکھے
خفقانی مزاج ہے نئی دُلھن ٹھہری آج سے ترقی نہ بتھائے تو
بات کیونکر نبے میان کوئی آدھی رات گئے آئے اسے اور شبہہ
ہوا جب اس پر ظاہر ہوا حال کھلا اور قسم اقسام ہوئی جب جاکے
اس کا دل ٹھہرا آج میری بچی نے چار نوالے کھائے بیوی لڑکا بھی
بڑا غریب ہے نہین اس زمانے مین کون کسی کی سنتا ہے روتی ہو
رویا کرو اپنے دیدے کھویا کرو عابدہ سنا کی منھ دیکھا کی جب وہ
چلی گئی تو بڑی دیر تک مجھکو اُس کی باتون پر ہنسی آیا کی اور علی الخصوص
خفقانی مزاج کے ساتھ اللہ رکھے والے فقرے پر ایک ہفتے مین
سبھی کچھ تو ہو گیا چالے نہین ہونے پائے شبہہ بیچ مین کود پڑا خدا کی شان
ہے اب زمانے نے یون پلٹا کھایا ایک وہ دن تھا کہ دلھنین ساس

سسرے کیسے اور میان کہان کے اپنی نندون تک سے بات
نہین کرتی تھین اور پھر مدتون تک ایک یہ دن آگئے کہ بیاہ آتے ہی
دباؤ ڈالے جاتے ہین۔ فرق بٹھایا جاتا ہے قسم اقسام ہوئی تو یہ کرائی
آپ ہی بگڑین آپ ہی ملین آپ ہی روئین دھوئین آپ ہی جاگین
آپ ہی سوئین تقدیر کے لکھے کی تو کیا خبر اور نہین معلوم نصیبہ کیسا ہو
لیکن تا مقدور اس راہ رو یہ پر لڑکیون کو لگا دینا چاہیے کہ شادی کے
بعد اپنا یا بیگانا عزیز ہو کہ غیر کوئی الزام نہ دے نام نہ رکھے جب کوئی
منصف مزاج بیچ مین پڑے اور دو دو چار چھائین بھوئین لڑائی بھڑائی
کچھ ہو تو لڑکیان بے خطا نکلین مین نے ابتدا سے اُن کی تعلیم اور تربیت
اسی ڈھنگ سے کی ہے کہ اس زمانے کی لڑکیون کی طرح سے یہ
کھل نہ کھیلین انشاء اللہ اُن کی شادی کے بعد اگر مین جیتی رہی
تو اُمید کرتی ہون کہ مجھ تک اُن کی شکایت نہ آئے گی بلکہ جو اُن کی
سسرال والا آئے گا شکر گزار آئے گا اور دعائین دیتا جائے گا
یہ میری تعلیم کی تعریف نہین ہے بلکہ جناب اُستانی صاحبہ کی تربیت کا
اثر اور اُنکی زبان کی برکت ہے (دبیر صاحب) کون اُستانی مین نے کہا اُستانی
فاطمہ بیگم میر صاحب۔ تو ہان اُن کی تعلیم کی برکت کیا ہے اور زبان
کا اثر کیسا ہے مین نے کہا ان لڑکیون مین جو جو نیک خصلتین اور
اچھی اچھی عادتین ہین اُنھین معظمہ سے مین نے سیکھین اور مجھسے
ان سب نے آخری وقت اُنھون نے ایک وصیت نامہ لکھا تھا

جس کو مین سنے داخل وظیفہ کرلیا ہے بعد نماز روز اُس کو پڑھتی ہون
تاکہ اس کے مطلب میرے دل سے نکلنے نہ پائین پھر صابرہ کو بلاکر
جانماز منگوائی اور وہ کاغذ نکال کردیا میر صاحب نے اُس کو بڑے
غور سے دیکھا اور کئی دفعہ پڑھا نہایت تعریف کرکے کہا کہ مجھے
اس کاغذ کے دیکھنے سے اُن کے ساتھ دلی محبت ہوگئی درحقیقت
عجب قابل بی بی تھین تو ہان کیا تم نے اُن سے کچھ پڑھا بھی ہے
مین نے کہا کچھ کیا جو کچھ پڑھا اُنھین سے پڑھا ایا جان سے غفظ انوار سہیلی
اور اخلاق محسنی پڑھی پہلے اُنھین ہی نے پڑھایا قرآن مجید دوچار
اُردو کی کتابین مثلےمسائل نماز روزے کے رسالے اسکے بعد قرآن مجید
یاد کرایا لگے ہاتھ ضروری کام بھی سکھاتی گیئن کوئی دو تین برس سے
مین پڑھ رہی تھی کہ اُن کے چچا مولوی حافظ یوسف علی صاحب
آئے اور قرآن مجید کا امتحان لے کر ایک قلمدان مع سازو سامان
اور عمدہ جلد کی دو کتابین (انوار سہیلی اور اخلاق محسنی) جو اُنھون نے
اپنے ہاتھ سے لکھی تھین مجھے عنایت کین وہ کتابین اور قلمدان
مولوی صاحب کی نشانی اور یہ کاغذ استانی جی کی نشانی مین نے
بڑی احتیاط کے ساتھ اپنی جان سے لگا رکھی ہین بزرگون کی دی ہوئی
چیز کی قدر و منزلت کرنا چھوٹون پر فرض ہے۔ میر صاحب ذرا ہم بھی
دیکھین صابرہ الماری کھول کے کتابین اور قلمدان نکال لائین
اُسے دیکھکر کہا کہ افسوس تمھارے جوہر ہم سے بالکل چھپے ہوئے تھے

آج تک ہم نے جس عزت سے تمھیں دیکھنا چاہیئے تھا نہین دیکھا اور جو قدر و منزلت تمھاری واجب تھی نہین کی اس وقت نہایت انکسار کے ساتھ ہم تم سے عفو کے طلبگار اور معافی کے امیدوار ہین اسی کے دوسرے روز متفرق جگہ سے کلام مجید سُنا اور مصافحہ کیا پھر نہایت خوش ہوکر کہا کہ اُس کے بھید تو کوئی کیا جانے مگر ظاہر اسباب ہماری عقل ناقص بین جو بات اِس وقت آئی ہے وہ یہ ہے کہ اگر تمھارے یہان لڑکیان نہ ہوتین تو یہ جوہر ذاتی تمھارے بالکل ظاہر نہ ہوتے سچ ہے ع ہرکسے را بہر کارے ساختند ٭ یہ کہہ کر میر صاحب اُٹھے کمرے سے باہر جانے کو مڑے ہین کہ اُدھر سے عالیہ کو (اخبار النساء کا پرچہ لیے ہوئے) آتے دیکھا جیسے ہی باجی جان باجی امان کرتی وہ سامنے آئی کہ میر صاحب نے وہ اخبار اُس کے ہاتھ سے لے لیا ”یہ اخبار دلی مین چھپتا تھا اور ایسا صاف سُتھرا چھپتا تھا جس کو دیکھکر پھر ہاتھ سے رکھنے کو جی نہین چاہتا تھا عورتون کی زبان اُنھین کے محاورے اُنھین کے مضمون کیا بتاؤن کیا اچھا اخبار تھا پھر ویسا اخبار دیکھنے مین نہین آیا“ میر صاحب نے اول سے آخر تک اُس اخبار کو بہت دل لگا کے پڑھا اُس مین ایک مضمون کے نیچے میرا نام لکھا تھا میر صاحب اُسے دیکھکر مُسکرائے اور اخبار تمام کر کے مجھ سے کہا کہ دیکھو تمھاری کسی ہمنام نے کیا عمدہ مضمون لکھا ہے عالیہ جھٹ سے بول اُٹھی کہ واہ ہماری اَمَّی جینا ہی نے تو لکھا ہے ہمنام کیسا باجی جان

ہم سے کہہ چکی ہیں میر صاحب میری طرف پھرے اور کہا کہ سچ کہو یہ مضمون تم نے لکھا ہے؟ یا اس سے یونہیں کہہ دیا میں نے کہا کہ جھوٹ کہنے سے کیا فائدہ بچا ہو یا بوڑھا ہر ایک سے سچ بولنا چاہیے۔ میر صاحب تو یہ مضمون تمھارا ہے؟ میں نے کہا ہاں یہ سُنکر پھر وہ مضمون دشمنی کی نگاہ سے پڑھکر تبسم کہا کہ خوب لکھا میں نے کہا ایک بیہودہ کاج ہونے کے علاوہ یہ تو دیکھو کہ میں نے اس میں اپنے دل کی بھڑاس کس خوبی سے نکالی ہے اور ساری دنیا کی بہو بیٹیوں کو ایک قسم کی نصیحت کس طرح سے کی ہے (میاں بیوی میں لڑائی کیا) اس مضمون کی سرخی تھی جس وقت میر صاحب نے اخبار مجھ تک پہونچنے کا سبب پوچھا تو میں نے کہا کہ جب اُستانی جی نے انتقال کیا تو اُن کی مفارقت کے صدمے اور اُلجھن میں میرا عجب حال تھا زیادہ بے چینی اسکی تھی کہ نہ میں روئی نہ دل کی آگ کم ہوئی کلیجہ سُلگ رہا تھا اور دنیا خاک معلوم ہوتی تھی اسی تلملاہٹ میں منہ سے کچھ لفظ نکلے جو موزون تھے ابا جان کو دکھائے اُنھوں نے فرمایا کہ مجھے تو دخل نہیں میرے ایک دوست ہیں دیکھو میں اُن کے پاس بھیج کر اُنکا عیب صواب دریافت کیے لیتا ہوں یہ کہکر اپنے رقعے کے ساتھ وہ شعر میری حالت سمیت منشی مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش کی خدمت میں بھیج دیے وہ انھیں لیے ہوئے ابا جان کے پاس آئے اور اُس پر ایک غزل کہہ دی جو میری تسکین کے لیے بہت بڑا سبب ہو گئی

میرا تخلص لکھکر ایا جان کو ایک کتاب سمیت دی (جس مین شاعری کے قاعدے لکھے تھے) اور کہا کہ پہلے اس کتاب کو سرے سے پڑھ جاؤ پھر شعر کہین موزون طبع ہین بہت جلد کہنے لگین گی جب وہ میرے استاد ہو چکے تو مین نے ایک مناجات کہی جو حصۂ اول کے آخر مین ہے پھر رباعیان موزون کین پھر سبیل نجات لکھی پھر پانچ چار مضمون لکھے جن مین کا ایک یہ بھی ہے اور اخبار ملتے نہین یہ سب مضمون اُستاد صاحب کی فرمایش سے لکھے گئے اور انھین کی معرفت اخبار والون کو پہونچے تھوڑے دن ہوئے کہ ایک کاغذ پر کچھ ردیف قافیے لکھکر مجھے بھیجے تھے جس پر غزلین کہنے کا حکم تھا وہ نت نئے رنگ بدلتا ہے زمانہ کیا کیا" اور ماتم کیسا۔ غم کیسا اور دیکھو جو تقدیر دکھائے گی وہ ہم دیکھین گے۔ اور ہم کسی رنج مین آنکھون کو جو نم کرتے ہین" اور دو آگ ہمسایۂ درویش سے ہرگز تو نہ مانگ ؛ گھر سے جو اُٹھتا ہے اُس کے وہ دھوان ہے دل کا ؛ اور غزلین تو مین نے کہہ لین مگر آخری غزل یونہین پڑی رہی بیچ مین اور ایک بات ذہن پر چڑھی جس کو بڑی دقت سے مرتب کرکے تمام کیا اسے تمھارے ذریعے اور صلاح سے وہ کتاب اُن کی خدمت مین بھیجنے کو تھی لیکن وقت نہ ملا اور تمھارے منھ نہ لگانے سے حوصلہ نہ پڑا اُس کا تو یہ وقت پیدا ہوا تھا اب فرصت کے وقت اُسے لیے چلے جاؤ تو بڑی بات کرو زکیہ کے مرنے کی تاریخ اُس غزل کے شعر اور کتاب استاد صاحب

کو دے آؤ۔ میر صاحب ذریعہ تک تو خیریت ہے مگر میری صلاح
کی کیا ضرورت ہے میں نے کہا کہ اس کتاب کے دوسرے حصہ میں
میرا تمھارا اور تمھارے گھر کا سارا حال ہے اس لیے مشورے کی ضرورت
ہے میر صاحب نے یہ سنکر وہ کتاب مانگی صابرہ نے میری بنتی کہانی
اُن کے آگے رکھ دی اُسے دن بھر پڑھا کئے جب کتاب ختم ہوئی
تو صابرہ کو پکارا جب وہ حاضر ہوئی تو شفقت سے اُس کی طرف
دیکھا کر کہا کہ تمھاری امان جان کے ہم بڑے خطاوار ہیں کہہ سنکر ہماری
خطا نہیں بحل کرا دینیں پہلے تو وہ لحاظ سے چپ ہو رہی اُن کے
مصر ہونے پر پھر یہ جواب دیا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہیں آپ اور خطاوار
ہوں یہ بات کچھ میری سمجھ میں نہیں آتی پہلے اُس خطا کا تو حال کھلے
جو آپ کے دشمنوں سے سرزد ہوئی ہے (میر صاحب)۔ ای ایک یہی
خطا کیا کم ہے کہ جس رتبہ اور لیاقت کی وہ ہیں اور جیسی قدر و منزلت
اُن کی چاہیے تھی وہ ہم سے نہیں ہوئی (صابرہ) اگر آپ اُن کے
مرتبہ اور عزت کو جانتے ہوتے تو البتہ ایسا خیال ہو سکتا تھا اور جب
آپ اس سے بالکل ناواقف تھے تو بے خطا بھی ہیں بلکہ میرے
نزدیک امان جان خود آپ کی خطادار ہیں ایک یہی قصور اُن سے
کیا کم سرزد ہوا کہ جس جوہر و خوبی کا ظاہر کرنا اُن پر فرض تھا اُسکو انھوں
نے چھپایا میں ہاتھ جوڑکر عرض کرتی ہوں کہ آپ خود اُن کا یہ قصور
بخش دیجیے یہ سننا تھا کہ میر صاحب نے واہ واہ کہہ کر اس کو گلے سے

دکایا اور کہا کہ ارے میری جان یہ تو باتیں کر رہی ہے یا معاذ اللہ کوئی ولی خدا ہے خدا تجھے خوش رکھے اور نظر بد سے بچائے اُس روز سے صابرہ کا بھی سکہ اُن کے دل پر بیٹھا میرا نقش تو پہلے ہی جم چکا تھا تھوڑی دیر بعد میر صاحب صابرہ بیگم کو ساتھ لیے میرے پاس آئے اُس کی تعریف کے ساتھ میری بھی بہت کچھ توصیف کر کے کہا کہ یہ کتاب تم نے نہیں لکھی بلکہ میرے دل کی آرزو پوری کی خدا تمھیں جزاے خیر دے سبحان اللہ ماشاءاللہ تمھاری ذہانت کی تعریف نہیں ہو سکتی ایک بات میرے نام کی بابت بیشک مشورہ طلب تھی وہ بھی تم نے خود ہی نکال ڈالی اب نہ میرا نام ہے نہ میری صلاح کا کام بلکہ میرے نزدیک صلاح کیسی اصلاح کی بھی کچھ حاجت نہیں معلوم ہوتی اگر تمھاری مرضی بھی ہو تو وہ غزل اور تاریخ جہان مناسب جانو اس کتاب میں ضرور شامل کر دو اُن کی خاطر سے اُسی وقت میں نے دونوں چیزیں لکھ کر کتاب اُنھیں یہ کہہ کر واپس دی کہ اگر ایک نظر مرزا ہوش صاحب بھی دیکھ لیں تو کوئی مضایقہ نہیں تم ضرور لے جاؤ کہا بہتر جب کتاب جا کر اصلاح ہو آئی اُس وقت میں نے میر صاحب سے کہا کہ دیکھوں کس قدر اصلاح کی ضرورت نکلی کیا کیا بڑھا اور کس قدر کم ہوا اور لو اُسی کمی کرنے میں اُستاد صاحب نے اپنی غزل بھی نکال ڈالی یہ سُن کر دوبارہ اول سے آخر تک کتاب دیکھ کر کہا کہ درحقیقت ایسے لکھنے والے کے لیے

ایسا ہی اُستاد بھی چاہیئے تھا گو اُنھون نے وہ غزل نکال ڈالی ہے لیکن تم ضرور لکھدو اُن کی خاطر سے مین نے اس شرط پر یہ کہنا قبول کیا کہ تم مرزا صاحب سے اجازت لادو تو کیا مضایقہ وہ عرض کر کے پھر اُسی دن گئے اور اُن سے کاغذ لکھوا لائے اب ملاحظہ فرمائیے وہ غزل یہ ہے

بھول کر عاشق نہ ہوتا خاک کا　　ہاتھ سے اک رن ہے کھونا خاک کا
سختیون سے دل جو ٹوٹے کیا عجب　　اِس کا صاحب ہے کھلونا خاک کا
اب ہے ہر دل مین کدورت یون ضرور　　جیسے واجب گھر مین ہونا خاک کا
خوبصورت ہو کہ بدصورت بشر　　اک ہے پتلا اک کھلونا خاک کا
خاک جب مر کر ہوئے ہم تب ملا　　استخوانون کو بچھونا خاک کا
زیست مین آب و ہوا کو روئے کون　　مر کے ہے تا حشر رونا خاک کا
کیون کرین پیوند کے کپڑونسے عار　　خود ہو جب پیوند ہونا خاک کا
گھر گئی تربت مین جو طرفہ سے لاش　　ہو گیا ایک ایک کونا خاک کا
پڑ گئی کچھ گرد بستر پر تو کیا　　یاد کر اک روز سونا خاک کا
تخم ذرہ سے نہین اوگتا شجر　　پھل کبھی دیگا نہ بوتا خاک کا
چھپ گئے ای آسمان اہل زمین　　اوڑھنا ہے اور بچھونا خاک کا
اہل دنیا سے الگ کریون قیام　　ہر مکان مین جیسا کونا خاک کا
جنس پر کر رحم منہ ہاتھون سے پوچھ　　ظلم ہے پانی سے دھونا خاک کا
قبر مین میت کا رکھنا بہر حشر　　خاک مین ہے تخم بونا خاک کا
کیا قبا میت سے ہے یہ ای اہل قبور　　اُجلے کپڑے اور بچھونا خاک کا

کی بدی مردے سے بخت شور نے	بن گیا قسمت سے لونا خاک کا
قبر کے تختون سے بھی گرتی ہے گرد	رو رہے ہین یہ بھی رونا خاک کا
کس قدر انجام سے غافل ہین وہ	جو بنا لیتے ہین سونا خاک کا
ہیچ ہے ای ہوش اپنی موت زیست	ایک ہے ہونا نہ ہونا خاک کا

کھیلتی کھاتی پالی پوسی ایک لڑکی جب میرے ہاتھ سے جاتی رہی تو مین نے اُس کے مرنے کی ایک تاریخ کہی جس مین زبانی غم کا اظہار معلوم ہوتا ہے لیکن چارون مصرع پڑھنے سے غم کے بدلے ایک طرح کی خوشی بھی پائی جاتی ہے اور وہ قطعہ تاریخ یہ ہے

قطعہ تاریخ

میری پیاری نے انتقال کیا	کم ہے جو طاہرہ تجھے غم ہو
لکھ دعائیہ سال منقوطی	داخل قصر خلد جم جم ہو ۱۳۰۶

القصہ فضل خدا اور بزرگون کی دعا سے مین نہایت امی جمی سے ہنسی خوشی رہنے لگی نہ مزاجون کا اختلاف تھا نہ طبیعتون کی مخالفت دو دل ایک نہین ہوسکتے میرے گھر مین پندرہ سولہ دل اس طرح ایک تھے جیسے توڑے مین روپیہ یا خاندان مین عزیز ایک دوسرے کی باتون سے خوش ایک ایک کے کام سے راضی نہ جھگڑا نہ فساد نہ بیر نہ عناد - نہ زد نہ ہٹ - نہ کد نہ کاوش - بڑون کے حکم سے چھوٹون کی خوشی چھوٹون کی خوشی سے بڑون کو غرض نہ مزاج مخالف نہ زبان برخلاف ایک سے دوسرے کا دل

صاف۔ گھر تھا کہ آئینہ خانہ مکان تھا کہ عشرت کدہ۔ گلشن اتفاق پھولا ہوا ہر ایک زمانے کی روش پر چلنا بھولا ہوا۔ سب کو اپنے کام سے کام ایک کی راحت سے دوسرے کو آرام زندگی مین بہشت کا مزا ملا کیا ایک دوسرے کو راحت دیا کیا۔ صبح شام لطف و مسرت مین بسر ہوئی دو ڈھائی برس بعد صابرہ کی شادی ٹھہری پہلی بچی کے پروان چڑھنے کا خدا نے زمانہ دکھایا ختم کتاب کا بہانہ ہاتھ آیا میرا وعدہ پورا ہوا اب اپنے بچون کی شادی مین پھنسون گی اس لئے آپ صاحبون سے رخصت لیتی ہون اور بندگیان کر کے یہ نذر دیتی ہون لے خدا حافظ کہیئے قبول کیا

رباعی

پورا ہوا صد شکر ارادہ میرا	ضائع نہ ہوا وقت زیادہ میرا
کیا طرفہ دکھائی اُسکی قدرت نے بہار	سو رنگ اور اک خیال سادہ میرا

خاتمہ الطبع از جانب مصنفہ

قربان اس خدائے پاک کے جسنے اپنے فضل و کرم سے اس کتاب کو اتمام پر پہونچایا اور مجھکو بھی صاحب تصانیف بنایا۔ اور نثار احمد مختار و حیدر کرار کے جن کے صدقے مین مین نے یہ فیض پایا۔ مجھے امید ہے کہ میری پیاری بہنین جب اس کتاب کو پڑھین گی تو مجھے دعاے خیر سے ضرور یاد کرین گی اور خدا رکھے میرے استادکو جنکے تفیل سے مجھے یہ نعمت ملی ہے۔ ہزارون دعائین دین گی۔ اچھا لو خدا حافظ تم سب کو امام ضامن ثامن کے سپرد کرتی ہون۔ اگر زندہ رہی تو پھر ملون گی۔ ورنہ میرا کہا سنا معاف کرنا۔ فقط

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

یہ مسئلہ مسلم الثبوت ہے کہ امر تعلیم مین مرد اور عورت کا حق برابر ہے اور ولی دختر پر فرض ہے کہ مثل پسر کے اُس کی بھی تعلیم مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرے ورنہ اگر لڑکی جاہل رہی تو بعد رشد اُس کے امور دین مین جو جو خرابیان پڑین گی اور جس قدر نقائص واقع ہونگے ان سب کا مظلمہ اُس کے ولی کی طرف عائد ہوگا بلکہ اسس کا مشغول الذمہ اور جواب دہ پیش خدا قرار پائے گا۔ لڑکی جب علم سے بے بہرہ ہے تو اگر اُس کو اپنے امور دین کی بابت کسی مسئلہ کا خیال بھی آئے تو اُس کی حقیقت کے دریافت کرنے مین کیونکر کامیاب ہو۔ پردہ نشین ہے کسی عالم کے پاس جا نہین سکتی باپ چچا وغیرہ اپنے مردان محارم سے کیونکر پوچھے شرم دامنگیر ہے۔ مان خالہ وغیرہ سے مسائل کے بتانے مین کس طرح مدد ملے وہ بیچاریان مثل اسکے خود جاہل ہین بموجب مثل ع او خویشتن گم است کرا رہبری کند * دیکھو کیسے غفلت کے پردے مردون کے دیدہاے بصیرت کے سامنے پڑ گئے اور کیسی دلون مین اُلٹی سما گئی کہ پڑھانے لکھانے سے عورت کی بنش بہ عفت مین نقصان آجائے گا اور خاندانی عزت و شرافت مین خلل واقع ہوگا۔ یہ خیال محض غلط ہے کیونکہ جس قدر جہالت مین ارتکاب جرائم کا خوف ہے علم مین ہرگز نہین

جب جرم کو جرم ہی نہ جانتا اور اُس کی پاداش و مکافات کی خبر ہی نہین تو پھر اُس سے احتراز کس لیے ہوگا۔ عورت بیچاری کو مرد دن سے زیادہ تعلیم کی ضرورت ہے کہ اُس پر مذہب مقدس کی طرف سے نو برس کا سِن پورا ہوتے ہی نماز و روزہ واجب ہو جاتا ہے پس جب اُس کو اس سن سے بوجہ تعلیم کے نماز پڑھنے کی تاکید اور ترک نماز کی عقوبت و تہدید معلوم ہو گی تو اس کم سنی کی عادت عبادت کیسا طبیعت ثانی کا مزاج حاصل کر کے آخر عمر تک اُس کا ساتھ دیگی اور بموجب آیت قرآنی اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ارتکاب جرائم سے باز رکھنے مین کیسی مدد کرے گی۔ رہا عذر کم مایگی کہ نادار جاہل لوگ اپنی اولاد اُناث کو کیونکر تعلیم دلوائین سو بفضلہ اس عہد دولت مہد جناب معلی القاب قیصرہ ہند دام اقبالہا وزاد اجلالہا مین یہ عذر بھی مرتفع ہو گیا کہ متعدد مدارس تعلیم نسوان جاری ہو گئے اور مصنفان عالی شان کا شکریہ کہ صدہا کتابین خاص تعلیم نسوان کے لئے تصنیف ہو کر شایع ہو گیئن حق تعالی ہم لوگون کے دلون مین شوق تعلیم نسوان کا جو مذہب کی رو سے بھی ہم پر فرض ہے علی العموم پیدا کر دے کہ گھر گھر تعلیم کا چرچہ پھیل جائے اور ہر عورت کوے جہالت سے نکل کر شاہراہ علم پر آجائے۔ پھر تو کچھ مشکل ہی نہین ہے کیونکہ ہر ایک مان اپنی لڑکیون کی تعلیم مین اپنے گھر ہی مین معلمہ کا کام دے گی اور دوسری جگہ بھیجنے کی ضرورت باقی نہ رہے گی طریق تعلیم یہ امر کہ لڑکیون کو

نز... اس سے تو کم تعلیم نہ ہو کہ لڑکی اپنے عقائد مذہبی سے اچھی طرح
واقف ہو جائے اور خط کتابت مین اتنی ہو جائے کہ بلا مدد غیرے خط
لکھ لے اور پڑھ لے۔ خط کا لکھ لینا اور پڑھ لینا بھی ضروری بات۔
فرض کرو کہ اس کا شوہر سفر مین ہے پس وہ اس کو اور یہ اس کو حالات خ
سے اطلاع دینے مین قاصر ہین اور اگر دیتے ہین تو دوسرا پڑھنے وا
مطلع ہوا جاتا ہے پس بہتر یہ ہے کہ لڑکی کو الف بائے فارسی پڑھا کے
جس کتاب کو ہم بتائین وہ پڑھا دیجائے اس کے بعد کتب مذہبی پڑھائی
جائین جو کتاب ہم بتائین گے وہ ایسی نہین ہے جس سے لڑکی کو فقط
نوشت و خواند مین مہارت ہو گی نہین نہین اس کتاب کو ہم نے کل
کتابون سے جو تعلیم نسوان کے لئے آج تک تصنیف ہوئی ہین سرامر
مین منتخب کیا ہے اس کتاب کو پڑھا اور دنیا بھر کی باتین مثل تہذیب
عمدہ چال چلن۔ طریق نشست و برخاست۔ حسن معاشرت۔ سینا
پرونا۔ امور خانہ داری۔ انجام بینی۔ کفایت شعاری۔ طریق گفتگو وغیرہ وغیرہ
کی حاصل ہو گئین۔ یہ کتاب خاص عورتون کے محاورے مین ہے وہ
محاورہ جو اردوے معلی کو شرماتا ہے اور خاص لکھنؤ کی شریف زادیون اور
امیرزادیون کی بول چال ہے۔ لطف بیان اس کتاب کا ایسا ہے کہ اگر
ایک صفحہ اول کا کوئی پڑھ لے پھر کیا ممکن ہے کہ بغیر تمام کتاب پڑھے

کو تسکین تو ہو۔ ظاہر مین تو اس کتاب کی مصنفہ معظمہ نے اپنی سوانح عمری
بیان کی ہے جو دلبستگی کا وسیلہ ہے اور باطن مین ہزارون طرح کی نصیحتون کا
مجموعہ ہے جسکی عمدگی سواے مطالعہ کے بذریعہ تحریر ادا نہین ہو سکتی نام اس
کتاب فیض انتساب کا عریضۂ طاہرہ و صحیفۂ نادرہ المشہور افسانۂ نادرجہان
ہے مصنفہ مخدرہ کا نام نامی و اسم گرامی عفت مآب عصمت قباب عالمہ فاضلہ
جناب طاہرہ بیگم الملقب بہ نواب فخر النسا نادرجہان بیگم صاحبہ ہے
حق تعالیٰ حضرت مصنفہ ممدوحہ کو اس محنت تصنیف کی جزاے خیر دنیا و عقبے
مین عطا فرمائے اور اپنے فضل و کرم سے اُنکی مرادات دلی بر لائے اور عمر
خضر عطا کرے۔ ہم نہایت سچے دل اور خالص اعتقاد سے ان مخدرہ معظمہ
یعنی مصنفۂ ممدوحہ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ اُنکی اس محنت تصنیف اور مشقت
تالیف کا بار احسان تمام ہندوستان کی شریف زادیون اور خاتونون پر
ہے اور اُن پر فرض ہے کہ مصنفہ ممدوحہ کے واسطے شب و روز درگاہ جناب
باری مین دست بدعا رہین بموجب آیہ شریفہ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ
الحمد للہ کہ یہ کتاب نایاب بحصول حق تصنیف از مصنفہ ممدوحہ نہایت
آب و تاب سے مطبع نامی و گرامی مشہور نزدیک و دور منشی نولکشور
واقع لکھنؤ مین بارسوم حسب ایماے منشی بشن نرائن صاحب
مالک مطبع بابو موہن لال صاحب مینیجر بک ڈپو نے بماہ ستمبر ۱۹۱۷ء
مطابق ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ ہجری چھپوا کر شائع کی